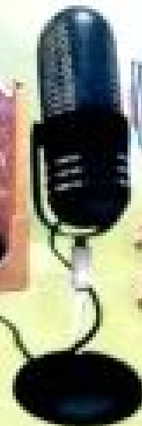
جلد سوم

خُطباتِ خالد

خطیبِ دلنشین، حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد

جلد سوم



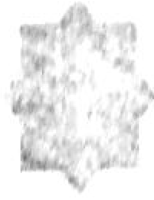




جمع و ترتیب

عبد الرؤف تابانی

مکتبہ ربانیہ



خطباتِ خالد مجاہد

جلد سوم

جمع و ترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

فہرست مضامین

❀ انسان کی پیدائش کا مقصد ---------- 5

❀ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ---------- 27

❀ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدے ---------- 46

❀ قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب ---------- 69

❀ محبت رسول ﷺ ---------- 97

❀ معجزاتِ رسول ﷺ ---------- 121

❀ رسول اللہ ﷺ کے آنسو ---------- 146

❀ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو ---------- 168

❀ یتیموں کے آنسو ---------- 190

❀ سیرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ---------- 209

❀ دکھوں کا علاج ---------- 233

❀ عظمتِ ماں ---------- 257

❀ فضائلِ حج ---------- 277

❀ زبان کی حفاظت ---------- 298

❀ ناپ تول میں کمی -- 317

❀ عبرت کے نشان -- 336

❀ موت کے سائے -- 358

❀ قبر کی تیاری -- 377

❀ میدانِ محشر -- 399



انسان کی پیدائش کا مقصد

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ٥ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ٥ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ٥﴾

(الذاریات: ٥٦-٥٨)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پر تیرا قرآن رہے

سامعین محترم! واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردہ میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی، روحانی ماؤں بہنوں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کو قبول فرمائے آمین۔ جمعہ ادا کرنا مالک کائنات ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

حمد وثناء، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات مقدس کے لیے ہے۔ جو اللہ جن وبشر کا خالق، ہجر وشجر کا مالک اور زیر وزبر کا مالک ہے۔ جس اللہ نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور یہ سارا جہان بسایا ہے۔ سب کو کھلانے والا، سب کو پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ بغیر کسی تعاون اور سہارے کے اکیلا پوری کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے۔ بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرّات سے زیادہ، آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام سرور کائنات، رحمت للعالمین، سیّد الاولین والآخرین جناب محمد رسول

اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہیں۔

خواتین وحضرات! یہ آیات بینات سورہ الذاریات ستائیسواں پارہ اور سورت کی آخری آیات ہیں۔ مالک کائنات نے ان آیات میں انسان کی تخلیق کا مقصد بیان فرمایا ہے کہ انسان کو کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ حضرات اپنے گرد وپیش میں نظر دوڑاؤ، دائیں بائیں پوری کائنات میں جو چیز بھی نظر آئے گی تو اس چیز کے معرض وجود میں آنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔ بغیر مقصد کے اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی۔ بے مقصد، بے معنی اور بے فضول اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کا ذرّہ بھی نہیں بنایا ہر چیز بنانے کا اللہ تعالیٰ نے کوئی مقصد بنایا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر چیز کا مقصد ہمارے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ ہمارا اتنا علم نہیں، ہمارا اتنا شعور نہیں۔ بنانے والا زمین کا خالق ومالک وہ ہر چیز کی حکمت کو جانتا ہے کہ کس چیز کو کس لیے بنایا گیا؟ اللہ اکبر اللہ۔ حضرات جب کوئی چیز اپنے مقصد پر پوری اترتی ہے تو پھر اس کی قیمت پڑتی ہے۔ ہر میدان میں اس کی قدر ومنزلت ہوتی ہے اس کو محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہاں ہاں دنیا کائنات کی ہر چیز مثلاً کوئی قیمتی سے قیمتی پرزہ بنایا جائے۔ اس پرزے کا وجود بالکل چھوٹا اور وزن بالکل کم ہے۔ اگر وہ پرزہ اپنے مقصد پر فٹ آیا۔ جس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا۔ اپنے اس مقصد پر پورا اترا تو پھر اس کی ڈیکوریشن کی جاتی ہے، اسے ڈبوں میں پیک کیا جاتا ہے، شوکیس میں سجا کر رکھا جاتا ہے۔ اس کی قدر وقیمت ہوتی ہے۔ اگر وہی پرزہ جس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس پر فٹ نہ آیا تو پھر نہ کوئی اس کو ڈبے میں پیک کرتا ہے، نہ کوئی اس کو کور کرتا ہے، نہ کوئی اسے شوکیس میں سجا کر رکھتا ہے۔ پھر اس کا ٹھکانہ کباڑی کی دوکان یا پھر کوئی بھٹی ہوتی ہے۔ پھر اس کی کوئی قدر نہیں، کوئی ویلیو نہیں۔ ہاں جب وہ اپنے مقصد پر فٹ آتا ہے تو پھر اس کی قیمت پڑتی ہے۔ پھر مانگنے والا جتنے مانگے، دینے والا دے کر خرید لیتا ہے۔ کیوں؟ یہ کام کرنے والی چیز ہے۔

اے انسان ذرا سنو! مجھے تمہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ کس لیے؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، بندگی کے لیے پیدا کیا۔ جب انسان اپنے مقصد پر پورا اترتا

ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو سینے سے لگاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کا حق ادا کرتا ہے۔ پھر اس کی بھی قیمت پڑتی ہے اور اس کی قیمتیں کون ادا کرتا ہے؟ عرش والا رحمان ادا کرتا ہے۔ پھر بندے تیری قیمت کیا پڑتی ہے؟ اللہ تعالیٰ پھر تمہیں جنت کے شوکیس میں سنبھال کر رکھتا ہے۔ تیرے لیے اللہ تعالیٰ حور وغلمان بناتا ہے۔ تیرے لیے اللہ تعالیٰ حوض کوثر کا پانی تیار کرتا ہے۔ میرا مالک تیرے لیے جنت کے باغ وبہار بناتا ہے۔ اے بندے جب تو اپنی عبادت کے مقصد پر فٹ نہ آئے تو پھر جہنم کی بھٹی کے سوا تیرا ٹھکانہ کوئی نہیں، پھر تیری کوئی ویلیو نہیں، کوئی قدر نہیں، کوئی قیمت نہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بی بی مریم علیہا السلام کا تذکرہ فرمایا، اللہ پاک نے شہداء کا تذکرہ فرمایا، صدیقین کا ذکر فرمایا، سجدے کرنے والوں کا ذکر فرمایا، رکوع کرنے والوں کا ذکر فرمایا، فرماں برداروں کا ذکر فرمایا، صبر کرنے والوں کا ذکر فرمایا۔ ان لوگوں نے اپنی زندگی کا مقصد سمجھ کر اپنے خالق اور مالک کے احکام کو مان کر دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر اپنے قرآن پاک میں کر دیا ہے۔ وہ قیمتی بن گئے۔ کیونکہ اپنے مقصد پر فٹ آئے۔ اللہ اللہ سنو ذرا سنو!

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

حضرات فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لیے بنایا ہے۔ اب ذرا سنو فرشتوں کا مقصد کیا ہے؟ مالک کائنات نے اپنے پیارے قرآن میں فرمایا۔ اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا:

﴿لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝﴾ (التحریم: ٦)

اور کہیں اللہ ذوالجلال نے فرمایا کہ میرے فرشتے صبح وشام میری تسبیح میں مصروف رہتے ہیں۔ میرے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ فرشتے تو ہر وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں ڈیوٹیاں دینے والے، فرشتے ہر وقت اللہ پاک کے احکام کو ماننے والے، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ﴾

فرشتے اللہ پاک کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے۔ جو بھی اللہ پاک کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ کرگزرتے ہیں۔ جن کی ڈیوٹیاں جنت میں لگی ہیں۔ وہ جنت میں ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ جن کی ڈیوٹیاں اللہ پاک نے دوزخ پر لگائیں ہیں وہ دوزخ پر ڈیوٹیاں ادا کر رہے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا وہ میرے احکام کی نافرمانیاں نہیں کرتے:

﴿وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝﴾ (التحریم: ٦)

''اللہ پاک کی طرف سے جو حکم ملتا ہے وہ فوری کرگزرتے ہیں۔''

حضرات گرامی ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگائی ہیں، فرشتے اللہ پاک کی بندگی کرتے ہیں۔ عبادت کرتے ہیں، کھانے پینے سے اللہ پاک نے ان کو مبرا رکھا ہے۔ یہ دنیا کی خواہشات جو اللہ پاک نے انسان کے لیے بنائی ہیں۔ فرشتوں کو اللہ پاک نے ان سے دور رکھا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ اس لیے انسان کی بندگی اورعبادت فرشتے کی عبادت سے زیادہ مشکل ہے۔ اس لیے انسان کی عبادت کی قیمت بھی اللہ پاک نے زیادہ رکھی ہے۔ فرشتوں کی عبادت سے زیادہ انسان کی عبادت کیوں قیمتی ہے؟ توجہ فرماؤ فرشتوں کا کام صرف اللہ اللہ کرنا ہے۔ نہ ان کو کھانے کی فکر، نہ ان کو پینے کی فکر، نہ ان کو کمانے کی فکر، نہ ان کو شادیاں کرنے کی فکر، نہ ان کو بیوی کے حقوق ادا کرنے کی فکر، نہ ان کو کوئی جوتے اور کپڑوں کی تمنّا ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں، صرف اور صرف اللہ اللہ کرنا ہے۔ حضرات بندگی تو وہ بھی مشکل ہے۔ عبادت کرنی مشکل تو وہ بھی ہے۔ جس کے راستے میں سو سو رکاوٹیں ہیں۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا۔ ادھر سے دوکان پر گاہک آ گیا ہے۔ ادھر سے نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ ادھر سے کوئی کام پڑ گیا ہے۔ اے لوگو! انسان کی عبادت کس طرح قیمتی ہے؟ یہ دنیا کے کام کاج کو ٹھوکر مار کر نماز پڑھتا ہے۔ یہ دنیا کی غرضیں چھوڑ کر اللہ پاک کی بندگی کرتا ہے۔ فرشتوں کا تو کام ہی اللہ اللہ کرنا ہے۔ ان کو نہ کھانے کی فکر ہے۔ نہ پہننے کی فکر ہے۔ اللہ پاک نے ان کو ضرورتوں سے بالاتر کیا ہے۔ یہ تمام ضروریات انسان کے لیے

ہیں اور مالک کائنات کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات : ٥٦)

اللہ پاک نے فرمایا ہم نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اپنی عبادت کے لیے کیا ہے۔ اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ دنیا پر بھیجا ہی اپنی عبادت کے لیے ہے۔ اللہ پاک نے دنیا پر بندگی کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ پاک نے پھر ہماری ضرورتیں بھی بنائی ہیں۔ پھر اللہ پاک نے ہمارا امتحان لیا۔ آزمائش میں ڈال کر دیکھا ہے ایک طرف ضرورت ہے۔ ایک طرف عبادت ہے۔ ایک طرف کاروبار ہے۔ ایک طرف نماز ہے۔ ایک طرف رنگا رنگ قسم کے کھانے ہیں۔ ایک طرف روزہ ہے، ایک طرف دولت کے ڈھیر ہیں دوسری طرف حج اور زکوۃ ہے۔ ایک طرف اللہ پاک نے بندگی بنادی ہے دوسری طرف مصروفیت بنادی ہے۔ اللہ میرا اور تمہارا امتحان لے رہا ہے کہ کون میرا بندہ ہے؟ جو میری عبادت کی خاطر دنیا کو ٹھوکر مار کر میرے سامنے جھک جائے۔ مگر فرشتے ان چیزوں سے مبّرا ہیں۔ فرشتے صرف اللہ پاک کی بندگی کرتے ہیں۔ ان کو کوئی دوسری فکر نہیں۔ ہمیں اور بھی بہت سی فکریں ہیں۔ اے بندے تیرا امتحان ہو رہا ہے۔ کہیں فیل نہ ہو جانا، جب پاس ہو جاؤ گے پھر صدیق بن جاؤ گے، جب پاس ہو جاؤ گے تو اللہ پاک کے ولی بن جاؤ گے، پھر اللہ پاک کا قرآن کہے گا:

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

(یونس : ٦٢)

اللہ پاک نے فرمایا جو میرے دوست بن گئے۔ جنہوں نے پکّی یاری لگالی، اللہ پاک سے دوستی کرلی، محبت ڈال لی۔ مالک کائنات نے فرمایا اے لوگو! پھر ان کو کوئی خوف نہیں ہو گا، کوئی غم نہیں ہوگا، کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ کیوں؟ انہوں نے دنیا میں میرے لیے قربانیاں دیں، دنیا میں انہوں نے میرے لیے بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ اللہ اللہ اللہ۔ خواہشات کہتی رہیں نماز چھوڑ دو، نماز لیٹ کر دو۔ پہلے اپنی ضرورتیں پوری کرلو، اس کی خواہشیں کہتی رہیں کہ گاہکوں نے روز روز نہیں آنا، دیکھنا اگر گاہک چلا گیا تو سو دو سو کا نقصان

ہو جائے گا نماز تو پھر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ یہ انسان کی خواہشات کہتی تھیں کہ نماز چلی جائے مگر گاہک نہ جائے، ڈرامہ نہ جائے، نماز چلی جائے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ مگر اس نے ہر چیز کو ٹھوکر مار کر اللہ پاک کی بندگی کو ترجیح دی ہے۔ اللہ پاک کہتے ہیں یہ میرا دوست بن گیا ہے۔

﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ٥﴾ (یونس : ٦٢)

اب میرے دوستوں کو کوئی ڈر نہ ہو گا، غم اور خوف نہیں ہوگا، کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ یہ اللہ پاک کی وفاداری ہے۔ حضرات میں عرض کر رہا ہوں۔ انسان کو اللہ پاک نے پیدا ہی اپنی عبادت کے لیے کیا ہے اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ساتھ مالک کائنات نے کچھ زندگی کی ضروریات پیدا کیں۔ یہ پیٹ لگا دیا ہے۔ اس کو کھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک نے جسم بنایا اس کو لباس کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک نے اولاد پیدا کی اس کے لیے اخراجات کی ضرورت ہے۔ مالک کائنات نے ایک دل اور دماغ بنایا، اس میں اللہ پاک نے خواہشات کے جذبے رکھے ہیں۔ ان خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اللہ پاک نے کچھ ضروریات رکھی ہیں۔ مالک کائنات نے فرمایا اے بندے میری عبادت کیا کرو، میری عبادت میں کوتاہی نہ کیا کرو۔ تیری زندگی کا مقصد صرف میری عبادت ہے۔ تیری زندگی کا اصل مقصد میری بندگی کرنا ہے۔ باقی ضروریات زندگی کو اللہ پاک نے عارضی طور پر بنایا ہے۔ اللہ اللہ۔ روٹی کمانا تیری ضرورت ہے مقصد نہیں۔ اصل مقصد تو عبادت ہے۔ یہ ضرورت ہے، وہ عبادت ہے۔ اب بتاؤ ضرورت کو ترجیح دینی ہے کہ مقصد کو ترجیح دینی ہے؟ مقصد کو ترجیح دو۔ مقصد کیا ہے؟ وہ عبادت ہے۔ روٹی کمانا ضرورت ہے۔ دوکان داری ضرورت ہے، نوکری کرنا ضرورت ہے، ملازمت کرنا ضرورت ہے۔ یہ اپنے پیٹ کو پالنے کے لیے کام کرتے ہو۔ یہ ضرورت ہے مگر مقصد نہیں ہے۔ مقصد کیا ہے؟ جو قرآن نے بتایا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ٥﴾ (الذاریات : ٥٦)

اے لوگو اللہ پاک نے فرمایا ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ جب انسان اپنے مقصد کو بھول گیا تو پھر اللہ پاک کا قرآن بولا ہے۔ مالک کائنات

نے دیکھا کہ یہ میرا بندہ جس کو بندگی کے لیے پیدا کیا گیا ہے یہ میرے سجدے سے دور چلا گیا۔ یہ میرے رکوع سے دور چلا گیا۔ میرے سامنے جھکنے سے دور چلا گیا۔ میرے احکام سے دور چلا گیا۔ میرے نبی ﷺ کی تعلیم سے دور چلا گیا۔ پھر اللہ پاک کا قرآن آوازیں دے کر کہہ رہا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝﴾ (الانفطار: ٦)

مالک کائنات نے انسان کو بلا بلا کر فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝﴾ (الانفطار: ٦-٨)

مالک کائنات نے انسان کو بلا بلا کر فرمایا۔ اے میرے بندے میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کر کے اشرف المخلوقات بنا دیا ہے۔ اے میرے بندے میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کر کے ساری مخلوق کی سرداریاں عطا کیں۔ اے میرے بندے میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کر کے، ایک پانی کی بوند سے پیدا کر کے، حقیر پانی سے پیدا کر کے تمہیں شان والا بنایا، عظمتوں والا بنایا، عزتوں والا بنایا۔ اے میرے بندے تمہیں کیا ہو گیا؟ اپنے کریم مولا کے در سے کیوں دور چلے گئے ہو؟ اپنے مہربان اللہ کے در سے کیوں دور چلے گئے ہو؟

﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝﴾ (الانفطار: ٦)

اے یارو! بیٹا ماں سے ناراض ہو کر دو چار دن گھر سے باہر چلا جائے۔ ہفتہ دو ہفتے ماں سے دور چلا جائے تو ماں کی جان پر بن جاتی ہے۔ ماں کہتی ہے صدقے جاؤں کہیں میرا بیٹا ضائع نہ ہو جائے۔ جب تھکا ہارا بیٹا ماں کے پاس آیا تو ماں سینے سے لگا لگا کر روتی ہے اور ساتھ کہتی ہے۔ بیٹا تمہیں ماں سے کس نے دور کر دیا ہے؟ میرے بچے تمہیں میں نے اپنے ہاتھوں سے چوری کھلا کھلا کر پالا ہے۔ اب کیوں اس ماں سے نظریں پھیر گئے ہو؟ اپنی ماں سے کیوں نظریں چرا گئے ہو؟ اللہ اللہ۔ اے لوگو! جو بیٹا ماں سے ناراض ہو کر گیا جب ماں کی میٹھی باتیں سنیں تو آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اب رو کر کہتا ہے ماں غلطی کر بیٹھا ہوں

بھول گیا ہوں۔ اللہ اللہ اللہ۔ یہ ماں کے درد بھرے کلمات تمہیں یاد ہیں۔ مگر اپنے رحمان کے کلمات کیوں نہیں یاد آتے؟ اللہ پاک بھی تو کہہ رہے ہیں:

﴿يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ﴾ (الانفطار: ٦)

اے میرے بندے! اے انسان! تمہیں کیا بن گیا ہے؟ اتنے کریم مولا سے تمہیں کس نے دور کر دیا ہے؟ کس نے تمہیں کریم مولا سے الگ کر دیا ہے؟ اللہ اللہ وہ تیرا کریم مولا:

﴿الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ﴾ (الانفطار: ٧)

جس اللہ پاک نے تیرا انگ انگ جوڑا ہے۔ جس اللہ پاک نے تیری پیاری ٹیکنیک بنائی۔ کیوں؟

رب نالوں بندیا توں ناطہ توڑیا
او جنے تیرا اک اک جوڑ جوڑیا

کبھی شیشہ لے کر دیکھا کرو۔

کیسے اکھیاں چہ موتی جڑے گول گول نے
اے سارے اختیار سوہنے اللہ کول نے

مالک کائنات اپنے بندے کو بلا کر کہتا ہے:

﴿يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِىْ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ﴾ (الانفطار: ٦-٨)

یہ تیری صورت اللہ پاک نے بنائی، جس طرح اللہ پاک نے چاہا تیری صورت بنائی۔ یہ تیرا چہرہ، یہ تیری شکل تیری ماں کی مرضی کے نہیں، تیرے باپ کی مرضی کے نہیں، یہ تیری مرضی کے نہیں جس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے رہتے ہو کہ ہمارے جیسا کون ہو سکتا ہے؟ ہمارے جیسا پیارا کون ہو سکتا ہے؟ جس کو دیکھ کر مان کرتے رہتے ہو، جس کو دیکھ کر ناز نخرے کرتے رہتے ہو۔ اللہ پاک نے فرمایا بندے یہ تیری صورت بھی تو ہم نے ہی بنائی ہے۔ اللہ اللہ۔ رب چاہتا تو تیری آنکھوں میں نقص پیدا کر دیتا، رب چاہتا تجھے اپاہج بنا دیتا، رب

چاہتا تیری صورت بدصورت بنا دیتا۔ اللہ پاک نے فرمایا:

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ﴿۸﴾ (الانفطار : ۸)

اس مالک نے جس طرح چاہا اسی طرح تیری صورت بنائی ہے۔ یہ تیری خوب صورتی اللہ پاک نے بنائی، تیرے آبرو اللہ پاک نے بنائے، تیرے رخسار اللہ پاک نے سجائے، سبحان اللہ سبحان اللہ تیرے رخساروں کی سرخیاں اور تیرے ہونٹوں کی سرخیاں یہ مالک کائنات نے بنائیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ اے بندے پھر اپنے کریم مولا کو چھوڑ کر کیوں در در کے پجاری بن گئے ہو؟ کیوں در در کے دھکے کھانے والے بن گئے ہو؟ آ جاؤ اپنے اللہ پاک کے سامنے جھکنے والے بن جاؤ۔ اپنے مالک کے سامنے جبین نیاز کو جھکانے والے بن جاؤ اور قرآن پاک کا تیسرا مقام سنو! وہاں بھی اللہ پاک نے یہ در رحمت کو چھوڑ کر دور جانے والے بھٹکے ہوئے انسان کو بلا بلا کر فرمایا۔ اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا:

﴿قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَکۡفَرَہٗ ۝ مِنۡ اَیِّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ ۝ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ؕ خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ ۝ ثُمَّ السَّبِیۡلَ یَسَّرَہٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقۡبَرَہٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنۡشَرَہٗ ۝﴾ (عبس : ۱۷-۲۲)

اے بندے اس اللہ پاک نے تیرے لیے کیا کچھ بنا دیا ہے۔ اے بندے تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ تیرے اللہ نے تیرے لیے کیا کچھ بنایا ہے۔ سنو! تمہیں قرآن سناؤں اللہ پاک کی قسم ہے اگر میں اپنے اللہ کی نعمتوں کا ذکر شروع کر دوں۔ تو ہاں ہاں ایک جمعہ کیا کئی جمعے ختم ہو جائیں گے مگر میرے رب پاک کی نعمتوں کا ذکر ختم نہیں ہو گا۔ اللہ پاک نے انسان کے لیے کیا کیا بنایا ہے؟ چلو میں تمہیں دور نہیں لے کر جانا چاہتا۔ ذرا اتنی بات پر غور کرو! اللہ پاک نے فرمایا:

﴿خَلَقۡتُ بِیَدَیَّ﴾ (ص : ۷۵)

''ہم نے انسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔'' کیا خیال ہے؟ انسان کیا کوئی اتنی مشکل چیز تھی؟ جس کو اللہ پاک نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ اس اللہ کی کُنۡ میں اتنی پاور اور

طاقت ہے۔ اللہ پاک کُنْ کہیں تو پہاڑ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کُنْ کہیں تو سیلاب آ جائے، اللہ پاک کُنْ کہیں تو زلزلہ آ جائے، اللہ پاک کُنْ کہیں تو بارش آ جائے، اللہ پاک کُنْ کہیں تو بارش تھم جائے، اللہ پاک کُنْ کہیں تو گرمی آ جائے، اللہ پاک کُنْ کہیں تو سردی آ جائے، اللہ پاک کُنْ کہیں تو دریا چل پڑیں، اللہ پاک کُنْ کہیں تو دریا رک جائیں۔ اس اللہ پاک کے کُنْ میں اتنی پاور ہے۔ اے انسان تمہیں بنانا کیا اتنا ہی مشکل تھا؟ نہیں نہیں اللہ پاک کو تم سے پیار ہی اتنا ہے۔ اللہ پاک نے محبت سے گوندھ گوندھ کو بنایا ہے۔ چاہت کے ساتھ بنایا ہے۔ انسان تمہیں محبت سے بنایا ہے۔ اب سنو تمہیں قرآن سناؤں۔ مالک کائنات کا قرآن کہہ رہا ہے۔ اللہ پاک نے چار قسمیں اٹھا کر فرمایا:

﴿وَالتِّيْنِo وَالزَّيْتُوْنِo وَطُوْرِ سِيْنِيْنَo وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِo لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍo﴾ (التین: ۱-۵)

اللہ پاک نے چار قسمیں اٹھائیں۔ لوگو! قسمیں تو وہ اٹھاتا ہے جس کی بات پر دنیا یقین نہ کرے۔ وہ صادق المصدوق سچوں کو پیدا کرنے والا، ساری کائنات کے سچوں کو پیدا کرنے والا، وہ مالک سچوں کا، سچا بادشاہ قسمیں اٹھا رہا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا مجھے انجیر کی قسم، مجھے زیتون کی قسم، مجھے طور سینا کی قسم!

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِo﴾

میرے پیارے مجھے امن والے شہر کی قسم ہے۔ امن والا شہر کون سا ہے؟ جہاں لوگ پاپی بن کر جاتے اور حاجی بن کر آتے ہیں۔ اس امن والے شہر کی اللہ پاک نے قسمیں اٹھائیں جہاں لوگ گناہوں میں لت پت ہو کر جاتے ہیں اور پاک صاف ہو کر آتے ہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ جس کے بارے میں میں پیار سے کہا کرتا ہوں:

سوہنا مکّہ شہر نرالا اے
جتھے جمیا میرا کملی والا اے
جی کردا اے زم زم پینے نوں

اللہ روشن کر ساڈے سینے نوں
سانوں لے چل مکّے مدینے نوں
رمضان دا پاک مہینہ ہووے
پہلے مکّہ تے پھر مدینہ ہووے
جی کردا اے اوتھے ای جینے نوں
اللہ روشن کر ساڈے سینے نوں

حضرات میں عرض کر رہا ہوں۔ اللہ پاک نے شہر کی قسمیں اٹھائیں۔ اس بلد امین کی قسمیں اٹھائیں۔ جس شہر میں میرے محبوب علیہ السلام پیدا ہوئے، جس شہر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن گزارا، جس شہر میں محبوب علیہ السلام نے لڑکپن گزارا، جس کے صحراؤں میں میرا پیارا بکریاں چراتا رہا۔ اللہ پاک نے اس شہر کی قسمیں اٹھائیں۔

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ○﴾

اللہ پاک نے کتنی قسمیں اٹھائیں؟ پہلی انجیر کی قسم، دوسری زیتون کی قسم، تیسری طور سینا کی قسم، چوتھی مکہ مکرمہ کی قسم اٹھائی ہے۔ وہ اللہ مخلوق میں جس کی چاہے سے قسم اٹھا سکتا ہے۔ مگر مخلوق کے لیے زیب نہیں کہ مخلوق کسی کی قسم اٹھائے۔ مخلوق نے جب قسم اٹھانی ہے تو صرف اللہ پاک کے نام کی اٹھانی ہے۔ ہاں ہاں جب رب کے نام کے علاوہ مخلوق کی قسم اٹھائے گا تو شرک کا ارتکاب کرے گا۔ اے بندے مجھے تمہیں حکم ہے کہ قسم اٹھانی ہے تو صرف اللہ پاک کی اٹھانی ہے۔ اللہ پاک خالق کائنات ہے۔ وہ جس کی چاہے قسم اٹھا سکتا ہے۔ وہ چاہے رات کی قسم اٹھائے، چاہے دن کی قسم اٹھائے، چاہے چاشت کی قسم اٹھائے، وہ چاہے ستارے کی قسم اٹھائے، وہ چاہے چاند اور سورج کی قسم اٹھائے۔ مگر اے انسان تم نہ ادھر ادھر کی قسمیں اٹھایا کرو۔ نہ دربار، مزار کی قسم اٹھایا کرو، نہ ماں باپ کی قسم اٹھایا کرو۔ قسم اٹھانے کی نوبت آئے تو اللہ پاک کے نام کی قسم اٹھاؤ! باقی مخلوق کے نام کی قسمیں اٹھانا سراسر شرک ہے۔ آیئے ذرا سنیئے! توجہ فرمایئے! چار قسمیں میرے اللہ پاک نے اٹھائیں۔

چار قسمیں اٹھا کر پھر مسئلہ کیا بیان کیا؟ اللہ ذوالجلال نے اعلان کیا۔ فرمایا:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝﴾ (التین: ۵)

اللہ پاک نے قسمیں اٹھا کر فرمایا اے لوگو! کوئی شک والی بات نہیں، پکی بات ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا ہم نے انسان کو بہت زیادہ خوب صورت بنایا۔ ہم نے انسان کو بڑی پیاری ٹکنیک میں بنایا۔ ہم نے انسان کو بڑے پیارے ڈیزائن میں بنایا۔ ہم نے انسان کو بہت زیادہ خوب صورت بنایا ہے۔ اللہ اللہ اللہ۔ آؤ لوگو! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے فرمایا ہم نے انسان کو بہت زیادہ خوب صورت بنایا ہے۔ کیوں؟ اس کی زندگی کا مقصد جو بڑا اونچا ہے۔ اس کو بنانے کا مقصد جو بڑا اعلیٰ ہے۔ وہ کیا ہے؟

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الذاریات: ۵۶)

دیکھو نا اللہ پاک نے کتنی مخلوقیں پیدا کی ہیں؟ سب کے بنانے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے؟ اور ہر مخلوق اپنا مقصد پورا کر رہی ہے۔ ہر مخلوق اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہی ہے۔ اے بندے ایک تم ہی ایسے انسان ہو جو کہ اپنی ڈیوٹیوں سے غائب رہتے ہو۔ تم اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے ہو۔ اپنے مقصد پر پورا نہیں اترتے ہو۔ اللہ اللہ اللہ۔ جاؤ بازاروں میں چکر لگا کر دیکھو! اگر پچاس آدمی مسجد میں ہوں گے تو پانچ سو آدمی بازار میں ہوں گے، اگر پانچ سو آدمی مساجد میں ہوں گے تو پانچ ہزار آدمی بازار میں ہوں گے، اگر پانچ سو آدمی مساجد میں ہوں گے تو پانچ ہزار آدمی باہر آوارہ گردی کر رہا ہوگا۔ اے لوگو یہ کتنی بڑی غفلت ہے؟ کتنی بڑی اللہ ذوالجلال والاکرام سے بغاوت ہے؟ کہ صبح شام ہم اس کی نعمتیں کھاتے ہیں۔ مگر اس کی نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ صبح وشام انسان اس کا نمک کھاتا ہے۔ مگر اس کی بارگاہ میں اپنی پیشانی کو نہیں جھکاتا۔ انسان کس قدر باغی ہوگیا ہے؟ اے باغی سن لو تمہارا انجام بہت برا ہے۔ آج تمہیں اللہ پاک نے مہلت دی ہے۔ میرا مولا موقع میں ہے اس لیے تیری گرفت نہیں کرتا۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝﴾ (البقرہ: ۱۵)

ہم ان کی سرکشی میں ان کو چھوٹ دیتے ہیں۔ کیوں؟ ایک وقت آئے گا اس پر اللہ پاک کی لاٹھی برسے گی۔ دیکھو نا جب کسی مجرم کو سزا ہونی ہو، سزائے موت ہونی ہو۔ دعا کرو میرے مولا جنہوں نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے لیے اتنی بڑی قید کا اعلان کیا ہے۔ میرے مولا ان کو جہنم کا قیدی بنا دے۔ آمین! میرے مولا ان ظالموں کے بچّے یتیم کر دے آمین! اللہ جی ان کے گھروں کی رونق چھین لو۔ آمین! میرے مولا ان کے گھروں میں بربادی ہی بربادی کر دو۔ آمین! اللہ جی ان کے شہروں میں زلزلے برپا کر دے۔ آمین! جنہوں نے تیری ولیہ اور نیک بندی پر اتنی بڑی قید لگائی۔ اے کائنات کے لوگو کسی مجرم کو پھانسی چڑھانا ہو تو اس سے پہلے پوچھا جاتا ہے۔ تیری کوئی آخری خواہش ہے؟ وہ کہتا ہے میرے بچوں کو مجھ سے ملا دو۔ اس سے بچوں کو ملایا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے میری ماں سے میری ملاقات کرواؤ۔ ماں سے ملاقات کروائی جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے میں فلاں چیز کھانا چاہتا ہوں وہ اس کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے میں دودھ پینا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے دودھ پیش کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں روح افزاء پینا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے وہ شربت پیش کیا جاتا ہے۔ کیوں؟ یہ چند گھڑیوں کا مہمان ہے۔ پھر یہ تختہ دار پر لٹک جائے گا۔ پھر دوبارہ دنیا پر نہیں آئے گا۔ اے لوگو جاتے وقت اس کی خواہشیں پوری کی جاتی ہیں۔ اس طرح جو دنیا پر اللہ پاک کا باغی ہے۔ اللہ پاک اس کو روسٹ کیے ہوئے مرغ کھلا رہا ہے۔ ڈشیں کھلا رہا ہے، عیش کروا رہا ہے۔ کیوں؟ اس کا انجام برا ہے۔ عنقریب جہنم کی وادیوں میں یہ ظالم تباہ ہونے والا ہے۔ اس سے پہلے پہلے اللہ پاک عیش کرواتا ہے۔

اے مسلمانو! اے نمازیو! اے اللہ پاک کے سامنے جھکنے والو! کسی کی لش پش دیکھ کر منہ نہ بنایا کرو کہ جناب ہم نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ پھر بھی کاروبار نہیں ہے۔ وہ فلاں کبھی مسجد میں داخل نہیں ہوا۔ اس نے کبھی اللہ پاک کا نام تک نہیں لیا۔ وہ شیش محل میں بیٹھتا ہے۔ اے سی میں بیٹھتا ہے روسٹ کیے ہوئے مرغ کھاتا ہے۔ اس کے بچے عیش کرتے ہیں ہر بچے کی الگ الگ گاڑی ہے وہ تو بڑی موج میں ہے۔ مگر تمہیں کیا پتہ ہے؟ آج تو وہ موج کر رہا ہے

مگر اس کا انجام کیا ہونے والا ہے؟ ہاں ہاں ذرا سنو! میں عرض کر رہا ہوں۔ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۝﴾ (التین: ٤)

ہم نے انسان کو بڑا پیارا بنایا ہے۔ بڑا شاندار بنایا ہے۔ کیوں؟ اس کی زندگی کا مقصد جو اعلیٰ ہے۔ اے لوگو! میں عرض کر رہا ہوں۔ باقی بھی مخلوقوں کے اللہ پاک نے کچھ مقصد بنائے ہیں۔ یہ ساری مخلوقیں اپنی اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہی ہیں۔ کس طرح ادا کر رہی ہیں؟ آؤ میں اب ترتیب کے ساتھ کچھ مخلوقات کا تذکرہ کروں اللہ پاک نے ایک مکھی بنائی ہے جو شہد تیار کرتی ہے۔ کیوں جی مکھی دیکھی ہے؟ کبھی شہد کھایا ہے؟ اس کی اللہ پاک نے ڈیوٹی کیا لگائی ہے؟ ایمان سے بتاؤ وہ شہد بنا رہی ہے یا نہیں؟ بھینسیں کس لیے بنائیں؟ دودھ دینے کے لیے، دودھ دے رہی ہیں کہ نہیں؟ اللہ پاک نے گدھے، گھوڑے کس لیے بنائے؟ تمہارا بوجھ اٹھانے کے لیے، اٹھا رہے ہیں کہ نہیں؟ بادل بنائے، بارش کے لیے، بارش برسا رہے ہیں کہ نہیں؟ یار ہر مخلوق اپنی اپنی ڈیوٹی پر کام کر رہی ہے۔ ایک انسان ہی ایسا ہے جب دل کرے تو اللہ پاک کی ڈیوٹی پر آ جاتا ہے۔ مگر جب دل نہ کرے تو مہینہ مہینہ مسجد میں داخل ہی نہیں ہوتا۔ اس طرح باغی ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک کی بغاوت نہ کیا کرو۔ اس کے باغیوں کا انجام دیکھنا ہے تو عاد وثمود کی بستیوں کو جا کر دیکھو! اس کے باغیوں کا انجام دیکھنا ہے تو جاؤ جا کر لوط علیہ السلام کی قوم کا حال دیکھو! اللہ پاک نے کس طرح ان کو تباہ و برباد کر دیا؟ کتنوں کو بندر بنا دیا۔ کتنوں کو خنزیر بنا دیا اور کئی بستیوں کو اللہ پاک نے اٹھا کر آسمان اوّل کے قریب کر کے الٹا کر کے زمین پر دے مارا۔ تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اس کے باغیوں کا انجام بہت برا ہے۔ اس کے باغی نہ بنو۔ اس کے فرماں بردار بنو! اس کے مطیع بنو! آؤ سنو! مالک کائنات نے اس مکھی کا کردار قرآن میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ

رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (النحل: ٦٨-٦٩)

اللہ پاک نے فرمایا: اے بندے تیرے رب نے مکھی کے دل میں ایک بات بٹھائی ہے۔کیا بات بٹھائی ہے؟ کہ جاؤ پہاڑوں میں اپنے گھر بناؤ یا درختوں کی ٹہنیوں پر جا کر اپنے گھر بناؤ۔اللہ پاک کے بتائے ہوئے راستوں پر چل چل کر اپنے رب کے ٹھکانے تلاش کرو اور اللہ پاک نے فرمایا: پھر اس کے پیٹ میں سے اللہ ذوالجلال ایک مشروب پیدا کرتا ہے جس کو شہد کہا جاتا ہے۔اللہ پاک نے فرمایا یہ مختلف رنگوں کا شہد بنا رہی ہے مختلف رنگوں کا شہد تیار کر رہی ہے۔

﴿فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾

ایسا شہد تیار کرتی ہے جس میں لوگوں کے لیے اللہ پاک نے شفائیں رکھی ہیں۔مکھی اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہی ہے اور اللہ پاک کا قرآن سنو! اللہ پاک نے قرآن میں گدھوں، گھوڑوں کا تذکرہ بھی کر دیا ہے۔مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ٥﴾ (النحل: ٨)

یہ گدھے، گھوڑے اور خچر!

﴿وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً﴾

ایک تو یہ تمہاری سواریوں کے کام آتے ہیں۔دوسرا تمہارے ڈیروں کی زینت بنتے ہیں اور تیسرا تمہارا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ جو تم اٹھا نہیں سکتے۔ وہ گدھے، گھوڑے اٹھا کر تمہاری مشکلوں کو آسان کر دیتے ہیں۔اللہ اکبر کبیرا۔اور اللہ پاک نے فرمایا یہ تو سواریاں ایسی ہیں جو تمہارے پاس موجود ہیں۔

﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ٥﴾

اور کچھ سواریاں اللہ پاک ایسی پیدا کرے گا جن کو آج تم جانتے بھی نہیں۔ یہ بات اللہ

پاک نے کب کی؟ ساڑھے چودہ سو سال پہلے کی۔ فرمایا ایسی سواریاں بھیجوں گا جن کو آج تم جانتے نہیں۔ وہ کیا ہیں؟ وہ پی آئی اے جہاز ہے، وہ کون سی سواریاں ہیں؟ وہ ون ٹو فائیو ہے۔ وہ سیون ٹی ہنڈا ہے۔ وہ یاماہا، سوزوکی ہے۔ حضرات اللہ ذوالجلال نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے فرمایا میں ایسی ایسی سواریاں پیدا کروں گا۔ جس ٹوڈی کی طرف اللہ پاک نے اشارہ کیا۔ تیرے مزدہ کی طرف اللہ پاک نے اشارہ کیا۔ تیری پجارو کی طرف اللہ پاک نے اشارہ کیا۔ یہ ٹرک اور بسّوں کی طرف اللہ پاک نے اشارہ کر کے فرمایا:

﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝﴾

میں ایسی ایسی سواریاں پیدا کروں گا جن کو آج تم جانتے بھی نہیں اور آج کے بعد بھی ایسی سواریاں آئیں گی۔ جن کو آج کے لوگ بھی جانتے نہیں۔ کیا آئے گا؟ کوئی پتہ نہیں۔ یہ تو اللہ پاک کو پتہ ہے۔ اللہ پاک نے قیامت تک اعلان کیا ہے:

﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝﴾

اللہ پاک ایسی ایسی چیزیں پیدا کرے گا جن کو تم جانتے بھی نہیں۔ اب کل کو ہوسکتا ہے اڑنے والی کاریں آ جائیں۔ اندازہ ہی کرنا ہے۔ پتہ نہیں اللہ پاک کیا کیا پیدا کریں گے؟ ہمارے تو وہم وگمان میں بھی نہیں۔ پتہ نہیں کیا کیا ایجادات ہوں گی؟ اللہ پاک نے انسان کو شعور دیا ہے۔ پتہ نہیں اللہ پاک کیا کیا پیدا کر دے؟ حضرات میں عرض کر رہا ہوں۔ اللہ پاک نے گدھوں، گھوڑوں کا کردار قرآن میں بیان کیا ہے کہ یہ اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہے ہیں۔ سنو ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ اللہ پاک نے اس کا کردار قرآن میں بتایا ہے۔ اس کا نام ہدہد ہے۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کی حاضری لگائی۔ سارے پرندے آ گئے۔

﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۝﴾ (النمل: ۱۷)

ہاں آگے اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے۔ مالک کائنات نے فرمایا جب ساری مخلوقیں آ گئیں۔ سارے پرندے آ گئے۔ سارے جانور آ گئے تو جناب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا مجھے کیا

ہو گیا ہے؟ مجھے ہدہد کیوں نہیں نظر آ رہا؟ وہ کہاں چلا گیا ہے؟ مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا۔ اللہ پاک بتانا چاہتا ہے لوگو چھپی ہوئی چیزوں کو اللہ پاک جانتا ہے۔ غیب کا علم اللہ پاک جانتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے بے چین ہو کر دیکھا کہ ہدہد کہاں چلا گیا؟ اگر غیب کا علم ہوتا تو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھیں۔ فرمایا:

﴿مَا لِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ﴾

تم کہتے ہو بابا قبر میں پڑا ہو سب کچھ دیکھ رہا ہے کہ کون بکرا لے کر آیا؟ کون بچھڑا لے کر آیا؟ کون سرخ مرغا لے کر آیا؟ کون سی بی بی دو کلو گوشت لے کر آئی؟ اللہ میری توبہ تم کہتے ہو بابا قبر میں پڑا ہی سب کچھ دیکھتے جا رہا ہے۔ یہاں زندہ نبی، جیتا جاگتا نبی کہہ رہا ہے:

﴿مَا لِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ﴾

اے لوگو! مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا۔ ہدہد کہاں چلا گیا ہے؟ یہ کون کہہ رہا ہے؟ سلیمان علیہ السلام کون ہیں؟ کیا میں کسی مسجد کے امام کی بات کر رہا ہوں؟ کسی محلّے کے پیر کی بات کر رہا ہوں؟ اے لوگو! میں اللہ پاک کے نبی سلیمان علیہ السلام کی بات کر رہا ہوں۔ جس کو اللہ پاک نے لمبی چوڑی حکومتیں بھی عطا کیں اور اللہ پاک نے نبوت و رسالت بھی عطا کی، وہ نبی علیہ السلام کہہ رہا ہے کہ مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا۔ اب بتاؤ غیب کا علم کس کے پاس ہے؟ مسلمانوں اپنا عقیدہ ٹھیک کرو۔ تمہارے عقیدے کو جتنا قرآن ٹھیک کر سکتا ہے۔ اتنا کوئی دوسری کتاب نہیں کر سکتی۔ جس کا عقیدہ قرآن سن کر بھی ٹھیک نہ ہوا تو وہ ظالم ساری زندگی شرک کی دلدل میں برباد ہو جائے گا۔ مگر اس کا عقیدہ کبھی ٹھیک نہیں ہو گا۔ یہ کیسا کمزور عقیدہ ہے کہ جناب بابا قبر میں پڑا ہمیں دیکھ رہا ہے کہ ہم کھیر لے کر آئے ہیں۔ ہم بریانی کی دیگ لے کر آئے ہیں۔ ہم چادر لے کر آئے ہیں۔ بابا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ رب ذوالجلال کی قسم ہے۔ حضرات یہ مصنوعی عقیدہ ہے۔ اللہ کے پاک قرآن کا عقیدہ کیا ہے؟ مالک کائنات نے فرمایا میرا جیتا جاگتا نبی علیہ السلام کہہ رہا ہے۔

﴿مَا لِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ﴾

مجھے کیا بن گیا ہے؟ مجھے ہد ہد نظر نہیں آ رہا۔ اللہ اللہ اللہ! سلیمان علیہ السلام غصے میں آ گئے۔ ساتھ ہی کہتے ہیں:

﴿اَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِيْنَ o لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَذْبَحَنَّهٗ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ o﴾ (النمل: ۲۰-۲۱)

میں اس کو بڑی سخت سزا دوں گا۔ کس کو؟ ہد ہد کو یا میں ہد ہد کو کباب بنا دوں گا۔ یا پھر وہ کوئی مضبوط دلیل لے کر آئے گا۔ کوئی اچھا سا عذر اور بہانہ لے کر آئے گا۔ تھوڑی دیر گزری، ابھی باتیں ہو رہی ہیں۔ ادھر سے ہد ہد نے چھلانگ لگائی اور آ گیا۔ کہتا ہے جی میں آ گیا ہوں۔ فرمایا تم کہاں گئے تھے؟ کہتا ہے جناب میں وہاں گیا تھا۔ میں وہ خبریں لے کر آیا ہوں۔ وہ رپوٹیں لے کر آیا ہوں۔ جو رپوٹیں آپ بھی نہیں جانتے ہو۔ سنو سنو! یہ چھوٹا سا پرندہ ہد ہد ہے۔ اس کا ذکر کون کر رہا ہے؟ اس کا عقیدہ وہابیوں والا تھا پتہ ہے کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے:

﴿فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ﴾ (النمل: ۲۲)

میں وہ خبریں لے کر آیا ہوں۔ جو خبریں تمہارے پاس بھی نہیں۔ کس کو کہہ رہا ہے؟ اگر پاکستان میں آ کر کہتا تو لوگوں نے کہنا تھا۔ پکڑو پکڑو اسے توہین رسالت کے کیس میں دو سو پچانوے سی لگوا کر اندر کرو۔ اے لوگو! ہد ہد نے نبی علیہ السلام کی گستاخی کر دی۔ کہتا ہے آپ کو نہیں پتہ جو کچھ مجھے پتہ ہے۔ دو سو پچانوے سی لگا کر اس کو ذبح کروا دو۔ کائنات کے لوگو! قرآن سنو! پرندہ کہہ رہا ہے۔ اے اللہ کے نبی علیہ السلام آپ بھی اللہ پاک کی مخلوق ہو۔ میں بھی اللہ پاک کی مخلوق ہوں۔ اللہ پاک نے آپ کو عظمتیں عطا کیں۔ شانیں عطا کیں۔ مگر مخلوقات میں سے میں چھوٹا سا پرندہ ہوں۔ مگر خبر وہ لے کر آیا ہوں جو پہلے آپ تک نہیں پہنچی ہے۔ وہ کیا خبر ہے؟ کہتا ہے میں سبا بستی میں گیا۔ اڑتا اڑتا وہاں پہنچ گیا۔ میں وہاں گیا تو میں نے کیا دیکھا؟ وہاں کی معیشت بھی تباہ ہو چکی ہے۔ وہاں کے عقیدے بھی تباہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے ایک عورت کو حکمران بنایا ہے۔ اگر وہ ہد ہد پاکستان آ جاتا اور دور

بے نظیر کا ہوتا تو پھر کیا ہوتا؟ حضرات سنو! وہ پرندہ کہہ رہا ہے میں وہاں گیا میں تو دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہ ایک عورت کو حکمران بنائے پھرتے ہیں۔ مرد نیچے اور عورت اوپر بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ ان کے مذہب کی حالت ہے اور دوسری حالت کیا ہے؟ کہنے لگا وہ تو عقیدے کا اتنا بیڑا غرق کر چکے ہیں۔ سیاسی حالت بھی تباہ ہوگئی ہے کہ عورت حکمرانی کر رہی ہے اور مذہبی حالت کا بھی جنازہ نکل گیا ہے۔ وہ سورج کی پوجا کر رہے ہیں۔ وہ تو سورج کو سجدے کر رہے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ! آؤ لوگو! اللہ پاک کے قرآن کی باتیں سنو!

﴿وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (النمل: ٢٤)

اللہ پاک کے علاوہ سورج کو سجدہ کر رہے ہیں۔

﴿وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ﴾

ان کے لیے ان کی کرتوتیں شیطان نے مزین کی ہوئی ہیں۔

﴿فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ﴾

شیطان نے حق کی راہ سے روک دیا ہے۔

﴿فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ٥﴾ (النمل: ٢٤)

وہ ہدایت نہیں پاتے ہیں۔

﴿اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ﴾ (النمل: ٢٥)

ان کو چاہیے تھا کہ وہ اللہ پاک کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کرتے۔ پرندہ کہتا ہے ان کو چاہیے تھا اللہ پاک کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کرتے۔ یہی بات ہم کہتے ہیں۔ اللہ پاک کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کیا کرو۔ اللہ پاک کے سوا کسی کے سامنے جھکا نہ کرو۔ اللہ اللہ اللہ۔ اب آج کا مسلمان مولوی، شرک کا ٹھیکدار مولوی توڑ مروڑ کر مسائل بیان کرتا ہے کہتا ہے سجدہ تو وہ ہوتا ہے جس میں تسبیح پڑھی جائیں۔ یہ تو باباجی کے سامنے ویسے پیشانی ہی جھکائی ہے۔ اے ظالم تیرا بیڑا غرق ہو جائے۔ قوم کو شرک کرنے کے لیے کیسی کیسی دلیلیں مہیا کر رہے ہو؟ ساری قوم کا بیڑا غرق کر رہے ہو۔ کہتا ہے یہ کون سا سجدہ ہو گیا ہے؟ ہائے اللہ میری توبہ! پھر سجدہ

کون سی بات کا نام ہے؟ آؤ لوگو! اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے۔ یہ پرندہ کہتا ہے ان کو چاہیے تھا:

﴿اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ﴾ (النمل: ٢٥)

ان کو چاہیے تھا کہ وہ نہ سجدہ کریں مگر صرف اللہ پاک کے سامنے سجدہ کریں۔ حضرات پرندے نے اچھی بات کی ہے۔ پرندے نے ڈیوٹیاں ادا کیں تو اللہ پاک نے کردار قرآن میں بیان کر دیا ہے۔ جو بھی اپنی ڈیوٹی صحیح ادا کرتا ہے۔ اللہ پاک اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اللہ پاک اس کے بارے میں قرآن پاک میں اچھے کلمات کہہ رہا ہے۔ قرآن سنتے جاؤ! ایک کتے نے اچھا کردار ادا کیا تھا۔ اس نے اللہ پاک کے اولیاء کا پہرہ دیا تھا۔ اصحاب کہف کا کتا ہے۔ جہاں اللہ پاک نے اپنے دوستوں کا ذکر کیا۔ ساتھ اس کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ کیوں؟ وہ میرے یاروں کی رکھوالی کرتا رہا ہے۔ کوئی کردار تو اللہ پاک کے سامنے لے کر آؤ۔ کوئی کردار تو اللہ پاک کے سامنے بنا کر لاؤ۔ اللہ اکبر کبیرا۔

حضرات ہر مخلوق اپنی ڈیوٹیاں دے رہی ہے۔ کہیں اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ○﴾

(الرحمن: ٥-٦)

مالک کائنات نے چاند سورج کا ذکر فرمایا۔ اللہ پاک نے جڑی بوٹیوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ لوگو یہ سارے اللہ پاک کو سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ سارے اللہ پاک کی ڈیوٹیاں ادا کر رہے ہیں۔ ایک انسان ہی ایسا نافرمان ہے۔ ایک انسان ہی ایسا باغی ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ○﴾ (عبس: ١٧)

قتل ہو جائے، لوٹ لیا جائے انسان جو اتنا بے قدر ہو گیا ہے۔ اتنا اللہ پاک کا ناشکرا ہو گیا ہے۔

﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ○﴾ (الانفطار: ٦)

اللہ اللہ اللہ۔ سمندر اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہا ہے۔ مچھلیاں پیدا کر رہا ہے۔ مونگے پیدا کر رہا ہے۔ موتی اور سیپ پیدا کر رہا ہے۔ بڑے عالی شان زیور والی چیزیں سمندر بنا رہا ہے۔ سمندر اپنی ڈیوٹیاں دے رہا ہے۔ اے لوگو! چاند اپنی ڈیوٹیاں دے رہا ہے۔ سورج اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہا ہے۔ یہ چڑیا پرندے اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ آؤ لوگو! میں عرض کر رہا تھا۔ ہر چیز اپنی پوری پوری ڈیوٹیاں ادا کر رہی ہے۔ ایک انسان ہی ہے جو بغاوتیں کرتا ہے۔ ایک انسان ہی ہے جو اللہ پاک کی ناشکری کرتا ہے۔ ناشکری نہ کیا کرو۔ کیوں؟ اللہ پاک نے تیری زندگی کا مقصد بنایا:

﴿وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ۝﴾ (الانبياء: ١٠٧)

لیجئے جناب آخری آیت سنو!

﴿وَ اِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً﴾ (النحل: ٦٦)

اے بندے جانوروں میں تیرے لیے نشانیاں ہیں۔ جانور بھی اپنی ڈیوٹیاں ادا کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ اِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ۝﴾ (النحل: ٦٦)

کیوں ساتھیو یہ موبائل ہے۔ اس کا وزن کر کے دیکھو کتنا ہو گا؟ کیا خیال ہے؟ آدھا پاؤ سے زیادہ تو نہیں؟ یہ کام کر رہا ہے تو اب یہ ہزاروں کا ہے۔ مگر جب یہ کام کرنا چھوڑ دے تو کیا اسے کوئی ہزاروں میں لے گا؟ اس کو کوئی ڈبے میں پیک کر کے رکھے گا؟ کوئی دوکان دار اس کو شیشے میں سجا کر رکھے گا؟ یار و شیشے میں وہی سجتے ہیں۔ ڈیکوریشن پیسوں میں وہی لگتے ہیں۔ جو کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو ڈیوٹیاں سر انجام دیتے ہیں۔ جو مقصد پر پورا اترتے ہیں۔ حضرات جو بے کار ہو جائیں ان کے ساتھ بچے کھیلتے ہیں۔ کبھی وہاں پھینک دیا، کبھی وہاں پھینک دیا۔ جب پھینک پھینک کر گھر والے بچے بھی اکتا گئے تو پھر یہ موبائل کباڑیوں کی تکڑی میں آ گیا۔ جب انہوں نے اس کا وزن کیا تو حضرات اس کی قیمت

ہزاروں سے سینکڑوں میں نہیں آئی، سینکڑوں سے بھی نیچے اس کی چند پیسوں پر قیمت آ گئی۔ بالآخر اس کا انجام کیا ہوا؟ یہ بھٹیوں کا ایندھن بن گیا۔ کب بھٹیوں کا ایندھن بنا؟ جب اپنی زندگی کے مقصد کو چھوڑ دیا۔ جب یہ مقصد ادا کر رہا تھا تو کتنے کا تھا؟ ہزاروں روپے کا ہے۔ حالانکہ وزن بھی کوئی نہیں ہے۔ وجود بھی کوئی نہیں ہے۔ مگر کام صحیح کر رہا ہے۔ اے انسان جب تم بھی کام صحیح کرو گے تو تیرے لیے جنت ہے۔ اگر تم بھی اپنا کام چھوڑ گئے تو تیرے لیے بھی جہنم کی بھٹی ہے۔ اللہ پاک عقل مندوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اور اللہ پاک غور وفکر کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے! آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَايَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ٥﴾ قال اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ٥﴾

(آل عمران: ٥۔ المومن: ٤٤)

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا جمعہ ادا کرنا اللہ ذوالجلال ہمارے گناہوں کے کفارہ کا سبب بنائے۔ آمین! ہماری بخشش کا بہانہ بنائے۔ آمین! ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین! اور مولا کریم ہماری جمعۃ المبارک کی حاضری کو حصول بخشش اور دخول جنت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

تمام قسم کی حمد وثناء بڑائی، کبریائی، یکتائی، تنہائی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے ہے۔ جس اللہ پاک نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور یہ سارا جہاں بسایا ہے۔ جو سب کو کھلانے والا، سب کو پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب درود وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرات سے بھی زیادہ درود وسلام آقائے دو جہاں، نبی آخر الزماں، صاحب قرآن، رحمت للعالمین، سیّد الاوّلین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔

حضرات اللہ ذوالجلال کی ذات ہر کمزوری سے پاک، ہر عیب سے پاک، سستی اور کاہلی

سے پاک، نیند اور اونگھ سے پاک ساری کائنات کا نظام چلانے کے باوجود ہر قسم کی تھکاوٹ سے پاک ہے۔ ساری کائنات بنانے میں اللہ پاک کا شریک کوئی نہیں اور نظام چلانے میں بھی اللہ پاک کا شریک کوئی نہیں۔ ساری کائنات کو اللہ پاک آباد کر دے، شاد کر دے۔ اس کے پاس اتنی طاقت اور پاور موجود ہے کہ چند لمحات میں پوری کائنات کو تباہ و برباد کر دے۔ اتنی طاقت بھی میرے اللہ کے پاس موجود ہے۔ وہ چاہے تو فوری طور پر گنہگار کو سزا دے دے۔ یہ اس کے پاس طاقت موجود ہے۔ وہ چاہے تو نیکو کار کو فوری اس کی نیکی کا بدلہ عطا کر دے۔ اس اللہ کے پاس اتنی طاقت بھی موجود ہے۔

حضرات ایک بڑا اہم مسئلہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق عقیدے سے بھی ہے اور اصلاح معاشرہ کے ساتھ بھی ہے۔ اگر آج کوئی جرائم پیشہ انسان جرم کرتا ہے، کوئی ظالم ظلم کرتا ہے، کوئی راشی رشوت لیتا ہے، کوئی شرابی شراب پیتا ہے۔ ہاں اپنے ذہن اور دماغ میں یہ بات لے کر جرم کرتا ہے کہ مجھے کون دیکھنے والا ہے؟ جہاں میں جرم کر رہا ہوں۔ یہاں پولیس نہیں آسکتی، یہاں میرا ماں باپ نہیں دیکھ سکتا، یہاں محلّے والوں کی نظر نہیں پڑ سکتی۔ ہر جرم کرنے والا یہ جرم کرتا ہے کہ مجھے کون دیکھ رہا ہے؟ حضرات ہر انسان کے ذہن و دماغ میں یہ بات ہونی چاہیے کہ جہاں کوئی بھی نہیں دیکھ رہا ہے۔ وہاں اللہ دیکھ رہا ہے۔

جہاں سینئر افسر کی نظر موجود نہیں۔ وہاں اللہ کی نظر موجود ہے۔ جہاں پولیس والوں کی ایس ایچ او (SHO) کی نظر نہیں، وہاں اللہ کی نظر موجود ہے۔ جہاں کوئی جسٹس نہیں دیکھ رہا ہے۔ وہاں میرا اللہ دیکھ رہا ہے۔ جہاں ماں باپ نہیں دیکھ رہے وہاں اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہ جملہ تم نے اکثر پڑھا ہوگا۔ اسٹیکر کی شکل میں تم نے پڑھا ہوگا۔ اللہ دیکھ رہا ہے۔ میں منبر رسول ﷺ پر باوضو قسمیہ طور پر یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ جملہ ہمارے دماغ میں فیڈ ہو جائے، اگر یہ لفظ ہم اپنے دل اور دماغ پر لکھ کر لے جائیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو اللہ پاک کی قسم ہے پھر کوئی انسان جرم نہ کرے، کوئی انسان ملاوٹ نہ کرے، کوئی آدمی رشوت نہ لے، کوئی آدمی سود نہ کھائے، کوئی آدمی چوری نہ کرے، کوئی آدمی ظلم نہ کرے، کوئی آدمی

زیادتی نہ کرے، کوئی آدمی شراب نہ پیا کرے۔ اگر یہ جملہ ہمارے دماغ میں لکھا جائے۔ کیا؟ اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہ بات پہلے بھی میں نے ایک بار یاد کروائی ہے۔ آج پھر کروانا چاہتا ہوں۔ کیوں؟ مجرم اس بات پر یقین نہیں کرتا، گنہگار اس بات پر یقین نہیں کرتا کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے اپنے قرآن میں اپنی ذات کے بارہ میں فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ٥﴾

(آل عمران: ۵)

فرمایا بے شک دنیا جہان کے لوگو سن لو! اللہ ذوالجلال ایسا سمیع وبصیر اللہ ہے۔ ایسا لطیف وخبیر اللہ ہے۔ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ﴾

اس اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اس اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ نہ کوئی زمینوں میں اور نہ کوئی آسمانوں میں اللہ پاک سے چھپا نہیں، نہ کوئی اللہ پاک سے چھپ سکتا ہے اور نہ کوئی چھپنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ہر چیز اللہ پاک کی نظر کے سامنے ہے۔ دنیا کائنات کا ذرّہ ذرّہ، دنیا کائنات کا پتہ پتہ، دنیا کائنات کا ہر چھوٹا بڑا اللہ پاک کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ کوئی جڑی بوٹی ایسی نہیں جو اللہ پاک کی نظروں سے اوجھل ہو۔ کوئی آسمان کا ستارہ ایسا نہیں جو اللہ پاک کی نظروں سے اوجھل ہو۔ کوئی حشرات الارض میں ایسا کیڑا مکوڑا نہیں جو اللہ پاک کی نظروں سے اوجھل ہو۔

﴿لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ٥﴾

اللہ پاک سے کوئی بھی نہیں چھپ سکتا۔ حضرات توجہ فرماؤ!

تاجرو سن لو! زمین دارو سن لو! دوکان دارو سن لو! کلرکو سن لو! افسرو سن لو! حکمرانو سن لو! کہ دنیا کائنات کی کوئی بھی چیز اللہ پاک سے چھپ نہیں سکتی۔ ہر چیز اللہ پاک کے سامنے ہے۔

دوسرا مقام عالی شان اللہ پاک کے قرآن میں اس طرح ہے۔ فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ٥﴾

اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ ایسا لطیف وخبیر اللہ ہے۔ ایسا باریک بین میرا اللہ ہے۔ مسلمانو! ذرا توجہ کرو! کالی رات ہو، اندھیری رات ہو۔ جب لوگو! چاند کے آثار بھی آسمان پر نہ ہوں۔ بالکل اندھیری رات ہو۔ بعض اوقات تو راتیں اتنی اندھیری ہو جاتی ہیں کہ انسان اپنا ہاتھ بھی نہیں دیکھ پاتا۔ اگر درختوں کا جھرمٹ ہو، چلو بند کمرہ ہی ہو، رات بھی اندھیری ہو تو کیا خیال ہے؟ اس بند کمرے میں کوئی چیز نظر آ سکتی ہے؟ اتنی اتنی موٹی آنکھیں ہوں، دس نمبر کی آنکھ کا شیشہ لگا ہو تو کیا یہ کچھ دیکھ لے گا؟ سنو رات بھی اندھیری ہو، کمرے میں بھی اندھیرا ہو، اس بند کمرے میں کوئی کالا پتھر پڑا ہو، کالے رنگ کے پتھر پر کالے رنگ کی چیونٹی چلے تو میرا اللہ ایسا لطیف وخبیر ہے۔ حضرات گرامی رات کے اندھیروں میں، بند کمروں میں، کالے رنگ کے پتھر پر چلنے والی کالی چیونٹی کے پاؤں کو میرا اللہ دیکھ بھی رہا ہے اور اس کے پاؤں کی آواز کو میرا اللہ سن بھی رہا ہے۔ اس کے قدموں کی آہٹ کو میرا اللہ سن بھی رہا ہے۔ اس کے قدموں کو میرا اللہ دیکھ بھی رہا ہے۔ کیوں؟

﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ۝﴾

میرا ایک ایک لفظ اپنے دل ودماغ میں بٹھا کر لے جاؤ۔ حضرات ہم بڑے بڑے گناہوں سے بچ سکیں گے۔ یہ گناہوں سے بچنے کا ایک بڑا عالی شان فارمولا ہے۔ کاش کہ ہمیں اس بات کی سمجھ آ جائے۔ آیئے آیئے!

آج راشی افسر رشوت کھا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے مجھے کون دیکھ رہا ہے؟ یہاں کون سا میڈیا والے کیمرہ فٹ کر کے کھڑے ہیں؟ کون سا مجھے میرا سینئر افسر دیکھ رہا ہے؟ کون میری کوئی شکایت کر سکتا ہے؟ یہ رشوت لے رہا ہے۔ ملاوٹ کرنے والا پیکنگ کھول کر، سیل کھول کر اصل مال نکال رہا ہے۔ ناقص مال ڈال رہا ہے۔ دو نمبر کی ہیریاں پھیریاں کر رہا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میرے گوداموں میں کس کی نظریں پڑ سکتی ہیں؟ اس میرے محفوظ گودام میں کون دیکھ رہا ہے؟ مسلمانو! میں اللہ پاک کا واسطہ دے کر عرض کروں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تیرا گاہک نہیں دیکھ رہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ چیکنگ والے نہیں دیکھ رہے۔ مگر کم از کم یہ تو

دماغ میں بٹھاؤ کہ میرا اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سبق میں نے تمہیں آج یاد کروانا ہے کہ میرا اللہ دیکھ رہا ہے۔ مجھے یاد آیا۔ اللہ اللہ! سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔ فاروقی دور اور میرے عمر رضی اللہ عنہ آج کے حکمرانوں جیسا نہیں تھا کہ کارکنوں کو بندوقیں پکڑا کر سڑکوں پر کھڑا کر دیا کہ جاؤ گولیاں کھاؤ۔ جاؤ جا کر اپنے بچّے یتیم کرواؤ۔ خود اے سی کمروں میں بیٹھ کر امریکہ سے گپ شپ لگا رہے ہیں۔ نہ نہ میرے فاروق رضی اللہ عنہ ساری ساری رات گلیوں میں پہرہ دیتے ہوئے گزار دیتا تھا۔ کہ کہیں میری حکومت میں کوئی دکھی تو نہیں۔ میرے دورِ حکمرانی میں کوئی پیاسا تو نہیں۔ میری حکومت میں کوئی پریشان تو نہیں۔ میرے اللہ میرے ملک کو میرے عمر رضی اللہ عنہ جیسا حکمران دے دے۔ آمین!

یہ ایک رات گشت کر رہے ہیں۔ رات کا وقت ہے، پچھلی رات کا ٹائم ہے، فجر طلوع ہونے والی ہے، رات ختم ہونے والی ہے، چلتے چلتے ایک دروازے کے آگے سے ان کا گزر ہوا ہے۔ اس گھر سے آواز بلند ہو رہی ہے۔ ماں اپنی بیٹی کو آوازیں دے رہی ہے۔ کہتی ہے بیٹی جلدی کرو تیرے ابّو دودھ دھو کر لے آئے ہیں۔ تیرے بابا جان نے بکریاں دوھ لی ہیں۔ تیرے ابّو جان بکریوں کا دودھ دھو کر لے آئے ہیں۔ کہا جی جی امّی جان اب کیا حکم ہے؟ ماں کہنے لگی بیٹی جلدی کرو، دودھ میں پانی ملا دو، دودھ میں دو چار کلو پانی ڈال دو تا کہ دودھ زیادہ ہو جائے۔ دودھ زیادہ ہو گا تو روپے زیادہ بن جائیں گے۔ یہ ماں اپنی بیٹی کو مشورہ دے رہی ہے کہ بیٹی جلدی کرو دودھ میں پانی ملاؤ، دودھ زیادہ ہو گا تو روپے زیادہ بن جائیں گے۔ ویسے بھی تمہیں پتہ ہے گھر کے اخراجات کتنے ہیں؟ ہمارے کندھوں پر اخراجات کا بوجھ کتنا ہے؟ اس لیے اٹھو دودھ میں پانی ملاؤ، دودھ زیادہ ہو گا تو ہم روپے زیادہ کمائیں گے۔ لوگو! جب ماں نے اتنی بات کہی ہے تو بیٹی آگے سے کیا کہتی ہے؟ بیٹی کہتی ہے۔ امی جی کس طرح کی باتیں کر رہی ہو؟ تمہیں پتہ نہیں حکومت کس کی ہے؟ تمہیں پتہ نہیں ہم مسلمانوں کا حکمران کون ہے؟ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران ہیں۔ اللہ اللہ اللہ۔

اتفاق ہی ایسا تھا کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اس گھر کے پاس سے ہی گزر رہے تھے۔

یہ ماں بیٹی کی باتوں کی آواز باہر تک آ رہی ہے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ باتیں سن رہے ہیں۔ ماں کہتی ہے بیٹی دودھ میں پانی ملاؤ، بیٹی کہتی ہے نہ نہ امی وقت کا حکمران بڑا عدل والا ہے۔ ہمارا بادشاہ بڑے انصاف والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ جیسے حکمران کے دور میں یہ بددیانتیاں نہیں ہوسکتیں۔ یہ بے ایمانیاں نہیں ہوسکتیں۔ جب حکمران ایمان دار ہوتو اللہ پاک رعایا بھی ایمان دار بنا دیتا ہے۔ جب حکمران ہی گندے ہوں تو پھر عوام نے تو گندا ہونا ہی ہے۔ حضرات توجہ فرماؤ! یہ ماں کہہ رہی ہے۔ بیٹی دودھ میں پانی ملاؤ، بیٹی کہتی ہے نہ نہ امی جان آپ کو پتہ نہیں کیا؟ حکمران کون ہے؟ ماں نے ایسے ہی بے ساختہ کہہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کون سا جاگ رہا ہے اور ہمیں دیکھ رہا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ کہیں سویا ہوگا۔ چلو اب تکرار نہ کرو، بحث نہ کرو، پانی ملاؤ۔ عمر رضی اللہ عنہ کہیں سویا ہوا ہوگا۔ لیکن لوگو! اس بیٹی نے آگے سے جواب دیا ہے اگر وہ سونے کے پانی سے بھی لکھا جائے تو اس بچی کے الفاظ کی قیمت ادا نہیں ہوسکتی۔ یہ بچی کہتی ہے امی جان اگر عمر رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے۔ اللہ اللہ۔ دل کو ہلا دینے والی باتیں اس بچی نے کی ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام سے کہتے ہیں۔ اس دروازے پر ایک چھوٹا سا نشان لگا دو۔ تا کہ کل کو گھر پہچاننا مشکل نہ ہو جائے۔ دوسرا دن ہوا اے لوگوں وقت کا حکمران ہے اور حکمران بھی وہ ہے۔ جن کا نام سن کر قیصر و کسریٰ کے ایوان کانپ جاتے تھے۔ جن کا نام سن کر کافروں کے حکمران ڈر جاتے تھے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کون عمر رضی اللہ عنہ ہیں؟

جس دیاں رب دے رسول ﷺ تانگاں رکھیاں
بھئی راہ جندا تکن حضور ﷺ دیاں اکھیاں
اسلام دی جو بن کے بہار آ گیا
اسلام اتے موسم بہار آ گیا
شاناں والا عمر رضی اللہ عنہ جرار آ گیا

اللہ اکبر کبیرا۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ جس کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ لوگو جس دن

خطاب کے بیٹے عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا تھا۔ اس دن ہمیں اس طرح لگتا تھا جیسے آج اسلام پردے سے باہر آ گیا ہے۔ اس طرح لگتا تھا۔ جیسے آج اسلام کھل کر پردے سے باہر آ گیا ہے۔ کوئی خراج عقیدت پیش کرنے والا کہہ رہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جب کلمہ پڑھا تو ہمیں اس طرح لگتا تھا جیسے آج اسلام کی عمر بڑھ گئی ہے۔ سبحان اللہ کون عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں؟ وقت کے حکمران ہیں۔ یہ نشان لگا کر جا رہے ہیں۔ دوسرا دن ہوا لوگو حاکم وقت یہ والئ مدینہ سوالی بن کر کھڑا ہے۔ جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ گھر والا باہر آیا۔ سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ بڑے ادب سے، بڑے احترام سے، عزت و آبرو کا خیال رکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تمہاری بیٹی جوان ہے۔ ہمارا بچہ جوان ہے۔ میں رشتہ کا سوال لے کر آیا ہوں۔ وہ حیران ہو گئے کہ کہاں یہ حاکم وقت اور کہاں ہم جیسے ادنیٰ سے گنہگار ہیں؟ کہاں ہمارے جیسا ایک عام انسان اور کہاں وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں؟ جن کو اللہ پاک نے اتنی شانیں دیں کہ جن کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے عمر رضی اللہ عنہ! جس گلی میں تم چلے جاؤ شیطان وہ گلیاں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ مسلمانو سنو! اس بچی کی باتوں نے میرے فاروق رضی اللہ عنہ کا دل مولیا کہ امی جان عمر رضی اللہ عنہ تو نہیں دیکھ رہے مگر عمر رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے۔ ان کے بیٹے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھی ساتھ ہیں۔ دوپہر کا وقت ہے۔ یہ جا رہے ہیں۔ ایک بکریوں کا چرواہا دھوپ سے بچنے کے لیے تھکا ہوا ایک درخت کے نیچے کھڑا ہے۔ اس کے سائے کے نیچے آرام کر رہا ہے۔ دوپہر گزرنے کا انتظار کر رہا ہے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے آئے۔ کہنے لگے اے دوست کیا کر رہے ہو؟ وہ کہنے لگا جناب بکریوں کو چرواتا ہوں۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آؤ یار ہم کھانا کھانے لگے ہیں۔ تم بھی کھا لو، وہ بکریوں کا چرواہا کہتا ہے۔ جناب میرا تو روزہ ہے۔ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ یہ عرب کی صحراؤں میں بکریوں کو چروانے والا چرواہا نفلی روزے رکھ رہا ہے۔ مگر ہم سے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھے جاتے جو ہم پر فرض ہیں۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ یار اب کون سا رمضان ہے اور تم روزہ رکھے

پھرتے ہو۔ کہتا ہے جناب اللہ کو راضی کرنے کے لیے نفلی رکھا ہوا ہے۔ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بڑے حیران ہوئے کہ اتنا اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ایسا اللہ والا ہے۔ اللہ نے اس کو کتنا ایمان دیا ہے۔ سوچا کہ میں اس کا امتحان تو لوں۔ اس کا ایمان تو دیکھوں اس کا ایمان کتنا ہے؟ فرمانے لگے یار ایک کام تو کرو۔ پیسے لے لو اور ایک بکری ہمیں دے دو۔ یہ کہتا ہے حضرت یہ میری اپنی نہیں ہیں۔ میں تو ملازم ہوں۔ میں تو تنخواہ لے کر بکریوں کو چراتا ہوں۔ مزدور آدمی ہوں۔ یہ اتنی بکریاں فلاں کی ہیں۔ اتنی فلاں کی ہیں۔ میں تو ایک بکری کا بھی مالک نہیں ہوں۔ میں تو مزدور ہوں، مزدوری کر رہا ہوں۔ جو روپے ملیں گے ان سے بچوں کے لیے آٹا لے کر جاؤں گا۔ یہ بکریاں میری نہیں ہیں۔ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یار یہ کون سی تھوڑی سی بکریاں ہیں۔ یہ تو بہت بڑا بکریوں کا ریوڑ ہے۔ شام کو کون سا مالک نے گنتی کرنی ہیں؟ اتنی زیادہ بکریاں ہیں اور مالک کون سا دیکھ رہا ہے؟

روپے لے لو اور ہمیں ایک بکری دے دو۔ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا امتحان لینے کے لیے یہ جملہ بولا ہے۔ اے لوگو! یہ اللہ والا بکریوں کا چرواہا جس کے دل میں اللہ پاک کا ڈر ہے۔ جب اس نے سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات سنی کہ بکریوں کا مالک کون سا دیکھ رہا ہے؟ بکریوں والا کون سا ہمارے پاس کھڑا ہے؟ اس نے کون سا شام کو گنتی کرنی ہے؟ یہ اللہ والا آگے سے کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے جناب مجھے کس طرح کی باتیں بتا رہے ہو؟ جناب اگر بکریوں والا مالک نہیں دیکھ رہا ہے۔

"فَاَیْنَ اللّٰہُ"

بکریوں کے چرواہے کا جملہ سنو! کہتا ہے جناب اگر بکریوں کا مالک نہیں دیکھ رہا تو پھر مجھے بھی بتایئے!

"فَاَیْنَ اللّٰہُ"

اللہ کہاں ہے؟ کیا اللہ مجھے نہیں دیکھ رہا ہے؟ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ کیوں؟ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَایَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ٥﴾

(آل عمران : ۵)

آؤ نا میرے بھائیو! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک غریب بے چارہ زیرو کا بلب جلا رہا ہے۔ بڑا بلب نہیں لگاتا کیوں؟ بل زیادہ آئے گا۔ اس نے ایک پنکھا چلایا ہے۔ وہ بھی اپنا پسینہ خشک کر کے بند کر دیتا ہے۔ ڈر ڈر کر بے چارہ وقت گزار رہا ہے۔ پھر اس کے گھر میں ہزاروں کا بل آتا ہے تو کیوں آتا ہے؟ کیا ایسے افسر پر اللہ کا غضب نہ اترے گا؟ کیا ایسے قارونوں اور فرعونوں پر اللہ ذوالجلال کی پکڑ نہ آئے گی۔ اگر کوئی میرا ملازم بھائی سن رہا ہے تو میں عرض کروں گا۔ زندگی بھر کے لیے توبہ کر لو، یہ غلط کام نہ کرو، خشک اور پھیکی روٹی کھانی گوارہ کر لو۔ پھر دیکھنا میرا مولا تمہیں کیسے طاقتیں عطا کرتا ہے؟ کیسے برکتیں عطا کرتا ہے؟ رات بھر میں کروڑ پتی بننے کے لیے غریبوں پر ظلم کرتے ہو۔ مزدوروں پر ظلم کرتے ہو۔ ملازموں پر ظلم کرتے ہو اور اپنی تجوریاں نوٹوں سے بھر رہے ہو۔ کتنے نوٹ تم اکٹھے کر لو گے؟ کتنا سرمایہ جمع کر لو گے؟ کہاں تمہارے پنجاب کا گورنر گیا؟ کہاں اس کا سرمایہ گیا؟ کہاں زرداری کی بیگم گئی؟ کہاں اس کی جاگیریں گئیں؟ کہاں پیپلز پارٹی کا سرپرست گیا؟ کہاں ضیاء الحق گیا؟ کہاں اس کے جرنل کرنل گئے؟ جب اتنے اتنے بڑے نہیں رہے ہیں تو پھر تم کس باغ کی مولی ہو؟

مٹے ناموں کے نشان کیسے کیسے
دیکھ یہ زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے

نہ اپنی قبر کو کیڑوں سے بھرو، نہ اپنی آخرت کو تباہ و برباد کرو، آج کل بند حویلیاں اور بند گودام بنائے ہیں۔ ان میں کیا ہو رہا ہے؟ ان میں جناب ملاوٹ ہو رہی ہے۔ دو نمبر مال تیار ہو رہا ہے۔ دو نمبر صرف بن رہا ہے۔ دو نمبر آٹا تیار ہو رہا ہے۔ دو نمبر چینی تیار ہو رہی ہے۔ دو نمبر مرچیں تیار ہو رہی ہیں۔ دو نمبر ہلدی تیار ہو رہی ہے۔ دو نمبر بیسن تیار ہو رہا ہے۔ اے مسلمانو! میرے سچے رب سے ڈر جاؤ۔ اللہ پاک کی قسم ہے۔ اللہ پاک کی جب پکڑ آئے گی

تو اللہ پاک نے تمہاری پچھلی ساری کسریں نکال کر رکھ دینی ہیں۔ کتنے کتنے لوگوں کو ایسے جھٹکے لگے؟ مگر پھر بھی تم نے عبرت حاصل نہ کی۔ یہ قرآن کا عنوان، یہ قرآن کا موضوع تمہارا گریبان ہلا دینے والا ہے۔ تمہارے گریبان کو جھنجھوڑ دینے والا ہے۔ مسلمانو! میں تمہارا ادنیٰ سا بھائی ہوں۔ مجھے بھی ڈر لگتا ہے۔ اللہ پاک نے قیامت کے دن مجھ سے بھی پوچھنا ہے کہ دنیا پر بے انصافی کی آگ جلتی رہی مگر تم نے زبان کو خاموشی کا تالا لگایا تھا۔ میری مخلوق پر ظلم کیے گئے تو تم منبر ومحراب کے وارث کہاں گئے تھے؟ تم نے یہ سوچا کہ میں اپنے مقتدی کی بد دیانتیاں بیان کروں گا تو اس نے دوکان پر بٹھا کر مجھ کو بوتل نہیں پلانی ہے۔ سنو عزّت کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے، روزی کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ پاک کے خزانوں پر نظر رکھو! ہمیں بس ہمارے رحیم کریم مولا کا ہی آسرا ہے۔ آؤ مسلمانو! میں عرض کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ کیوں؟ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ٥﴾

(آل عمران : ٥)

اللہ پاک کے پاس اتنی طاقتیں ہیں۔ اللہ پاک سے نہ کوئی زمین میں چھپ سکتا ہے۔ نہ آسمان کی بلندیوں پر کوئی اللہ پاک سے چھپ سکتا ہے۔ ہر چیز اللہ پاک کے سامنے ہے۔ ذرّہ ذرّہ اللہ پاک کے سامنے ہے۔ بندہ بندہ اللہ پاک کے سامنے ہے۔ آؤ مسلمانو! اللہ پاک کے قرآن پر بھی ذرا غور فرماؤ اور میرا تخیّل بھی سنتے جاؤ۔ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ٥ فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ٥﴾ (الرحمٰن : ٣٣)

اللہ پاک نے فرمایا: جنوں اور انسانوں اگر پاور ہے تو آؤ میری زمین کے کناروں سے نکل جاؤ! نکل جاؤ میری زمین کے کناروں سے اگر طاقت ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا کوئی بھی نکل نہیں سکتا۔ کوئی میری زمین کے کناروں سے نکل نہیں سکتا۔ اس لیے لوگو میں عرض کرنا

چاہتا ہوں۔ اللہ پاک کا ڈر ہمیشہ اپنے دل میں سمایا کرو!

تیرے نالوں چنگے چنگے ٹر گئے جہان توں
تیرے نالوں سوہنے سوہنے ٹر گئے جہان توں
اووی ہتھ دھو گئے ایتھے سوہنی جئی جان توں
ویکھ لے توں جا کے بھیّا قبراں نشانیاں
اک دن رلن گئیاں تیری جوانیاں
چھڈ دے او غافلا اے کوریاں کہانیاں
اک دن رلن گئیاں تیریاں جوانیاں
پروردگار وچ ویکھیا کی قصور ای
جیہڑی گلوں سر تیرا رب کولوں دور ای
جس رب نے بخشیاں تینوں آ سوہنیاں زندگانیاں
اک دن رلن گئیاں تیریاں جوانیاں
چھڈ دے او غافلا اے کوریاں کہانیاں

نہ ظلم کیا کرو، نہ زیادتیاں کیا کرو۔ ہر وقت اللہ پاک کو اپنے سامنے پاؤ۔ ایک آنے والا آیا آ کر میرے نبی ﷺ کو سوال کرتا ہے۔ کہتا ہے سوہنیا میں سوال کرنا چاہتا ہوں اور بھی سوال کیے ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ بھی کیا ہے۔

"مَا الْاِحْسَانُ"

آقا علیہ السلام جی احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَنْ تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرٰہُ"

اللہ پاک کی جب بندگی کرو، عبادت کرو تو ایسے تصور سے عبادت کرو کہ تم اللہ پاک کو دیکھ رہے ہو۔ گویا کہ تم اللہ پاک کو دیکھ رہے ہو۔ فرمایا:

"فَاَ لَمْ تَسْتَطِعْ"

اگر تم یہ طاقت نہیں رکھتے، اگر ایسا ممکن نہیں تو پھر کم از کم اتنا تو تمہارے دماغ میں ہونا چاہیے۔

"فَإِنَّهُ يَرَاكَ"

کہ وہ اللہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یا تو یہ تصور ہو کہ میں اپنے اللہ پاک کو دیکھ رہا ہوں۔ اپنے اللہ پاک سے باتیں کر رہا ہوں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ جب یہ کیفیت ہو گی تو اللہ پاک کی قسم ہے۔ پھر عبادت کا مزہ ہی کچھ اور ہو گا۔ عبادت کا لطف ہی کچھ اور ہو گا۔ جب ہم کھڑے پتوکی کی مسجد میں ہوں گے اور دھیان ہمارا منڈی بازار میں ہو گا، دھیان ہمارا کاروبار میں ہو گا تو پھر عبادت کا مزہ نہیں آئے گا۔ بس فارمیلٹی پوری ہو جائے گی۔ لطف تب آئے گا جب دل کی تاریں رب تعالیٰ سے ملا کر اللہ پاک سے باتیں کرو گے۔ تیری زبان پر ہو۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾

اللہ پاک کی تعریفیں کرو، کالیں رب سے ملی ہوں اور اللہ پاک بھی تیرے ایک ایک جملے پر راضی ہو رہا ہو کہ میرا بندہ میری کیسے تعریفیں کر رہا ہے؟ پھر بندے جب ایک ایک جملہ بولو گے تو ہر ہر جملے کے جواب میں اللہ پاک کی رحمت کا جواب آئے گا۔ کیسے؟ جب اللہ پاک کی تعریف کرو گے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾

اوپر سے آواز آئے گی:

"حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ"

فرشتو! دیکھو میرا بندہ میری حمدیں کر رہا ہے۔ میرا بندہ میری تعریفیں کر رہا ہے۔

تم کہو گے:

﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝﴾

اوپر سے آواز آئے گی:

"مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ"

میرا بندہ میری ثنا بیان کر رہا ہے۔تمہارے ایک ایک جملے کا جواب آسمانوں سے آئے گا۔عبادت کا مزہ تب آئے گا تم رب سے باتیں کرو گے اور رب تم سے باتیں کرے گا۔

﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝﴾

(البقرہ: ۱۵۲)

اللہ کہتا ہے تم میری باتیں کرو، میں تمہاری باتیں کروں گا۔تم میرے تذکرے کرو، میں تمہارے کروں گا۔تم بندوں میں میری تعریف کرو گے کہ ہمارا رب بڑا اونچا ہے ہمارا رب بڑی شان والا ہے، ہمارا رب بے نیاز ہے، ہمارا اللہ پاک ہے، کمزوریوں سے پاک ہے، عیبوں سے پاک ہے، شریکوں سے پاک ہے، محتاجی سے پاک ہے، بھوک سے پاک ہے، پیاس سے پاک ہے، بیوی سے پاک ہے، اولاد کے نخروں سے پاک ہے، ہر کمزوری سے پاک ہے، سر درد اور بخار سے پاک ہے، ہر کمزوری سے پاک ہے۔ جب تم اس اللہ کی پاکیاں بیان کرو گے تو اللہ پاک بھی اپنے فرشتوں میں کہے گا۔ یہ میرا بڑا پیارا بندہ ہے، یہ میرا بندہ بڑا لائق ہے، یہ میرا بندہ بڑا نمک حلال ہے، یہ میرا کھاتا ہے تو میرے لقموں کا حق دیتا ہے، میرا نمک حرام نہیں ہے۔تم بندوں میں تعریفیں کرو گے تو اللہ پاک تمہاری فرشتوں میں تعریفیں کرے گا۔ حضرات میں عرض کر رہا تھا۔ مالک ارض وسماء نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ۝﴾

(آل عمران: ۵)

آؤ مسلمانو! ذرا توجہ فرماؤ! اللہ پاک کا قرآن بھی سنتے جاؤ! نبی پاک ﷺ کا فرمان بھی سنو! اللہ والا ایک عقل مند آدمی تھا اس کے مدرسے کے طالب علم فارغ ہوئے، اس نے سوچا کہ آج میں اپنے بچوں کا امتحان لوں۔ یہ کتنے ہوشیار ہیں؟ کتنے ذہین ہیں؟ یہ اللہ والا کہتا ہے۔ بچو جلدی کرو ایک ایک پرندہ لے کر آؤ۔ کوئی کچھ لے کر آیا کوئی کچھ لے کر آیا، کوئی ککھی لے کر آیا، کوئی چڑیا لے کر آیا، کوئی مرغی لے کر آیا۔ اللہ والا کہنے لگا جاؤ ان کو ذبح

کر کے لاؤ اور ہر طالب علم اپنا پرندہ وہاں ذبح کرے گا جہاں کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو۔ سارے شاگرد جانور ذبح کر کے لے آئے اور ایک ویسے ہی لے کر آ گیا۔ استاد نے ایک سے پوچھا ہاں تم نے کہاں کیا ہے؟ وہ کہنے لگا جناب فلاں حویلی خالی تھی، بھینسیں ان کی باہر گئی تھیں۔ وہاں کوئی بھی نہ تھا، میں وہاں کر کے آ گیا ہوں۔ دوسرے سے پوچھا تو وہ کہتا ہے۔ جناب حویلی کی دیوار کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، میں وہاں کر کے آیا ہوں۔ سب نے جواب دے دیئے۔

جس نے نہیں ذبح کیا تھا۔ اس سے استاد صاحب نے پوچھا ہاں تم نے کیوں نہیں کیا؟ یہ کہنے لگا جناب مجھے تو کوئی خالی جگہ ملی ہی نہیں، ایسی جگہ ہی نہیں ملی جہاں کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہو۔ استاد جی میں نے دس بارہ جگہ تبدیل کیں۔ مگر میں جہاں بھی جاتا تھا تو قرآن کی آواز آتی تھی:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ﴾

اے بندے زمین و آسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں تم اللہ پاک کی نظر سے بچ جاؤ۔ اس لیے میں جہاں بھی جاتا تھا میرا اللہ مجھے وہاں دیکھ رہا ہوتا تھا۔ میں حویلیوں میں گیا میرا اللہ مجھے وہاں دیکھ رہا تھا۔ میں فصلوں میں گیا میرا اللہ مجھے وہاں دیکھ رہا تھا۔ میں دیوار کے پیچھے گیا میرا اللہ مجھے وہاں دیکھ رہا تھا۔ استاد جی مجھے کوئی جگہ ہی نہیں ملی جہاں میرا اللہ مجھے نہ دیکھ رہا ہو۔ میں نے بند کمروں میں بھی جا کر جانور ذبح کرنے کی کوشش کی مگر وہاں بھی قرآن پاک نے میرے دل کی بوٹیاں ہلا دیں کہ اے بندے یاد رکھنا۔

﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ﴾

تم اپنے اللہ کی نظر کے سامنے ہو۔ کہتا ہے مجھے تو ایسی جگہ ملی ہی نہیں جہاں انسان اپنے اللہ سے چھپ جائے۔ کیوں جی کچھ سمجھ آئی ہے کہ نہیں؟ جب ہر انسان کے دل میں یہ بات ہو گی کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو کیا خیال ہے؟ پھر افسر رشوت لے گا۔ یہ یقین تب بنتا ہے جب ایمان زندہ ہو، صحت مند ہو، ضمیر بیدار ہو، جب ضمیر صحت مند ہو، جب ضمیر ہی مردہ

ہو جائے۔ نبی پاک ﷺ نے بھی فرمایا ہے:

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .))

جب آدمی ہو ہی بے حیا گیا ہے۔ جب غیرت کی چادر ہی اتار دی ہے تو پھر جو مرضی کرتے رہو۔ پھر سو لے لیا تو وہ بھی ویسا ہی ہے، ہزار لے لیا تو وہ بھی ویسا ہی ہے، پچاس ہزار لے لیا وہ بھی ویسا ہی ہے۔ جب بن ہی بے غیرت گئے ہو تو پھر جو مرضی کرو۔

گوجرانوالہ میں تقریر کرنے گیا، کسی افسر کی مجھے کسی نے بات سنائی، وہ ہوٹل والے نے بات سنائی، کہنے لگا جناب ہمارا ایک بڑا پکا گاہک تھا۔ افسر ہے۔ فلاں محکمے کا افسر ہے۔ میں محکمے کا نام نہیں لیتا تاکہ اس محکمے کا کوئی آدمی ناراض نہ ہو جائے۔ یہ واپڈا کا بھی نام میں ایسے ہی لے بیٹھا ہوں۔ سنو وہ ہوٹل والا کہتا ہے۔ جناب وہ ہمارا پکّا گاہک تھا۔ روپے بہت زیادہ دیا کرتا تھا۔ اس نے آ کر کہنا کہ چلو بھئی ایک مرغ بناؤ۔ کہتا ہے جناب میں نے مرغ کو مصالحے لگا لگا کر تیار کرنا، اس افسر نے جاتے وقت روپے بھی پورے دے دینے اور ساتھ جاتے وقت کہہ دینا۔ یار آج ٹیسٹ نہیں آیا، مزہ نہیں آیا۔ پھر کسی دن آیا مرغ کھا گیا، روپے پورے دے گیا، مگر جاتے وقت پھر کہہ گیا کہ یار مزہ نہیں آیا۔ ہوٹل والا کہنے لگا میں نے اپنے استاد سے بات کی کہ استاد جی فلاں میرا پکا گاہک ہے۔ مگر جاتے ہوئے میرا دل توڑ جاتا ہے کہ مزہ نہیں آیا۔ ہوٹل والا کہتا ہے میرے استاد نے کہا اس بے ایمان افسر کو چھوڑو، وہ تو حرام خور ہے۔ اس کو حرام کھلایا کرو، اسے حلال موافق نہیں آتا۔ کہنے لگا وہ کیسے؟ استاد کہنے لگا آج ایک تجربہ کرو۔ استاد کہنے لگا جب آج مرغیوں کی گاڑی آئے تو اسے کہنا یار آج کوئی سوکھا سا مرغ دو۔ سوکھا ہوا مرغ جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ یہ بے ایمانوں نے کوڈ ورلڈ بنائے ہیں۔ کہتے ہیں جناب سوکھے مرغ کتنے ہیں؟ وہ آگے سے کہتا ہے جناب چار ہیں۔ مرا ہوا نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں۔ سوکھا ہوا مرغ دو۔ اللہ کی قسم ہے باتیں سن کر میں حیران ہو جاتا ہوں۔ ایک بار میں ایک دوست کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ کہنے لگا قاری صاحب آپ کے چوکی میں اتنے تانگے گھوڑے ہوتے تھے۔ اب سارے آٹو رکشہ آ گئے ہیں۔ وہ

تانگے گھوڑے کہاں گئے؟ میں نے کہا سب فروخت ہو گئے ہوں گے۔ کہتا ہے جناب لاہور چلے جاؤ، وہاں بھی سارے آٹو رکشہ ہیں، گوجرانوالہ میں چلے جاؤ وہاں بھی سارے آٹو رکشہ ہیں۔ مجھے بتائیے وہ گھوڑے کہاں گئے؟ میں نے کہا مجھے کیا پتہ ہے؟ کہنے لگا وہ گھوڑے پاکستانی قوم نے کھا لیے ہیں۔ کہنے لگا وہ گھوڑے رات کو ذبح کر کے صبح کو گوشت بنا کر سب بیچ دیئے ہیں۔ کہتا ہے جناب ان گھوڑوں کا آپ کو قیمہ بنا بنا کر کھلایا گیا ہے۔

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اللہ کی قسم ہے اگر مسلمان صحیح مسلمان بن جائے، اپنے نبی ﷺ کے طریقے پر چلنے والا بن جائے تو اللہ پاک کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ ایک سال میں آدھی دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ مگر مسلمانو! تمہاری بے ایمانیاں ہیں، تمہاری بے ایمانیوں نے غیر مسلم کو ہم سے دور رکھا ہے۔ آج اس لیے سر پکڑ کر گاڑی میں بیٹھا ہے۔ گاڑی میں سفر کر رہا ہے، کہتا ہے اللہ پاک کی قسم ہے۔ بس نہیں چلتا ورنہ پاکستان چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلا جاؤں۔ کیوں؟ ہر کوئی یہاں بے ایمان ہے۔ کلرک سے لے کر افسر تک سب بے ایمان ہیں۔ جائز کام ہے تو اس کا بھی پیسہ لیتے ہیں، ناجائز کام ہے تو اس کا بھی پیسہ لیتے ہیں۔ پیسے کے بغیر تو بات ہی نہیں سنتے ہیں۔ جس ملک کے بڑے کا یہ حال ہے، مل کی منظوری کے لیے سترہ منٹ گفتگو کی تو واپس آنے پر کہنے لگا۔ جو سترہ منٹ بات ہوئی ہے اس کا سترہ لاکھ روپے رکھ کر جاؤ۔ یہ کیا ہے؟ ہم کس دنیا میں بس رہے ہیں؟ ہم کہاں آ گئے ہیں؟ میرے اللہ کیا یہ وہ پاکستان ہے؟ جس کے لیے ماؤں نے بچے ذبح کروائے تھے۔ اے اللہ یہ رشوت خوروں کا اڈہ بننے والا، یہ ظلم کی چکی بن جانے والا، یہ فرعونوں اور قارونوں کی آماج گاہ بننے والا کیا یہ آج وہی مسلمان ہے؟ جس کی سرحد دیکھ کر ایک بڑھیا نے سجدہ شکر کیا تھا۔ کہنے لگی اللہ تیرا شکر ہے چار میرے بچے ذبح ہو گئے مگر میں نے پاکستان تو دیکھ لیا ہے۔ اللہ کی قسم ہے۔ اگر آج وہ اماں جی پاکستان کا حال دیکھ لیتیں تو وہ اپنا سر پیٹتی کہ میں نے بچے اس لیے ذبح کروائے تھے کہ ...یبوں کا خون چوسا جائے، گھر گھر میں گند چلایا جائے، پھر میڈیا کی فحاشی اور گند کے ذریعے

مسلمان بچیوں اور بچوں کا دماغ خراب کیا جائے، صحافی بھائیو! تم بھی سنو! آج ہر ایک آدمی ایک دوسرے کا کانا نظر آ رہا ہے۔ نہیں یارو ہم مسلمان ہیں۔ سب بولو الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔ مسلمان بے ضمیر نہیں ہوتا کہ مجھے تم نہ پوچھو، تمہیں میں نہ پوچھوں، تم اپنا کرو، میں اپنا کرتا ہوں۔ نہیں مسلمان تو باضمیر ہوتا ہے۔ مسلمان پیسے کے لیے ضمیر کو نہیں بیچتا، مسلمان پیسے کے لیے اپنے ضمیر کا سودا نہیں کرتا، مسلمان کی گردن بھی اتر جائے تو مسلمان حق بولتا ہے، سچ بولتا ہے۔ مسلمان مظلوم کا ساتھی ہوتا ہے۔ ظالم کا ساتھی نہیں ہوتا، مسلمان کس کا ساتھی ہوتا ہے؟

صحافیو سنو! تھانے والو سنو! واپڈا والو سنو! کسی دکھی کے کام آ جاؤ انشاء اللہ میرا رب تمہارے کام آئے گا۔ کسی غریب کمزور کے کام آ جاؤ، میرا رب تمہاری قیامت کی مشکلوں کو آسان کر دے گا۔ آج کسی پر ظلم کرو گے تو کل میدان محشر کو فرشتوں نے لٹا کر آگ کی سلاخیں جسم پر پھیرنی ہیں۔ پھر اللہ پاک کی قسم ہے۔ کسی نے بھی نہیں چھڑانا ہے۔ پھر آگ کا کوڑا برسے گا، لوہے اور چمڑے کا کوڑا نہیں برسے گا۔ بلکہ آگ کا کوڑا برسے گا۔ اچھا وہ بات رہ گئی تھی سنو وہ ہوٹل والا کہتا ہے۔ بھائی کوئی سویا ہوا مرغ دو، اس نے وہ سویا ہوا مرغ دیا۔ جس کا سر نیچے کو لٹک رہا تھا۔ پر نیچے کو ہوئے پڑے ہیں۔ اس نے کہا جناب ہماری بولی میں اس مرے ہوئے کو سویا ہوا کہتے ہیں۔ اس ہوٹل والے نے اس کو بنا کر الگ رکھ دیا کہ اب افسر صاحب آئیں گے تو یہ ان کا مال ان کو دوں گا۔ وہ افسر صاحب اگلے دن آ گئے۔ افسر کہنے لگا چلو بھئی مرغ تیار کرو، ہوٹل والے نے کہا جناب آج میں نے آپ کے لیے سپیشل لیا ہے۔ اگر مزہ نہ آئے تو پیسے واپس ملیں گے۔ اس ہوٹل والے نے مصالحے وغیرہ لگا کر پکا دیا۔ افسر نے وہ کھا لیا۔ جاتے وقت افسر پیسے بھی پورے دے کر گیا اور ساتھ پچاس روپے اور دے کر کہنے لگا آج تو مزہ آ گیا ہے۔ اس طرح روزانہ بنایا کرو آج تو مزہ آ گیا ہے۔ ہوٹل والا کہتا ہے جناب پہلے جتنے بھی آپ کو کھلائے ہیں۔ ان کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔ آج کے بعد اس طرح کا ہی پکایا کروں گا۔ آج پتہ چلا ہے کہ تمہارا ضمیر مرا ہوا ہے،

ضمیر بیمار ہے۔

((اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.))

مدینے والے کی مہر لگ چکی ہے۔تم بے حیاء ہو گئے ہو۔اب جو مرضی کرو، تمہیں اب حلال اچھا نہیں لگے گا۔حرام ہی اچھا لگے گا۔

دوکان دارو میری ایک گزارش ہے گرمی کا موسم ہے۔اللہ پاک حشر کی گرمی سے بچائے آمین! اپنی اپنی دوکانوں کے آگے خدمت خلق کے طور پر ایک ایک ٹھنڈے پانی کا کولر رکھ دو، جو غریب مسافر آئے گا پیئے گا تو تمہیں دعائیں دے گا۔ یہ نیکی کرلو، نیکی میں میرا بھی حصہ شامل ہو جائے گا، کوئی فرق نہیں پڑے گا۔زیادہ سے زیادہ دس روپے کی برف لگ جائے گی۔ پھر کیا ہو جائے گا؟ کوئی فرق نہیں پڑے گا۔کسی غریب کا جلتا ہوا دل ٹھنڈا ہو جائے گا۔ ہوسکتا ہے اللہ پاک تمہاری قبر ہی ٹھنڈی کر دے۔کسی غریب کو ٹھنڈک دو گے تو اللہ پاک تمہاری قبر ٹھنڈی کر دے گا۔آؤ یہ کام تمہارے کرنے والے ہیں۔ جو کام یہ امّت چھوڑ چکی ہے یہ منصب، یہ عہدے صرف اپنے ڈیفینس اور آمدن کا ذریعہ نہ بناؤ۔اس کو خدمت خلق کا ذریعہ بناؤ۔

اللہ پاک کی قسم ہے ڈاکٹر حضرات کے دل میں اگر اللہ پاک کا ڈر اور خدمت خلق کا جذبہ آ جائے تو دوائی دینا تو دور کی بات ہے۔میٹھی میٹھی باتیں کر کے ہی ڈاکٹر مریض کو ٹھیک کرسکتا ہے۔اللہ پاک نے انسان کا دل ہی ایسا بنایا ہے۔عقل مند اور دانا ڈاکٹر دو چار محبت کی باتیں کرتا ہے تو اللہ جانتا ہے۔مریض آدھا صحیح ہو جاتا ہے۔لیکن جب ڈاکٹر نے ہی کہہ دیا اوہو میرے پاس تب مریض کو لے کر آئے ہو، جب آدھا مر گیا ہے۔اس کو اب میرے پاس یوں لے آئے ہو؟ یہ تو اب قبروں کے پاس پہنچ چکا ہے۔اگر تم پانچ منٹ پہلے نہ آتے تو اس نے مر جانا تھا۔ یہ اصل میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ جلدی جلدی روپوں کا بندوبست کرو، یہ پیسے کی خاطر اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکال رہا ہے۔کہتا ہے میرے پاس اب لائے ہو جب یہ بالکل ختم ہو گیا ہے:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))

جن کے دلوں میں اللہ پاک نے انسانیت کا درد رکھا ہے۔ وہ ایک بار مریض کو مسکرا کر دیکھتا ہے۔ کہتا ہے بزرگو آپ تو ماشاء اللہ ٹھیک ہو۔ آپ کیوں گھبرا گئے ہو؟ کیوں پریشان ہو گئے ہو؟ اللہ پاک خیر کرے گا۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ دوائی لو گے تو آپ ٹھیک ہو۔ اللہ جانتا ہے ایسا کہنے سے مریض کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ مریض آدھا ٹھیک ہو جاتا ہے۔
یارو سنو! اللہ دیکھ رہا ہے۔

افسر دفتر میں ہو، انسان گھر میں ہو، بندہ مسجد میں ہو، اللہ دیکھ رہا ہے۔ بندہ جہاں بھی ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ افسر سو گیا، سینئر سو گیا، بڑا سو گیا مگر اللہ نہیں سویا ہے۔ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ جب یہ عقیدہ بناؤ گے تو پھر انشاء اللہ اس کی بہار کچھ اور ہو گی۔ اللہ پاک سے دعا ہے اللہ ذوالجلال اپنی ذات کے بارہ میں ہمیں یہ مصمم عقیدہ بنانے کی توفیق دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



اللہ تعالیٰ کے سچے وعدے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا○﴾ (الکهف: ۱۰۷)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

معزز واجب الاحترام بزرگو! بھائیو! عزیز دوستو! معززات اسلامی پردہ نشین ماؤں اور بہنو! دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین! معزز بھائیو! اللہ پاک نے انسان سے وعدہ کیا ہے کہ جو آدمی ایمان کی دولت لے کر آئے اور اعمال صالحہ کا خزانہ لے کر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جنت الفردوس میں وہ میرا مہمان ہوگا اور میں خود اس کی میزبانیاں کروں گا۔ یہ کس نے کہا ہے؟ ایمان کی حالت میں اور اعمال صالحہ جو آدمی لے کر آئے، یہ پراپرٹی لے کر آئے، یہ خزانہ لے کر آئے۔ مولا کریم نے اپنے محبوب کی زبانی، قرآن کے صفحات کی زبانی یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میرا مہمان ہوگا اور میں خود جنت الفردوس کے باغوں میں اس کی میزبانیاں کروں گا۔ توجہ فرمائیں۔ جتنا بڑا میزبان ہوگا، اتنی بڑی میزبانی ہوگی۔

ایک غریب آدمی کا کوئی مہمان ہے تو وہ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق اس کی مہمان

نوازی کرتا ہے۔ ایک چودھری کا کوئی مہمان ہے تو وہ اپنی ہمت کے مطابق میزبانی کرتا ہے۔ ایک ایم پی اے اور ایم این اے کے گھر مہمان ہے تو وہ ایم پی اے اور ایم این اے اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق میزبانی کرتا ہے۔ ایک وقت کا وزیر اعظم ہے۔ ایک اس کے گھر کا مہمان ہے۔ جس طرح اس کا عہدہ بڑا ہے۔ اسی طرح اس کی مہمان نوازی بڑی ہے۔ رب زمینوں کا بھی مالک ہے، آسمانوں کا بھی مالک ہے۔ دوستو! جو اتنا بڑا شہنشاہ ہے۔ تو اس کی مہمان نوازیاں بھی بڑی اعلیٰ ہوں گی۔

ذرا توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندے سے وعدہ کیا۔ ساتھ اعلان کیا:

﴿وَ اَوۡفُوۡا بِعَہۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَہۡدِکُمۡ﴾ (البقرہ: ۴۰)

میرے وعدے تم پورے کرو، تمہارے وعدے میں پورے کروں گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ وعدے ہم نے بھی رب سے کیے ہیں۔ صرف رب نے ہی وعدہ نہیں کیا کہ میں جنت کے میوے کھلاؤں گا۔ بلکہ کچھ ہم نے بھی رب سے وعدے کیے ہیں۔ وعدہ کیا کچھ یاد ہے؟ وہ جب رب نے بھولے وقتوں میں کہا تھا:

﴿اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ﴾

یاد ہے؟ تھوڑا تھوڑا تمہیں یاد ہوگا۔ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کی روحوں کو جمع کر لیا۔ مولا کریم نے ساری ارواح کو جمع کر کے ان سے ایک وعدہ لیا۔

﴿وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُہُوۡرِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ اَشۡہَدَہُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی﴾ (الاعراف: ۱۷۲)

اللہ پاک نے فرمایا میں نے آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کی ارواح سے اس وقت وعدہ لیا تھا۔ سب سے ایک وعدہ لیا، اقرار لیا۔ اے آدم علیہ السلام کی اولاد میں نے تمہیں بشر بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ تمہیں اپنا خلیفہ، نائب، اشرف المخلوقات، ساری مخلوقوں سے بہترین شکل عطا کر کے، پیارا چہرہ عطا کر کے، سب سے افضل اور اعلیٰ مخلوق بنا کر اور سب سے اچھی تمہاری خوراک بناؤں گا۔ پیارے لباس عطا کروں گا۔ یہ ساری نعمتیں حاصل کرنے کے بعد آج مجھ

سے وعدہ کرو۔

﴿اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ﴾

مجھے رب بھی مانو گے کہ نہیں؟ میں تمہارا پالن ہار ہوں کہ نہیں؟ میں تمہارا رب ہوں کہ نہیں؟ آج مجھ سے وعدہ کر کے جاؤ۔ اقرار کر کے جاؤ کہ مجھے اپنا رب بھی مانو گے کہ نہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ میں بناؤں اور داتا علی ہجویری رحمہ اللہ کو بنا لو، بندہ میں بناؤں اور غوث اعظم بغداد والے ولی کو مان لو، ایسا نہ ہو کہ بندہ بنا کر دنیا میں میں بھیجوں اور بیٹے دینے والا بابا فرید رحمہ اللہ مان لو، چھوٹے سروں والا بابا دولے شاہ رحمہ اللہ کو بنا لو۔

﴿اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی﴾

اللہ پاک نے سب سے وعدہ لیا کہ بتاؤ میں تمہارا رب ہوں کہ نہیں؟ میری پوجا کرو گے کہ نہیں؟ میری بندگی کرو گے کہ نہیں؟ سجدے کیا کرو گے کہ نہیں؟ میرے بھائیو! سب نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اقرار کیا، وعدہ کیا۔ اے عرش والے ہم تمہیں رب مانیں گے، تمہیں مشکل کشا تسلیم کریں گے۔ اللہ تمہیں حاجت روا تسلیم کریں گے۔

﴿قَالُوۡا بَلٰی﴾

کیوں نہیں بادشاہ تم ہو، پیدا تم کرو، تم اشرف المخلوقات بناؤ، تم پیاری شکل عطا کرو۔ مولا پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم تیری ربوبیت سے منحرف ہو جائیں۔ اللہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہم تیرے در کو چھوڑ کر در در کی پوجا کرتے پھریں؟ اللہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ کہ ہم تیری عبادت والا ٹائم ٹی وی کے ڈراموں پر برباد کر دیں۔ اللہ سوہنیا یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ پیدا تم کرو، روزی تم عطا کرو، اللہ اشرف المخلوقات تم بناؤ، اللہ شانیں اور عزتیں تم عطا کرو۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہماری پھر شان کے ہی لائق نہیں کہ ہم تیری نعمتیں کھا کر پھر تمہاری عبادت سے دوریاں اختیار کریں۔ کیوں بھئی رب سے وعدہ کیا ہے کہ نہیں؟ بولو یارو وعدہ کیا ہے کہ نہیں؟ زمین دارو! وعدہ کیا ہے کہ نہیں؟

لوگو! علماء کی جماعت وعدہ کر کے آئی، زمین دار وعدہ کر کے آئے، مزدور پیشہ ور وعدہ کر

کے آئے، یہ طالب علم وعدہ کر کے آئے، آج کا جوان، آج کا بچہ وعدہ کر کے آیا۔ اللہ ہم تیری عبادت کریں گے، تیری بندگی کریں گے۔ خوشی آئے پھر بھی تیرے بن کر رہیں گے، غم آئے پھر بھی تیرے بن کر رہیں گے۔ یہ نہیں کہ غم آئے تو تیرے شکوے کیے۔ مگر جب خوشیاں آئیں تو زمین پر غرور وتکبر سے چلنے لگ پڑے۔ فرعون ونمرود والی چال چلے۔ ہامان اور قارون والی چال چلے۔ مولا کریم جب تم ہمیں انسان بنا کر بھیجو گے تو تیرے کملی والے کی غلامیاں اختیار کریں گے۔

اچے چولا مار دے تے نیویں رہن اٹل
جے کج لینا ای رب کولوں پھر نیویاں ہو کے چل

زمین پر غرور وتکبر سے نہ چلو۔ مولا کریم نے بڑے بڑوں کے غرور وتکبر کو توڑ کر رکھ دیا۔ کہیں فرعون کو غوطے دے کر مارا، کہیں قارون کو غرق کیا، کہیں نمرود کو تباہ کیا، کہیں شداد کو تباہ وبرباد کر دیا۔ میرے دوستو ذرا غور کرو! جو رب کی زمین پر مغرور بن کر رہا، رب نے اس کے غرور کو بڑی اچھی طرح توڑا ہے۔ اس لیے انسان بن کر زندگی گزارو۔ دعا کیا کرو اللہ اگر بندہ بنایا ہے تو پھر بندگی کرنے کی بھی توفیق عطا فرما۔ آمین! کیوں جی بات سمجھ آ رہی ہے؟ آج میں نے موضوع اللہ پاک کے سچے وعدے بیان کرنا ہے۔ امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ہر خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

((لَا اِیْمَانَ لَہٗ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ .))

اے لوگو اس آدمی کا ایمان ہی نہیں جو آدمی وعدے کا خیال نہیں کرتا۔ اس آدمی کا ایمان نہیں، جس کا وعدہ نہیں۔ جو آدمی وعدہ وفا نہیں۔ وہ اللہ پاک کی نظروں میں کامل ایمان والا نہیں۔ باقی مجبوریاں اللہ کے اختیار میں ہوتی ہیں۔ توجہ فرماؤ ذرا اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ وَ اِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ٥﴾

(البقرہ: ۱۷۲)

اللہ پاک نے فرمایا: تم میرے وعدے پورے کرو اور میں تمہارے وعدے پورے کروں

گا۔ تم نے میری عبادت والا وعدہ کیا، میری بندگی والا وعدہ کیا، عبادت والا وعدہ تم پورا کرو اور جنت والے وعدے میں پورے کر دوں گا۔ رب کی عادت نہیں وعدہ خلافی کرنا، رب جو وعدہ کر لیتا ہے اللہ پاک کی قسم ہے اللہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ آؤ توجہ کرو۔ میں مثالیں عرض کروں کہ رب نے سچے وعدے کس طرح پورے کیے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کس طرح نبھائے؟ آؤ ذرا غور کرو۔

ایک نبی علیہ السلام ہے جو پیدا ہونے والا ہے۔ وہ جب پیدا ہوا تو اس حالات میں، جو انتہائی مشکل ترین حالات تھے۔ جب فرعون ظالم نے آڈر جاری کیا کہ بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کر دیا کرو۔ قتل کر دیا کرو۔ کہنے والا کہتا ہے جناب اگر سارے قتل کرتے جاؤ گے تو سرداریاں کس پر چمکاؤ گے؟ نمبرداریاں کس پر کرو گے؟ حکومت کن پر کرو گے؟ کہنے لگا اچھا اس طرح کیا کرو۔ ایک سال زندہ رکھا کرو، قتل نہ کیا کرو۔ مگر دوسرے سال والوں کو ذبح کر دیا کرو۔ لیکن میں پیارے اللہ کی شان پر قربان جاؤں۔ اللہ پاک نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو اس سال پیدا کیا۔ جس سال بچوں کو قتل کرنے کا آڈر جاری ہو چکا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

﴿وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَ لَا تَخَافِیْ وَ لَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۝﴾ (القصص : ۷)

اللہ پاک نے فرمایا جس وقت ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو دیکھا۔ بیچاری سہمی ہوئی ہے۔ اے اللہ چاند سے پیارا بیٹا تو عطا کر دیا ہے۔ لیکن اگر فرعون کے جلاّدوں کو پتہ چل گیا تو وہ میرے بیٹے کو ذبح کر دیں گے۔ اگر دائیوں نے جا کر فرعون بے ایمان کو رپوٹ دے دی تو میرا بیٹا ذبح کر دیا جائے گا۔ میرا بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ جناب ام موسیٰ علیہ السلام بڑی پریشان ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ﴾

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں القا فرمایا۔ اے ام موسیٰ علیہ السلام غم نہ کرو، گھبراؤ نہیں۔ بیٹا ہم نے دیا ہے تو پالنا بھی ہم نے ہے۔ ہم نے تمہارے بیٹے کو جوانیاں بھی عطا کرنی ہیں۔ ہم نے تمہارے لال کو نبوت بھی عطا کرنی ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کہیں غم نہ کر بیٹھو۔ ہم نے تو تمہارے بیٹے کو نبوت ورسالت کے تاج پہنا کر فرعون کے محلوں میں ہلچل مچا دینی ہے۔ غم نہ کرو۔

اللہ سوہنیا اگر پتہ چل گیا تو میرا بیٹا چھین کر لے جائیں گے۔ فرمایا چھین کر لے جانا تو دور کی بات ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام کی ماں تم اپنے ہاتھوں سے بھی دریا میں پھینک دو تو میں پھر بھی تمہارے بیٹے کو ڈوبنے نہیں دوں گا۔ واہ یزدانی شہید رحمہ اللہ کون سی جگہ پر یاد آئے ہو؟ اللہ تعالیٰ تمہاری قبر کو جنت کا باغ بنا دے آمین! وہ فرمایا کرتے تھے:

او دریا وی اس نوں ڈوب دا نئیں
ہتھ جس دا خدا نے پھڑیا ہووے
او خنجر دس وجن پانویں لکھ وجن
او مردا نئیں جے ربوں نہ مریا ہووے
او آسمان توں وی ڈگ کے نئیں مردا
بوٹا رزق دا جس دا ہریا ہووے

﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ﴾

اے موسیٰ علیہ السلام کی ماں جب دیکھو کہ فرعونی آ گئے ہیں تو اس کو صندوق میں بند کر کے دریا میں پھینک آنا۔ دریا کے سپرد کر آنا۔ میرے سپرد سے دریا کے حوالے کر آنا۔ انگریزوں کی طرح ٹائے ٹائے اور بائے بائے کر کے نہ دریا کے سپرد کر دینا۔ اگر دریا میں پھینکو بھی تو پھر بھی میرے حوالے کرنا۔ کہنا اچھا بیٹے اللہ کی سپرد ہے۔ جو امانت اللہ کے حوالے ہو۔ اللہ وہ خیری سلامتی منزل پر پہنچا دیتا ہے اور جس کو ٹائے ٹائے اور بائے بائے کہہ کر چھوڑا ہو۔ دوستو

ذرا غور کرو۔ جس کو انگریزی جملے بول بول کر بھیجا گیا ہو۔ بچوں سے کہا جائے کہ ماموں کو ٹائے ٹائے کہو، بیٹا انکل کو بائے بائے کہو، جب ٹائے ٹائے اور بائے بائے کہہ کر الوداع کرو گے۔ پھر اگر ایکسیڈنٹ بھی ہو جائے تو تم رب کا شکوہ کیوں کرتے ہو؟ تم نے کون سا رب کے حوالے کیا تھا؟ تم نے تو انگریز کی انگریزی ٹائے ٹائے اور بائے بائے کے حوالے کیا تھا۔ اس لیے جب بھی مہمان کو بھیجا کرو تو اللہ حافظ کہا کرو۔ جو امانت اللہ کے حوالے ہو، جو بیڑیاں اللہ کے حوالے ہوں۔ دوستو وہ رب کنارے لگا دیتا ہے۔ جو رب کے حوالے نہ ہوں وہ ایسی ڈوبتی ہیں کہ ان کا بارہ بارہ سال ٹوکن ہی نہیں نکلتا۔ پھر کہنا پڑتا ہے۔

مولا علی مشکل کشاء میری کشتی پار لگا دینا

جناب موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے دریا میں پھینک دیا۔ اللہ کے حوالے کر دیا۔ پھر بھی آخر ماں تھی۔ ماں کے دل میں اور باپ کے دل میں اللہ نے اولاد کی محبتیں ہی بڑی عجیب رکھی ہوتی ہیں۔ اس لیے تو آقا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ امام الانبیاء نے فرمایا:

((مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرًا.))

سرکار مدینہ نے فرمایا، سرور سینہ نے فرمایا، شیر بطحا نے فرمایا، انجم طہٰ نے فرمایا، زینت کعبہ نے فرمایا، مہر تدلی نے فرمایا، میرے بدر الدجیٰ نے فرمایا، پیارے شمس الضحیٰ نے فرمایا، رحمت للعالمین نے فرمایا، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: جو بیٹا یا بیٹی اپنے ماں باپ کے چہرے کی طرف محبت اور پیار والی نگاہوں سے ایک بار عقیدت والی نگاہوں سے دیکھ لیتا ہے۔ اللہ اس نظر کے بدلے حج کا ثواب عطا کر دیتا ہے۔ حج بھی کوئی عام نہیں بلکہ مقبول حج کا ثواب اللہ عطا کرتا ہے۔ حج بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ حج مبرور کا ثواب اللہ عطا کرتا ہے۔ ایسا نہ ہو اگر امی بلائے یا ابو جی بلائیں تو آگے سے کہے بڈھے کیا بات ہے؟ تمہیں چپ نہیں آتی۔ ماں بلائے تو کہے کہ آتا ہوں۔ کیوں بولتے جا رہی ہو؟ اگر بیوی بلائے تو اسے جی کہہ کر جواب دے۔ بیوی کا احترام کرو اور ماں باپ کی گستاخیاں کرو۔ ماں باپ کی گستاخیاں کر کے رب

کے عذاب کو دعوت نہ دیا کرو۔ جس طرح تیرے ماں باپ نے بچپن میں تیری تربیتیں کیں، تیری پرورش کی، تم بستر پر پیشاب بھی کر دیتے تھے۔ مگر تمہاری ماں نے ماتھے پر بل بھی نہیں ڈالا تھا۔ باپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیتے تھے۔ تیرے باپ نے ماتھے پر بل نہیں ڈالا تھا۔ آج ماں باپ پر بڑھاپا آیا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تیرے گھر کے صحن میں تھوک پھینک دے تو اے ظالم تم باپ کو گھور گھور کر دیکھتے ہو۔ ماں کو غصے سے دیکھتے ہو۔ غور کیا کرو، حیا کیا کرو۔ جس طرح تیرا ماں باپ تم سے پیار کرتا رہا ہے۔ اگر ان پر بڑھاپا آ جائے تو تم بھی ان سے پیار کرو۔ پھر جب تمہیں اللہ اولاد دے گا تو تیری اولاد بھی تیری اس طرح عزت کیا کرے گی۔ لیکن اگر ان کو ڈانٹو گے اور اوئے کر کے بلاؤ گے تو تیری اولاد اس سے بھی برا لفظ نکال کر تم سے خطاب کیا کرے گی۔ ان کی عزت کرو گے۔ ان کا احترام کرو گے تو پھر تمہاری اولاد بھی تمہارا اس سے بڑھ کر احترام کرے گی۔ مجھے یاد آیا۔

سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ساتھیوں میں تشریف فرما ہیں۔ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں تشریف فرما ہیں۔ ایک بوڑھا سا آدمی ان کو راستے میں ملتا ہے۔ جب وہ بزرگ ملے تو سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بڑے پیار سے ملتے ہیں۔ بڑے احترام سے ملتے ہیں۔ گفتگو ہوئی۔ آخر کار جب وہ بزرگ جانے لگے تو انہوں نے اپنی پگڑی اتار کر اس بزرگ کے سر پر رکھ دی۔ ساتھ فرمانے لگے۔ بابا جی یہ میری سواری بھی استعمال کے لیے لے جائیں۔ سفر کے لیے سواری بھی لے جائیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے حیران ہوئے۔ عرض کی یا حضرت یہ کون سا خوش نصیب شخص ہے؟ جس کی آپ نے اتنی عزت وتوقیر کی ہے کہ سر سے پگڑی اتار کر ان کے سر پر رکھی اور اپنی سواری بھی ان کو عطا کر دی۔ فرمانے لگے یارو یہ میرے ابا جان کا دوست تھا۔ یارو جس کے باپ کے دوست کا اتنا مقام ہے تو اس کے باپ کا کتنا مقام ہوگا؟

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے والا سوال کرتا ہے۔ کہنے لگا آقا علیہ السلام جی ہمیں بتایئے! ہم پر ہمارے ماں باپ کے حق اور حقوق کیا ہیں؟ ہمارے ماں باپ کا ہم پر حق کیا ہے؟ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ .))

اے سوال کرنے والے یہی تمہارا دوزخ اور یہی تمہاری جنت ہیں۔ ان سے پیار کرو گے۔ ان کی خدمات کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بدلے میں جنت عطا کردے گا۔ لیکن اگر ان کا دل دکھاؤ گے گستاخیاں اور بے ادبیاں کرو گے۔ تو یہی تمہارے لیے جہنم کا موجب بن جائیں گے۔ اس لیے فرمایا:

((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ .))

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ کی رضا تمہارے باپ کی رضا میں ہے۔ باپ کو راضی کرلو گے۔ جب تمہارا باپ راضی ہو جائے گا تو عرش والا بھی راضی ہو جائے گا۔ اس لیے ایک اللہ والے نے کہا تھا۔ لیکن لوگوں نے گلی گلی اور بسوں میں گھمانا شروع کر دیا، بات علماء کی تھی، بات واعظین کی تھی۔ انہوں نے کہا:

ہندے دنیا دے وچ لکھاں ساک او یارو
پر نئیں ساک کوئی ماں دے ساک ورگا
پتر زمانے دا پاویں ولی ہووے
نئیں ماں دے قدماں دی خاک ورگا
ہندے جگ تے لکھاں سائے نے

کہیں باپ کا سایہ، کہیں بھائیوں کا سایہ، کہیں چچاؤں کا سایہ، کہیں ممانوں کا سایہ ہے۔

او ہندے جگ تے لکھاں سائے نے
پر نئیں سایہ کوئی جگ تے باپ ورگا

جناب موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے دیکھا کہ میرے بیٹے کا صندوق دریا میں ہے۔ اللہ اللہ۔ آخر ماں تھی۔ دل میں بیٹے کی محبت نے جوش ماری۔ ماں اپنی بیٹی سے کہنے لگی۔

﴿قَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ٥﴾

(القصص : ١١)

فرماتی ہیں میری بیٹی میرا بیٹا مجھے بھولتا نہیں۔ دیکھنا میرے بیٹے کا صندوق کس طرف جاتا ہے؟ اللہ پیارے نے وعدہ کرلیا ہے۔

﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے وعدہ کرلیا کہ اے ام موسیٰ علیہ السلام غم نہ کرو، گھبراؤ نہیں، فکر مند نہ ہو۔ میں رب ہوکر تم سے وعدہ کرتا ہوں۔

﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ﴾

تیرا لال میں تیری گود میں ڈال دوں گا۔ تیرا بچہ میں تیرے گھر پہنچا دوں گا۔ رب جو وعدہ کرتا ہے تو رب اپنے وعدے پھر پورے کر کے دکھاتا ہے۔ غور کرو، موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے وعدہ کیا تو رب وعدہ کس طرح نبھا رہا ہے؟ اللہ کے سچے وعدے میرا موضوع ہے۔ ذہن میں رکھو۔ اللہ پاک نے وعدہ کرلیا:

﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

اے موسیٰ علیہ السلام کی ماں تیرا بیٹا میں واپس تیرے گھر بھی لاؤں گا۔ ساتھ میں وعدہ کرتا ہوں۔ تیرے بیٹے کو میں رسول بھی بناؤں گا۔ کیوں جی رب نے وعدہ کیا ہے کہ نہیں؟ پھر پورا بھی کیا ہے کہ نہیں؟ پورا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں سے جنت کا وعدہ کیا، صبر کرنے والوں سے جنت کا وعدہ کیا، سچ بولنے والے، حلال کھانے والے اور حرام سے بچنے والوں سے جنت کا وعدہ کیا۔ یارو اللہ اپنے وعدے ضرور پورے کرے گا۔ اپنے پیاروں کو ضرور جنت کے باغات عطا کرے گا۔ ذرا تم تو اپنے وعدے نبھاؤ۔ ﴿اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ﴾ کے تقاضے تو پورے کرو۔ پھر دیکھ رب تمہیں فرشتوں سے سلام کس طرح کرواتا ہے۔

﴿سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ (یس: ۵۶)

کہہ کر تمہاری شان کس طرح بڑھاتا ہے؟ اللہ اللہ۔

ماں جی فرمانے لگیں۔ بیٹا تیرے بھائی کا صندوق میں دریا میں پھینک آئی ہوں۔ تو تم کنارے کنارے چلتی جاؤ، تو جس طرح پہلے اپنے بھائی کو پیار کی نظروں سے دیکھتی ہو، اس

طرح جی بھر کر نہ دیکھنا کہ کہیں دشمنوں کو شک نہ ہو جائے۔

﴿عَنْ جُنُبٍ﴾

ترچھی سی نگاہ کر کے اپنے بھائی کے صندوق کی طرف دیکھتے رہنا۔ اگر کہیں صندوق ڈولا کھانے لگے یا تیرے بھائی کے صندوق میں پانی جانے لگے تو بیٹا ذرا خیال رکھنا مگر پوری نگاہ نہ رکھنا۔ ایسے کنارے کنارے چلتے جانا اور ترچھی نگاہ سے دیکھتے جانا۔

﴿قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾

(القصص : ١١)

اللہ پاک نے فرمایا جناب موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ جارہی ہیں۔ کیا دیکھتی ہیں؟ یہ صندوق جو ہے یہ فرعون کے محلوں کے پیچھے سے گزرنے والا ہے۔ یہ ساری فیملی اور ان کے وزیر اور مشیر جو ہیں۔ یہ سیر کر رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک صندوق آ رہا ہے۔ صندوق کو پکڑا اور کھولا۔ یہ ہیر وارث شاہ کا قصہ نہیں، لیلہ مجنوں کی سٹوری نہیں۔ یہ قرآن والا قصہ، احسن القصص اللہ پاک کے قرآن والا قصہ ہے۔ غور کرو! قرآن کے قصوں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی عبرتیں رکھی ہیں۔ بڑے بڑے سبق رکھے ہوئے ہیں۔ اس پر غور کرو تمہارا ایمان بھی تازہ ہوگا اور تمہیں سبق بھی بڑے ملیں گے۔

جب انہوں نے صندوق کھولا تو فرعون کہنے لگا۔ جلدی کرو اس کو قتل کر دو۔ بیوی کہنے لگی نہیں۔

﴿لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا﴾ (القصص : ٢٨)

کہنے لگی نہ نہ قتل نہیں کرنا بلکہ ہم اسے اپنا بیٹا بنائیں گے۔ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا۔ جوانی میں یہ ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنے گا۔ ماں باپ کو کتنے لالچ ہوتے ہیں؟ بیٹا بڑھاپے میں ہمارا سہارا بنے گا، لیکن جب بیٹے پر جوانیاں آئیں تو بیٹا والدین سے آنکھ نہیں ملاتا۔ بیٹے پر جوانیاں آئیں تو یہ اپنے دوستوں اور یاروں کا بن کر رہ گیا۔ بیٹے پر جوانیاں آئیں تو ماں باپ کا دل دکھاتا ہے۔ یہ فرعون کی بیوی کہنے لگی۔ اس کو قتل نہ کرو۔ ہم اس کو بیٹا بنالیں

گے۔ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ہمارے بڑھاپے کا سہارا بن جائے گا۔ دوستو! یہ تو ایک بہانہ بنتا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے وعدہ کیا تھا۔ فرمایا تھا:

﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝﴾

اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے وعدہ کرلیا تھا کہ میں تیری امانت تیرے گھر لاؤں گا۔ شہر میں پیغام بھیجے گئے۔ دائیاں جمع کر لی گئیں۔ یہ ساری دائیاں آ کر جناب موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ میں صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ عرش والا کہتا ہے۔ اللہ پاک کا قرآن کتنا پیارا ہے؟ آواز آتی ہے:

﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ۝﴾ (القصص: ۱۲)

کیوں بھئی قرآن سن کر ایمان تازہ ہورہا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: میرے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دودھ پلانے والی کوششیں کرتی ہیں۔ مگر میرا کلیم منہ پھیر لیتا ہے کہ نہ نہ ادھر وعدہ جو کر لیا ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام کی ماں بیٹا بھی تیرا ہوگا اور دودھ بھی تیرا ہی ہوگا۔ اللہ اللہ۔

﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو روک دیا۔ دوسروں کا دودھ حرام کر دیا۔ فرمایا نہ نہ موسیٰ علیہ السلام کسی کا دودھ نہ پینا۔ میں نے تمہیں تمہاری ماں کا دودھ پلانا ہے۔ وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ میں تیری امانت تیرے حوالے کروں گا۔ تیری امانتیں میں تیری گود میں واپس ڈالوں گا۔ اللہ اللہ۔ بات دور نہ نکل جائے۔ اللہ کا قرآن تو جتنا بھی پڑھتے رہیں اتنا ہی ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اتنی ہی روح کو راحت ملتی ہے۔ دل کو تسکین ملتی ہے۔ کیوں؟ اللہ پاک نے جو قرآن میں گارنٹی دی ہے:

﴿وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾ (الانفال: ۲)

ایمان والے جب قرآن سنتے ہیں۔ ایمان والے جب قرآن پڑھتے ہیں تو ان کے ایمان زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کو لذت وسرور ملتا ہے۔ میرے بھائیو! ذرا غور تو کرو! اللہ

پاک فرماتے ہیں۔ سب نے کوششیں کیں۔ مگر موسیٰ علیہ السلام دودھ نہیں پیتے۔ پاس ہمشیرہ کھڑی ہیں۔ وہ کہنے لگیں۔ اگر اجازت ہوتو میں تمہاری تھوڑی سی راہنمائی کر دوں۔ انہوں نے کہا بیٹی دیکھ لو ہمارے گھر تو افراتفری پڑی ہوئی ہے۔ ہمیں تو اچھا بیٹا ملا ہے۔ جو کسی کا دودھ ہی نہیں پی رہا۔ کہنے لگیں ایک گھر ہے۔ اس گھر میں آپ کوشش کر کے دیکھیں۔ مجھے یقین ہے یہ بچہ ان کا دودھ ضرور پی لے گا۔ وہ کہنے لگے تمہاری بڑی مہربانی جاؤ تم لے کر آؤ۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ محترمہ دوڑ پڑتی ہیں۔ جا کر کہتی ہیں۔ امی جی جلدی کریں۔ میرا بھائی کسی کا دودھ نہیں پی رہا، میں ان سے کہہ کر آئی ہوں کہ میں ایک عورت کو لاتی ہوں۔ مجھے امید ہے یہ بچہ اس کا دودھ ضرور پی لے گا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ تیز قدموں سے چلی آرہی ہیں۔ آ کر بچے کو چھاتی سے لگایا تو بیٹے نے بغیر سوچے سمجھے۔ اماں جی کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ کیوں؟ اللہ پاک نے وعدہ جو کیا تھا:

﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝﴾

یہ پہلے وہ جو ہے۔

﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ﴾

یہ اب پورا ہونے لگا ہے۔ غور فرمائیں۔ ﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ﴾ کہہ کر رب نے وعدہ کیا اور ﴿فَرَدَدْنٰهُ﴾ کہہ کر پورا کیا۔ یہ بھی قرآن میں موجود ہے۔ آج میں قرآن کی آیات کچھ زیادہ سنانا چاہتا ہوں۔ غور فرمائیں! اللہ پاک نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا شروع کر دیا تو وہ کہنے لگے۔ اے بی بی ہم نے تو سارے شہر کی عورتوں کو چیک کیا ہے۔ مگر اس نے کسی کا دودھ نہیں پیا۔ اس ہمارے بچے نے کسی کا بھی دودھ نہیں پیا۔ تمہیں کیا پتہ اس موسیٰ علیہ السلام نے تمہارے فرعون کا تخت الٹا دینا ہے۔ کہنے لگیں اس بچے نے تمہارا دودھ پتہ نہیں کیسے پی لیا ہے؟ اس لیے آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ آپ ہمارے گھر ہی میں رہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ فرمانے لگیں۔ مجھے اتنا فارغ نہ سمجھو! ہمیں اپنے گھروں میں ہزاروں کام ہیں۔ ہمارے پاس اتنا ٹائم نہیں۔ لے کر آنا ہے تو وہاں لے آیا کرو۔ میں دودھ وغیرہ پلا دیا

کروں گی۔ ورنہ ہمارے پاس کوئی ٹائم نہیں۔

وہ کہنے لگیں اے بی بی اس نے اور کسی کا دودھ تو پیا نہیں، تمہارا ہی پیا ہے۔ اب تم شرائط نہ رکھو۔ تمہاری بڑی مہربانی ہوگی، فرمانے لگیں نہیں۔ نہ ہم نے کہیں نوکری کی ہے اور نہ کرنی ہے۔ گھر لے آیا کرو۔ وہاں پلا دیا کروں گی۔ اللہ میں تیری قدرت پر قربان جاؤں۔ کہنے لگیں اچھا پھر اس طرح کرو۔ ہم کسی نوکر کے ہاتھ بچہ بھیج دیا کریں گے۔ وہاں ہی دودھ پلا دیا کرو۔ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ فرمانے لگیں چلو ٹھیک ہے۔ مگر بے وقت ہمیں پریشان نہ کیا کرنا کیونکہ ہم نے اپنے بھی کام کرنے ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگیں اچھا بی بی ٹھیک ہے۔ جب ٹائم ملے تو تب پلا دیا کرنا، اس بچے کو ساتھ ہی لے جاؤ اور اپنی تنخواہ آ کر لے جایا کرنا، نبی رب کا، بیٹا ماں کا، خرچہ فرعون کا اور تخت بھی اس کا ہی الٹنا ہے۔ ذرا غور کرو۔

﴿فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ﴾

اللہ پاک نے فرمایا ہم نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ماں کے وعدے پورے کر دیئے۔ ہم نے کس طرح وعدہ پورا کیا؟

﴿فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ﴾

جس کا بیٹا تھا میں نے اسی کی ہی چھاتی کا دودھ پلایا اور تنخواہ فرعون کے گھر سے آتی رہی، خرچہ فرعون کے گھر سے آتا رہا۔ اللہ اللہ۔ یہ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ﴾

ایک بات تو یہ ہے کہ اس کے دل کو سکون مل جائے۔ آنکھوں کو نور مل جائے۔ اس کا غم دور ہو جائے۔ اور دوسرا فرمایا اس کو پتہ لگ جائے کہ اللہ پاک جو وعدے کرتا ہے۔ اللہ پاک کے وہ وعدے حق ہوا کرتے ہیں۔

﴿وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ﴾

تاکہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ماں کو یقین ہو جائے کہ رب کے وعدے سچے ہوا کرتے ہیں۔ یہ وعدہ تو رب نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ماں سے کیا۔ اللہ پاک نے امانت بھی واپس کی اور ایک وقت آیا۔

اللہ پاک نے رسالت کا تاج بھی عطا فرما دیا۔ یہ وعدہ تو رب نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے کیا تھا۔ ایک وعدہ اللہ پاک نے میرے اور تمہارے محبوب علیہ السلام سے بھی کیا تھا۔ آؤ ذرا اور بھی سنا دوں۔ وہ وعدہ کون سا تھا؟ اللہ پاک نے وعدہ کیا۔

﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدہ: ٦٧)

اللہ پاک نے وعدہ کیا۔ اے میرے پیارے وعظ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا میرا کام ہے۔ میرے دین کا پرچار کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی شان بلند کرنا میرا کام ہے۔ ایک اللہ پاک نے یہ وعدہ کیا اور یہ وعدہ رب نے یہ بھی کیا۔

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىO﴾ (الضحیٰ: ٥)

کیوں جی رب نے وعدہ کیا؟ غور کرو!

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىO﴾

میرے محبوب عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب اتنا عطا کرے گا۔ اتنا عطا کرے گا کہ پیارے تم راضی ہو جاؤ گے۔ ساری دنیا رب کو راضی کرنا چاہتی ہے۔ نمازی نماز پڑھتا ہے کہ میرا رب راضی ہو جائے، روزے دار روزے رکھتا ہے کہ میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے، سخی سخاوت کرتا ہے کہ میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے، مجاہد جہاد کرتا ہے کہ میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے، شہید جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے کہ میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے، قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے کہ میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے، تم نیند قربان اس لیے کر کے آئے ہو کہ ہمارا رب ہم پر راضی ہو جائے۔ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ آمین! کیوں بھئی توجہ ہے؟ جاگ رہے ہو؟ میں نے سمجھا کہ شاید پتوکی گئے ہوئے ہیں۔ پتوکی کسی نے نہیں جانا، یہاں ہی رہنا، بعد میں چاہے میرے ساتھ پتوکی چلے جائیں۔ مگر پتوکی کسی نے نہیں جانا ہے۔ کیوں جی توجہ ہے؟ سمجھ آ رہی ہے؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! یارو بھائیوں کو شک ہو جاتا ہے۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے داماد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لوگوں نے سمجھا کہ شاید مشکل کشاء تھے۔ دوستو یہ ایک بہت بڑی بھول ہے۔ اگر مشکل کشاء ہوتے تو کربلا والوں کے ساتھ یہ سلوک نہ ہوتا، کربلا میں اہل بیت سے جو سلوک ہوا۔ وہ لوگوں کے سامنے ہے۔ کیوں؟ رب بتانا چاہتا تھا۔ لوگو! غور کرو علی رضی اللہ عنہ مشکل کشاء ہوتے تو حسین رضی اللہ عنہ پر یہ سختیوں والا ٹائم نہ آتا۔ اللہ بتانا چاہتا تھا۔ رب علی رضی اللہ عنہ کا بھی مشکل کشاء ہے۔ رب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مشکل کشاء ہے۔ رب ہر ولی کا مشکل کشاء ہے۔ ہر بندے کا رب مشکل کشاء ہے۔ قوم کو بھول ہوئی ہے۔ دعا کرو اللہ اس بھول کو دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! کئی یاروں کو بھول ہوئی ہے کہ اگر گیارہویں نہ دیں تو بھینسوں کے تھنوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ کی قسم یہ بھی ایک بھول ہے۔ بھول کو اگر دور کرنا ہے تو وہابیوں کی بھینسوں کو جا کر دیکھ لو۔ آج تک ہم نے رب کے فضل وکرم سے گیارہویں نہیں دی۔ مگر دودھ پھر بھی دوگنا ہے۔ کیوں جی ہے کہ نہیں؟ پھر ان کی بھول ہے کہ نہیں؟ پھر دعا کیوں نہیں کر لیتے ہو؟ اللہ ہمیں ان جیسی بھول سے بچاؤ! آمین۔ اہل حدیثو! تمہیں مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی بھول سے محفوظ رکھا ہے۔ باقی یہ خیر سے جھٹکے تو لگتے رہتے ہیں۔ لیکن عقیدہ ذرا بندوں والا رکھو۔ ٹھوس عقیدہ رکھو! یہ نہ ہو کہ اگر فصل ٹھیک ٹھاک ہو تو مونچھوں کو بل دے کر کہو ڈی اے پی کا کمال ہے۔ یہ سونا یوریا کا کمال ہے۔ لیکن اگر سونڈی لگ جائے تو کہہ دیا۔ یار رب کو منظور ہی اس طرح تھا۔ یہ قوم کا عقیدہ ہے کہ نہیں؟ یہ بھی ایک بھول ہے۔ یہ بھی مغالطہ ہے۔ اگر کپاس صحیح آئی۔ منڈی پر ریٹ صحیح لگا تو پھر یہ محکمہ زراعت کی تعریفیں کرتا نہیں تھکتا ہے۔ پھر کہتے ہیں جناب یہ فلاں سپرے کا کمال ہے۔ لیکن اگر فصل خراب ہو جائے۔ پھر ڈھیلا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔ رب کو منظور ہی اس طرح تھا۔ اگر بیٹا پیدا ہوا تو کہتا ہے۔ ماشاء اللہ جناب آپ کو پتہ ہے۔ بابا جی شیخ علم دین کے دربار پر دیے جلاتے رہے ہیں۔ یہ سرکار کی نظر کرم ہوئی ہے، کوئی کہتا ہے یہ بابا جی نور و شاہ کا کمال ہے، کوئی کہتا ہے بابا جی بلوچ نے جھولیاں بھری ہیں، کوئی کہتا ہے بابا جی تھے شاہ نے عطا کیا۔ کوئی کہتا ہے

لاہور سے ملا، کوئی کہتا ہے پاک پتن سے ملا، لیکن ظالم اگر بیٹی پیدا ہو تو پھر ڈھیلا سا منہ کر کے کہہ دیتے ہو۔ رب کو منظور ہی اس طرح تھا۔ بیٹی کی باری پر کیا رب کا فیصلہ نہیں؟ بیٹی پیدا ہو تو کہتا ہے رب کو منظور ہی اس طرح تھا۔ لڑکا پیدا ہو تو کہتا ہے۔ پیر نے دیا ہے۔ فصل ٹھیک ہو تو سونا یوریا کا کمال ہے۔ اگر سونڈی لگ جائے تو رب کو منظور اس طرح تھا۔

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ﴾ (الانعام: ۹۱)

رب کی قدر کیا کرو۔ رب کہتا ہے انہوں نے میری قدر نہیں کی جس طرح کرنی چاہیے تھی۔ پتہ چلا کہ یہ سارے مغالطے ہیں۔ مغالطہ ڈالنا کون سا آج کل مشکل ہے؟ میں نے تو تھوڑا سا جھٹکا لگایا ہے۔ لوگ تو بڑے بڑے مغالطے ڈال دیتے ہیں۔ پتہ ہے کس طرح؟ ملتان کے علاقہ میں ایک مونچھوں والا گیا۔ پگڑی باندھ کر اور چولا پہن کر اور سات آٹھ ساتھ مصلی مشہوریاں کرنے کے لیے لے لیے۔ وہاں جا ڈیرہ لگایا۔ اللہ عورتوں کی زندگی دراز کرے۔ یہ مشہوری کرنے کے لیے ماشاء اللہ بڑی تیز ہوتی ہیں۔ ایک کہتی ہے تمہیں نہیں پتہ، وہ کہتی ہے نہیں پتہ، کہتی ہے شاہ جی آئے ہیں۔ کون سے شاہ صاحب؟ وہ آگے سے کہتی ہے۔ میں ایک دن ایک عورت سے سن رہی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ جس کے گھر میں بیٹا نہ ہو۔ تو یہ جو بابا ہے۔ یہ تو سب مشکلیں حل کرنی جانتا ہے۔ دوسری عورتیں مل کر کہتی ہیں۔ اچھا آؤ پھر وہاں چلیں۔ ان سب نے اس طرف کو منہ اٹھا لیا۔ اس شاہ نے پتہ ہے آ کر کیا کیا؟ شاہ رات کو ایک عورت سے کہتا ہے۔ اچھا اس طرح کرو۔

ایک گلڑیا (کتا) لے لو اور گاؤں کا جو چوک ہے۔ وہاں جو کنواں ہے اسے وہاں پھینک آؤ۔ اس عورت نے جا کر پھینک دیا۔ صبح ہوئی تو گاؤں کے ایک آدمی کو بلا کر کہتا ہے۔ یار کوئی باعزت سا آدمی مجھے پانی لا کر دے۔ میں نے وضو کرنا ہے تو گاؤں کا کوئی عقل مند آدمی تھا۔ اس نے جا کر پانی کا ایک لوٹا لا کر دے دیا۔ اس شاہ نے ڈرامہ پہلے ہی کیا تھا۔ پانی دیکھ کر کہتا ہے۔ اوہو یہ تو پانی ہی ناپاک ہے۔ بے ایمان نے کتا رات کو خود پھینکوایا تھا۔ وہ آگے سے کہتا ہے۔ حضرت جی، سرکار جی ہم تو پیتے بھی یہاں سے ہیں اور نہاتے بھی

یہاں سے ہی ہیں۔ یہ ہمارے گاؤں کا مرکزی چوک ہے۔ یہ ہمارے گاؤں کا کنواں ہے۔ ہم تو یہاں سے ہی پیتے ہیں۔ کہتا ہے یہ پانی ناپاک ہے۔ میرا علم بتا رہا ہے۔ ورنہ میں پیر کس بات کا؟ وہ سارا گاؤں اکٹھا ہو گیا۔ انہوں نے کہا شاہ جی ابھی تو خیر سے اندھیرا ہے۔ صبح صبح کا ٹائم ہے۔ پانی صاف دکھائی نہیں دے رہا۔ مگر پانی ہمارا پاک ہے ہم پیتے بھی یہاں سے ہیں اور نہاتے بھی یہاں سے ہیں۔ انہوں نے بہت زیادہ سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ آگے سے کہے کہ یہ پانی ناپاک ہے۔

ایک عقل مند آدمی گیا۔ اس نے ٹارچ جلا کر دیکھا تو اندر کتا مرا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا بلے بھئی بلے پیر تو ہوا۔ یہ پیر تو پانی کا رنگ دیکھ کر ہی بتا رہا ہے کہ پانی پاک ہے یا ناپاک ہے۔ اس پیر کی تو سارے گاؤں میں مشہوری ہو گئی کہ پیر نے پانی کا رنگ دیکھ کر بتا دیا ہے پانی پاک ہے یا ناپاک ہے۔ یہ تو کوئی پہنچی ہوئی سرکار ہے۔ لیکن ہے کیا تھا؟ ایک مغالطہ تھا۔ ایک بھول تھی۔ ادھر سے ایک اماں جی نے آ کر کہا میرا دس تولے زیور چوری ہو گیا ہے۔ جس نے چوری کیا تھا وہ بھی پاس سن رہی تھی۔ اس نے کہا یہ پیر تو پانی دیکھ کر بتا دیتا ہے۔ اس نے میرا بھی بتا دینا ہے۔ وہ کہتی ہے حضرت جی میں نے ایک بات کرنی ہے۔ ذرا ایک طرف ہو جائیں۔ سائیڈ میں جا کر کہتی ہے۔ ماشاء اللہ آپ تو پانی کا رنگ دیکھ کر بتا دیتے ہو۔ پھر چور ڈھونڈنا تو آپ کے لیے کوئی بھی مشکل نہ ہوا۔ وہ کہنے لگا ہاں اسی طرح ہے۔ وہ کہنے لگی دس تولے زیور سونے کی چور میں ہی ہوں اور آپ کو رب کا واسطہ ہے۔ مجھے بدنام نہ کیجئے۔ پانچ تولے آپ کا اور پانچ میرا ٹھیک ہے۔ اس شاہ نے کہا جلدی کرو۔ یہ ملنگ تمہارے ساتھ ہے۔ پانچ تولے اس کی جیب میں ڈال دو اور ہم تمہارا نام نہیں لیتے ہیں۔ انہوں نے وہ پانچ تولے جیب میں ڈالے اور باقی پینتیس، چھتیس بکرے چھترے تھے۔ ان کا ٹرک لادا اور وہ گئے۔

دما دم مست قلندر تسی ایتھے تے رہ گئے کنجر

یہ سارے مغالطے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مغالطے دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ کی قسم ہے عقیدہ توحید میں اللہ تعالیٰ نے برکتیں رکھی ہیں۔ کوئی بہروپیا مذہب کے لباس میں آ کر توحید والوں کو لوٹ نہیں سکتا۔ کاش کہ تیرے سینے میں توحید کا چراغ جگ مگ اٹھے۔

نقطہ اے توحید تیرے ذہن میں آ تو سکتا ہے
اگر تیرے دماغ میں ہی بت خانہ ہو تو پھر کیا کہیے
پانی پانی کر گئی مجھے دانش ور کی ایک بات

لوگ تو قلندر کی کہتے ہیں:

پانی پانی کر گئی مجھے دانش ور کی ایک بات
جب جھکا سر تیرا غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اوئے اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

ہم تو بھلا کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں جی غور ہے؟ توجہ ہے؟ اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۝﴾ (الضحی: ۵)

اللہ پاک نے وعدہ کرلیا۔ فرمایا میرے پیارے میں اتنا عطا کروں گا کہ آپ ﷺ مجھ پر راضی ہو جائیں گے۔ میرے پیارے آپ ﷺ مجھ پر راضی ہو جائیں گے۔ ہر آدمی رب کی رضا تلاش کرتا ہے کہ میرا رب راضی ہو جائے۔ میرا رب راضی ہو جائے۔ مگر رب کہتا ہے میرے محبوب تم راضی ہو جاؤ۔

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۝﴾ (الضحی: ۵)

اتنا عطا کروں گا کہ میرے پیارے آپ ﷺ راضی ہو جاؤ گے۔ آؤ غور کرو! میں اپنا مؤقف تمہارے سامنے پیش کروں۔ اپنا دعویٰ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرا دعویٰ اور میرا موضوع اللہ کے سچے وعدے ہے۔ اللہ پاک کس طرح وعدے نبھا رہا ہے؟ اللہ نے پیارے محبوب

سے وعدہ کرلیا کہ میرے محبوب، میں اتنا عطا کروں گا کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے۔ یہ دیکھو محبوب کس طرح مانگتا ہے؟ اللہ وعدے کس طرح پورے کرتا ہے؟ بیٹھے بیٹھے میرے آقا رَو (لہر) میں آئے۔ ہر میں آ کر میرے آقا علیہ السلام ایک دعا کرتے ہیں۔:

((اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامِ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .))

عرش والے نے وعدہ کیا ہے:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىo﴾ (الضحى: ٥)

میں اتنا عطا کروں گا کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے۔ اللہ اگر دینے پر آ گئے ہو تو پھر میں مانگنے پر آ گیا ہوں۔ مجھے خطاب کا بیٹا عمر رضی اللہ عنہ عطا کر دے۔ سوہنیا آپ ﷺ نے مانگا ہے۔ اب اگر ہم عطا نہ کریں تو پھر ہمارے وعدے کیسے ہوئے؟ لیجئے میرے محبوب اب عمر رضی اللہ عنہ بھی آ رہا ہے۔ گھر سے تلوار لے کر قتل کا ارادہ لے کر نکلا ہے۔ لیکن اللہ نے اپنے محبوب کے قدموں میں بٹھا دیا۔ کیوں؟ اللہ پاک نے پروگرام بنائے تھے۔ اللہ پاک نے ایمان کا خزانہ عطا کرنے کے بہانے بنائے تھے۔ اس کی مرضیاں ہیں۔ وہ جس طرح مرضی عطا کر دے۔ ایک دن میرے آقا علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں۔ بار بار آسمانوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اللہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دے۔ اللہ اللہ۔ اللہ سب کو زیارتیں نصیب فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ اپنے پیارے گھر کی زیارتیں نصیب فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ حج کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین! اللہ پاک مدینہ پاک کی بھی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین! ذرا غور کرو۔ آقا علیہ السلام نے بے قرار ہو کر آسمان کی طرف دیکھا کہ اے اللہ میں خانہ کعبہ مانگتا ہوں۔ بیت اللہ کو قبلہ بنانا چاہتا ہوں۔ امام کائنات نے بے قراری سے دیکھا۔ عرش سے آواز آئی:

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا﴾

(البقره: ١٤٤)

اللہ پاک نے فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کا پیارا سا چہرہ دیکھا۔ اب میرے پیارے ہم

نے آپ ﷺ کے چہرے کی عزت رکھ لی ہے۔ لجپال نے آپ ﷺ کے چہرے کی عزت رکھ لی ہے۔ سوہنیا اگر آپ ﷺ نے خانہ کعبہ مانگا تو ہم نے عطا کر دیا۔

﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ: ١٤٤)

میرے پیارے آج کے بعد خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں۔ کون سا خانہ کعبہ ہے؟ جس کو دیکھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کون سا خانہ کعبہ ہے؟ جس کا طواف کریں تو اللہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ کون سا خانہ کعبہ ہے؟ جہاں لوگ پاپی بن کر جاتے ہیں اور حاجی بن کر واپس آتے ہیں۔ وہ کون سا خانہ کعبہ ہے؟ لوگو! جہاں لوگ گناہوں کی گٹھڑیاں لے کر جاتے ہیں اور اللہ پاک کی قسم ہے رحمت کے خزانے لے کر آتے ہیں۔ ایسے ہی تو صمصام رحمہ اللہ نہیں پکارا کرتے تھے۔ ایسے ہی تو اللہ کا ولی نہیں تڑپ اٹھا تھا۔ وہ کہتے تھے:

تیرا گھر ویکھاں تیرا در ویکھاں
تیرے در وچ رکھ رکھ سر ویکھاں
جھتے اک نماز دی لکھ بن دی
اوتھے عمراں لنگان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوالے نس نس کے
اللہ پھیریاں پان نوں جی کردا

اللہ پاک نے فریادیں سنیں۔ اللہ نے پیارے گھر کی زیارتیں نصیب فرمائیں۔ علماء بیان کرتے ہیں۔ اس بابا جی کو اللہ کے ولی کو جنہوں نے اللہ پاک سے اس طرح گڑگڑا کر مانگا تھا۔ غالباً علماء سے سنا ہے۔ ہم نے تو اس بزرگ کی زیارت بھی نہیں کی ہے۔ ان کے ہم عصر علماء سے سنا ہے۔ اللہ نے ان کی ایسی دعا قبول کی کہ ان کو چھتیس بار اپنے گھر بلایا ہے۔ اس بابا جی صمصام رحمہ اللہ کا جب آخری سفر تھا۔ تو وہاں رب سے لاڈ کرتے ہیں۔ اللہ سے پیار کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں؟

بڈھا بدن ہویا کمایا نئیں جانا
اے جہازاں دا خرچہ بنایا نئیں جانا
اللہ شاید میتھوں ہن آیا نئیں جانا

اللہ پاک سے کس طرح لاڈ کرتے ہیں؟ کس طرح پیار کر رہے ہیں؟ آخری بات کیوں کرتے ہیں؟

اللہ آپے ای میرے اتے احسان کر دے
میرے مکے رہن دا سامان کر دے
حکومت رعایا نوں اعلان کر دے
بھئی اس نوں نہ کڈیو
ایدھے توں جایا نئیں جانا
بڈھا بدن ہویا کمایا نئیں جانا
اے جہازاں دا خرچہ بنایا نئیں جانا

پہلے جب چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے تھے۔ تو وہ پیار اور محبت سے کبھی لا الہ الا اللہ پڑھتے، کبھی انّا اعطینك الكوثر کی سورتیں یاد کرتے۔ بہنیں اپنے بھائیوں کو لوریاں دیتیں۔ قل هو الله یاد کرواتیں۔ وقت گزرتا گیا۔ پھر وہ وقت آیا۔ جب بہنیں لوریاں دیتیں اور کہتیں۔ میرے بھائی کہو:

ربّا روشن کر میرے سینے نوں

یہ لونگ گواچے کا دور تو اب چلا ہے۔
جب ہم جواں ہوں گے نجانے کون سے قبرستان ہوں گے۔

یہ دور تو اب آیا ہے۔ میں پہلے دور کی باتیں کر رہا ہوں۔ جب اللہ رسول ﷺ یاد تھے۔ اس وقت بہنیں بھائیوں کو سبق دیتیں تھیں کہ میرے بھائی کہو!

ربّا روشن کر میرے سینے نوں

کدے لے چل مکے مدینے نوں
سوہنا مکہ شہر نرالا اے
جتھے جمیا کملی والا اے
جی کردا اے اوتھے رہنے نوں
ربّا روشن کر میرے سینے نوں
کدے لے چل مکے مدینے نوں

یہ میں نے خود بنایا تھا۔ وقت کافی ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ﴾ (الاعراف: ۱۳۳)

سامعین محترم! واجب الاحترام میرے بزرگو! بھائیو! دوستو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں تشریف فرما خطبہ ساعت فرمانے والی معززات، مکرمات میری اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے کاروبار چھوڑ کر آنے والو! مصروفیات ترک کر کے آنے والو! اللہ پاک اس فرماں برداری کے جذبے کو اپنی رضا ورحمت کے واسطے قبول فرمائے۔ آمین! جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے گزارے گئے لمحات اللہ پاک ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے اور ان بابرکت گھڑیوں کی برکت سے اللہ پاک جنت کا داخلہ آسان فرمائے۔ آمین

تمام قسم کی حمد وثناء، بڑائی، کبریائی، یکتائی، تنہائی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے ہے۔ جو ساری دنیا سے زبردست ہے۔ ساری دنیا اس کے سامنے زیردست ہے۔ وہ اللہ پاک جو ساری کائنات سے شاہ زور ہے۔ ساری کائنات اس کے سامنے کمزور ہے۔ جو دنیا بنانے میں بھی کسی کا محتاج نہیں اور دنیا کا نظام چلانے میں بھی کسی کا محتاج نہیں، دنیا بنانے والا بھی اکیلا اور دنیا کا نظام چلانے والا بھی اکیلا ہے۔ اس قدر عظمت والی ذات ہے کہ قرآن پاک نے بتایا ہے۔ سمندر، ندی، نالے، نہروں، دریاؤں کا پانی سیاہی بن جائے اور روئے زمین کے درخت قلمیں بن جائیں۔ جن، انسان، فرشتے سب اللہ پاک کی تعریفات

کے کلمات لکھنے بیٹھ جائیں، سیاہی ختم ہو جائے، قلمیں ٹوٹ جائیں لیکن اللہ پاک کی تعریفات کے کلمات کبھی ختم ہونے والے ہی نہیں۔

بے شمار درود وسلام پیغمبر کونین، فخر دو عالم، فخر انسانیت، رہبر وراہنما، مقتدا وپیشوا، محسن انسانیت جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔ جس محبوب کو اللہ پاک نے ہمارے لیے رہبر بنایا، راہنما بنایا، مقتدا بنایا اور پیشوا بنایا ہے۔

حضرات اللہ پاک کی حمد وثنا اور نبی پاک ﷺ پر درود وسلام کے بعد اس وقت جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ ذوالجلال نے دنیا پر آنے والی مصیبتیں، دکھ، پریشانیاں جو ہیں۔ ان پریشانیوں کی اس میں وجہ بیان کی ہے کہ آئے روز نئی مصیبتیں، آئے روز نئے نئے مسائل جو ہم پر مسلّط ہو رہے ہیں۔ آخر یہ کیوں ہوتے ہیں؟ جبکہ اللہ پاک رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے بخشن ہار بھی ہے، مہربان بھی ہے، اس قدر مہربان ہے کہ اتنی جلدی غصہ نہیں آتا، جتنی جلدی اپنے بندوں پر ترس آ جاتا ہے۔ ساری کائنات کی ماؤں کا پیار مل جائے، ماؤں کی ممتا مل جائے، ماؤں کی شفقتیں مل جائیں، کل کائنات کی ماؤں کا پیار بھی مل کر میرے اللہ کے پیار کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اپنے بیٹے کی خاطر رات کو جاگنے والی ماں، اپنی اولاد کی خاطر بھوکی اور پیاسی رہنے والی ماں، اپنی اولاد پر اپنی جان نچھاور کرنے والی ماں۔ پھر یہ ایک ماں نہیں بلکہ ساری دنیا کی مائیں جو ہیں۔ ان کی ممتا مل جائے، پیار مل جائے، شفقت مل جائے، رحمت مل جائے، محبت مل جائے تو اللہ پاک کی محبت کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ پاک ان سے کئی گنا زیادہ کریم ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے جب اللہ پاک اتنا زیادہ رحیم ہے اتنا مہربان ہے تو پھر بندوں پر اتنی پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟ اتنی مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟ اللہ اکبر کبیرا۔ تم نے دیکھا ہوگا وہ ماں جو بچے کی خاطر رات کو جاگتی ہے۔ وہ ماں جو بچے کی پیشاب والی جگہ پر رات گزار دیتی ہے۔ مگر بچے کو خشک جگہ پر سلاتی ہے۔ خود لسی، پانی پر گزارا کر لیتی ہے۔ مگر اس کو دیسی گھی کھلاتی ہے خالص دودھ پلاتی ہے۔

کبھی کبھی بچے سے ایسی زیادتی ہو جاتی ہے، کبھی کبھی بیٹا کوئی ایسی بے وقوفی کر بیٹھتا ہے کہ وہ ماں تھپڑ مارنے کے لیے بھی تیار ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ دو چار تھپڑ مار کر وہی ماں سینے سے لگا کر منہ چومتی ہے۔ پیار کرتی ہے۔ جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ پھر بچے کو میٹھی میٹھی چیزیں کھلاتی ہے۔لیکن ماں کی ممتا میں فرق نہیں آیا۔حضرات اگر بچہ ستائے تو ماں ایک دو تھپڑ مار دیتی ہے۔تو کیا خیال ہے؟ جب بندہ زیادتیاں کرتا ہے، جب بندہ حدیں تجاوز کرتا ہے تو رب کو کیا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ مچھر بھیج کر آدمیوں کا دماغ ٹھیک کر دے، وہ تیرا میرا دماغ ٹھیک کرنے کے لیے جھٹکے لگاتا ہے، وہ ہمیں بتاتا ہے کہ بندے بندہ بن کر رہو، تم کیا چیز ہو؟

تمہاری ساڑھے پانچ من کی لاش کو میں چھوٹے سے مچھر سے ہلا سکتا ہوں۔تمہارا دماغ میں ٹھکانے پر لگا سکتا ہوں اور یاد رکھنا! اللہ پاک نے دنیا میں کوئی چیز بے کار پیدا نہیں کی۔ قرآن نے بتایا ہے:

﴿مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ (آل عمران: ۱۹۱)

کسی چیز کی افادیت ہمیں سمجھ آئے نہ آئے، یہ ایک الگ بات ہے مگر قرآن کہتا ہے۔ اللہ پاک نے کوئی چیز بھی بے مقصد پیدا کی ہی نہیں ہے۔فضول پیدا کی ہی نہیں ہے۔

لقمان حکیم رحمہ اللہ کو اللہ پاک نے بڑی دانائی بخشی تھی، ایک دن ان کو بھڑ نے کاٹ لیا۔ ان کو بڑا غصہ آیا۔ جیسے جیسے درد ہو تو کہیں۔ یا اللہ اس نامراد کو کیوں پیدا کر دیا ہے؟ یہ تو تیرے بندوں کو تنگ کرتا ہے۔ اس کا مقصد بھی کوئی نہیں ہے۔ اب بٹیرے ہیں ان کا فائدہ ہے، تیتر ہیں ان کا فائدہ ہے۔مگر اس کا کیا فائدہ ہے؟ اے مولا! اسے ایسے ہی پیدا کر دیا ہے تکلیف کی وجہ سے بے ساختہ زبان سے یہ جملہ نکل گیا۔ کچھ وقت گزرا ایک دفعہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ایک حکیم دوا بیچ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے میرے پاس ایک ایسا شاندار سرمہ ہے۔ جو ایک بار لگاؤ گے تو دوبارہ ضرورت محسوس نہ ہوگی، آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی، آنکھ کی بیماریاں ختم ہو جائیں گے۔

لقمان حکیم رحمہ اللہ نے جب سرمہ لگایا تو کچھ سکون محسوس ہوا۔ اس حکیم سے کہنے لگے یار ایک مہربانی تو کرو، مجھے یہ نسخہ تو سمجھا دو! اس میں کون کون سی تم نے چیزیں استعمال کی ہیں؟ اس کا نسخہ کیا ہے؟ اس کا فارمولہ کیا ہے؟ حکیم نے بتایا جناب میں نے اس میں فلاں چیز بھی ڈالی، میں نے شریں کا پانی ڈالا، آخر گنتے گنتے حکیم نے بتایا کہ میں نے اس میں خشک کیا ہوا بھڑ بھی ڈالا ہے۔ حکیم لقمان رحمہ اللہ یک دم چونک گئے۔ کہتے ہیں یا اللہ میں نے تو کہا تھا۔ یہ بے کار ہے، بے مقصد ہے۔ مگر اس کا استعمال تو دوا میں بھی ہو رہا ہے۔ فوراً اللہ پاک سے معافیاں مانگنے لگ پڑے کہ یا اللہ مجھے سمجھ نہیں آئی، میں نے تو سمجھا شاید یہ فضول ہے، بے کار ہے۔ مگر تیرے قرآن نے بتایا ہے:

﴿مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾

اللہ پاک نے کوئی بھی چیز بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں کی ہے۔

اب کسی کو مچھر لڑ جائے تو وہ رات کو خارش کرتا ہے۔ اور ساتھ کہتا ہے اللہ نے مچھر کو تو ایسے ہی پیدا کر دیا ہے۔ اس مچھر کا کون سا کوئی فائدہ تھا؟ مگر اس کا بڑا فائدہ ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ تم لاہور جا کر دیکھو! اس ڈینگی مچھر نے بڑی بڑی ڈینگیاں سیدھی کر دی ہیں۔ یقین کرو! اس ڈینگی نے بڑی بڑی ڈینگیاں سیدھی کر دی ہیں۔ اتنی ڈینگی تھیں کہ بازو بھی پورے نہیں چھپاتی تھیں۔ اتنی ڈینگیاں تھیں کہ شلواریں ان کی ٹخنہ سے اوپر ہوتی تھیں۔ آدھی پنڈلی ننگی نظر آتی تھی۔ اتنی بڑی ڈینگیاں تھیں کہ گریبان کھلے کھلے رکھتی تھیں۔ ان کا سارا سینہ نظر آ رہا ہوتا تھا۔ حضرات ایسی بگڑ گئی تھیں۔ ایسی ڈینگی ہوگئی تھیں کہ اس مچھر نے آ کر سب ڈینگیوں کو سیدھا کر دیا۔ اب انہوں نے بازو پورے سلوا لیے، شلواریں نیچے کر لیں۔ گلے ٹھیک کر لیے۔ کیوں؟ کہیں یہاں ڈینگی لڑ گیا تو کارخانہ خراب ہو جائے گا۔ یہاں ڈینگی لڑ گیا تو تب بیڑا غرق ہو جائے گا۔ اگر ٹخنوں پر ڈینگی لڑ گیا تو اس نے سیدھا قبرستان پہنچا دینا ہے۔ حضرات تم ڈینگی ڈینگی کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں ڈینگی نے کئی ڈینگیاں سیدھی کر دی ہیں۔

مالک کائنات کا قرآن سنو! اللہ ذوالجلال نے اپنے پیارے قرآن میں فرمایا:

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾

(آل عمران: ۱۹۱)

حضرات گرامی مالک کائنات نے اپنے پیارے قرآن میں فرمایا ہے۔ اے دنیا کائنات کے لوگو! اللہ پاک نے کوئی چیز بھی بے کار پیدا نہیں فرمائی۔ اللہ پاک نے کوئی بھی چیز بے مقصد پیدا نہیں فرمائی۔ ہر چیز کو بنانے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے، ہر چیز کو بنانے کا کوئی نہ کوئی راز ہے۔ لیکن دوستو! وہ بنانے والا جانتا ہے کون سی چیز کو اللہ پاک نے کس مقصد کے لیے بنایا ہے؟ بنانے والا جانتا ہے اللہ پاک نے کس چیز کے بنانے کا کیا مقصد رکھا ہے؟ مگر مجھے تمہیں سمجھ نہیں آئی۔ میری اور تمہاری سوچیں وہاں تک نہیں جا سکتیں۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے قرآن میں فرمایا:

﴿مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾

مالک کائنات کا قرآن بتا رہا ہے۔ اللہ پاک نے جو بھی بنایا ہے کسی نہ کسی مقصد کے لیے بنایا ہے۔ ہر چیز کے مقصد کو جانتا ہے تو صرف اللہ پاک جانتا ہے۔ ہر راز کو اللہ پاک جانتا ہے۔ اللّٰہ اکبر کبیرا۔ ہر کوئی نہیں جانتا بس اللہ پاک جانتا ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں اللہ سوہنیا آنے والی وباؤں سے اپنے بندوں کو بچا۔ آمین! لیکن دوستو! جب سر پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ ہمیں اس وقت تو اللہ بڑا یاد آتا ہے۔ اس وقت تو معافیاں مانگنا بڑی یاد آتی ہیں۔ اس وقت اللہ پاک سے ڈرنا بڑا یاد آتا ہے۔ مگر جب بیماریاں چلی جاتی ہیں۔ پھر اللہ پاک کیوں بھول جاتا ہے؟ جب طوفان ٹل جاتا ہے پھر اللہ پاک کیوں بھول جاتا ہے؟ جب زلزلے ٹل جاتے ہیں پھر اللہ پاک کیوں بھول جاتا ہے؟ جب سیلاب ٹل جاتا ہے پھر اللہ پاک کی یاد سے غافل کیوں ہو جاتے ہو؟ آسانیوں میں بھی اللہ یاد ہو، امیری میں بھی اللہ یاد ہو، غریبی میں بھی اللہ یاد ہو، سفر میں بھی اللہ یاد ہو، حضر میں بھی اللہ یاد ہو، تندرستی میں بھی اللہ یاد ہو، بیماری میں بھی اللہ یاد ہو۔ اللّٰہ اکبر کبیرا۔

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًاo﴾

(الاحزاب : ۴۱-۴۲)

مالک ارض وسماء نے فرمایا: مجھے اکثر یاد رکھا کرو! کثرت سے مجھے یاد رکھا کرو! جب مصیبتیں سر پر پڑیں تب اللہ یاد آتا ہے۔ جب مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ پھر اللہ پاک کیوں یاد نہیں آتا؟ آسانیوں میں اللہ پاک کو کیوں نہیں یاد کرتے ہو؟ آسانیوں میں بھی اللہ پاک کو یاد رکھا کرو غریبی آتی ہے پھر تڑپ تڑپ کر اللہ پاک کو یاد کرتے ہو۔ مگر جب دولتیں آجاتی ہیں۔ دولت کا نشہ دماغ پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک کی نمازیں بھی بھول جاتی ہیں۔ اللہ پاک کا قرآن بھی بھول جاتا ہے۔ اللہ پاک کے گھر کے جمعہ کے خطبات بھول جاتے ہیں۔ جب دولت کا نشہ سوار ہو جاتا ہے پھر اپنے مالک کو یاد نہیں کرتے ہو، جب ایمرجنسی ایوارڈ میں داخل ہوتا ہے، اس وقت بڑا دل لگا کر اللہ پاک کو یاد کرتا ہے۔ مگر جب اللہ پاک اچھی صحت عطا کر دیتا ہے۔ پھر اللہ پاک کے دروازے پر آنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ اللہ پاک کے سامنے سر کو جھکانا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اللہ اکبر کبیرا۔

حضرات یہی بات تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آجاؤ! آجاؤ! اپنے خالق و مالک کو مناؤ! اپنے اللہ پاک کے سامنے سر کو جھکاؤ! ہر حال میں اللہ پاک سے اپنا تعلق جوڑ کر رکھا کرو۔ توڑ کر نہ رکھا کرو! جب تم اللہ ذوالجلال سے تعلق توڑ دیتے ہو۔ پھر اللہ پاک کو غصہ آتا ہے۔ پھر اللہ پاک کبھی زلزلہ بھیج دیتا ہے، کبھی سیلاب بھیج دیتا ہے، کبھی ڈینگی مچھر بھیج دیتا ہے، کبھی کوئی اور مصیبت بھیج دیتا ہے۔ کیوں؟ اللہ پاک تمہارا دماغ صحیح کرنا چاہتا ہے۔ کیوں؟ اللہ پاک کو بھول گئے ہو؟ کیا اللہ پاک کو تم نے کمزور سمجھ لیا ہے؟ آجاؤ! آجاؤ! اللہ پاک کو کمزور نہ سمجھا کرو! وہ شاہ زور مولا ہے۔ اس اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌo﴾ (البروج : ۱۲)

تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے، تمہارے اللہ کی پکڑ بڑی مضبوط ہے۔ کیوں کہاں لکھا ہے؟ اللہ پاک کے قرآن میں لکھا ہے۔ مالک کائنات نے فرمایا، مالک کائنات نے

بڑے بڑے باغیوں اور سرکشوں کا تذکرہ کر کے فرمایا، مالک ارض وسماء نے فرمایا۔ اے لوگو! ذرا توجہ فرماؤ! مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ لَقَدْ جَآءَ هُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ٥ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ٥﴾ (العنکبوت: ٣٩-٤٠)

یہ قرآن ہے قرآن اللہ پاک نے بڑے بڑے باغیوں کا اس میں ذکر کیا، اپنے آپ کو بڑے بڑے کھڑپینچ سمجھنے والے، اپنے آپ کو اللہ پاک کی زمین پر بڑے بڑے سمجھنے والے کہ ہم سے بڑا دنیا میں اور کون ہوسکتا ہے؟ ہماری پاور تک کون پہنچ سکتا ہے؟

بلکہ یہاں تک ایک بگڑا ہوا مغرور تھا، وہ تو کہنے لگ پڑا۔

﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى٥﴾ (النزعت: ٢٤)

اے لوگو! میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ وہ آسمان والا چھوٹا ہے۔ میں بڑا رب ہوں۔ اللہ پاک نے فرمایا یہاں پر بڑوں بڑوں نے میرا انکار کر کے دکھایا۔ اللہ جی پھر کیا ہوا؟ مالک کائنات نے فرمایا میں نے ان کی طرف پیغام بھیجے کہ ٹھیک ہو جاؤ! بندے بن جاؤ! اس طرح غرور نہ کرو، جب آدمی مچھرتا ہے تب اللہ پاک بھی مچھر بھیج دیتا ہے کہ جاؤ مچھر جا کر ان مچھروں کا مچھرا اتارو! تاکہ ان کو پتہ چلے کہ وہ رب کون ہے؟ اللہ کی طاقت کتنی ہے؟ اللہ پاک کی پاور کتنی ہے؟ سنو غرور نہ کیا کرو! ورنہ مچھر آ جائے گا۔ اللہ پاک کے سامنے جھک کر رہا کرو! اللہ پاک کے سامنے مٹ کر رہا کرو! اللہ پاک کے سامنے دب کر رہا کرو! اللہ پاک کے سامنے نیچے ہو کر رہا کرو! مالک کائنات نے بڑے بڑے باغیوں کا تذکرہ کر کے فرمایا:

﴿فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ﴾ (العنکبوت: ٤٠)

ان کے گناہوں کی وجہ سے ہم نے ان کو پکڑ لیا ہے۔ ان کے جرائم کی وجہ سے ان کو پکڑا

ہے۔ ان کی زیادتیوں کی وجہ سے ہم نے ان کو پکڑ لیا۔ انہوں نے میرے دین کی دھجیاں اڑائیں، انہوں نے میرے احکام کی نافرمانیاں کیں، انہوں نے میرے رسولوں کی نافرمانیاں کیں۔

﴿فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ﴾

ہم نے ان کی کرتوتوں کی وجہ سے ان کو پکڑلیا ہے، میری گرفت ان پر آ گئی۔ سنو!

﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا﴾ (العنکبوت: ٤٠)

اللہ پاک نے ان آیات میں اپنے عذابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اللہ پاک نے وہ عذاب جو قوموں پر مسلط کیے، کسی قوم پر اللہ پاک نے تیز ہوا چلائی، ایسی تیز ہوا چلائی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں بڑی بڑی لاشیں اس طرح گری ہوئی تھیں جس طرح کھجوروں کے درخت تنے سمیت گرے ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔

کبھی کبھی اللہ پاک نے ایک آواز پیدا کر دی، جس کو چیخ کہتے ہیں۔ ثمودیوں کی قوم پر چیخ پیدا ہوئی۔ وہ ایسی چیخ تھی، ایسی تیز چیخ تھی ان کے کلیجے پھٹ گئے، جگر پھٹ گئے، اندر کا نظام ہی درہم برہم ہو کر رہ گیا۔ کانوں کے پردے پھٹ گئے۔ بس اسی عذاب میں ہی اللہ پاک نے ان کو تباہ و برباد کر دیا اور کئی قوموں کے بارے میں اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہم نے ان پر پتھروں کی بارشیں کر کر کے ان کو ملیا میٹ کر دیا۔ اللہ میری توبہ۔ حضرات سنو! اللہ پاک کی جب گرفت آتی ہے، جب اللہ پاک کا قہر وغضب آتا ہے، جب اللہ پاک کی ناراضگی آتی ہے، جب اللہ پاک کی پکڑ آتی ہے، اللہ اکبر کبیرا۔ پنجابی میں کہتے ہیں:

''سکیاں نال کئی گلیاں بھی جل جاتی ہیں''

پھر کئی بے گناہ بھی عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سنو! مالک ارض وسماء نے فرمایا: رب کبریا نے فرمایا جن کو ہم نے پکڑا ہے، جن لوگوں پر ہم نے عذاب مسلط فرمائے۔

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ﴾ (العنکبوت: ٤٠)

ان پر ہم نے چیخ مسلّط کی:

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ﴾ (العنکبوت : ٤٠)

ان میں سے کچھ ایسے تھے، جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا ہے۔ وہ بھلا کون تھا؟ کس نے زمین میں دھنسایا تھا؟ تمہیں کچھ پتہ ہے؟ آ ؤ! قارون موسیٰ علیہ السلام کا قریبی رشتہ دار تھا۔ جب یہ غرق ہونے لگا، زمین میں غرق ہونے لگا تو فٹ بولا اور کہنے لگا۔ موسیٰ علیہ السلام تم نے اچھا نہیں کیا، مجھے بددعا دے کر غرق کرنے لگے ہو، میرے مال پر قبضہ کرنا چاہتے ہو، میری دولت اور میرے خزانے پر قابض ہونا چاہتے ہو۔ اللہ پاک کو غصہ آ گیا۔ فرمایا جبرائیل علیہ السلام جلدی کرو، اس کے جتنے بھی خزانے ہیں وہ بھی اس کے سر پر رکھ کر غرق کر دو، اس کی یہ بھی بھول دور ہو جائے کہ میرا موسیٰ علیہ السلام تیرے خزانوں کا لالچی نہیں۔ میں اپنے نبیوں کو جو چاہوں عطا کر دوں، تم کیا سمجھتے ہو؟ تم نے میرے نبی علیہ السلام کا انکار کیا ہے، مجھے غصہ آ گیا ہے۔ حضرات اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ﴾

ان میں سے کئیوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔

یہ قرآن میں اللہ پاک نے بتایا ہے کہ میرے پاس اتنی طاقتیں ہیں۔ میں آج بھی چاہوں تو زمین میں دھنسا دوں، تم نے دیکھا نہیں 2005ء میں بالاکوٹ کے علاقہ میں، مظفر آباد کے علاقہ میں کتنی کتنی بڑی بلڈنگوں والے حاکم اللہ پاک نے زمین میں دھنسا دیئے، کوئی دو دو منزلہ کوئی تین تین منزلہ بلڈنگیں زمین میں چلی گئیں۔ یہ اللہ پاک کا قرآن بتا رہا ہے۔ اللہ پاک کے پاس اتنی طاقتیں ہیں:

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا﴾

(العنکبوت : ٤٠)

اور ان باغیوں میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں؟ جن کو ہم نے غرق کر دیا ہے۔ جن میں سے سرفہرست اللہ پاک نے فرعون اور فرعونیوں کو غرق کیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ جس راستے سے جناب موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر جا رہے تھے۔ ان کے لیے اللہ پاک نے

دریا کے اوپر ہی سڑکیں بنا دیں۔ چلتے پانی میں اللہ پاک نے راستے بنا دیئے۔ موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر پار چلے گئے۔ فرعون نے دیکھا کہ راستہ بنا ہوا ہے۔ کہتا ہے جلدی کرو، موقع سے فائدہ اٹھاؤ، اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تم بھی چلو، جب یہ درمیان میں پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام کی قوم دیکھ کر کہنے لگی۔ حضرت جی ہم تو مر گئے، راستہ تو اللہ پاک نے ہمارے لیے بنایا تھا۔ مگر استعمال تو وہ بھی کر رہے ہیں۔ وہ تو ہمارے پیچھے آ رہے ہیں۔ آواز آئی اے موسیٰ علیہ السلام! گھبراؤ نہیں۔ جو عصا پہلے مارا تھا۔ جس سے میں نے راستے بنائے تھے۔ اب وہی عصا دوبارہ مارو! میں پانی کی روانیاں پھر جاری کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر عصا مارا تو اللہ پاک نے سڑکیں ختم کر دیں۔ پانی پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اپنی روانی میں آ گیا۔ مالک کائنات نے فرعون اور فرعونیوں کو غرق کر دیا۔ اس قرآن نے تذکرہ فرمایا ہے:

﴿وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا﴾

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اللہ سوہنیا تم تو بہت بڑے رحیم ہو، بہت بڑے کریم ہو، اے عرش والے پھر بھی کسی کو غرق کیے جا رہے ہو، کسی کو ہوائیں چلا کر مار رہے ہو، کسی کو چیخوں سے تباہ کر دیا ہے، کسی پر پتھروں کی بارشیں کر کے تباہ کیا ہے، کسی کو زمین میں دھنسا دیا ہے۔ اللہ سوہنیا تم تو رحیم ہو، تم تو کریم ہو، مگر یہ کیا معاملات ہیں؟ اللہ پاک کا قرآن جواب دے رہا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ۝﴾

(التوبہ: ۷۰)

اے لوگو! اللہ پاک نے ان پر ظلم نہیں کیا، نہ اللہ پاک ظلم کرنے والا ہے، نہ اللہ پاک کسی پر ظلم اور زیادتیاں کرتا ہے۔

﴿وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ۝﴾

بلکہ ان ظالموں نے اپنے آپ پر خود ہی ظلم کر لیا ہے۔ کیوں؟

انہوں نے اللہ پاک کے احکام کو ٹھکرایا، اپنے مالک کی مسلسل نافرمانیاں کیں، انہوں

نے اپنے خالق ومالک کی نافرمانیاں کی ہیں۔ اللہ پاک کے غضب کو ان ظالموں نے خود دعوت دی ہے۔ اللہ پاک کے عذابوں کو ان ظالموں نے خود دعوت دی ہے، یہ قوموں کی ہلاکتیں اور بربادیاں اللہ پاک نے اپنے قرآن میں بیان کیں۔ ایک قوم پر اللہ پاک نے پتھر برسائے تھے۔ سنو! کس طرح پتھر برسائے؟ اللہ کے نبی علیہ السلام ان کو دن رات وعظ کرتے رہے کہ اے لوگو! اپنے اللہ پاک کی طرف آ جاؤ، اپنے اللہ پاک کی عبادت سے روگردانی نہ کرو، اپنے اللہ پاک کی زمین پر بغاوت نہ کرو، اللہ ذوالجلال کے احکام کو نہ ٹھکراؤ، آؤ اللہ پاک کے سامنے جھک جاؤ۔ مگر انہوں نے مسلسل نافرمانیاں کیں، انبیاء علیہم السلام کے مسخرے اور مذاق اڑائے، اللہ پاک کو غصہ آ گیا۔ فرمایا تم میرے نبیوں کی باتیں سن کر اسے بجائے تسلیم کرنے کے آگے سے مذاق کرتے ہو، اللہ پاک نے فرمایا: اب تیار ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ، اب میرا قہر وغضب آنے والا ہے۔ اب تم میری رحمت کے حق دار نہیں رہ گئے، آسمان اللہ پاک نے بادلوں سے بھر دیا۔ کافی عرصہ ہو گیا تھا بارش نہیں ہوئی تھی، بارش کے لیے ترسے ہوئے تھے، گرم علاقہ تھا، پتھریلا علاقہ تھا، ترس رہے تھے کہ بارش آئے گی، موسم ٹھنڈا ہو جائے گا، ہوا چلے گی تو موسم میں تبدیلی آئے گی۔ جب انہوں نے آسمان پر کالی گھٹائیں دیکھیں، خوش ہو گئے اور کہتے کیا تھے؟ قرآن پاک نے نقشہ کھینچا ہے:

﴿هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ (المومن: ٢٤)

آسمان کی کالی کالی گھٹائیں اور بادل دیکھ کر کہتے ہیں۔ آج یہاں سے ٹھنڈی بارشیں نازل ہونی ہیں۔ یہاں ٹھنڈی ٹھنڈی رم جم رم جم بارش برسے گی، موسلا دھار بارش آئے گی، نہائیں گے، پکنک منائیں گے، موج مستی کریں گے۔ یہ سب نہانے کی تیاریاں کر کے باہر آ گئے۔ یہ الٹ پٹانگ چھلانگیں لگا رہے ہیں۔ کہتے ہیں آج موجیں ہو جائیں گی، آج خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ آج ہم موج مستیاں کریں گے۔ یہ تو ان کو پتہ نہیں تھا کہ آج مستیوں کا آخری دن آ گیا ہے۔

قرآن پاک نے بیان کیا ہے:

﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ o﴾

(المومن: ٢٤)

وہ تو نہانے کی تیاریاں کر کے باہر آئے تھے، مگر ان کو پتہ نہیں تھا کہ ان گھٹاؤں میں اللہ پاک کون سی چیز لے کر آئے ہیں؟ ان کالے بادلوں میں اللہ پاک کیا لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے سمجھا کہ پانی آئے گا، انہوں نے سمجھا کہ ٹھنڈی بارشیں آئیں گی، مگر جب سب تیاریاں کر کے باہر آ گئے۔ اللہ پاک نے فرمایا اس میں سے ہم نے پتھروں کی بارشیں کیں، کالے نوکیلے پتھر اللہ پاک نے برسائے۔ اللہ پاک نے اتنے پتھر برسائے، ان کے مکان گر گئے، یہ جو نہانے کے لیے باہر آئے تھے، یہ لچے، لفنگے آوارہ اللہ پاک کی عبادت سے منہ موڑنے والے، شرابیں پینے والے، اللہ پاک کی ذات وصفات میں صبح وشام شرک کرنے والے، اللہ پاک کے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو پس پشت ڈالنے والے، جو یہ بدکردار انسان تھے۔ اللہ پاک نے پتھر برسا برسا کر اس قوم کو تباہ وبرباد کر دیا ہے۔ اللہ سوہنیا کیوں برباد کیا ہے؟ آواز آئی:

﴿فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ o﴾

(التوبہ: ٧٠)

مالک کائنات نے فرمایا ہم نے ظلم نہیں کیا، ہم نے کوئی زیادتیاں نہیں کیں۔ بلکہ ان بدنصیبوں نے خود اپنے آپ پر زیادتیاں کی ہیں، اپنی جانوں پر خود ظلم کیا ہے۔

مسلمانو ذرا غور فرماؤ! اللہ پاک کے پاس اتنی طاقتیں ہیں۔ اللہ پاک کے پاس اتنی پاوریں ہیں۔ اللہ پاک کو کمزور نہ سمجھا کرو، وہ میرا مولا شاہ زور ہے، اس کی طاقتیں آج بھی اسی طرح موجود ہیں، جس مالک نے اعلان فرمایا ہے:

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ o﴾ (البروج: ١٢)

اس پاورفل ذات کے پاس آج بھی اتنی پاوریں ہیں، وہ چاہے تو لاکھ پتی کو ککھ پتی بنا

دے، وہ چاہے تو لکھ پتی کو لکھ پتی بنا دے۔ وہ چاہے تو ریڑھیاں لگانے والوں کو ملوں اور فیکڑیوں کا مالک بنا دے، وہ چاہے تو کارخانوں کے مالکوں کو مزدوریاں کرنے پر مجبور کر دے۔ اس کے پاس اتنی پاوریں ہیں اور مالک کائنات نے فرمایا:

﴿اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ٥﴾ (ابراھیم: ۷)

لوگو! میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ اللہ پاک کا قرآن سنتے جاؤ! مالک کائنات نے اپنے قرآن میں پہلی بربادشدہ قوموں کے تذکرے فرمائے اور اللہ پاک نے بتایا۔ لوگو! جب کوئی بندہ میری بغاوت کرتا ہے، جب کوئی بندہ میری طاقت کو للکارتا ہے، جب کوئی بندہ میری غیرت کو للکارتا ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں پھر میں اپنی طاقت دکھا دیتا ہوں اور وہ طاقت بھی ایسے انداز میں دکھاتا ہوں کہ بڑی بڑی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، بڑی بڑی عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ یارو! کہاں یہ پانچ من کا انسان ہے اور کہاں وہ چھوٹا سا مچھر ہے؟ جس کا وزن بھی کوئی نہیں ہے، کوئی ہے جو مچھر کا وزن کرے؟

یہ چھوٹا سا مچھر ہے جو جاتے جاتے آہستہ سا کاٹ کر جاتا ہے۔ مگر انسان کو چارپائی پر لٹا دیتا ہے۔ یا اللہ یہ کیوں ہے؟ فرمایا یہی تو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں، میری طاقت دیکھو، میری پاور دیکھو، میں چاہوں تو ابابیلوں سے ہاتھیوں کو مروا دوں، میں چاہوں تو مچھر سے انسان مروا دوں۔ ایک بڑا بگڑا (مچھرا) ہوا تھا۔ نام اس کا نمرود تھا، وہ بھی بڑی بڑی باتیں کرتا تھا، کہتا تھا مجھ جیسا کون ہوسکتا ہے؟ میرے پاس اتنا پیسہ ہے، اتنی دولت ہے، اتنے میرے پاس آدمی ہیں۔ جس کو چاہوں اٹھوا دوں، جس کو چاہوں مروا دوں۔ میرے پاس بڑی پاور ہے، میرے پاس بڑی طاقت ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا اچھا بگڑ گئے ہو۔ اللہ پاک نے ایک مچھر کو حکم دیا۔ اس کے ناک کے راستے میں سے داخل ہو جاؤ، نمرود نے لمبا سانس لیا تو وہ مچھر اندر چلا گیا۔ مچھر نے جا کر دماغ میں پر مارنا شروع کر دیئے۔ جب مچھر حرکت کرے تو نمرود کے دماغ میں خارش ہونے لگ پڑے۔ درباریوں کو کہنے لگا یار یہاں آہستہ آہستہ مارو! جیسے جیسے نمرود کو مار پڑے تو اسے سکون ہونے لگ جائے، ایک دن کہنے لگا یار

تھوڑا سا زور اور لگاؤ! جو نمرود کو آہستہ مارے، نمرود اس کو ڈانٹے کہ تمہارے بازوؤں کو فالج ہوا ہے۔ زور لگاؤ! جیسے اس کو زور سے جوتا پڑے تو نمرود کو سکون ہو جائے۔ اللہ پاک اس کے دماغ کو صحیح کر رہا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے اے ظالم! تمہارا مچھر یا پن میں نے اسی مچھر سے اتروانا ہے۔ آ جاؤ! آج بھی اپنے خالق و مالک سے ڈر جاؤ۔ قرآن سن لو! قرآن کا پیغام کیا ہے؟ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ٥﴾

(الاعراف: ٩٦)

مالک کائنات نے فرمایا اگر یہ گاؤں اور شہروں والے، اگر یہ میرے بندے ایمان والے بن جائیں، بے ایمانیاں چھوڑ کر ایمان دار بن جائیں، عیاشیاں، بدمعاشیاں چھوڑ کر مجھ سے ڈرنے والے بن جائیں۔ ﴿وَ اتَّقَوْا﴾ پرہیز گار بن جائیں، ﴿وَ اتَّقَوْا﴾ حرام چھوڑ دیں، ﴿وَ اتَّقَوْا﴾ جھوٹ چھوڑ دیں۔

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا﴾ اللہ اکبر کبیرا۔

اگر یہ دنیا کے لوگ مخلص اور مومن بن جائیں، ملاوٹیں چھوڑ دیں، جھوٹ بولنے چھوڑ دیں، دونمبریاں چھوڑ دیں، غداریاں چھوڑ دیں، میری ذات وصفات میں میرے بندوں کو شریک کرنا چھوڑ دیں۔ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾

اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا:

﴿لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾

اگر یہ ایمان دار بن جائیں، مجھ سے ڈر جائیں۔ اللہ جی پھر کیا ہوگا؟ اللہ پاک نے فرمایا پھر آسمانوں کی اور زمینوں کی برکتوں کے دروازے کھول دوں گا۔ آسمان کی برکات کے بھی

دروازے کھول دوں، زمین کی برکات کے بھی دروازے کھول دوں، اتنی میں خوش حالیاں عطا کر دوں کہ میں دنیا کی محتاجی ختم کر دوں، دنیا کی ٹینشن ختم کر دوں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ مگر جب یہ میری یاد سے غافل ہو کر زندگی گزارتے ہیں، میری نعمتیں کھا کر، میرا اناج کھا کر، میرا پھل کھا کر پھر میری ذات وصفات میں شرک کرتے ہیں۔

پیدا میں نے کیا ہے مگر مشکل کشاء میری مخلوق کو سمجھتے ہیں، پیدا میں نے کیا ہے مگر دیگیں مخلوق کے نام کی پکاتے ہیں، پیدا میں کروں، تندرستیاں میں عطا کروں۔ مگر بکرے، بچھڑے اور سرخ مرغ بزرگوں کے نام کے دیتے ہیں۔ جب میری نعمتیں کھا کر میری ذات وصفات میں شرک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو پھر مجھے غصہ نہ آئے تو کیا آئے؟ **سبحان اللہ، سبحان اللہ۔**

مولانا شیخوپوری رحمہ اللہ کی میں نے تمہیں بات سنائی ہے۔ وہ کہتے ہیں ایک بچی نے مرغی کو پکڑا اور اس کو مار رہی ہے، وہ مرغی کائیں کائیں کر رہی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا بیٹی اس کو کیوں مار رہی ہو؟ یہ بے زبان ہے۔ کہتی ہے مولوی جی آپ کو نہیں پتہ یہ بڑی کمینی ہے۔ دانہ ہمارے گھر سے کھاتی ہے، گند ہمارے گھر کرتی ہے۔ مگر انڈے ہمسایوں کے گھر جا کر دیتی ہے۔ اسے چاہیے تھا یہ ہمارے گھر انڈہ دے کیوں؟

جس دا کھایئے اس دا گایئے

مولانا شیخوپوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اے لوگو! سنو جس کا کھاؤ، اس کا گاؤ۔ یہ فصلیں کون پکاتا ہے؟ بارشیں کون برساتا ہے؟ جب بکرا دینا ہو تو پھر وہ کس کے نام کا حق بنتا ہے؟ مرغا دینا ہو تو کس کے نام کا ہو؟ اے لوگو! مالک اللہ پاک ہے۔ حق دار اللہ پاک ہے۔ مسلمانوں سمجھا کرو، غور کیا کرو۔ جب بندہ ظلم اور زیادتیاں کرتا ہے۔ پھر اللہ پاک کو غصہ آ جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک کی غیرت کو بھی جوش آ جاتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝﴾

(التوبہ: ۷۰)

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو! ہم کسی پر ظلم اور زیادتیاں نہیں کرتے، لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ میرے عذاب کا اپنے آپ کو خود شکار کر لیتے ہیں۔ لوگ جان بوجھ کر ایسے ایسے جرائم کرتے ہیں۔ ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں۔ پھر مجھ کو بھی غصہ آ جاتا ہے۔ اب سنتے جاؤ! بنی اسرائیل کی ایک قوم پر عذاب آیا تھا۔ عذاب کیا تھا؟ اللہ پاک نے ان کے چہرے مسخ کیے، چہرے ہی اللہ پاک نے بدل دیئے، شکلیں ہی بدل دیں۔ کیسے؟ پہلا پارہ اور سورۃ البقرہ ہے۔

﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۝﴾ (البقرہ: ٦٥)

تم کبھی ترجمہ بھی پڑھا کرو تا کہ پتہ چلے آیت ہمیں کیا بتا رہی ہے؟ قرآن پاک کی آیت ہمیں کیا سبق دے رہی ہے؟ فرمایا بنی اسرائیلیو! تم جانتے ہو، کن کو؟ وہ لوگ جنہوں نے ہفتے والے دن زیادتی کی، جنہوں نے ہفتہ والے دن سبت کے قانون کو توڑا، سبت کا قانون کیا ہے؟ اللہ پاک نے ان یہودیوں کو روکا تھا، بنی اسرائیلیوں کو روکا تھا، فرمایا ہفتہ والے دن صرف اللہ اللہ کرنی ہے، کاروبار نہیں کرنا، ہفتہ والے دن بندگی کرنی ہے، کاروبار نہیں کرنا، تمہیں بھی اللہ پاک نے روکا ہے، جمعہ والے دن دوکان نہیں کھولنی، وہ اللہ پاک کیسا مہربان ہے؟ آخری نبی ﷺ کی امت پر کتنا مہربان ہے؟ اپنے کملی والے کی امت پر میرا مولا کتنا مہربان ہے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں، پہلے بھی کاروبار کرو، بعد میں بھی کاروبار کرو، بس جمعہ کے وقت میری بارگاہ میں حاضری لگوا جایا کرو، جتنا مرضی کاروبار کرو، میں تمہیں کاروبار سے نہیں روکتا، ملازم ملازمت کرے، دوکان دار دوکان چلائے، زمین دار ہل چلائے، جمعہ سے پہلے بھی محنتیں کرو، بعد میں بھی محنتیں کرو، لیکن!

﴿اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾ (الجمعه: ٩)

مالک کائنات نے فرمایا: رب کبریا نے فرمایا: اے ایمان والو! جمعہ والے دن جب جمعہ

کی اذان ہو جائے، جب تمہیں جمعہ کے لیے بلایا جائے تو پھر کاروبار چھوڑ دیا کرو، خرید وفروخت چھوڑ دیا کرو، اپنی مصروفیات چھوڑ دیا کرو:

﴿فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾

اللہ کے ذکر کی طرف چلے آؤ، اللہ کی بندگی کی طرف چلے آؤ، اللہ پاک کے گھر جمعہ پڑھنے کے لیے چلے آؤ۔

﴿وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾

چھوڑ دو کاروبار، چھوڑ دو اپنی مصروفیات، اپنی ساری کاروباری مارکیٹیں بند کر دیا کرو، اللہ پاک کے گھر میں چلے آؤ۔

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ﴾ (الجمعہ: 10)

جب نماز مکمل ہو جائے، جب جمعہ پڑھ لو، نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

﴿فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ﴾

پھر پھیل جاؤ زمین پر۔

﴿وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾

پھر میرا فضل تلاش کرو، پھر کریانہ کا کاروبار کرو، کپڑے کا کاروبار کرو، موبائلوں کا کاروبار کرو، ملازمت کرو، ہل چلاؤ۔ اللہ پاک نے فرمایا: پھر میرا رزق تلاش کرو، میرا فضل تلاش کرو، جب اس طرح کاروبار کرو گے، پھر یہ آنے والا رزق اللہ پاک کا فضل بن کر آئے گا۔ جب حرام زادیاں کرو گے، جب نمک حرامیاں کرو گے، اللہ پاک کی بغاوت کرو گے، پھر یاد رکھنا بظاہر تو ٹکے نظر آئیں گے، پیسہ نظر آئے گا، مگر چونکہ اس میں اللہ پاک کی بغاوت کی ہے۔ پھر وہ تمہارے لیے فتنہ اور آزمائش بن جائے گا۔ جو تمہاری دنیا تباہ کر دے گا، تمہاری آخرت تباہ کر دے گا۔

حضرات آخری محبوب کی امت پر اللہ پاک کا کتنا بڑا کرم ہے؟ فرمایا: پہلے بھی کاروبار کرو، بعد میں بھی کاروبار کرو، مگر جمعہ کے وقت مسجد میں آؤ۔ اب ایک آدمی بولا اور کہنے لگا۔

مولوی صاحب قرآن نے کہا ہے۔ چلے آؤ، دوڑے آؤ! اس لیے میں دوڑ کر ہی آتا ہوں۔ مگر ملتی مجھے دوسری رکعت ہی ہے۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگا ہم دوکان بند ہی اس وقت کرتے ہیں۔ جب نماز کی تکبیر ہو جائے۔ سبحان اللہ! کیسا عاشق رسول ﷺ ہے؟ اس کی باتیں سنیں تو اس طرح لگتا ہے جیسے یہ عشق نبی ﷺ میں گھٹنوں تک ڈوبا ہوا ہے۔ یہ اولیاء کے پیار میں غرق ہوا ہے۔ مگر نماز پڑھنے کا وقت نہیں، آئے گا تو بس اپنے آپ کو دکھانے کے لیے ہی آئے گا۔ ہاں ہاں میں نے ایسے ایسے بھی لوگ دیکھے ہیں۔ جو پندرہ پندرہ، بیس بیس، تیس تیس میل کا سفر طے کر کے جمعہ میں قرآن سننے کے لیے پہلی صف میں پہنچے ہوتے ہیں اور ایسے ایسے بدنصیب بھی دیکھے ہیں جن کی مسجد کے پڑوس میں دوکان ہے۔ مگر دوکان سے تب اٹھنا ہے جب دوسرا خطبہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس قدر عقل پر پردہ ہے۔ اس قدر ظالم کے نصیب سوئے ہوئے ہیں۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا۔

یہود کو اللہ پاک نے روکا کہ ہفتہ والے دن کاروبار نہیں کرنا ہے ان کا سب سے بڑا کاروبار بھلا کیا تھا؟ وہ مچھلیوں کا کاروبار تھا۔ اللہ پاک نے اب ان کی آزمائش کرنی تھی۔ ادھر سے اللہ پاک نے ان کو روکا کہ ہفتہ والے دن کاروبار نہیں کرنا، مچھلیاں نہیں پکڑنی۔ اب آزمائش اللہ پاک کی طرف سے آئی، ادھر سے اللہ پاک نے دریا، سمندر کی سطح پر مچھلیاں ہی مچھلیاں کر دیں۔ وہ مچھلیاں جب حرکت کریں تو ان کے منہ میں پانی آ جائے۔ کہیں یار دیکھو کتنی بڑی مچھلی ہے؟ وہ بیس کلو کا دانہ جا رہا ہے۔ اس کی سیل کافی ہو جانی تھی۔ جب ان کے منہ میں پانی آیا تو کہنے لگے یار اب کیا کریں؟ اللہ پاک نے تو ہمیں روکا ہے۔ مگر آج تو مچھلیاں ہی مچھلیاں ہیں۔ کہنے لگے یار مچھلیاں پکڑو، رب سے پھر دیکھا جائے گا۔

اے جگ مٹھا تے اگلا کنے ڈٹھا

بعد میں دیکھا جائے گا۔ جب دنیا دوزخ میں جائے گی تو ہم بھی چلے جائیں گے، یہ کون سی بڑی بات ہے؟ انہوں نے کہا یار چلو ہم پوری مخالفت نہیں کرتے، بس تھوڑا بہت حساب لگا لیتے ہیں۔ وہ کیا؟ کہنے لگے یار دریا کی سائیڈوں پر بڑے بڑے تالاب بناؤ، پھر جال میں

مچھلیاں پھنسا کر ان تالابوں کی طرف بھیج دینا، ہم مچھلیاں جال میں پھنسا کر ہفتہ والے دن اس تالاب میں کر دیا کریں گے اور اتوار کو پکڑ لیا کریں گے۔ انہوں نے سمجھا کہ ہم بڑے چالاک ہیں۔ ہم بڑے عقل مند ہیں، ہم بڑے دانا ہیں۔ ہماری عقل کے کیا کہنے ہیں؟ ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ ہم تو اللہ پاک کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔ انہوں نے مچھلیاں پھنسا پھنسا کر تالاب میں جمع کر لی ہیں۔ مچھلیاں اکٹھی ہو گئیں۔

اللہ پاک بھی دیکھ رہا ہے۔ یہ بدنصیب کیا کر رہے ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا: میں نے تو روکا تھا، ہفتہ والے دن کاروبار نہیں کرنا، ہفتہ کو مچھلیاں نہیں پکڑنا، مگر انہوں نے پھر بھی چال بازیاں کرنا شروع کر دی ہیں۔ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۝﴾ (البقرہ: 65)

آؤ مسلمانوں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کان تو پکڑا ہے مگر الٹا کر کے پکڑا ہے۔ یہ رب کو دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ اللہ پیارے سے فریب کرنا چاہتے تھے، اپنے آپ کو بڑے عقل مند سمجھتے تھے۔ اپنے آپ کو بڑے پڑھے لکھے سمجھتے تھے۔ کہتے ہیں ہم ہفتہ کو نہیں پکڑیں گے۔ اتوار کو پکڑیں گے۔ مگر ہفتہ والے دن مچھلیاں گھیر کر تالاب میں کر دیتے تھے۔ کیوں بھئی نافرمانی کی یا نہیں؟ اللہ جی پھر کیا ہوا؟ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ انہوں نے جب اپنی چالاکی دکھائی تو آخر میں بھی رب تھا۔ میرے پاس بھی پاور تھی۔ اللہ جی ہوا کیا؟ اللہ پاک نے فرمایا میں نے عرش بریں سے اعلان کیا:

﴿فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۝﴾

اے میرے حکم کی نافرمانی کرنے والو! تم اس قابل نہیں کہ تمہاری شکلیں انسانوں جیسی رہ جائیں۔ جاؤ بندر بن جاؤ:

﴿قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ۝﴾

ذلیل وخوار ہو جاؤ۔ اللہ پاک نے ان ظالموں کی شکلیں بھی بندروں کی بنا دیں۔ اللہ

میری توبہ! منٹوں، سیکنڈوں میں چہرے بدل گئے، بڑے بڑے بال جسم پر آ گئے، دو دو فٹ لمبی دم لگ گئی۔ جگہ جگہ رو رہے ہیں۔ عقلیں ان کی انسانوں والی ہیں، سوچیں ان کی انسانوں والی ہیں۔ کیوں؟ اللہ پاک بتانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے میرے احکام کی نافرمانی کی اور میں اللہ کی پکڑ آ گئی۔ یہ اللہ پاک کی گرفت آ گئی ہے۔

﴿فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۝﴾

اللہ پاک نے ان قوموں پر عذاب بھیجے جنہوں نے اللہ پاک کے احکام سے منہ موڑا، جنہوں نے اللہ پاک کی نافرمانیاں کیں۔ اللہ اکبر کبیرا میں عرض کر رہا ہوں۔ ہر حال میں اپنے اللہ پاک سے تعلق جوڑ کر رکھا کرو، توڑ کر نہ رکھا کرو، جب ماں کی لاش پڑی ہوتی ہے، باپ کا جنازہ پڑا ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے، پھر مہینہ مہینہ تسبیح، سپارے، ذکر اذکار اور نمازیں پڑھتا رہتا ہے۔ مگر جب ماں اور باپ کے مرنے کے بعد مہینہ گزر جاتا ہے۔ پھر وہی فیشن شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر وہی لش اور پش شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وہی سارا دنیا کا گندا اور کلچر اور وہی سارا بگاڑ اور وہی سارا گندہ ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ توبہ توبہ پکی توبہ کرو، سچی توبہ کرو اور میں ہر ماں باپ کو عرض کروں گا۔ آنے والی براتوں کے استقبال کے لیے اپنی خوبصورت نوجوان بیٹیوں کو پھولوں کی پتیاں دے کر کھڑا نہ کیا کرو کہ آنے والے باراتیوں اور آوارہ لڑکوں پر پھولوں کی پتیاں پھینکو، آنکھوں میں آنکھیں ڈالو، اور پھر بدترین اشارے کرو، غیرت مند بن جاؤ۔ اے مسلمانو! جب تم اس طرح کی حرکتیں کرتے ہو۔ پھر اللہ پاک کو عرش بریں پر غصہ آ جاتا ہے کہ تمہاری غیرت مر گئی ہے۔ تمہاری غیرت کا جنازہ نکل گیا ہے۔ ایسی حرکتیں نہ کیا کرو۔

مراثی بینڈ باجا بجا رہا ہے۔ لطیفے سنا رہا ہے۔ جگتیں سنا رہا ہے۔ یہ اس کو کیا دے رہا ہے؟ نوٹ دے رہا ہے۔ کیسے نوٹ دے رہا ہے؟ نئے نئے دے رہا ہے۔ مراثیوں سے اس کا رشتہ دیکھو! ان کو اس نے نوٹ میلا بھی نہیں دینا، پھٹا ہوا بھی نہیں دینا، ٹیپ لگا ہوا بھی نہیں دینا، فولڈ ہوا بھی نہیں دینا، مراثی کو نوٹ وہ دینا ہے جو بالکل ان ٹچ ہو، پریس سے نکل کر آیا

ہو اور گدھے کے کان کی طرح ہو۔ وہ مراثی کو دینا ہے۔ اس سے رشتہ داری کیا ہے؟ اس کی سب رشتہ داریاں ہی اس کے ساتھ ہیں۔ غصّہ نہ کرنا وہاں اس طرح پیسے پھینکے جاتے ہیں۔ جیسے اس کے ساتھ بڑا گہرا رشتہ ہے۔ اگر یہ رشتہ ٹوٹ گیا تو سمجھو دنیا بھی گئی اور آخرت بھی گئی۔ دوسری بات یہ ہے اس کو نوٹ میلا بھی نہیں دینا کہ کہیں یہ بددعا نہ دے دے۔ پیدا کرنے والی ماں اس سے پچاس روپے مانگے تو پہلے پچھلے جمعہ کا حساب مانگے گا۔ کہے گا ماں جو پچھلے جمعہ پچاس روپے لیے تھے۔ ان کا کیا کیا ہے؟ باپ نے خرچہ مانگا تو پہلے پچھلے سو روپے کا حساب مانگتا ہے۔ کہتا ہے ابّو جو پچھلے جمعہ سو لیا تھا۔ اس کا کیا لیا ہے؟

کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ اس نے اپنے کزن کی شادی پر روپے پھینکے ہوں اور بعد میں حساب بھی لیا ہو؟ مراثیوں سے حساب نہیں لیتا، ڈراموں والوں سے حساب نہیں لیتا، بینڈ باجے والوں سے حساب نہیں لیتا، اس ماں سے حساب لیتا ہے جس کے پاؤں میں جنت ہے۔ مراثیوں کو نئے نوٹ دیتا ہے ماں کو وہ نوٹ دیتا ہے جس کو چار ٹیپیں لگی ہوں اور پٹرول پمپ والے اس کو قبول نہ کرتے ہوں۔ یہ اس ماں کو دے گا۔ کس قدر مسلمانوں کی قسمت سو گئی؟ کس قدر تمہاری عقل کا جنازہ نکل گیا؟ میں اپنی بات نہیں کر رہا۔ اللہ پاک کا فضل ہے۔ ہم نے نہ اس طرح کا کبھی شوخا پن دکھایا، نہ کبھی ایسی شو والی بات کی ہے۔ لیکن میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے۔ مراثیوں پر بے تحاشہ پیسے پھینکتے جائیں گے اور اگر مولوی صاحب جیسا پانچ سو روپے کی بات کر دے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ فیسیں بڑھ گئی ہیں۔ کمیٹی گھر والے تنگ کرتے ہیں۔ پانچ سو روپے اور دو تو کہتا ہے۔ تم نے کیا کیا ہے؟ ہاں ہاں مولوی صاحب نے کیا کیا ہے؟ چند قرآن پاک کی آیات پڑھ دی ہیں۔ مولوی صاحب آپ نے کیا کیا ہے؟ کیا تو سب کچھ مراثیوں نے ہے۔ مولوی صاحب آپ نے تو زیادہ سے زیادہ دعا کر دی ہے۔ یا اللہ اس جوڑے کو سلامت رکھنا، اس جوڑے کو حج کروانا اور مولوی صاحب آپ نے کیا کیا ہے؟ کیا تو انہوں نے ہے۔ جنہوں نے لطیفے سنائے، جنہوں نے طوطیاں بجائیں، کیا تو سب کچھ انہوں نے ہے۔ مولوی صاحب آپ نے کیا کیا ہے؟ کس قدر غیرت کا جنازہ

نکل چکا ہے؟ جو دعا کر رہا ہے، جو قرآن پاک پڑھ رہا ہے۔ اس کو کہتا ہے تم نے کیا کیا ہے؟ جس نے طوطی بجائی ہے، اس پر ہزاروں پھینکے ہیں اور حساب بھی نہیں لیا۔ ایک جگہ پر روپے پھینک رہے تھے۔ میں نے ایک میراثی سے پوچھ لیا ہاں کتنے بنا لیے ہیں؟ کہنے لگا قاری صاحب پچیس ہزار ہو گیا ہے۔ کیسا عقل مند انسان ہے؟ یہ ان جیسا ہی ہے۔ جنہوں نے کہا تھا ہم ہفتہ کو مچھلیاں نہیں پکڑیں گے، اتوار کو پکڑ لیں گے، مچھلیاں تالابوں میں کر دیں، جب سارے تالاب بھر لیے، اوپر سے آواز آئی، تم اس قابل نہیں کہ تمہاری صورتیں انسانوں جیسی رہیں۔ چلو بندر بن جاؤ، اللہ پاک نے بندر بنا دیا۔ اللہ پاک نے شکلیں بگاڑ دیں اور اگلی آیت سنو!

مالک کائنات نے فرمایا:

﴿فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا﴾ (البقرہ: ٦٦)

اللہ سوہنیا یہ کیوں کیا ہے؟ آواز آئی میں نے آنے والی نسلوں کے لیے عبرت بنائی ہے۔ آنے والی قوموں کے لیے میں نے سبق رکھا ہے۔ آنے والی قوموں کے لیے عبرت بنائی ہے۔ اے سودی کاروبار کرنے والو! ڈر جاؤ، میری پاور آج بھی موجود ہے، اے جوا کھیلنے والو ڈر جاؤ، آج بھی میری پاور موجود ہے۔ اپنے گھروں میں کنجریوں کا راگ سننے والو، یورپ کی بدمعاشی دیکھنے والو، انڈیا کی فحاشی عریانی دیکھنے والو! میں کمزور نہیں ہوا آج بھی میری پاور موجود ہے۔ آج بھی میں کُنْ کا اشارہ کروں تو زلزلے برپا کر دوں، آج بھی کُنْ کا اشارہ کروں تو طوفان لے آؤں۔ آج بھی کُنْ کا اشارہ کروں تو سیلاب لے آؤں، آج بھی کُنْ کا اشارہ کروں تو مچھروں کی بھرمار کر دوں، میری طاقت آج بھی موجود ہے۔ اللہ ہمیں اپنی ناراضگی سے بچانا۔ آمین! اللہ اپنے قہر و غضب سے بچانا۔ آمین

لیجیے جناب اب آخری آیت سنو! مالک کائنات نے فرمایا:

﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ﴾ (الاعراف: ۱۳۳)

اللہ پاک نے اس آیت میں پانچ عذابوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ حضرات گرامی ان پانچ میں سے دو تو آج بھی نظر آ رہے ہیں۔ اس کی جھلکیاں آج بھی نظر آ رہی ہیں۔

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ۝﴾

(الاعراف : ۱۳۳)

یہ قرآن ہے۔ ذرا سنو! اللہ پاک نے ایک قوم کا تذکرہ فرمایا ہے۔ فرمایا ان پر ہم نے لگاتار پانچ عذاب نازل کیے۔ ان کے جرائم کی وجہ سے، ان کی غلطیوں کی وجہ سے، ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب آئے، پانچ عذاب سنو! کون سے آئے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ﴾

ان پر عذاب طوفان کی حالت میں بھیجا ہے۔ طوفان کا عذاب آیا۔

﴿وَالْجَرَادَ﴾

ٹڈیاں ہی ٹڈیاں پیدا کر دیں۔ گھروں میں ٹڈیاں، جیبوں میں ٹڈیاں، برتنوں میں ٹڈیاں، اتنی ٹڈیاں پیدا کیں، آوازاریاں ہی آوازاریاں بن گئیں۔

﴿وَالْقُمَّلَ﴾

اس کے دو معنی مفسرین رحمہم اللہ نے کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جوئیں پیدا کر دیں۔ جوئیں ہی جوئیں کر دیں۔ بالوں میں جوئیں، بچوں کے سروں میں جوئیں، عورتوں کے سروں میں جوئیں، بندوں کے سروں میں جوئیں، وہ بس خارش ہی کرتے رہیں۔ دن کو جوئیں ستاتی ہیں، رات کو مچھر تنگ کرتا ہے۔ ﴿وَالْقُمَّلَ﴾ کا معنی بعض نے مچھر کا کیا ہے۔ اللہ پاک نے مچھر پیدا کیے۔ جوئیں پیدا کیں۔ ہائے اللہ میری توبہ۔ یہ عذاب اللہ پاک نے ان نافرمانوں پر بھیجا تھا۔ ان کے جرائم کی وجہ سے عذاب آیا ہے۔ گھروں میں جا کر قرآن پاک پڑھا کرو! مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کا میں ترجمہ پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے بھی دو ہی معنی کیے ہیں۔ ﴿وَالْقُمَّلَ﴾ سے مراد جوئیں بھی ہیں، اس سے مراد مچھر بھی ہے۔ اس سے مراد ہر حشرات

الارض جو ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں اللہ پاک نے پیدا کیں۔ لیکن مضبوط معنی یہ بنتا ہے۔ اللہ پاک نے ایسی جوئیں پیدا کیں، جو ان کو ستائے جا رہی ہیں۔ ان کو سکون نہیں مل رہا، جوئیں تنگ کیے جا رہی ہیں۔ رات کو مچھر سونے نہیں دیتا، مچھر ڈستا ہے، ان کو تنگ کیے جا رہا ہے۔ ان کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔ دلوں کا آرام ختم ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔

﴿وَ الضَّفَادِعَ﴾

مینڈک پیدا کر دیئے، اگر کوئی دودھ والا برتن اٹھائیں تو اندر مینڈک، اگر ہنڈیا کا ڈھکن اٹھائیں تو اندر مینڈک، اگر آٹے کا برتن کھولیں تو اندر مینڈک۔ اس قدر مینڈک ہو گئے اللہ میری توبہ۔ یہ اللہ پاک کا عذاب تھا، اللہ پاک کا غصہ تھا۔ مینڈک پیدا فرما دیئے اور پانچواں عذاب کیا ہے؟

﴿وَ الدَّمَ﴾

خون پیدا کر دیا۔ آج بھی لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ کہتے ہیں قاری صاحب اچھے بھلے رات کو سوئے تھے مگر صبح کو دیکھا ہے تو سارے کپڑوں پر خون کے نشان تھے۔ بستروں پر خون کے نشان تھے، ہمارے صحن میں خون کے قطرے تھے۔ حالانکہ رات کو ہم تالا لگا کر سوئے ہیں۔ کوئی آیا بھی نہیں، کوئی گیا بھی نہیں۔ حضرات سنو سنو! ان پر بھی اللہ پاک نے ایک عذاب بھیجا ہے۔

﴿وَ الدَّمَ﴾

کپڑوں پر خون کے داغ، جسموں پر خون کے داغ، صحن میں خون کے داغ، کھانوں میں خون، روٹیوں میں خون، سالن میں خون، خون ہی خون نظر آ رہا ہے۔ آٹا گوندھا ہے تو اوپر خون نظر آ رہا ہے۔ یہ پانچ قسم کے عذاب اللہ پاک نے بھیجے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔

مالک کائنات نے فرمایا:

﴿فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ○ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ

لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِ يْلَ٥ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ٥ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ٥﴾

(الاعراف: ۱۳۳-۱۳٦)

قرآن ہے قرآن، مسلمانو! اللہ پاک ہمیں قرآن کے ذریعے ڈرارہا ہے۔ سمجھا رہا ہے کہ عقل مند بن جاؤ، دانا بن جاؤ، باشعور بن جاؤ، یہ قرآن قصوں کہانیوں کی بات نہیں ہے۔ یہ قرآن عبرت کی کتاب ہے۔ یہ قرآن قصوں کہانیوں کی بات نہیں ہے۔ یہ قرآن نصیحت نامہ ہے۔

اللہ پاک نے فرمایا: جب اتنے عذاب آئے، پھر قوم پریشان ہوگئی۔ ان کا جینا دوبھر ہو گیا۔ آوازاریاں ہی آوازاریاں ہیں۔ جینا مشکل ہوگیا۔ کہیں مینڈک چھلانگیں لگا رہے ہیں، کہیں جوئیں پڑ گئی ہیں، کہیں ٹڈیاں ہی ٹڈیاں ہیں، کہیں خون ہی خون نظر آ رہا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا یہ اکٹھے ہوکر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ کہتے ہیں اے موسیٰ! اللہ پاک نے آپ کو بڑی شانیں دی ہیں۔ ہم معافیاں مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اللہ پاک ان عذابوں کو ٹال دے، پریشانیوں کو ٹال دے، جب پریشانیاں ٹل گئیں تو پھر ہم آپ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ پھر آپ علیہ السلام کی ہر بات مانا کریں گے، اللہ پاک فرماتے ہیں۔ جب یہ عذاب ٹل گیا۔

﴿اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ٥﴾

پھر بے ایمان اپنے کیے ہوئے وعدوں سے پھر گئے، پھر اپنے کیے ہوئے وعدے بھلا دیئے۔ پہلی بدمعاشیوں پر پھر آ گئے۔

آج مسلمانو! ذرا غور تو کرو! جب زلزلہ آیا اس وقت بڑی دنیا روئی، دنیا معصوم بچوں کی طرف دیکھ کر رو رہی ہے۔ کہتے ہیں یار اس کی ماں بھی فوت ہوگئی، اس کا باپ بھی فوت ہو گیا، اس کے بھائی بھی فوت ہو گئے، یہ معصوم اکیلا رہ گیا ہے۔ اس کو تو پتہ ہی نہیں کہ میں نے

کیا کرنا ہے؟ کہاں جانا ہے؟ اللہ پاک کی قسم ہے ایسے ایسے ہزاروں مناظر آنکھوں کے سامنے آئے، جنہوں نے بڑے بڑے پتھر دلوں کو رلا کر رکھ دیا۔ مگر جب زلزلہ چلا گیا۔ نئے گھر بن گئے، پھر وہی بدمعاشیاں شروع ہیں، وہی بے ایمانیاں شروع ہیں۔ وہی گندی فلمیں چل رہی ہیں۔ وہی گندے گانے چل رہے ہیں۔ سارے کا سارا سسٹم ہی وہی ہے۔ ملاوٹیں ہو رہی ہیں، وہی عیاشیاں، بدمعاشیاں، بے ایمانیاں شروع ہیں۔ مسلمانو! پھر عذاب نہ آئے تو کیا آئے؟ جب عذاب آتا ہے۔ پھر لمبے بازو کر کے کہتا ہے۔ ہائے اللہ میرا حال دیکھو! آواز آتی ہے بدبخت اپنے بھی تو اعمال دیکھو! اپنی بھی تو کرتوتیں دیکھو! ہمیں اپنے حال دکھاتے ہو۔ مگر اپنے اعمال کی طرف کیوں نہیں دیکھتے ہو؟ اپنی کرتوتوں کی طرف کیوں نہیں دیکھتے ہو؟ آج بھی اگر میرے نبی ﷺ کے تابع دار بن جاؤ، آج بھی اگر میرے محبوب علیہ السلام کے پیروکار بن جاؤ۔

﴿اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۝﴾ (آل عمران: ۳۱)

مالک کائنات نے فرمایا: اے میرے پیارے محمد ﷺ! اے میرے کملی والے محمد ﷺ! والضحیٰ کے چہرے والے محمد ﷺ! واللیل کے زلفوں والے محمد ﷺ! مازاغ کے کاجل والے محمد ﷺ! الم نشرح کے سینے والے محمد ﷺ! خوشبو دار پسینے والے محمد ﷺ! اے میرے پیارے اعلان کر دو۔ اگر اللہ پاک کا پیار چاہتے ہو تو میں محمد ﷺ کے تابع دار ہو جاؤ، جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا تابع دار ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ اللہ پاک کو پیار ہو جاتا ہے اور جب اللہ پاک کا پیار آ جائے۔ پھر مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، پریشانیاں ٹل جاتی ہیں، حضرات توجہ فرماؤ! میں آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مالک کائنات نے فرمایا: میرے پیارے اعلان کرو؟

﴿وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۝﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ جب میرے نبی ﷺ کے تابع دار ہو جاؤ گے، پھر میں تم سے

محبت کروں گا اور محبت کا پہلا انعام کیا دوں گا؟ تمہارے گناہ معاف کر دوں گا، تم پر مہربان ہو جاؤں گا۔ حضرات! آج قدم قدم پر پریشانیاں ہیں، قدم قدم پر مصیبتیں ہیں، قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، قدم قدم پر بیماریاں ہیں۔ کیوں؟ یہ اللہ پاک کی ناراضگی کے آثار ہیں۔ اللہ پاک کی ناراضگی کی نشانیاں ہیں۔ آؤ اپنے اللہ پاک کو مناؤ۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آ کر کہتا ہے۔ جی بارشیں ہی بند ہو گئی ہیں۔ زمین بنجر ہو گئی ہے۔ جانور مر رہے ہیں۔ کوئی دعا کر دیں؟ فرمایا جاؤ! سارے جا کر اللہ پاک سے معافی مانگو، استغفار کرو، استغفر اللہ استغفر اللہ پڑھو، اللہ پاک پھر معاف کر دے گا۔ کچھ دیر گزری ایک آنے والا اور آیا کہتا ہے میں بے اولاد ہوں۔ اتنے سال شادی کو ہو گئے ہیں، نہ کوئی بیٹا ہے، نہ بیٹی ہے۔ دعا کر دیں۔ اللہ پاک اولاد دے دے۔ فرمایا استغفار کرو، اللہ پاک سے معافیاں مانگو، پھر کچھ دیر گزری۔ ایک آنے والا اور آیا کہتا ہے جی میں غریب آدمی ہوں، تنگ دست ہوں، فیملی زیادہ ہے خرچ زیادہ ہے، پیسہ پاس نہیں ہے۔ دعا کر دیں اللہ پاک مجھے خوش حال کر دے۔ فرمایا استغفار کیا کرو؟ استغفار کرو، جس نے بھی سوال کیا ہے۔ اس کو نسخہ کیا بتایا ہے؟ استغفار بتایا ہے۔ شاگرد ایک دن کہنے لگے حضرت جی ہم حیران ہو گئے ہیں۔ وہ ایک قحط سالی کی دعا کروانے آیا تھا تو آپ نے کہا استغفار کرو، اللہ پاک سے معافی مانگو، آج یہ آیا ہے تو اسے بھی وہی نسخہ بتایا ہے۔ کیا یہ ساری بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے؟ قرآن پاک کھول کر سامنے رکھ دیا۔ سورہ نوح کھول دی، فرمایا دیکھو قرآن پاک کیا کہہ رہا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (النوح: ۱۰-۱۲)

اے لوگو! اپنے غفار مولا سے معافیاں مانگ لو! جب معافیاں مانگ لو گے، اللہ پاک رحمت کی بارشیں برسائے گا۔ جب معافیاں مانگو گے اللہ پاک اولاد بھی عطا فرمائے گا۔ جب

توبہ واستغفار کرو گے، اللہ پاک روزیوں کے دروازے بھی کھول دے گا۔ رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ اللہ اکبر کبیرا۔ آؤ مسلمانو! آج توبہ کی ضرورت ہے۔ اجتماعی طور پر اللہ پاک سے معافیاں مانگو، اپنی کی ہوئی غلطیوں کی معافی مانگو، اپنے گناہوں کی معافیاں مانگو، اپنی روش کو بدلو، اپنے طریقہ کار کو بدلو، اپنے گھروں کا ماحول ٹھیک کرلو، بے نماز ہو تو نمازی بن جاؤ، گھر میں جو فرد بے نماز ہے، اسے نمازی بناؤ، بے پردگی کا ماحول ختم کرو، عیاشی کا ماحول ختم کرو، اپنے گھروں میں پردے کا ماحول بناؤ۔ اللہ اکبر کبیرا۔

جب نبی پاک ﷺ کی سنت آئے گی، پھر اللہ پاک کی رحمت آئے گی، جب اللہ پاک کی رحمت آئے گی، پھر پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، مصیبتیں ٹل جائیں گی، اگر ہم رسول پاک ﷺ کی مخالفت کرتے رہیں گے، پھر اللہ پاک کا غصہ آئے گا، جب اللہ پاک کا غصہ آئے گا، پھر ڈینگی مچھر بھی آئے گا، پھر سیلاب بھی آئیں گے، پھر بڑے بڑے پانی کے ریلے بھی آئیں گے، پھر زلزلے بھی آئیں گے، پھر آندھیاں بھی آئیں گی، سب کچھ آئے گا۔ کیوں؟ اللہ پاک کو ناراض کیا ہے۔

آؤ نبی پاک ﷺ کی سنت پر چلنے سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے۔ استغفار کرنے سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے۔ ایسے عمل کرو پھر انشاء اللہ ساری بیماریاں ٹل جائیں گی، مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اور نبی پاک کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



محبت رسول ﷺ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَo﴾

(التوبہ: ٢٤)

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.))

یا الٰہی جب تک میرے جسم میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم، واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! شمع رسالت کے پروانو، توحید وسنت کے شاہینو، پردہ میں بیٹھ کر خطبہ جمعہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات میری اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! دعا ہے اللہ جل جلالہ میری اورتم سب خواتین وحضرات کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کی غرض سے جمع ہونا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔ آمین۔

جس طرح اللہ کے گھر میں محبت وعقیدت لے کر جمع ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ پاک قیامت والے دن اپنے محبوب کے حوض کوثر پر جمع فرمائے۔ آمین

اللہ ذوالجلال کی جس قدر بھی حمد وثنا بیان کی جائے کم ہے۔ وہ اللہ جو ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اس خالق ومالک کی تعریف کے کلمات کبھی ختم ہونے والے نہیں، بے شمار درود وسلام، ان گنت، لاتعداد، بے حدوحساب درود وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرّات سے بھی زیادہ درود وسلام، آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام، روئے زمین کے درختوں کے پتّوں اور پھولوں کی پتیوں سے بھی زیادہ درود وسلام آقائے دو جہاں، نبی آخر الزماں، صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہیں۔ حضرات اس وقت میں نے قرآن کریم میں سے ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے اور اس کے مطابق رسول سرور کونین، رحمت للعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں سے ایک فرمان میں نے عرض کیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اور حدیث پاک میں مجھے اور تمہیں سب کو رسول کریم ﷺ سے محبت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ دنیا میں انسان اپنے مال سے محبت کرتا ہے۔ ماں باپ سے محبت کرتا ہے، اولاد سے محبت کرتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں فطری طور پر یہ چیزیں ہر انسان کو پیاری ہیں۔ ماں باپ پیارے ہیں، بیوی بچے پیارے ہوتے ہیں، خون پسینے کا کمایا ہوا مال پیارا ہوتا ہے، کوٹھی، بنگلہ، مکان پیارا ہوتا ہے۔ مگر قرآن کہتا ہے پیارے محبوب کا فرمان کہتا ہے، یہ ساری محبتیں اپنی اپنی جگہ پر ہیں۔ مگر سب سے زیادہ محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہونی چاہیے۔ ساری محبتوں سے غالب رسول اکرم ﷺ کی محبت ہے۔ آپ ﷺ کا پیار سب سے غالب ہے، ماں باپ اتنے پیارے نہیں جتنے رسول پاک ﷺ پیارے ہیں۔ اولاد اس قدر پیاری نہیں جس قدر رسول پاک ﷺ پیارے ہیں۔ مال ومتاع اس قدر پیارا نہیں جس قدر رسول اکرم ﷺ پیارے ہیں۔ بیوی، بچے اور بہنیں اتنی پیاری نہیں جس قدر رسول کریم ﷺ پیارے ہیں۔

ہاں ہاں انسان تمہیں اپنی جان بھی اس قدر عزیز نہیں ہونی چاہیے جتنے وہ کملی والے

آ قا علیہ السلام پیارے ہیں۔ اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبت و پیار رسول اکرم ﷺ سے کرو۔ ایک بات میں اکثر عرض کیا کرتا ہوں کہ پیار کرنے والا، محبت کرنے والا جس کے ساتھ بھی پیار کرتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ کسی خوبی کی وجہ سے پیار کرتا ہے۔ کسی صفت کی وجہ سے پیار کرتا ہے، کسی وجہ سے پیار کرتا ہے، کسی وصف کی وجہ سے پیار کرتا ہے۔ کوئی کسی کی علمی قابلیت کی وجہ سے، کوئی کسی کے حسن و جمال کی وجہ سے، کوئی کسی کے مال و دولت کی وجہ سے، کوئی کسی کی حکمت و دانائی کی وجہ سے پیار کرتا ہے، کوئی کسی کی شہرت کی وجہ سے پیار کرتا ہے، کوئی سریلی آواز کی وجہ سے پیار کرتا ہے۔ ہاں ہاں ہر شخص کا محبت کا اپنا اپنا معیار ہے، لیکن جس ذات کے ساتھ محبت و پیار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ یہ ذات میرے مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے۔ یہ ذات آمنہ کے لال، پیکر حسن و جمال اور پوری کائنات کے سردار کی ذات ہے۔ دنیا جہان کی کوئی خوبی ایسی نہیں، کوئی وصف ایسا نہیں، کوئی کمال ایسا نہیں، کوئی صفت ایسی نہیں جو اللہ نے اپنے پیارے رسول محمد کریم ﷺ کو عطا نہ فرمائی ہو۔ مالک کائنات نے قرآن میں فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ﴾ (التوبہ: ٢٤)

اللہ پاک نے ان الفاظ میں قرآن پاک میں انسان کے قریبی اور خونی رشتوں کا تذکرہ فرمایا۔ یہ وہ رشتے ہیں جو انسان کو بڑے عزیز اور بڑے ہی پیارے ہوا کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ماں باپ کا رشتہ ہے، اولاد کا رشتہ ہے، بہنوں، بھائیوں کا رشتہ ہے، بیوی، بچوں کا رشتہ ہے، ماما اور چاچا کا رشتہ ہے۔ ان سارے رشتہ داروں کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا اور آگے اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا﴾

یہ دنیا کا کمایا ہوا مال، اے انسان تیرا مال جس کو تم سنبھال کر رکھتے ہو، جس کے خسارے سے ڈرتے ہو۔

﴿وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ﴾

جن اپنے بنگلے اور کوٹھیوں سے پیار کرتے ہو۔ تیرا مکان جو تمہیں بڑا ہی پیارا ہے، تیرا محل جو تمہیں بڑا ہی پیارا ہے، تیری کوٹھی جو تمہیں بڑی ہی پیاری ہے، تیرا بنگلہ جو تمہیں بڑا ہی پیارا ہے۔ اللہ پاک نے ان ساری چیزوں کا تذکرہ کر کے فرمایا:

﴿اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ﴾

اگر اللہ پاک کی ذات سے اور رسول پاک ﷺ کی ذات سے اور اللہ کے دین جہاد سے یہ چیزیں پیاری ہو گئیں۔

﴿فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ﴾

اللہ پاک کے فیصلے کا انتظار کریں۔ اللہ پاک کے حکم کا انتظار کریں۔ یعنی اللہ پاک نے دوسرے الفاظ میں فرمایا اگر یہ ساری محبتیں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت پر غالب آ گئیں۔ پھر اللہ پاک کے عذاب کا انتظار کرنا ہوگا۔ اللہ پاک کی پکڑ کا انتظار کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین

اللہ بتانا چاہتا ہے کہ میرے پیار سے زیادہ کس کا پیار ہو سکتا ہے؟ میرے نبی ﷺ سے بڑھ کر کس کی محبت ہو سکتی ہے؟ سب سے زیادہ محبت ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔ آج دیکھ لو! دنیا کے چکروں میں پڑ کر دنیا رب کو بھول چکی ہے۔ رسول پاک ﷺ کو بھول چکی ہے۔ بس کیبل کا پیار، فلموں کا پیار، گانوں کا پیار، رسوم کا پیار اور پھر چہل پہل، دنیا کی سج دھج کا پیار ہے۔ اللہ کا پیار چھوڑ دیا، رسول پاک ﷺ کی محبتیں بھول گئیں۔ بس نام رسول پاک ﷺ کا استعمال ہوتا ہے۔ اللہ ذوالجلال کا نام استعمال ہوتا ہے، رب، رسول ﷺ سے پیار نہیں، پیار تو کسی اور سے ہی کیا جاتا ہے۔ آؤ لوگو اللہ پاک کے قرآن پر غور فرماؤ۔ اللہ پاک نے فرمایا سب سے زیادہ پیار اللہ رسول ﷺ اور جہاد سے کرنا۔ ورنہ میرے عذاب کا انتظار کرنا:

وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۠ ﴾ (التوبہ: ۲٤)

مالک ارض وسماء نے فرمایا، اللہ فاسقوں کو ہدایت ہی نہیں دیتا۔ جو انسان رب

رسول ﷺ سے پیار تھوڑا کرتا ہے، دنیا سے پیار زیادہ کرتا ہے، جو آدمی کاروبار سے پیار زیادہ کرتا ہے۔ اللہ رسول ﷺ سے پیار تھوڑا کرتا ہے، جو بیوی بچوں سے زیادہ پیار کرتا ہے، اللہ رسول ﷺ سے پیار تھوڑا کرتا ہے، جو انسان اپنے گھر، بنگلے اور کوٹھی سے پیار زیادہ کرتا ہے، اللہ رسول ﷺ سے پیار تھوڑا کرتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا لوگو یہ فاسق ہے، یہ فاجر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے فاسقوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھاتے۔

﴿وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ (التوبہ: ٢٤)

ایک صحابی سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اسلامی فوج کے سپہ سالار ہیں۔ ایک میدان جنگ میں سامنے دشمن بیٹھے ہیں، میں قربان جاؤں۔ یہ آمنہ کے لال ﷺ کے سپاہی، رضا کارانہ مصطفیٰ ﷺ، میرے مصطفیٰ ﷺ کا لشکر، نبی پاک ﷺ کے پروانے، نبی پاک ﷺ کے اشارے پر اپنی جان کے نذرانے پیش کرنے والے، اللہ پاک کے سچے دین پر اپنی جوانیوں کو لٹانے والے، اپنے خون کا قطرہ قطرہ قربان کرنے والے، یہ آمنہ کے لال ﷺ کا لشکر کھانا کھا رہا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے رضا کار اور سپاہی کھانا کھا رہے ہیں۔ سامنے دشمنوں کی فوج بیٹھی ہوئی ہے۔ سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے کھانا کھاتے کھاتے ایک لقمہ زمین پر گر پڑا، انہوں نے جلدی سے لقمہ اٹھایا۔ اس کو صاف کرنے کی کوششیں کیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ بولا، ایک سپاہی بولا، کہتا ہے حضرت جی اس طرح نہ کریں۔ سامنے دشمن کی فوج بیٹھی ہوئی ہے، یہ ہماری حرکات نوٹ کریں گے۔ ان چیزوں پر ہمیں مسخرہ اور مذاق کریں گے۔ یہ کیسے جرنیل ہیں؟ کیسے اسلام کے سپاہی ہیں؟ یہ اتنے بھوکے ہیں ان کو رزق کی کمی ہے، زمین پر لقمہ گرا اور یہ اس کو اٹھا کر کھا رہا ہے۔ اللہ اللہ

جس وقت سپاہی نے اتنا مشورہ دیا کہ حضرت جی اس طرح نہ کریں دشمن سامنے دیکھ رہا ہے۔ میرے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا خون خول اٹھا، فرماتے ہیں اے بے وقوف مجھے کس طرح کی باتیں بتا رہے ہو؟ مجھے کس طرح کے سبق پڑھا رہے ہو؟ بلکہ لفظ اس سے بھی سخت بولا جو کہ میں بول رہا ہوں۔ فرمایا اللہ کے بندے مجھے کس طرح کا سبق پڑھا رہے ہو؟ ان دنیا کے

کتوں کی خاطر اپنے محبوب علیہ السلام کی سنت کو میں کیوں چھوڑ دوں؟ ان دنیا کے کتوں کی خاطر اپنے محبوب کے طریقے کو کیوں چھوڑ دوں؟ میں نے اپنی نظروں سے نبی پاک ﷺ کو دیکھا۔ آقا علیہ السلام کھانا کھا رہے ہیں، ایک لقمہ زمین پر گر گیا میرے محبوب علیہ السلام نے اس لقمے کو صاف کر کے کھا لیا۔ جب میرا نبی ﷺ زمین پر گرے ہوئے لقمے کو ضائع نہیں کرتا، آقا علیہ السلام استعمال کر لیتے تھے، تو ان دنیا کے کافروں کی خاطر، ان بے دین لوگوں کی خاطر، ان کے مسخرے اور مذاق سے ڈرتے ہوئے میں اپنے محبوب علیہ السلام کی سنت کیوں چھوڑ دوں؟ لوگو یہ محبت رسول ﷺ ہے۔

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر حکم محمد ﷺ ہو ادھر سنت پیغمبر ہو
ادھر فرمان پیغمبر ﷺ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

یہ محبت رسول ﷺ ہے، یہ اللہ کے رسول ﷺ سے پیار ہے۔ میں عرض کر رہا تھا۔ اللہ پاک نے میرے محبوب علیہ السلام کو ساری خوبیاں عطا فرمائیں، اللہ پاک نے میرے کملی والے آقا علیہ السلام کو ساری صفات عطا فرمائیں، کوئی صفت ایسی نہیں جو میرے محبوب علیہ السلام میں پائی نہ جائے، ایسے ہی تو لوگو دنیا میرے محبوب علیہ السلام کی دیوانی نہیں ہوگئی۔ اللہ اللہ۔ سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام آیا۔ انہوں نے مکّہ کے بازار سے اِس کو خریدا، بچہ چھوٹا سا ہے خوب صورت ہے، خوبرو ہے۔ انہوں نے غلام خرید لیا، یہ غلام کون ہے؟ ایک قافلہ جا رہا تھا، اس قافلے والوں کو ڈاکوؤں نے گھیرا ڈال لیا۔ سارے کا سارا قافلہ ان ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ لوگو جب ڈاکوؤں نے قافلے کا مال لوٹ لیا، تو ایک نمانی بی بی کا لال بھی لوٹ لیا، یہ ماں سے بچہ چھین کر دوڑ جاتے ہیں۔ جا کر انہوں نے مکہ کے بازار میں بیچ دیا۔ منڈی میں غلام بنا کر، بردہ بنا کر فروخت کر دیا۔ سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے یہ غلام خرید لیا۔ یہ جا کر سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو یہ تحفہ کے طور پر پیش کر دیتے ہیں۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ غلام آگے نبی پاک ﷺ کو ہدیہ کے طور پر دے دیا۔ یہ غلام کون ہے؟ جن کا نام زید

بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے۔ جنہوں نے بچوں میں سے سب سے پہلے کلمہ پڑھا یعنی غلاموں میں سے سب سے پہلے کلمہ پڑھنے والا یہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے۔ لوگو جس وقت ماں سے یہ بچہ چھین لیا گیا تو ماں بیچاری رو رو کر پاگل ہو گئی، باپ کو پتہ چلا تو ماں باپ کی نیندیں اڑ گئیں، نہ ان کو کھانا اچھا لگتا ہے، نہ رات کو نیندیں آتی ہیں۔ اے لوگو! بچوں کی جدائیاں برداشت کرنا ماں باپ کے لیے بڑی مشکل ہوا کرتی ہیں، اولاد کی جدائیاں ماں باپ سے نہیں برداشت ہوتیں۔ ذرا اللہ پاک کا قرآن تو پڑھ کر دیکھو! سورہ یوسف علیہ السلام کو پڑھ کر تو دیکھو۔ یہاں تو انبیاء علیہم السلام کا یہ حال ہے۔

ایک نبی علیہ السلام کا لال گم ہو گیا، ایک نبی علیہ السلام کا بیٹا گم ہو گیا۔ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ٥﴾ (یوسف: ٨٤)

فرمایا غم میں رو رو کر آنکھیں سفید کر بیٹھے۔ آنکھوں کا نور چلا گیا، یہاں انبیاء علیہم السلام کا حال یہ ہے، ادھر سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کو جب ڈاکوؤں نے چھین لیا، تو ماں رو رو کر پاگل ہو گئی۔ باپ کا رو رو کر برا حال ہو گیا۔ اپنے بچے کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ دیوانوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہیں، ایک بار کوئی قافلہ مکہ آیا۔ پتہ چلا کہ وہ جو حارثہ کا بیٹا گم ہوا تھا، وہ بچہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس موجود ہے۔ انہوں نے جا کر والدین کو اطلاع دی کہ تمہارا بچہ مکہ پہنچ گیا ہے، کوشش کر کے دیکھو! جا کر محمد مصطفیٰ ﷺ سے اپنا بچہ مانگ لو اور دوسری بات بھی سن لو! وہ آمنہ کا لال بڑا اخلاق والا ہے، وہ بڑا رحم دل انسان ہے، وہ بڑی پیاری سیرت والا ہے، اس کے دروازے پر آیا ہوا کبھی خالی واپس نہیں جاتا، مجھے یقین ہے جب تم پیسے لے کر جاؤ گے تو وہ جلد ہی تمہارے بچے کو آزادی دے دے گا۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے ابو جان اور ان کے چچا نے تھوڑے سے پیسے لے لیے، چلتے چلتے مکہ پہنچ جاتے ہیں۔ آمنہ کے لال جناب محمد ﷺ کے پاس چلے جاتے ہیں۔ آ کر کہتے ہیں حضرت جی ہم مسافر دور سے چل کر آئے ہیں۔ یمن کے علاقے سے چل کر آئے ہیں۔ ہمارا بچہ گم ہوا تھا پتہ چلا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے

پاس پہنچ گیا ہے۔ وہ آپ ﷺ کی غلامیوں میں آ گیا ہے۔ حضرت جی ہم غریب آدمی ہیں، مسافر پردیسی ہیں، یہ تھوڑے سے پیسے لے کر آئے ہیں، جتنے لے کر آئے ہیں، یہ قبول کرلیں، باقی آقا علیہ السلام تھوڑا تھوڑا کما کر آپ ﷺ تک پہنچا دیں گے۔ مگر ہمارا بچہ ہمیں واپس کر دو، ہمارے بچے کو آزادی دے دو، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کیا بچے کو پہچان لو گے؟ کہا جی کیوں نہیں؟ پہچان لیں گے۔ آخر ہمارا بچہ ہے۔ آپ ﷺ نے آواز دے کر بلایا اے زید! کہا جی اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا جلدی آؤ، تمہارے مہمان آئے ہیں۔ جب زید رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، زید رضی اللہ عنہ ذرا آنے والوں کی طرف دیکھو، ان کو پہچانو۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ جو سالوں سے جدا ہوئے تھے۔ جب آنکھیں بھر کر چچا کو دیکھا، ابو جان کو دیکھا، آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں، بڑی دیر سے بچھڑے باپ بیٹا ایک دوسرے کے سامنے آئے تو آنکھوں میں آنسو آ گئے، باپ نے آگے بڑھ کر بیٹے کو سینے سے لگا لیا۔

سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آقا علیہ السلام جی یہ تو میرے ابو جان ہیں۔ یہ میرے چچا جان ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، زید رضی اللہ عنہ پیارے یہ تمہیں لینے آئے ہیں، زید رضی اللہ عنہ پیارے یہ تمہیں آزادیاں دلوانے کے لیے آئے ہیں، آؤ لوگو ذرا سن لو! نبی پاک ﷺ کو یہ عرض کر رہے ہیں، سوہنیا ہم سے پیسے لے لیں اور ہمارے بچے کو آزاد کر دیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، پیسے کی باتیں تو بعد کی ہیں، پہلے میں زید رضی اللہ عنہ سے پوچھوں گا میرا زید رضی اللہ عنہ تمہارے ساتھ جانا بھی چاہتا ہے کہ نہیں، یا اس طرح کرو تم بھی زید رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو، یہ تمہارے ساتھ جانا بھی چاہتا ہے کہ نہیں، چچا نے اٹھایا، سینے سے لگایا اور پیار کیا، کہا بیٹا دیکھ لو! تمہاری قیمت دے کر تمہیں آزاد کروانے کے لیے آئے ہیں۔ ہم نے تمہیں تمہاری امی کے پاس لے کر جانا ہے۔ تمہارے بھائیوں، بہنوں کے پاس لے کر جانا ہے۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چچا جی امی کو ملوں گا، ضرور ملوں گا، بھائیوں بہنوں کو ملوں گا ضرور ملوں گا اپنی برادری کو ملوں گا ضرور ملوں گا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ سے آزاد کروا کے لے جائیں گے تو چچا جی یہ باتیں بھول جائیں۔ میں آمنہ کے لال ﷺ کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ چچا بڑا حیران

ہوا کہ بیٹا آزادی کو دنیا ڈھونڈتی ہے۔ آزادی ایک دولت ہے، ایک نعمت ہے جس کو دنیا ترستی ہے۔ ہم تمہیں آزادی دلوانا چاہتے ہیں مگر تم خواہ مخواہ غلامی کی طرف جاتے ہو۔ اللہ اللہ۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کیا عرض کرتے ہیں؟ ابو جی، چچا جی سن لیں۔ یہ وہ پیارا کملی والا ہے جس کی سیرت جیسی کسی کی سیرت نہیں، جس کی صورت جیسی کسی کی صورت نہیں۔ اللہ اللہ

صورت تے سیرت کمال اوس دی
جگ وچ ملے ناں مثال اوس دی
میرا سوہنا پتھراں نوں کلمہ پڑھا گیا
جگاں دا اے پیر سارے جگ نوں جگا گیا

اللہ اللہ یہ وہ کملی والا ہے۔ جس کو اللہ پاک نے صورت پیاری عطا فرمائی، جس کو اللہ پاک نے کردار پیارا عطا فرمایا۔ وہ عرض کرتے ہیں بیٹا ہم تمہیں آزادیاں دلوانا چاہتے ہیں، بیٹا ہم پیسے خرچ کر کے تمہیں آزادیاں دلوانا چاہتے ہیں۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چچا جی اس محبوب کی، اس نبی ﷺ کی غلامیاں تو بہت بڑی دولت ہے، ساری کائنات کی آزادیاں میں آمنہ کے لال علیہ السلام کی غلامی پر قربان کر دوں۔ اتنا لطف تو کسی بیٹے کو ماں کی گود میں نہیں آتا، اتنا سرور تو کسی بیٹے کو باپ کی دہلیز پر نہیں آتا، جتنا لطف اور سرور میں نے آمنہ کے لال علیہ السلام کی شفقت کے سائے کے نیچے پایا۔ اتنا پیار تو کوئی ماں اپنے بیٹے کو نہیں دیتی، اتنا پیار تو کوئی باپ اپنی اولاد کو نہیں دیتا، جتنا پیار مجھے محمد عربی ﷺ نے دیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔

یہ کون کملی والا ہے؟ میں قربان جاؤں، میں صدقے جاؤں، جس کی شانیں اللہ پاک نے ساری کائنات سے اونچی بنائیں، اللہ پاک نے جس کا اخلاق ساری کائنات سے اعلیٰ بنایا۔ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو جی ملنے کے لیے آنا جانا تو ضرور رہے گا ماں باپ سے رابطہ تو ضرور رہے گا لیکن اب زندگی گزرے گی تو آمنہ کے لال علیہ السلام کے قدموں کے نیچے گزرے گی۔ یہ محبت مصطفیٰ ﷺ ہے، یہ محبت رسول ﷺ ہے۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جنہوں نے دس سال نبی پاک ﷺ کی خدمت کی، ابھی یہ معصوم سے بچے تھے، جب ماں

انگلی سے لگا کر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں لے آئی اور آ کر عرض کرتی ہیں۔ آقا علیہ السلام میں اپنے اس بیٹے انس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا نوکر بنانا چاہتی ہیں۔ آپ ﷺ کا خادم بنانا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ وضو کریں تو میرا بیٹا پانی لائے، آپ ﷺ باہر جائیں تو میرا بیٹا آپ ﷺ کا سامان اٹھائے، میں اپنے اس بیٹے کو آپ ﷺ کا خادم بنانا چاہتی ہوں۔ یہ دس سال نبی پاک ﷺ کی خدمتیں کر کے نبی پاک ﷺ سے دعائیں لینے والے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا ایک دن نبی پاک ﷺ کی دعوت کسی درزی نے کی، درزی تھا، مزدوری کرنے والا شخص تھا، اس نے آمنہ کے لال علیہ السلام کو اپنے گھر دعوت پر بلایا۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ چلو میرے ساتھ دعوت پر چلو، میں آقا علیہ السلام کے ساتھ دعوت پر چلا گیا۔ جس وقت گھر والوں نے کھانا نبی پاک ﷺ کے سامنے رکھا۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کیا دیکھا؟ آقا علیہ السلام پیالے میں انگلیاں ڈال ڈال کر کدو کے پیس تلاش کر رہے ہیں۔ حالانکہ بوٹیاں بھی تھیں، گوشت بھی تھا لیکن اس میں کدو کے ٹکڑے بھی تھے، آقا علیہ السلام کدو کے ٹکڑے تلاش کر کر کے کھا رہے ہیں۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو جب سے نبی پاک ﷺ کو میں نے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس وقت سے میرا کدو سے پیار ہو گیا، میں گھر میں گوشت پکاؤں تو میں کدو ضرور ڈالا کرتا ہوں۔ کیوں؟ میرے مصطفیٰ ﷺ کی یہ سنت ہے، میرے نبی ﷺ کی پسندیدہ ڈش ہے۔ نبی پاک ﷺ کا پسندیدہ کھانا ہے۔ جنہوں نے نبی پاک ﷺ سے پیار کیا، انہوں نے تو نبی پاک ﷺ کی چھوٹی چھوٹی ادائیں بھی نوٹ کر لیں نبی پاک ﷺ کی چھوٹی چھوٹی اداؤں سے بھی پیار کیا۔

مکہ سے مدینہ کا جو راستہ تھا نبی پاک ﷺ کے دور کا جو راستہ تھا۔ اللہ پاک تمہیں وہ پاکیزہ جگہ دکھائے۔ آمین! اللہ مکہ دکھائے، اللہ مدینہ دکھائے۔ آمین! نبی پاک ﷺ جہاں سے گزرا کرتے تھے۔ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے گزرتے تو ایک جگہ ایسی آتی، ایسے ہی جیسے آدمی کو ٹھوکر آ جاتی ہے۔ اس طرح سیّدنا عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جگہ گھٹنہ لگا کر پھر کھڑے ہو جاتے پھر آگے چلنا شروع کر دیتے۔ ساتھیوں نے پوچھا حضرت جی ہم نے آپ کو کئی بار دیکھا ہے اس مقام پر جب بھی آتے ہو تو آپ نیچے گھٹنہ لگاتے ہو پھر آگے چلنا شروع کر دیتے ہو، ہوا کیا ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس میں فلسفہ کیا ہے؟ فرمانے لگے میں ایک دن نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم سفر کر رہے تھے، یہاں نبی پاک ﷺ کو ٹھوکر آ گئی تھی۔ سرکار علیہ السلام کا گھٹنہ مبارک زمین پر لگا تھا۔ میں نے نبی پاک ﷺ کو جب سے یہاں دیکھا ہے جب میں اس جگہ پر پہنچتا ہوں، تو وہ نبی پاک ﷺ کا یہاں جھکنا یاد آ جاتا ہے۔ گرنا یاد آ جاتا ہے۔ اس لیے میرا دل نہیں کرتا کہ میں آگے گزروں۔ اس لیے میں اپنا گھٹنہ یہاں لگا کر آگے گزرتا ہوں۔ جنہوں نے پیار کیا ہے انہوں نے تو چھوٹی چھوٹی ادائیں بھی نوٹ کر لیں۔ حرکات وسکنات کو نوٹ کر لیا۔ نبی پاک ﷺ کی ایک ایک ادا کو نوٹ کر لیا۔ آقا علیہ السلام کھاتے کس طرح؟ آقا علیہ السلام پیتے کس طرح؟ آقا علیہ السلام سوتے کس طرح؟ آقا علیہ السلام جاگتے کس طرح؟ میں قربان جاؤں میرے محبوب علیہ السلام کی ایک ایک ادا سے نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پیار کر کے دکھایا۔ آج کے مسلمانو! تم بھی کچھ محبت کا ثبوت دو، تم بھی رسول پاک ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی کوششیں کرو۔ حضرات نبی پاک ﷺ کو کون سی چیزوں سے نفرت تھی اور کون سی چیزوں سے محبت تھی؟ یہ جاننے کی کوشش کیا کرو۔ ایک بار میرے آقا علیہ السلام ایک بستی سے گزر رہے ہیں آپ ﷺ کے ساتھ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ ﷺ کو ڈھول کی آواز سنائی دی، آپ ﷺ نے کانوں میں انگلیاں لے لیں۔ تھوڑی دور جا کر آپ ﷺ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہ آواز بند ہوگئی ہے؟

صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے سوہنیا ابھی تھوڑی آ رہی ہے۔ آگے جا کر آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا اب آواز آ رہی ہے؟ کہا ہاں اللہ کے رسول ﷺ معمولی سی آ رہی ہے۔ آگے جا کر پھر پوچھا کیا اب آواز آ رہی ہے؟ کہا نہیں اللہ کے رسول ﷺ اب آنا بند ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے پھر کانوں سے انگلیاں نکال لیں۔ لوگو! اتنی نفرت نبی پاک ﷺ کو موسیقی،

تبلے، سرنگیوں سے ہے۔ اب تو بابا جی کے دربار پر اس قدر دھمال ہوتی ہے کہ کانوں کے پردے پھٹ جاتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کو ڈھولوں سے نفرت ہے، نبی پاک ﷺ کو موسیقیوں سے نفرت ہے، نبی پاک ﷺ باجے گاجے سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن یہاں ولایت کے نام پر سب تماشہ کیا جاتا ہے۔ سارا گند مارا جاتا ہے۔ حضرات کون سا جرم ہے؟ جو نبی پاک ﷺ کے عشق میں آ کر نہیں کیا جاتا۔ یہاں تو نبی ﷺ کے میلاد کے نام پر انڈیا کے گانے لگا کر پینٹ شرٹ پہن کر ڈانس کیا جاتا ہے۔ کیا یہ عشق رسول ﷺ ہے؟ ن رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے؟ محبت کرنی ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جیسی کرو، محبت کرنی ہے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسی کرو۔ ہاں ہاں سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کو چھینک آئی کہتا ہے، چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے؟ نبی پاک ﷺ کیا فرماتے تھے؟ الحمد للہ، اس آدمی نے تھوڑا سا اور اضافہ کر دیا، اضافہ بری چیز کا نہیں بلکہ اچھی چیز کا اضافہ کیا۔ کہتا ہے "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غصّے میں آ گئے۔ کہتے ہیں: "لَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ" اے اللہ کے بندے رب سے ڈر جاؤ۔ اپنے پاس سے اضافہ کیوں کرتے ہو؟ "لَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ" یہ جو جملہ تم نے اپنے پاس سے لگا لیا ہے۔ "وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" یہ الفاظ تو پیارے ہیں، بات تو بڑی اچھی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھو! اس مقام پر اللہ کے نبی ﷺ نے یہ دعا نہیں سکھائی۔ آپ ﷺ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی تعلیم دی ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" یہ آپ ﷺ نے نہیں سکھایا۔ تم نے اپنے پاس سے کیوں لگا لیا ہے؟

حضرات نبی پاک ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ دین میں اپنی مرضیاں نہ کی جائیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ کہا اس طرح کر لیں تو کیا ہے؟ اس طرح کر لیں تو کیا ہے؟ سب سے بڑی دلیل آج مسلمان کے پاس یہ رہ گئی ہے کہ لیجئے جناب سورہ فاتحہ شریف ہی پڑھی ہے، یٰسین شریف کی دو آیات ہی پڑھی ہیں، سورہ بقرہ کی دو آیات ہی پڑھی ہیں۔ تو یہ کون سا

جرم ہو گیا ہے؟ کیا ان قرآن کی آیات نے کھانا حرام کر دیا؟ ان قرآن کی آیات نے کیا کھیر کو حرام کر دیا؟ یہ چاول پاکستان کی سرزمین کے اگے ہوئے ہیں، چینی بابا فرید شوگر مل کی ڈالی ہے۔ پھر چاندی کے اوراق لگائے، اتنا پیارا کھیر کا ٹیسٹ بنا ہے، پستہ اور لاچی اس میں ڈالی ہے، بادام اس میں ڈالے ہیں، اس پر قرآن کی چار آیات پڑھ دیں ہیں تو کیا قرآن نے کھیر کو حرام کر دیا؟ میں کہتا ہوں۔ مسلمانو! ان قرآن کی آیات نے کھیر کو حرام نہیں کیا، قرآن پاک کی آیات نے کھیر کو برا نہیں بنایا۔ نبی پاک ﷺ کی مخالفت نے برا بنایا ہے۔ نہیں سمجھ آئی؟ نبی پاک ﷺ کی مخالفت نے برا بنایا ہے۔ اپنی مرضی مت چلاؤ، کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا۔ لوگ آپ ﷺ کی دعوت کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کھاتے تھے تو آپ ﷺ جا کر کیا پڑھتے تھے؟ جاؤ ساری دنیا کے علماء اکٹھے کر لو! سوائے بسم اللہ کے کیا چیز ثابت ہے؟ آپ ﷺ جب بھی کھانا تناول فرماتے تو کہتے تھے بسم اللّٰہِ یا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَتِ اللّٰہِ، یہ رسول اللہ ﷺ کا کھانا کھانے کا انداز تھا۔ یہ کھانا کھانے کی سنت ہے۔ ایک یہاں سے آیت لے لی، ایک وہاں سے پکڑ لی، ایک وہاں سے پکڑ لی۔ حضرات دین میں اپنی مرضیاں نہ چلاؤ، آیات بری نہیں، آیت بری چیز نہیں، طریقہ برا ہے کہ طریقہ اپنے پاس سے بنایا ہے۔ رسول پاک ﷺ کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے جب بھی کھانا کھایا ہے تو کیا پڑھا ہے؟ سارے بولو! اچھا بکرا ذبح کرتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ اچھا میں بکرا ذبح کرتا ہوں تو میں پڑھتا ہوں: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"، چلو یہ نہیں یہ پڑھتا ہوں: "اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ"، ایک آدمی نے آ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہتا ہے اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈرو میں کہوں کہ تم درود کے منکر ہو، بے ایمان مجھے درود سے روک رہے ہو۔ وہ کہے نہیں یہ کام نہیں کرنا ہے۔ کیوں جی یہ کام کیوں نہیں کرنا ہے؟ یہ درود پاک ہے۔ وہ کہتا ہے نہ جناب آپ ﷺ نے یہ نہیں بتایا۔ آپ ﷺ نے بتایا ہے بسم اللہ، اگر بکرا ذبح کرتے وقت

نبی پاک ﷺ کی مخالفت گوارہ نہیں تو پھر دوستو! کھانا کھانے سے پہلے اپنی مرضیاں کیوں کرتے ہو؟

جس طرح بکرا ذبح کرنے کا طریقہ بھی رسول پاک ﷺ نے بتایا ہے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا طریقہ بھی تو نبی پاک ﷺ نے بتایا ہے۔ وہاں بھی اپنی مرضی نہ کرو۔ یہاں بھی اپنی مرضی نہ کرو۔ طریقہ رسول پاک ﷺ کا چلے گا۔ اپنی مرضیاں دین میں نہ چلایا کرو۔

حضرات ذرا توجہ فرماؤ! کوئی آدمی دین میں اپنی مرضیاں نہیں کرسکتا۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو آقا علیہ السلام نے اذان کا طریقہ بتایا۔ نبی پاک ﷺ کی موجودگی میں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے جتنی بھی اذانیں کہی ہیں وہ اللہ اکبر سے شروع کیں اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو گئیں۔ مدینہ پاک میں جتنی اذانیں ہوئیں وہ اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو گئیں۔ دور صدیقی رضی اللہ عنہ میں جتنی اذانیں ہوئیں اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو گئیں۔ میرے فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں اذانیں ہوئیں اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو گئیں۔ میرے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اذانیں ہوئیں اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو گئیں۔ میرے پیارے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حیدر کرار، شیر خدا کے دور میں اذانیں ہوتی رہیں اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی رہیں۔ آج بھی نبی پاک ﷺ کے شہر مدینہ کے میناروں سے اذانیں گونجتی ہیں اللہ اکبر سے شروع اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو جاتی ہیں۔ کوئی اضافہ نہیں کیا۔ نہ شروع میں نہ درمیان میں اور نہ آخر میں کوئی اضافہ کیا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی تعلیم کیا ہے؟ اے محبت کرنے والو! محبت کی لاج رکھو۔ دین میں اپنی مرضیاں نہ چلایا کرو۔ اضافہ یا کمی نہ کیا کرو۔ دین میں اپنے پاس سے اضافہ نہ کیا کرو۔

آمنہ کے لال، پیکر حسن و جمال اور پوری کائنات کے سردار علیہ السلام نے فرمایا:

((اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ .))

لوگو جب مؤذن کی اذان سنو!

((فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ .))

آپ ﷺ نے فرمایا جس طرح اذان کہنے والا اذان کہتا جائے تو اے سننے والو! تم بھی اسی طرح ساتھ جواب دیتے جاؤ۔ جب اذان کہنے والا اذان کہہ لے:

((ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ .))

نبی پاک ﷺ کے فرمان کے الفاظ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ .))

جب اذان مکمل ہو جائے اذان کہنے والا اذان کہہ لے، اذان سننے والا اذان سن لے۔ جب تم جواب دے لو تو پھر!

((ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ .))

پھر مجھ پر درود پڑھو۔ کب؟ جب اذان مکمل ہو جائے۔ کیا اب یہ مخالفت نہیں ہو رہی ہے؟ حضرات محبت رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ اپنی مرضیاں چھوڑ دو۔ رسول پاک ﷺ کی سنت کو اپناؤ۔ آپ ﷺ کا طریقہ سینے سے لگاؤ۔ آپ ﷺ نے اذانیں سکھائیں، نبی پاک ﷺ کے دور میں اذانیں ہوئیں، سچے رب کی قسم ہے میں اللہ کے گھر میں کھڑا ہوں۔ لوگو! ہر مؤذن نے چاہے وہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں، چاہے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنہوں نے بھی اذان کہی ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر سے اذانیں شروع ہوئیں اور لا الہ الا اللہ پر اذانیں ختم ہوئیں ہیں۔ اس دور کی اذانیں چلتی آ رہی ہیں۔ آج بھی لوگو خانہ کعبہ میں یہی اذان گونجتی ہے مدینہ پاک میں بھی یہی اذانیں گونجتی ہیں۔ کوئی اذان میں اضافہ نہیں، کوئی اذان میں کمی بیشی نہیں۔ میرے دوستو! رب کا واسطہ ہے رسول پاک ﷺ سے سچا پیار کیا کرو۔ آپ ﷺ کے طریقے پر عمل کیا کرو۔ اپنے پاس سے دین میں اضافے نہ کیا کرو۔ کیوں جی بات سمجھ میں آئی ہے کہ نہیں؟ اللہ اکبر کبیرا

میں عرض کر رہا تھا۔ محبت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اداؤں سے پیار کیا جائے۔ یہ داڑھی نبی پاک ﷺ کی ادا تو نہیں؟ کیوں جی اب سانپ سونگھ گیا ہے؟ کیا داڑھی نبی پاک ﷺ کی ادا نہیں؟ ایک ایرانی آ گیا۔ کس کے پاس آیا؟ دنیا کے سب سے بڑے مہمان نواز انسان

کے پاس آیا۔ میں نے کیا جملہ بولا ہے؟ دنیا کے سب سے بڑے مہمان نواز انسان کے پاس آیا۔ وہ بھلا کون ہے؟ آج کل کوئی اپنے مہمان کو بروسٹ کھلاتا ہے، کوئی اپنے مہمان کو اعلیٰ قسم کے کھانے کھلاتا ہے، کوئی اپنے مہمان کو لاہور کے بڑے بڑے فائیوسٹار میں کھانا کھلاتا ہے، کوئی اپنے مہمان کے لیے کسٹرڈ اور کھیر بنائے، کوئی اپنے مہمان کے لیے طرح طرح کی فش کی ڈشیں بنائے، کوئی مٹن اور چکن بنائے، کوئی بیف بنائے۔ اپنے مہمان کو جتنا مرضی کھلائے۔ ربِ کعبہ کی قسم ہے میرے محمد ﷺ جیسا کوئی مہمان نواز بن ہی نہیں سکتا۔ اتنا بڑا خوش مزاج انسان اور مہمان نواز انسان میرا محمد ﷺ ہے۔

میرے محمد ﷺ کے پاس ایک ایرانی آ گیا۔ اے لوگو! جو نبی ﷺ آنے والے کو خوش ہو کر ملتا تھا۔ آج ان کے پاس ایک ایرانی شیپ کروا کر آ گیا۔ آقا علیہ السلام نے اپنا چہرہ دوسری طرف کرلیا۔ جاؤ اگر میری بات جھوٹی ہو تو مجھے منبر سے اتار دو۔ ساری زندگی مجھے منبر پر قدم نہ رکھنے دینا۔ حضرات نبی پاک ﷺ کے پاس مہمان آیا ہے۔ آقا علیہ السلام سب سے بڑے مہمان نواز انسان ہیں، سب سے بڑے میزبان انسان ہیں، سب سے بڑے خوش مزاج انسان ہیں۔ شیپ کروا کر آنے والے کی طرف آپ ﷺ نے چہرہ ہی نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے دوسری طرف کو رخ موڑ لیا۔ حضرات میں نے بات کہہ دی ہے۔

اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا نہ بن اپنے محبوب کا تو بن

جس سے پیار ہو، اس کی پھر اداؤں سے بھی پیار ہوتا ہے۔ ہاں ہاں جس سے پیار ہو پھر اس کے طریقوں سے بھی پیار ہوتا ہے۔ جس سے پیار ہو پھر اس کی اداؤں سے بھی پیار کیا جاتا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ سے پیار کیا کرو، سچا پیار کیا کرو، سب سے زیادہ پیار کیا کرو۔ اسی لیے میں کہنا چاہتا ہوں:

اللہ دے رسول ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا
اللہ تے رسول ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا

قولی نئیں عملی اظہار ہونا چاہی دا
اللہ دے رسول ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا
گلیں باتیں نئیں جی عملی اظہار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب علیہ السلام نال پیار ہونا چاہی دا
بڑی پیاری بات کہنے والا ہوں۔ اللہ اللہ
صورت تے سیرت جیدی جگ نالوں اعلیٰ اے
شان تے مقام جندا سب نالوں بالا اے
ایسے آقا علیہ السلام دے غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب علیہ السلام نال پیار ہونا چاہی دا
قولی نئیں عملی اظہار ہونا چاہی دا

ایک اور جملہ یاد آ گیا۔

دعوے دار ہووے جو محبت رسول ﷺ دا
او پڑھے قرآن منے حکم رسول ﷺ دا
توحید دا بھی بندے تے نکھار ہونا چاہی دا
اللہ دے رسول ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا
شرک دا نئیں چڑھیا بخار ہونا چاہی دا

نبی پاک ﷺ نے ساری زندگی کسی نبی علیہ السلام کی قبر پر عرس نہیں کروایا۔ کیا نبی پاک ﷺ نے ساری زندگی کسی نبی علیہ السلام کی قبر پر عرس کروایا؟ بابا جی آدم علیہ السلام کی قبر پر، بابا جی نوح علیہ السلام کی قبر پر کروایا؟ نبی پاک ﷺ نے ساری زندگی نہ موسیٰ علیہ السلام کا عرس کروایا، نہ عیسیٰ علیہ السلام کا کروایا، نہ زکریا و یحییٰ علیہما السلام کا کروایا۔ اے لوگو! میرے نبی پاک ﷺ نے اپنے بابا جی ابراہیم علیہ السلام کا عرس کروایا؟ کسی نبی علیہ السلام کی قبر مبارک پر چادریں چڑھائیں؟ **قوالیاں** کروائیں؟ یہ نئی محبت نکل آئی ہے۔ چمٹے بج رہے ہیں، کنجریاں ناچ رہی ہیں، خسرے **ناچ**

رہے ہیں، آنکھوں سے اشارے ہو رہے ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ سارا ایصال ثواب بابا جی کو پہنچ رہا ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ یہ خسروں کے ڈانس کا ثواب بابا جی کو پہنچ رہا ہے، لکی ایرانی سرکس کا ثواب پہنچ رہا ہے، یہاں ریچھ اور کتے کی لڑائی کا ثواب پہنچ رہا ہے۔

حضرات اللہ کا خوف کرو۔ اس مالک سے ڈر جاؤ، نہ اس اللہ کا اور اس کے محبوب علیہ السلام کا نام لے کر دین کو بدنام کرو۔ سچی بات کڑوی لگتی ہے۔ جس کا باپ مر جاتا ہے وہ آستانہ بنا کر بیٹھ جاتا ہے۔ جس کی ماں مر جاتی ہے وہ اس کا دربار بنا کر اتنا بڑا گلہ رکھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اوکاڑہ میں دو تین ایسے دربار بنے ہیں۔ بزرگ ابھی زندہ ہیں اور دربار پہلے ہی بن گئے ہیں۔ بزرگ ابھی زندہ ہیں اور دربار پہلے ہی بنا دیئے گئے ہیں، ایک امّاں کا میں نے خود دیکھا ہے۔ ایک بابا جی کا دربار میں نے خود دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس کا دربار ہے؟ وہ کہنے لگا یہ حضرت جی ابھی زندہ ہیں، دربار کمپلیٹ ہو چکا ہے ٹائلیں لگ چکی ہیں، بڑی بڑی چینی کی پلیٹیں لگ چکی ہیں، دربار لش پش ہو چکا ہے، دروازہ لگ چکا ہے اور جس نے اس میں دفن ہونا ہے وہ ابھی چل پھر رہا ہے۔ اس کی صلاح ہی نہیں بنی ہے۔ دین کو کاروبار بنا لیا ہے، قبر پرستی کو کاروبار بنا لیا ہے، پھر بھی عاشق رسول ﷺ عاشق رسول ﷺ ہی ہے۔ یہ محبت رسول ﷺ ہے۔ کیسی محبت رسول ﷺ ہے؟ کیسا عشق رسول ﷺ ہے؟

حضرات وہ کام کرو جو رسول پاک ﷺ نے کیے ہیں۔ ان اداؤں کو چھوڑ دو جو میرے پاک نبی ﷺ کی سیرت سے نہیں ملتی ہیں۔ جو کام رسول ﷺ پاک نے نہیں کیے وہ تم بھی مت کیا کرو۔ میں ادھر تاندوالا کے علاقہ میں تقریر کرنے گیا۔ ایک دیوار پر بہت بڑا اشتہار لگا ہوا تھا۔ بہت سے رنگوں کا اشتہار تھا، میں نے پاس جا کر پڑھنے کی کوشش کی تو اس پر بہت سے پروگرامز کے متعلق لکھا تھا۔ قوالی کس ٹائم ہو گی؟ محفل سماعت کس ٹائم ہو گی؟ ریچھ کتے کی لڑائی کس ٹائم ہو گی؟ بیلوں کی دوڑ کب ہو گی؟ نیزہ بازی کا مظاہرہ کب کیا جائے گا؟ تھیٹر کب لگے گا؟ سرکس کہاں ہو گی؟ سارا پروگرام لکھا ہوا تھا۔ رات کو قرآن خوانی ہو گی، ذکر واذکار ہو گا۔ سچے رب کی قسم ہے جھوٹے کی رب شکل بدل دے۔ میں نے اشتہار

پڑھا تو او پر لکھا تھا۔ خصوصی آمد نصیبو لعل، یہ مولوی بھی سارے عام ہیں، یہ قاری، حافظ قرآن سب عام ہیں، یہ ختم پڑھنے والے عام ہیں، قوالی کرنے والے مہمان عام ہیں۔ یہ خصوصی مہمان نہیں بلکہ خصوصی کون ہے؟ ناچنے والی، دنیا کو گمراہ کرنے والی، عقائد ونظریات اور غیرت کا جنازہ نکالنے والی وہ خصوصی آمد ہے۔

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

مسلمانو! رب کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ ایسے ہی وہابی اور سنی کے چکر میں آ کر دانت نہ پیسا کرو۔ حق بات کو حق سمجھا کرو۔ سچی بات کو سچی سمجھا کرو۔ انسان کا بیڑا ہی تب غرق ہوتا ہے جب فرق کرنے بیٹھ جاتا ہے۔ کہتا ہے نہیں جی وعظ کرنے والا فلاں ہے، بات کرنے والے کی طرف نہ دیکھو، بات کی طرف دیکھو کہ جو بات ہو رہی ہے، یہ سچی ہے یا جھوٹی ہے۔ ایک بزرگ کا بہت بڑا عرس تھا۔ میں پوچھ بیٹھا میں نے کہا حضرت کیا آپ اس بزرگ کو نیک مانتے ہو؟ انہوں نے کہا جی میں بالکل نیک مانتا ہوں۔ میں نے کہا کیا ولی مانتے ہو؟ کہنے لگے جی میں بالکل ولی مانتا ہوں۔ میں نے کہا تمہیں رب کا واسطہ ہے جھوٹ نہ بولنا مومن زندگی میں اپنی گردن تو کٹوا لیتا ہے لیکن مومن جھوٹ نہیں بولتا، صحیح بتاؤ؟ کیا ان کو کبھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کہنے لگا جی میں نے نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا لیکن میں ولی ضرور مانتا ہوں۔ میں نے کہا ایسی ولایت پر آفریں ہوں۔ جو نمازیں پڑھے بغیر ہی مل جاتی ہے۔ ایسی ولایت پر آفریں ہوں جو بغیر تلاوت کرنے کے مل گئی، جو بغیر عبادت کرنے کے مل گئی۔ یہ کیسی ولایت ہے؟ ہائے میرے اللہ اے لوگو! ایسے عمل بہروپیہ پن ہوتے ہیں۔ ڈرامے ہوتے ہیں۔ ولایت تہجدیں پڑھنے سے ملتی ہے، ولایت نمازیں پڑھنے سے ملتی ہے، ولایت روزے رکھنے سے ملتی ہے، ولایت سخاوت کرنے سے ملتی ہے۔ ولایت صدیق، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی سیرت وکردار اپنانے سے ملتی ہے، ولایت آمنہ کے لال علیہ السلام کی غلامی میں رہنے سے ملتی ہے، ولایت اللہ کی توحید کو سینے سے لگانے سے ملتی ہے، ولایت توحید کے جھنڈے لہرانے سے ملتی ہے۔ ہاتھوں میں چمٹے، چولہ پہنا ہوا ہے، منہ سے لالی ٹپک رہی

ہے، سر میں خاک پڑی ہوئی ہے۔

یہ بابا مست ہے زبردست ہے
موڑھے تے متار اے
پچھے کتیاں دی قطار اے

کیا بات ہے؟ حضرات ولی دیکھنا ہے تو بغداد کے ولی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کو دیکھو! ولی کی بات کرو، ولی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ جنہوں نے سکھوں کو مسلمان کر دیا، جنہوں نے ہندوؤں کو کلمے پڑھا دیئے، جنہوں نے غیر مسلموں کو کلمے پڑھا دیئے، اللہ کی قسم! ایسے اولیائے کرام کے پاؤں کی دھول کو میں اپنی آنکھوں کا ڈراپ اور سرمہ سمجھتا ہوں۔ ڈرامہ گیر، چکر باز یہ کبھی بھی ولایت کے سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ ولایت کا سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ حاصل کرنے کے لیے مدینے کے تاج دار کی غلامی ضروری ہے۔ مدینے کے تاج دار کی غلامی باتوں اور خشک نعروں سے نہیں، عمل میں، کردار میں، سیرت و کردار میں آقا علیہ السلام کی تابع داری کرنے سے ملتی ہے۔

آج میں کبھی کبھی سوچتا ہوں، افسوس کرتا ہوں۔ بلند و بانگ دعوے، پہاڑوں کی چوٹیوں سے اونچے دعوے کیے جاتے ہیں، کوئی کہتا ہے میں اہلحدیث ہوں، کوئی کہتا ہے میں اہلسنت ہوں۔ اہلحدیث حدیث نہیں مانتا، اہلسنّت سنت نہیں مانتا، جوا بھی چل رہا ہے، پرچیاں بھی چل رہی ہیں، سود بھی چل رہا ہے، بکواسات بھی چل رہی ہیں، فلمیں بھی چل رہی ہیں، گانے بھی چل رہے ہیں، پھر بھی یہ عاشق رسول ﷺ ہے۔ کوئی اہلحدیث ہے، کوئی اہلسنّت ہے۔ اس کے دعوے میں ہی فرق نہیں آتا۔ حضرات نبی پاک ﷺ سے پیار کرنا ہے تو باتوں باتوں میں نہ کرو، عملی پیار کرو۔ آؤ آخری باتیں سنو! کیسا پیار ہونا چاہیے؟ ماں باپ سے بھی زیادہ پیار ہونا چاہیے۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے جب کلمہ پڑھ لیا تو ماں کافرہ ہے۔ ماں نے احتجاج کر دیا۔ اس نے دھرنا دے دیا۔ سر سے کپڑا اتار لیا۔ گرمی کے موسم میں باہر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ کہتی ہے اے بیٹے سعد رضی اللہ عنہ تمہارے جیسی خدمتیں کون کر سکتا ہے؟ تم نے ساری زندگی

میری خدمتیں کی ہیں، اب تم نے نبی پاک ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے۔ وہ نبی ﷺ جو ہمارے باپ دادا کے دین کا مخالف ہے اب تم نے اس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اپنے راستے الگ کر دیئے ہیں اے بیٹے اب میں تمہارے سر چڑھ کر مروں گی۔ میں دھوپ میں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گی۔ میرے مرنے کے بعد دنیا تمہاری مثالیں دیا کرے گی۔ دنیا کہا کرے گی یہ سعد رضی اللہ عنہ اتنا بڑا ظالم ہے۔ اس نے اپنی ماں کو مارا ہے اس نے اپنی ماں کو تڑپا تڑپا کر مارا ہے۔ اے سعد دیکھ لو میں نے اپنے سر سے کپڑا اتار دیا ہے میں دھوپ میں بیٹھ گئی ہوں۔ اب تمہارے سر چڑھ کر مر جاؤں گی۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے میری ماں تم تو ایک ماں ہو اگر تمہارے جیسی ہزاروں مائیں بھی آ جائیں تو میں آمنہ کے لال علیہ السلام کے جوتوں پر قربان کر دوں۔ مرنا ہے تو مر جاؤ مجھے تمہارے مرنے کی پرواہ نہیں۔ اللہ اللہ

اگر تم مجھے آمنہ کے لال علیہ السلام کی طرف سے ہٹانا چاہتی ہو، رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے میرا چہرہ ہٹانا چاہتی ہو، تو اے میری ماں میں جان تو دے سکتا ہوں مگر آمنہ کے لال علیہ السلام کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ نبی پاک ﷺ کی محبت ہے۔

آؤ لوگو ذرا سنتے جاؤ! سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنگ بدر سے فارغ ہو کر آئے تو بیٹا آیا۔ آ کر کہتا ہے ابو جی میدان بدر میں میں ابوجہل کی کمان میں تھا۔ آپ محمد مصطفیٰ ﷺ کی کمان میں تھے میں کافروں کی طرف سے تھا۔ آپ مسلمانوں کی طرف سے تھے۔ اے میرے ابو آپ میری تلوار کے نیچے کئی بار آئے مگر میں نے تلوار کو پیچھے کو کھینچ لیا۔ کیونکہ آپ میرے باپ ہو بچپن میں آپ نے مجھے لوریاں دی ہیں۔ ابو جی آپ نے مجھے سنبھالا ہے۔ ابو جی آپ نے مجھے کھانا کھلایا۔ اس لیے میں نے وفا کی میں نے تلوار پیچھے ہٹائی، میں نے آپ کی گردن کو جدا نہیں کیا۔ ابو میں نے آپ کو باپ سمجھ کر معاف کر دیا۔ میرے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خون خول اٹھا، میرے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بیٹا ایک بار تم میری تلوار کی زد کے نیچے آ جاتے تو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے میں نے اپنا بیٹا سمجھ کر تمہارا لحاظ نہیں کرنا تھا بلکہ آمنہ کے لال علیہ السلام کا منکر سمجھ کر تمہاری گردن کو اڑا دیتا۔ یہ رسول پاک ﷺ کی محبت ہے۔ ماں

باپ سے بھی زیادہ، اولاد سے بھی زیادہ اور بیوی سے بھی زیادہ محبت رسول پاک ﷺ سے ہونی چاہیے۔ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ تھا۔ انہوں نے کلمہ پڑھا تھا ان کی بیوی کافرہ تھی۔ ایک دن وہ گھر گئے تو بیوی نے رسول پاک ﷺ کو گالیاں دیں، بڑے الفاظ بولے۔ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ تھا۔ دل میں آگ بگولہ ہوگیا۔ اندر ہی اندر تیاریاں کرلیں کہ اچھا آج تم نے میرا دل تڑپایا ہے، میرے ہاتھ آجاؤ میں تمہارے جسم کی بوٹیاں بوٹیاں کردوں گا۔ اگر میری نظر کام کرتی ہوتی تو میں تمہیں ابھی جواب دے دیتا کہ میرے رسول ﷺ کو تم نے گالی دینے کی جرأت کیسے کی؟ ایک دن اس صحابی رضی اللہ عنہ نے زہر آلودہ دو دھار والا خنجر تیار کیا۔ اپنی بیوی کو بڑی محبت سے، بڑی شفقت سے، بڑے پیار سے ورگلا کر موقع حاصل کرلیا۔ اچانک اس کے پیٹ اور سینے کے درمیان میں جہاں دل تھا۔ وہاں زور سے دو دھاری خنجر مار کر اسے خاک وخون میں لت پت کردیا اور ساتھ کہتے ہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام کی گستاخیاں کرنے کا مزہ چکھ لیا ہے۔ جو میری بیوی ہو کر میرے محبوب علیہ السلام کی گستاخیاں کرے تو تیرے جیسی ہزاروں بھی ہوں۔ میں اس محبوب علیہ السلام کے پاؤں پر لگی ہوئی دھول پر قربان کردوں۔ یہ محبت ہے، یہ پیار ہے۔ اللہ اللہ

گلستان میں جا کے میں نے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی خوشبو ہے
نکل جائے دم تیرے قدموں میں آقا علیہ السلام
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

نبی پاک ﷺ نے میدان احد میں اعلان کیا۔ کون میرے خیمہ کا پہرہ دے گا؟ ایک نوجوان عمار بن زیاد رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا۔ کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں پہرہ دوں گا۔ رات کو یہ کھڑے ہیں ہاتھ میں تلوار ہے اور نبی پاک ﷺ کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ رات کو دشمنوں نے موقع پا کر تیر چلانا شروع کردیئے۔ میرے پیارے عمار بن زیاد رضی اللہ عنہ کے جسم پر تیر لگ رہے ہیں۔ عمار بن زیاد رضی اللہ عنہ کے جسم پر تیر پیوست ہوتے جا رہے ہیں۔ ادھر بھی تیر

لگ رہے ہیں، ادھر بھی تیر لگ رہے ہیں۔ اللہ اللہ

ان کا خون نکلنا شروع ہو گیا۔ خون بہہ رہا ہے، ان کو خون نکلنے کی وجہ سے کمزوری ہو گئی۔ آخر ایک دم زمین پر گر جاتے ہیں۔ ساتھی بیدار ہوئے انہوں نے جلدی جلدی ان کو سٹریچر پر لٹایا اور مرہم پٹی کے خیمہ کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ راستے میں جاتے جاتے ان کو ہوش آ گئی آنکھ کھل گئی۔ فرماتے ہیں ساتھیو! مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟ ساتھی کہتے ہیں تمہاری مرہم پٹی کے لیے جا رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں جلدی کرو مجھے واپس نبی پاک ﷺ کے خیمہ میں لے چلو، کہیں ایسا نہ ہو کہ نبی پاک ﷺ کے خیمہ کے دائیں بائیں میری جان نکل جائے۔ میرے دل کی آخری تمنا اور آرزو یہ ہے کہ میری زندگی کا آخری سانس بھی نکلے تو نبی پاک ﷺ کے دروازے پر نکلے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے دروازے پر لا کر بٹھا دیا۔ جا کر رسول پاک ﷺ سے کہا آقا علیہ السلام جی تشریف لائیے۔ آپ ﷺ کا پروانہ جا رہا ہے، آپ ﷺ کا دیوانہ جا رہا ہے، سوہنیا آپ ﷺ کا فدائی جا رہا ہے، آپ ﷺ کا جانثار دنیا سے کوچ کر رہا ہے۔

آپ ﷺ باہر تشریف لائے آ کر عمار بن زیاد رضی اللہ عنہ کا سر اٹھا کر نبی پاک ﷺ نے اپنی گود میں رکھ لیا۔ دیکھتے دیکھتے اس صحابی رضی اللہ عنہ کے آخری سانس نکلنا شروع ہو گئے۔ آنکھیں الٹنا شروع ہو گئیں۔ نبی پاک ﷺ نے اس طرح آنکھیں بند کر دیں، ہونٹوں کو بند کر دیا۔ **اللہ اکبر کبیرا**

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ذرا سی ہوش آئی تو عرض کرتے ہیں آقا علیہ السلام جی میری آنکھیں تو نہ بند کریں، جاتے ہوئے مجھے اپنا دیدار تو کر لینے دیں، بڑی دیر سے خواہشات تھیں کہ آخری دم نکلے تو نبی پاک ﷺ کے قدموں میں نکلے۔ سوہنیا اللہ پاک نے مرادیں پوری کر دی ہیں۔ آقا علیہ السلام جی اب جاتے ہوئے اپنے درشن و دیدار سے تو محروم نہ کریں۔ اللہ مجھ سے پوچھیں گے کہ دنیا سے کیا لے کر آئے ہو؟ تو میں کہوں گا اللہ میں تیرے حبیب ﷺ کا دیدار لے کر آیا ہوں، ان کا پیار لے کر آیا ہوں، وفاداریاں کر کے آیا ہوں، اپنے نبی ﷺ

سے کیے ہوئے وعدے نبھا کر آیا ہوں۔ یہ پیار ہے۔ پیار کی باتیں تو ختم ہی نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ پیارے ہی بہت زیادہ تھے، وہ محبوب علیہ السلام اعلیٰ ہی بہت زیادہ ہیں۔ محبوب جتنا پیارا ہو اتنی اس کی ادائیں پیاری ہوتی ہیں۔ میں پوری توقع سے اپنا خطبہ ختم کرتا ہوں کہ انشاء اللہ بہت سے نوجوان ایسے ہوں گے جو آج کے بعد نبی پاک ﷺ کی سنت کو سینے سے لگائیں گے۔ اپنے چہروں پر آقا علیہ السلام کی سنت کو سجائیں گے۔ ایسے ہی باتوں باتوں میں خشک نعرے نہ لگاؤ کہ میں قربان جاتی ہوں، میں صدقے جاتی ہوں، میں قربان جاتی ہوں۔ آئے نبی ﷺ کا فرمان تو میں نافرمان جاتی ہوں، اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ ذوالجلال عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



معجزاتِ رسول ﷺ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo
﴿وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّo﴾ (القمر: ٢)
وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (الرعد: ٣٨)

الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
الٰہی تو رحیم ہے تو کریم ہے
شاہا تیری ذات سب سے عظیم ہے
تو کرم اپنا عطا مولا
تیرے کرم پہ ہم کو یقین ہے

سامعین محترم! واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی، روحانی ماؤں بہنوں، دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا جمعہ ادا کرنا اور مل بیٹھنا مولا کریم ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین! جس طرح ہم جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لیے مولا کے گھر جمع ہیں۔ اللہ اس طرح جنت میں اکٹھا فرمائے۔ آمین

تمام قسم کی حمد وثنا، بڑائی، کبریائی، یکتائی اللہ جل جلالہ کی ذات اقدس کے لیے ہے۔

جس اللہ نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور سارا جہان بسایا ہے۔ جو سب کی بگڑی بنانے والا، سب کو کھلانے، پلانے والا اور ساری کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے۔ بے شمار درود وسلام سرور کائنات، فخر دو عالم، محسن انسانیت، رحمت کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اطہر کے لیے ہیں۔

حضرات ماہ ربیع الاول سے پہلے ہی سیرت النبی ﷺ کے مقدس عنوان پر خطبات کا سلسلہ شروع ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر، مختلف گوشیوں پر میں کچھ معروضات عرض کرتا چلا آ رہا ہوں۔ آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں حسب وعدہ معجزات رسول ﷺ پر کچھ عرض کروں گا کہ نبی کائنات جناب محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی نبوت اور رسالت کی تائید کے لیے کیسے کیسے معجزات عطا فرمائے؟ یہ بات یاد رکھیے کہ معجزہ ایسا عمل ہے جو عام روٹین سے ہٹ کر ہو، عام عادت سے ہٹ کر ہو اور ایسا خرق عادت عمل جو انسان کی عقل کو عاجز کر دے، جس کو سمجھنا انسان کی عقل سے بالاتر ہو کہ یہ کس طرح ہو گیا ہے؟ یہ کیسے ہو گیا؟

حضرات معجزہ کہتے ہی اسے ہیں جو انسان کی عقل سے بالاتر ہو۔ جہاں انسانی عقلیں سمجھنے سے عاجز ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے ہاتھوں ظاہر کر دے۔ اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ مگر یاد رکھیئے معجزے میں ہاتھ نبی ﷺ کا ہوتا ہے اور پیچھے طاقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ ہاتھ نبی کا ہوتا ہے، ہاتھ رسول کا ہوتا ہے اور پیچھے طاقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ اسی طرح کرامت میں بھی ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ولی کا ہوتا ہے، اللہ کے نیک بندے کا ہوتا ہے مگر پیچھے طاقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رکھیئے۔ نبی کے ہاتھ سے معجزہ تب ظاہر ہوتا ہے جب میرا اللہ چاہتا ہے۔ ولی کے ہاتھوں کرامت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی نبوت کی دلیل کے لیے تائید کے طور پر معجزے عطا فرمائے، جس طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ عطا فرمایا۔ اگر وہ کسی کوڑی

کے جسم پر اس طرح ہاتھ پھیر دیتے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفایاب کر دیتے تھے۔ جسم کا کوڑ ختم ہو جاتا تھا۔ مادر زاد جس کو پنجابی میں ''جماندرو'' نابینا کہتے ہیں۔ جو شکم مادر سے پیدا ہی نابینا ہوا ہے۔ اس کے چہرے پر اس طرح ہاتھ پھیرتے تو اللہ تعالیٰ آنکھیں نور و نور کر دیتے تھے۔ یہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معجزات عطا فرمائے کہ وہ اس بغل سے ہاتھ باہر نکالتے پھر قوم کے سامنے اس طرح کرتے تو ہاتھ اس طرح چمکنے لگ پڑتا تھا جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ نے ان کو عصا دیا تھا، وہ عصا اس طرح پتھر پر مارا تو اللہ تعالیٰ نے بارہ چشمے عطا کر دیئے اور یہی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جب یہ بنی اسرائیل کو لے کر نکلے، فرعون کی فوج پیچھے آ گئی تو اللہ کریم سے آگے فرمانے لگے۔ اللہ جی یہ دشمن تو پیچھے آ گئے ہیں۔ آواز آئی میرے کلیم علیہ السلام گھبراؤ نہیں، ڈرو نہیں۔ یہ جو ہاتھ میں عصا پکڑا ہے یہ ذرا پانی پر مارو! دریا پر مارو! دریائے نیل پر عصا مارا تو اللہ تعالیٰ نے پانی کی سطح کو روک کر راستہ بنا کر پانی کے اوپر سے اپنے نبی علیہ السلام اور ساتھیوں کو کراس کروا دیا۔ جب ان راستوں پر فرعون کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے اللہ ہمارا دشمن تو ہمارے راستے پر آ گیا ہے۔ فرمایا سوہنیا اگر میں پانی کو روک کر راستے بنا سکتا ہوں تو میں راستے بند بھی کر سکتا ہوں۔ فرمایا عصا پھر مارو! اللہ کے کلیم علیہ السلام نے عصا مارا تو پانی چلنے لگ پڑا۔ فرعون اور اس کی پارٹی کو اللہ تعالیٰ نے پانی میں غوطے دے دے کر تباہ دیا۔ حضرات پانی میں راستہ بن جانا یہ ایک معجزہ ہے۔ حالانکہ پانی میں راستے نہیں بنتے، پانی کا کام ڈوب دینا ہے، کوئی نمازی آ جائے، کوئی بے نماز آ جائے پانی ڈوب دیتا ہے، کوئی تہجد گزار ہو، کوئی نمک حرام ہو پانی ڈوب دیتا ہے۔ اگر پانی نہ ڈبوئے اوپر سے نبی علیہ السلام گزر جائے تو یہ نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ ولی گزر جائے تو یہ کرامت ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے میرے پیارے محبوب علیہ السلام کو معجزے عطا فرمائے اور اتنے معجزے اللہ پاک نے میرے محبوب علیہ السلام کو عطا فرمائے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے معجزے ایک طرف اور میرے رسول ﷺ کے معجزے ایک طرف ہیں۔ مگر وہ ظالم لوگ، مشرکین مکہ

اور کفار مکہ ایسے بدنصیب نکلے۔ انہوں نے نبی علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر ایمان لانے کے بجائے الٹا کہنے لگ پڑے لو محمد ﷺ تو جادوگر ہے۔ اس نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے۔ اس نے ہماری نگاہ پر جادو کر دیا ہے۔ میں پاس سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ قرآن کہتا ہے۔ اللہ ذوالجلال نے فرمایا، قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ (القمر: ۲)

الک کائنات نے فرمایا جب میرے نبی ﷺ کے ان مکے والے کافروں نے معجزات سکہ . میرے پیارے نبی ﷺ کے ان مشرکین مکہ نے معجزے دیکھے تو ان کو ایمان لانا چاہیے تھا۔ مان لینا چاہیے تھا۔ اقرار کر لینا چاہیے تھا۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ لینا چاہیے تھا۔ مگر ان ظالموں نے، سوئے ہوئے نصیبوں والوں نے ایمان لانے کے بجائے کیا کہا؟

﴿وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ (القمر: ۲)

رب ذوالجلال والاکرام نے فرمایا میرے پیارے ان کی قسمتیں سو گئیں۔ ان بدنصیبوں کے نصیب سو گئے۔ اللہ اللہ اللہ۔ جب میرے پاک نبی ﷺ کے معجزات دیکھے تو معجزات دیکھنے کے بعد تو تسلیم کرنا چاہیے تھا۔ مگر ظالم کہنے لگے یہ تو کوئی جاری شدہ جادو ہے۔ جو ہماری نظروں پر چل گیا، جو ہماری نگاہوں پر چل گیا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کا معجزہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا دیکھا تو کہتے ہیں ہماری نظروں پر جادو چل گیا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کی انگلیوں میں سے پانی نکلتا دیکھا تو ظالم کہتے ہیں یہ تو محمد ﷺ نے جادو کر دیا ہے۔ ہائے اللہ میری توبہ۔ آؤ لوگو ذرا توجہ فرماؤ! مالک کائنات کا قرآن کہہ رہا ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (الرعد: ۳۸)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا۔ کیا فرمایا؟ حضرات گرامی ذرا توجہ فرماؤ! یہ مضمون بڑا قیمتی ہے، دھیان سے سننے والا ہے۔ اس کے اندر عقیدہ بھی ملے گا اور ایمان کی لذت بھی محسوس ہو گی۔ دل کو سکون ہو گا میرے محبوب علیہ السلام کے معجزات سنو!

مالک کائنات نے کافر لوگوں کے بارے میں فرمایا: اے ظالمو! میرے پاک نبی ﷺ سے معجزات کا مطالبہ کرنے والو! میرے پاک نبی ﷺ کو کہنے والو! کہ اب معجزہ دکھاؤ ابھی معجزہ دکھاؤ۔ اس طرح کا معجزہ دکھاؤ۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

کسی رسول کے لیے لائق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے معجزات لائے، اللہ سوہنیا معجزہ کب ظاہر ہوتا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

نبی ﷺ کے ہاتھوں معجزہ اس وقت ظاہر ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی مرضیاں ہوں گی۔ جب اللہ پاک کا آرڈر ہوگا۔ جب اللہ پاک کی مرضی ہوگی تو اللہ پاک معجزہ ظاہر کردے گا۔ **سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ آؤ لوگو ذرا توجہ فرماؤ! ایک میرے پاک نبی ﷺ کا** صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کا نام سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہے۔ ایک دن یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ اس طرح ان کی پنڈلی ننگی ہوگئی۔ پنڈلی سے کپڑا اتر گیا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ بڑا گہرا زخم ہے۔ اس طرح لگتا ہے جیسے ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ ایک ساتھی پاس بیٹھا ہے۔ اس کا نام یزید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ ہے۔ کہنے لگا اے سلمہ رضی اللہ عنہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ یہ تمہاری پنڈلی کو کیا ہوا ہے؟ اللہ اللہ۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگو! غزوہ بدر میں میری ٹانگ زخمی ہوگئی، ہڈی ٹوٹ گئی اور میں اتنا زخمی ہوا، اتنے گہرے زخم آئے کہ مجھے دیکھنے والے کہتے تھے۔ اب سلمہ رضی اللہ عنہ مر گیا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مر گیا۔ یہ کبھی بچ نہیں سکے گا۔ ایسی میری حالت بن گئی تھی جو مجھے دیکھتا تھا کہتا تھا یہ کبھی بچ نہیں سکے گا۔ اس کے بچنے کی امیدیں نہیں ہیں۔ لیکن لوگو جب میرے پیارے نبی جناب محمد ﷺ کو پتہ چلا تو آقا علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے۔ نبی پاک ﷺ میرے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ۔

((فَنَفَسَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَسَاتٍ .))

نبی پاک ﷺ نے میری پنڈی پر ہاتھ رکھا اور دم کیا۔ کیا کیا؟ دم کیا۔ اللہ کا کلام پڑھ

کر دم کیا اور پھونکیں ماریں۔ میرے پاک نبی ﷺ نے میری پنڈلی پر تین پھونکیں ماریں۔ اللہ اللہ اللہ۔

امام کائنات کی پھونکوں سے ایسا اللہ پاک نے کرم کر دیا۔ ایسی اللہ پاک نے مہربانیاں کر دیں۔ آپ ﷺ نے دم کیا، آپ ﷺ نے پھونکیں ماریں تو سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لوگو آج تک مجھے کبھی تکلیف ہی نہیں ہوئی۔ اللہ پاک نے ایسا جوڑ لگا دیا۔ اس طرح تو کوئی سرجن آپریشن نہیں کر سکتا جس طرح نبی پاک ﷺ کا معجزہ اللہ پاک نے ظاہر کیا ہے۔ جہاں لوگو ڈاکٹروں کا علاج کامیاب نہیں ہو سکتا، جہاں حکیموں اور طبیبوں کی تدبیریں فیل ہو جاتی ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا

مالک کائنات نے میرے پاک نبی ﷺ کا معجزہ ظاہر کیا ہے۔ آپ ﷺ کے دم کی وجہ سے مرتا ہوا مریض اللہ پاک نے بچا لیا ہے۔ یہ لوگو میرے پاک نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔ جن کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا ان کافروں نے ایسے ایسے معجزات دیکھے مگر کہتے کیا ہیں؟

﴿وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ (القمر: ۲)

اللہ اللہ اللہ۔ کہنے لگے یہ تو جادو چل گیا ہے، یہ تو جادو ہو گیا ہے۔ ان ظالموں کی عقل پر پردہ پڑ گیا۔ میرے نبی ﷺ کے معجزات کو جادو کہنے والو آؤ لوگو ذرا توجہ فرماؤ! اللہ پاک نے کیسے کیسے معجزات نبی پاک ﷺ کو عطا فرمائے؟ اللہ اکبر کبیرا۔ ایک یہودی تھا، اس کا نام ابو رافع تھا۔ یہ نبی پاک ﷺ کی ہجو کرتا تھا۔ ہجو کا معنی ہے آپ ﷺ کے گلے، شکوے اور آپ ﷺ کے بارے میں غلط قسم کے جملے بولتا تھا۔ شعر بنا بنا کر میرے نبی ﷺ کے خلاف لوگوں کو دیتا کہ جاؤ جا کر محمد ﷺ کے خلاف شعر پڑھو۔ یہ جس طرح پیچھے جب بھٹو دور شروع ہوا تو ایک طرف قومی اتحاد والے، اس میں زیادہ مولوی لوگ تھے۔ تو پیپل پارٹی کے لوگوں نے مولویوں کے خلاف شعر بنائے۔ حلوے کے خلاف اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ بنایا؟ مطلب کیا تھا کہ معاشرے میں نفرت پیدا ہو جائے۔ اس دور میں بھی یہ

شرارت پیدا ہوئی کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کی ہجو کی، آپ ﷺ کے خلاف منصوبے بنائے، آپ ﷺ کے خلاف آوازیں کسیں۔ نبی پاک ﷺ کی ہجو کرنے والا یہ یہودی اس کے متعلق میرے محبوب کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون سا آدمی ہے؟ جو اس یہودی سے میری جان چھڑوائے گا۔ اس کے بکواسات سے میری جان چھڑوائے گا۔ سیّدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ جو میرے نبی ﷺ کے خلاف بکواسات کرتا ہے جو میرے نبی ﷺ کی توہین کرتا ہے یا وہ ظالم زندہ رہے گا یا میں زندہ رہوں گا۔ ہم اکٹھے زندہ نہیں رہ سکتے۔ اب جیوں گا تو نبی پاک ﷺ کے گستاخ کو ٹھکانے لگا کر ہی سوؤں گا۔ عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ ان کا نام تھا۔ انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ اس یہودی کو میں نے نہیں چھوڑنا ہے۔ تیاری کرلی، ساتھی ساتھ لے لیے۔ وہ جو ابورافع کا قلعہ تھا وہاں چلے گئے۔ شام کے وقت وہ قلعہ بند ہوتا تھا، دروازہ لگ جاتا تھا۔ چوکیدار آگے سے دروازہ بند کر دیتا تھا۔ پھر صبح کو ہی کھلتا تھا۔ جو اندر چلے گئے، چلے گئے۔ جو باہر رہ گئے، وہ باہر رہ گئے۔

یہ نبی پاک ﷺ کے صحابی عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ اس طرح گیٹ کے سامنے بیٹھ گئے کہ گیٹ بند کرنے کا جب ٹائم ہوگا۔ تو لوگ جوق در جوق اندر جائیں گے تو میں بھی ساتھ شامل ہو کر چلا جاؤں گا۔ اگر اکیلا گیا تو چیکنگ ہوگی کہ تم کون ہو؟ کس سے ملنا ہے؟ کہاں جا رہے ہو؟ بعد میں لوگوں میں شامل ہو کر اندر چلا جاؤں گا۔ اس طرح پیشاب کرنے کے بہانے دور ہو کر بیٹھ گئے۔ لوگ اندر داخل ہو رہے تھے۔ جن کی رہائشیں قلعے میں تھیں۔ جب لوگ اندر جانے لگے تو سیّدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہوگئے۔ یہ بھی اندر چلے گئے۔ اللہ اکبر کبیرا۔

دروازہ بند ہوگیا ہے۔ دور سے کھڑے ہو کر دیکھتے ہیں کہ چابیاں کہاں رکھی جا رہی ہیں؟ چوکیدار چابیاں کہاں رکھتا ہے؟ وہ جگہ بھی دیکھ لی جہاں چابیاں پڑی ہیں۔ اللہ اللہ اللہ۔ اندر جا کر اس یہودی پر حملہ کر دیا ہے۔ اس یہودی کو واصل جہنم کر دیا ہے۔ اس یہودی کو جب ٹھکانے لگایا۔ سیّدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ اس یہودی کو قتل کرنے کے بعد واپس آ رہے ہیں۔

اللہ اللہ اللہ۔ جب دروازہ بند تھا تو دروازے کے بند ہونے کی وجہ سے چھلانگ لگانی پڑ گئی۔ جب دیوار کراس کی، چھلانگ لگانے کی وجہ سے پنڈلی ٹوٹ گئی، ہڈی ٹوٹ گئی۔ سیّدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ لنگڑاتے لنگڑاتے نبی پاک ﷺ کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ جا کر عرض کی آقا علیہ السلام جی میں آپ ﷺ کے دشمن کو جہنم پہنچا آیا ہوں۔ میں آپ ﷺ کے ویری کو واصل جہنم کر آیا ہوں۔ لیکن سوہنیا ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ میری پنڈلی ٹوٹ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اُبْسُطْ رِجْلَكَ))

اے میرے پیارے عبداللہ رضی اللہ عنہ ذرا پنڈلی آگے کرو۔ اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا۔ اتنے بڑے کافر کو ٹھکانے لگا کر آئے ہو۔ اتنے بڑے موذی کو واصل جہنم کر کے آئے ہو۔

سیّدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنی پنڈلی آگے کر دی۔ اپنی ٹانگ نبی پاک ﷺ کے سامنے رکھی تو حبیب کبریا نے اس طرح:

((فَمَسَحَهَا))

میری پنڈلی پر ہاتھ مبارک پھیرا ہے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے اپنا برکتوں والا رحمتوں والا ہاتھ پھیرا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

اے دنیا جہان کے لوگو! نبی پاک ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی، آپریشن بھی خود ہوتا گیا، سرجری خود ہوتی گئی، جوڑ بھی اپنے آپ لگتے گئے۔ فرمایا مجھے دکھ بھی نہ ہوا، مجھے تکلیفیں بھی نہ آئیں، مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام نے اپنا برکت والا ہاتھ پھیرا ہے تو اللہ پاک نے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں ہی جوڑ دیں۔ اللہ پاک نے میرے پاک نبی ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے میری ٹوٹی ہڈیاں جوڑ دیں۔ جو ہڈی چور و چور ہو چکی تھی۔ نبی پاک ﷺ کا ہاتھ لگا تو اللہ پاک نے وہ سلامت کر دی۔ اللہ پاک نے جوڑ لگا دیئے۔

حضرات یہ ہاتھ میرے پاک نبی ﷺ کا ہاتھ ہے۔ یہ آمنہ کے لال علیہ السلام کا ہاتھ ہے۔ یہ ہاتھ جہاں لگ جائے وہاں اللہ پاک برکتیں نازل کر دیتا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام کا

ہاتھ جہاں لگ جائے اللہ پاک وہاں برکتیں کر دیتا ہے۔ اللہ اللہ اللہ۔ یہ کون میرا نبی ﷺ ہے؟

اے محبوب کل سوہنا ختم الرسل
جتھوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا
عبد اللہ دا چن تے دکھیاں دا سجن
کیویں دکھیاں دے دکھڑے ونڈاؤندا گیا
اے محبوب کل سوہنا ختم الرسل
جتھوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا

اللہ اکبر کبیرا۔ سیّدنا سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ہم حدیبیہ کے مقام پر رکے ہوئے تھے۔ مدینہ سے چل کر مکہ آئے۔ مقام حدیبیہ کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ مذاکرات ہو رہے ہیں۔ مکہ والوں کے سفیر بھی آتے۔ اللہ کے نبی ﷺ بھی اپنا سفیر بھیجتے۔ مذاکرات کا سلسلہ چل رہا ہے۔ اسی دوران پانی ختم ہو گیا۔ نہ پینے کے لیے پانی ہے، نہ وضو کے لیے پانی ہے، نہ غسل کے لیے پانی ہے، نہ سواریوں کے لیے پانی ہے۔ پانی بالکل ختم ہو گیا ہے۔ ہم نے عرض کی اللہ کے نبی ﷺ پانی ختم ہو گیا ہے۔ نل کوئی نہیں، کنواں کوئی نہیں، نہر کوئی نہیں، ندی نالہ کوئی نہیں۔ پیارے پانی تو بالکل ختم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی برتن تو لے کر آؤ! آقا علیہ السلام جی برتنوں کو کیا کریں گے؟ سارے برتن تو خالی پڑے ہیں، ساری صراحیاں خالی پڑی ہیں، ساری مشکیں خالی پڑی ہیں۔ کسی میں بھی پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی برتن تو لاؤ۔ کوئی چند قطرات تو ہوں گے۔ کوئی برتن تو لاؤ ایک برتن نبی پاک ﷺ کے سامنے لایا گیا۔ ایک چھاجڑ نبی پاک ﷺ کے سامنے لائی گئی۔

((فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ .))

آپ ﷺ نے اپنا برکت والا ہاتھ اس میں ڈالا، نبی ﷺ کا ہاتھ برتن میں داخل ہوا ہے۔

((فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ))

جب نبی پاک ﷺ نے ہاتھ مبارک داخل کیا تو انگلیوں کے درمیان میں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ ایسے پانی چل رہا ہے جیسے چشمے کا پانی چلتا ہے۔ اللہ کے پاک محبوب کی انگلیوں سے پانی نکل رہا ہے۔ برتن بھرتے جا رہے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مشکیں بھرتے جا رہے ہیں۔ پینے والے پانی پیٹ بھر کر پیتے جا رہے ہیں، وضو کرنے والے، غسل کرنے والے کرتے جا رہے ہیں۔ سواریوں کو پانی پلایا جا رہا ہے۔ لیکن لوگو پھر بھی پانی جاری ہے۔

((فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ))

سوال کرنے والا پوچھتا ہے:

((كَمْ كُنْتُمْ؟))

تم کتنے آدمی تھے؟ کہنے لگے:

اگر ہم لاکھ آدمی بھی ہوتے تو پانی پھر بھی ختم نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ہم کتنے تھے؟

((نَحْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةٍ))

ہم پندرہ سو آدمی تھے، ڈیڑھ ہزار آدمی نے پانی پیا، ڈیڑھ ہزار آدمی نے اپنے برتن بھر لیے۔ اپنی سواریوں کو پانی پلایا، خود بھی وضو کیے، پانی اپنے چہروں پر لگایا۔ سبحان اللہ۔ لیکن لوگو! اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام کا معجزہ مبارک جاری ہے۔ حضرات توجہ فرماؤ! بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وجیا عصا تعجب کس گل دا
پتھراں وچوں پانی نت چلدا
او پنجاں انگلاں چوں نکلیاں پنج نہراں
اے انگلیاں نے میرے پیر دیاں
صمصام رحمہ اللہ توں آ کے سن سجنا
جے گلاں سنیاں ای مدنی پیر دیاں

اک لیلہ تے سوا سیر دانے سی
بارہ تیرہ سو فوجیاں کھانے سی
تھکیا ہانڈی کنالی دے وچ سوہنے
پکھاں نکلیاں سارے لشکیر دیا

اللہ اکبر کبیرا۔ آؤ دوستو! نبی پاک ﷺ کے معجزات سنو! خندق کھودتے وقت سامنے پتھر اور پہاڑ ہیں۔ مضبوط قسم کے پہاڑ ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے بھوکے اور پیاسے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے خندق کو کھودا اور یہ بھی یاد رکھو! ہمارے ملک کے بڑے افسروں کی طرح ایسا نہیں کہ پولیس والو تم جا کر عوام سے مقابلہ کرو، تم گولیاں کھاؤ، تم بچے ذبح کرواؤ، ہم افسر لوگ ہیں ہم اے سی کے دفتروں میں بیٹھ کر گپ شپ لگاتے ہیں۔ بلکہ نہیں میرے محبوب علیہ السلام خود بھی اپنے پروانوں کے ساتھ گئے۔ جو مشکل سے مشکل پتھر ہوتا تھا۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے ٹوٹتا نہیں تھا۔ اللہ کی قسم ہے اسے میرے پاک نبی ﷺ توڑتے تھے جو چٹان آڑے آ جاتی، جہاں آ کر بڑی بڑی کدالیں فیل ہو جاتیں، وہاں میرے پاک نبی ﷺ زور لگاتے تھے اور پتھر توڑ دیتے تھے، ہاں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آ کر کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ! اتنے دن ہو گئے ہیں میں نے تو روٹی نہیں کھائی، پیارے مجھے بھوک لگی ہے۔ اب تو مجھ سے کدال نہیں اٹھائی جاتی ہے۔ ساتھ اس طرح پیٹ سے کپڑا اٹھا کر کہتے ہیں۔ سوہنیا میں نے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھنا کہ ہمارا نبی ﷺ کھا پی کر آیا ہے۔ مگر ہمیں بھوکے، پیاسوں کو کام پر لگایا ہے۔ آؤ اپنے نبی ﷺ کا بھی پیٹ دیکھ لو۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میرے محبوب علیہ السلام نے کپڑا اٹھایا تو میرے نبی ﷺ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ کیسا رہبر ہے؟ کیسا راہنما ہے؟ حضرات میرے ملک کے پیر خانے کا انداز ایسا ہے مٹھائی آئی تو پیر صاحب کے بچے کھا گئے، بریانی آئی تو بابا جی کھا گئے، کسٹرڈ آئے بابا جی کھا گئے۔ مگر گندی پلیٹیں عوام کے سامنے رکھی ہیں کہ یہ تم تبرک کھا لو تم تبرک چاٹ لو، مگر کائنات کا

رہبر ایسا نہیں، کائنات کا راہنما ایسا نہیں، کائنات کا پیشوا ایسا نہیں۔ اے دنیا والو! میرا کملی والا پیر و مرشد اور رہبر ایسا نہیں، پہلے عوام کو کھلایا ہے، پہلے غریبوں کو کھلایا ہے، پہلے مریدوں کو کھلایا ہے۔ اللہ کی قسم ہے مریدوں کا بچا ہوا کائنات کے پیر نے کھایا ہے۔ کبھی اتنا بھی نہیں سوچا کہ بلال رضی اللہ عنہ کالے رنگ والا ہے، میں گورے رنگ والا ہوں، کبھی نہیں سوچا کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فارسی بولنے والا اور میں عربی بولنے والا ہوں، کبھی نہ سوچا کہ صہیب رومی رضی اللہ عنہ اس کے پھٹے پرانے کپڑے ہیں اور اس کا پسینہ نکل رہا ہے، میں اس کا جوٹھا کیوں کھاؤں؟ اللہ کی قسم ہے ایک دن بھی میرے مصطفیٰ ﷺ نے ان لوگوں سے نفرت نہیں کی، محبت کر کے دکھائی، پیری مریدی کا طریقہ بتایا ہے کہ اپنی بھوک کا خیال نہ کرو، مریدوں کی بھوک کا خیال کرو۔

ہمارے یہاں کیا ہے؟ پیر نے اپنے سارے بیٹے افسر لگائے ہیں اور مرید بچارے مزدوریاں کرنے کے قابل ہی رہ گئے ہیں، کوئی جوتے سی رہا ہے تو جوتے ہی سیتا رہ گیا ہے، کوئی اینٹیں نکال رہا ہے تو اینٹیں ہی نکالتا رہ گیا ہے، کوئی مزدوری کر رہا ہے تو وہ مزدوریاں ہی کرتا رہتا ہے۔ مگر بابا جی کی ساری آل اولاد میں سے کوئی محکمہ بجلی میں افسر لگ گیا، کوئی واپڈا کا افسر بن گیا، کوئی پولیس کا افسر بن گیا۔ حضرات میرے کملی والے مصطفیٰ ﷺ سے رہبری سیکھو! کملی والے مصطفیٰ ﷺ سے راہنمائی سیکھو! دنیا کو غلام دیئے، دنیا کو پیسہ دیا، دنیا کو سونا بانٹا، دنیا کو چاندی بانٹی۔ مگر آپ ﷺ کی بیٹی غلام لینے آئی تو آپ ﷺ فرماتے ہیں بیٹی تم رات کو تسبیح نکال کر سو جایا کرو، میری بیٹی تم رات کو وظیفہ کر کے سو جایا کرو یہ مال غریبوں کا حصہ ہے تم نبی ﷺ کی بیٹی ہو، تم تسبیح پڑھ کر سو جایا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری تھکاوٹیں دور کر دے گا۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ اگر تم نے ایک پتھر باندھا ہے تو تمہارے رسول ﷺ نے دو باندھے ہیں۔ کہنے لگے اللہ کے رسول ﷺ پھر مجھے دو منٹ چھٹی مل سکتی ہے میں گھر سے چکر لگا کر آؤں۔ دوڑتے دوڑتے گئے، بیوی کو کہنے لگے آج رب کی رحمت کے خزانے لوٹنے کا بڑا سنہری موقعہ ہے۔ کہا میرے سر کے تاج کیسے؟ کہنے لگے آج

اللہ کے محبوب علیہ السلام کو بڑی زیادہ بھوک لگی ہے۔ آج کھانا کھلانے کا مزہ آ جائے، چلو میں اس طرح کرتا ہوں یہ چھوٹا سا لیلہ کھڑا ہے، میں اس کو ذبح کر دیتا ہوں۔ گوشت بنا دیتا ہوں، یہ جو ٹوپہ جَو کا پڑا ہے تم اس کا آٹا پیس لو، اس کا آٹا تیار کرو، تاکہ سرکار مدینہ کی دعوت کر سکیں۔ ہم آمنہ کے لال علیہ السلام کا کھانا پکاتے ہیں۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے وہ چھوٹا سا لیلہ ذبح کر کے گوشت بنا دیا۔ اتنی دیر میں بیوی نے جَو کا آٹا بنالیا، گھر والی کہتی ہے جایئے جا کر رب کے حبیب ﷺ سے عرض کرو، آقا آپ ﷺ بھی آ جائیں اور ایک دو ساتھی بھی ساتھ لے آئیں یا دو چار ساتھی ساتھ لے آئیں۔ آ کر کھانا تناول فرمالیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ جب سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ آئے، آ کر عرض کی آقا علیہ السلام جی میرے گھر میں کھانا تیار ہوا ہے آپ ﷺ دو چار ساتھی لے کر کھانا کھانے آ جائیں، میرے پاک نبی ﷺ نے جب اتنی بات سنی، اللہ کے محبوب علیہ السلام نے دیکھا کہ میرے جابر رضی اللہ عنہ نے میرا کھانا پکایا ہے۔ پھر سوچا مرید بھوکے رہ کر کام کریں اور میں جا کر کھانا کھاؤں، یہ مجھے گوارہ نہیں، میرا ضمیر گوارہ نہیں کرتا، میرا مزاج برداشت نہیں کرتا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ اونچے ٹیلے پر چڑھ جاؤ، آقا علیہ السلام جی کیا کروں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اونچے ٹیلے پر چڑھ کر اعلان کر دو۔ اے کملی والے کے پروانو! آمنہ کے لال علیہ السلام کے سپاہیو! آج تم نے دوپہر کا کھانا جابر رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر کھانا ہے۔ آج پیارے جابر رضی اللہ عنہ نے ہماری دعوت کی ہے۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اعلان سنا تو پریشان ہو گئے کہ یہ کیا بن گیا ہے؟ کھانا تو پانچ سات آدمیوں کا ہے۔ مگر سرکار مدینہ نے بارہ تیرہ سو میں اعلان کر دیا ہے۔ کون اتنا کھانا کھلائے گا؟ اتنا آٹا نہیں ہے، اتنا گوشت نہیں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ یہ پیغام دے کر اپنے گھر چلے گئے، گھر والی کہتی ہے اللہ والے! خیر تو ہے، جب گئے تھے تو چہرے پر نور ہی نور تھا، آئے ہو تو چہرہ گھبرایا ہوا ہے، رنگ اڑا ہوا ہے خیر تو ہے؟ کیا پریشانی ہے؟ کہتے ہیں میں نے تو جناب کو عرض کیا تھا۔ آقا علیہ السلام تین چار آدمی لے کر کھانا کھانے آ جائیں۔ مگر آپ ﷺ نے اعلان کر دیا ہم سب کی جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دعوت

ہے۔ اپنے گھر میں تو تھوڑا سا کھانا ہے مگر بارہ تیرہ سو آدمی آ رہے ہیں۔ بیوی بڑی عقل مند تھی۔ کہنے لگی یہ بتاؤ تم نے نبی پاک ﷺ کو کتنے آدمیوں کا کہا تھا؟ کہتے ہیں میں نے تو پانچ سات آدمیوں کا کہا تھا۔ باقی حضرات کا نبی پاک ﷺ نے خود اعلان کروایا ہے۔ بیوی کہنے لگی پھر آپ کا رنگ کیوں اڑ گیا ہے؟ اللہ اللہ اللہ۔ آنے والے جانیں اور اعلان کرنے والا جانے۔ اعلان کرنے والا جانے اور عرش والا رحمان جانے۔ ہمیں کس بات کی پریشانی ہے؟ ہم نے جو پکایا وہ آمنہ کے لال علیہ السلام کے سامنے رکھ دینا ہے۔ اتنی دیر کو نبی پاک ﷺ کا پیغام آ گیا ہے۔ سرکار مدینہ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ اپنی گھر والی کو میرا پیغام دے دو جب تک میں تمہارے گھر نہ پہنچوں تب تک ہنڈیا چولہے سے نہیں اتارنی ہے۔ جب تک میں تمہارے گھر پہنچ نہ جاؤں تب تک روٹیاں پکانا شروع نہیں کرنا، ہمسایوں کے گھروں سے عورتوں کو بلا لو، روٹیاں پکانے والی بلا لو لیکن پکانا شروع نہ کرنا جب تک میں نہ آ جاؤں۔ جب بارہ تیرہ سو نبی پاک ﷺ کے پروانے، شمع رسالت کے پروانے آ گئے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں اس طرح سجتے آ رہے ہیں جس طرح چاند ستاروں میں سجتا آ رہا ہے۔ میرا کملی والا مصطفیٰ ﷺ، رحمت کائنات اس طرح سجتے آ رہے ہیں جس طرح چاند ستاروں کی کہکشاں میں سجتا آ رہا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

جب میرے پاک نبی ﷺ آ گئے تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لاؤ ذرا ہنڈیا میرے قریب تو کرو! امام کائنات ہنڈیا کے قریب چلے گئے، آپ ﷺ نے تھوڑا سا لعاب دہن لیا ہے اور ہنڈیا میں ڈالا ہے، تھوڑا سا لعاب لے کر آٹے میں شامل کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لیجئے پکاتے جاؤ، ڈالتے جاؤ اور کھاتے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ برکتیں کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کبھی اناج ختم نہیں ہونے دے گا۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پکانے والی دھڑا دھڑ پکاتی جا رہی ہیں، کوئی پیڑے بنائے جا رہی ہے، کوئی روٹیاں پکائے جا رہی ہے، کوئی آگ جلائے جا رہی ہے، سالن برتنوں میں ڈال ڈال کر دیا جا رہا ہے۔ محبوب کبریا کے پروانے کھا رہے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے کھا رہے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ

اک لیلہ تے سوا سیر دانے سی
بارہ تیرہ سو فوجیاں کھانے سی
تھکیا ہانڈی کنالی دے وچ سوہنے
پکھاں نکلیاں سارے لشکیر دیا
صمصام رحمہ اللہ توں آ کے سن سجنا
جے گلاں سنیاں ای مدنی پیر دیاں

حضرات ذرا توجہ فرماؤ! یہ کون میرا رہبر؟ کون میرا راہنما؟ جس کو اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کے انبیاء علیہم السلام سے زیادہ معجزات کا مالک بنایا ہے۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بارہ تیرہ سو آدمی کھانا کھا گیا، جب میں نے آ کر ہنڈیا دیکھی تو کھانا اتنا ہی ہے، آٹا اتنا ہی ہے جتنا پہلے تھا اور سالن کو فرق آیا نہ آٹے کو فرق آیا۔ محبوب بھی کھا گئے، محبوب کے پروانے بھی کھا گئے۔ مگر ہمارے اناج میں پھر بھی فرق نہ آیا کیوں؟

اے محبوب کل سوہنا ختم الرسل
جتھوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا
عبد اللہ دا چن تے دکھیاں دا سجن
کیویں دکھیاں دے دکھڑے ونڈاوندا گیا

صدقے جاؤں، قربان جاؤں! اب ذرا ایک اور نبی پاک ﷺ کا معجزہ سنو! امام کائنات کے پیارے پیارے معجزات سنو! سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ آقا علیہ السلام قضائے حاجت کے لیے باہر دور چلے جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہر طرف بے پردگی ہی بے پردگی نظر آ رہی ہے۔ کوئی ٹیلہ ایسا نظر نہیں آیا جس کی اوڑھ کے پیچھے بیٹھ کر قضائے حاجت کروں۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ کوئی بات نہیں بنتی، آپ ﷺ کو جھاڑیاں نظر آئیں۔ آپ ﷺ نے ایک جھاڑی کی شاخ پکڑی، ادھر سے دوسری جھاڑی کی شاخ پکڑی۔ آپ ﷺ نے فرمایا قریب آ جاؤ۔ آپس میں مل جاؤ۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں

نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جس طرح آدمی چل کر سفر کرتے ہیں اس طرح درخت زمین چیر کر آرہے ہیں۔ نبی کائنات ﷺ کا حکم مان کر آرہے ہیں۔ حضرات جھاڑیوں نے میرے نبی ﷺ کا حکم مانا، درختوں نے میرے نبی ﷺ کا حکم مانا، پتھروں نے میرے نبی ﷺ کا حکم مانا، مسلمانو! تم انسان ہو کر نبی پاک ﷺ کا حکم نہ مانو تو پھر اپنے نصیب پر افسوس کرو، اپنی قسمت کا ماتم کرو۔ تم نبی پاک ﷺ کا کہنا نہیں مانتے ہو۔ یہ نبی ﷺ تو اتنا قیمتی ہے۔ رب کعبہ کی قسم ہے اس نبی ﷺ کا حکم تو پتھر بھی مانتے تھے، درخت بھی مانتے تھے، جھاڑیوں کو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جھاڑیو! میرے قریب آؤ۔ جھاڑیاں زمین چیر کر پاس آئیں، شاخوں میں شاخیں پھنس گئیں۔ ایک اوٹ بن گئی، پردہ بن گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی، جب آپ ﷺ فارغ ہو کر باہر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ شاباش اپنی اپنی جگہ پر چلے جاؤ۔

کیسا برکت والا نبی ہے؟ ہاں ایک دیہاتی سا آدمی تھا آپ ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اے اللہ کے بندے مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے۔ میرا نام محمد ﷺ ہے، میرے باپ کا نام عبد اللہ ہے، میری ماں کا نام آمنہ ہے، ہم ہاشمی قریشی ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ لات، منات، عزیٰ، ہبل یہ دیویاں اور دیوتا کچھ نہیں کر سکتے۔ پوری کائنات کا مالک ومختار اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرلو، میری رسالت کا اقرار کرلو، وہ سوچ میں پڑ گیا کہ آپ کو نبی علیہ السلام مان لوں؟ مجھے کیا پتہ کہ آپ نبی علیہ السلام ہو یا نہیں؟ کہنے لگا کون سی چیز آپ ﷺ کی گواہی دینے والی ہے کہ جس کی گواہی مان کر میں آپ ﷺ کا کلمہ پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ کس طرح کی گواہی چاہتے ہو؟ کیا یہ درخت میری گواہی دے؟ جی کیوں نہیں اگر یہ درخت گواہی دے گا تو میں کلمہ پڑھ لوں گا۔ آپ ﷺ نے درخت کو بلایا۔ درخت نبی پاک ﷺ کی طرف اس طرح چل کر آرہا ہے جس طرح غلام اپنے آقا کی طرف آتا ہے۔ ایسے ایسے معجزات میرے اللہ نے نبی پاک ﷺ کو عطا فرمائے۔

شب معراج بھی ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ ویسے تو اللہ پاک کی قسم ہے قرآن کی ایک ایک آیت اللہ کے پاک نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔ ساڑھے چودہ سو سال ہو گئے۔ کتنے قرآن کے منکر آئے؟ کتنے قرآن کے دشمن آئے؟ آج تک کوئی بھی ماں کا لال قرآن کی زیر، زبر نہیں بدل سکا اور میرا چیلنج ہے قیامت تک اس کی زیر زبر کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔ یہ قرآن کا معجزہ نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے۔ معراج نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آسمانوں پر بلایا اور میرے نبی ﷺ کی معراج کا تذکرہ قرآن میں کس طرح آیا؟ فرمایا:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُo﴾ (بنی اسرائیل: ۱)

کہیں اللہ پاک نے میرے پاک نبی ﷺ کے معجزے کا تذکرہ فرمایا:

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰیo مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰیo وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیo اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰیo ذُوْ مِرَّۃٍ فَاسْتَوٰیo﴾ (النجم: ۱-۶)

اللہ اکبر کبیرا۔ میرے پاک نبی ﷺ کا معجزہ معراج ذرا سنو! حضرات گرامی ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، پورا واقعہ سنانا مقصد نہیں ہے۔

عرض کیتی جبریل میرے سوہنے نوں آ کے
چلو آقا علیہ السلام رب دا پیغام آ گیا ہے
اور سواری لئی در تے ہے براق آیا
تے واگاں پھڑن لئی غلام آ گیا ہے
اقصیٰ چہ پہنچے آقا علیہ السلام پیارے
کھڑے سن نبی انتظاری چہ سارے

تے نبیاں نوں اعلان جبریل کیتا
صفاں ٹھیک کر لو امام آ گیا ہے

صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ میرے پاک نبی ﷺ کو اللہ پاک نے معجزات عطا فرمائے۔ اللہ اللہ اللہ۔ جہاں جہاز نہیں جاسکتے، جہاں جمبو نہیں جا سکتے، جہاں راکٹ نہیں جا سکتے، جہاں دنیا کے راکٹ نہیں جا سکتے، جہاں امریکہ کی مشینیں نہیں جا سکتیں۔ اللہ اللہ اللہ۔ اے بندے اور تو اور جہاں انسان کا وہم وگمان نہیں جا سکتا۔ اللہ پاک نے میرے پاک نبی ﷺ کو وہاں بلا لیا۔ وہاں بلا بھی لیا، سیریں بھی کروا دیں، واپس بھی پہنچا دیا اور ٹائم بھی نہیں لگنے دیا، ٹائم بھی نہیں لگنے دیا۔ خیال اپنے اپنے ہیں، کوئی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے گھڑیاں روک دیں، کوئی کہتا ہے اللہ پاک نے ٹائم روک دیا، کچھ بھی نہیں ہوا۔ حضرات اگر گھڑیاں روک دی جائیں، اگر وقت روک دیا جائے تو معجزہ نہیں بنتا، معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں جہاں انسان کی عقل فیل ہو جائے، عاجز آ جائے انسان کے بس کی بات ہی نہ رہے۔ وہ کیا ہوا؟ کیسے بنا؟ یہ اس کو پتہ ہے جو لے کر گیا، کس طرح لے گیا؟ کس طرح لے آیا؟ کیسے سیریں کروائیں؟ ہماری عقل کا یہاں دخل ہی کوئی نہیں، یہ تو معاملہ ہی پیارے اللہ پاک کا ہے۔ جانے والا جانے اور لے جانے والا جانے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ لیجئے جناب جب آقا علیہ السلام سیر کر کے آئے۔ جنت دیکھ کر آئے، جہنم کے مشاہدے کر کے آئے، سود خوروں کو کیا سزا دی جا رہی ہے؟ جوئے خوروں کو کیا سزا دی جا رہی ہے؟ ماں باپ کے بے ادب، گستاخ کیا سزائیں پا رہے ہیں؟ بے نماز سے کیا سلوک ہو رہا ہے؟ کس طرح ان کے سر کچلے جا رہے ہیں؟ عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دینے والوں کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی ہیں، منبروں پر چڑھ کر پاپی پیٹ کی خاطر جھوٹے مسائل بیان کرنے والے ان مولویوں کی زبانیں اور ہونٹ کھینچے جا رہے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کو سب کچھ معراج کی رات دکھایا گیا۔

حضرات توجہ فرماؤ! آپ ﷺ جب واپس تشریف لائے، آ کر آپ ﷺ نے بتایا

کہ رات کو میں مسجد اقصیٰ میں گیا، ابو جہل کو پتہ چلا، اس نے میرے نبی ﷺ سے سنا کہ میں رات مسجد اقصیٰ میں گیا ہوں، پھر ساتوں آسمان دیکھے ہیں، جنت دیکھا ہے، جہنم دیکھا ہے۔ پھر رات بھر میں واپس بھی آ گیا ہوں۔ ابو جہل دوڑا دوڑا سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ کہتا ہے اے بو بکر رضی اللہ عنہ! آؤ بات سنو! فرمایا سناؤ! کہنے لگا میں تمہیں روزانہ کہتا تھا محمد کی بات نہ مانو، "نعوذ باللہ"، تم محمد ﷺ کا کہنا مان کر میری بات نہیں مانتے تھے۔ آج تمہارے محمد ﷺ نے ایسی بات کی ہے جو تم نے بھی نہیں ماننی ہے۔ ۔۔ تو محمد ﷺ کہتا ہے میرے پاس فرشتہ آیا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آیا، آج پتہ ہے تمہارا نبی علیہ السلام کیا کہہ رہا ہے؟ آج کہہ رہا ہے جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے گیا۔ میں ساتوں آسمان دیکھ کر آیا ہوں، مسجد اقصیٰ دیکھ کر آیا ہوں، میں سب کچھ دیکھ کر آیا ہوں۔

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! ایک رات میں، رات کے ایک پل میں اتنے لمبے سفر کیا آدمی کر سکتا ہے؟ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سوچ میں پڑ گئے۔ فرمانے لگے بتاؤ اپنے پاس سے کہہ رہے ہو کہ میرے نبی پاک ﷺ سے سن کر آ رہے ہو۔ کہنے لگا یار کمال کی بات ہے۔ یہ تمہارے نبی علیہ السلام نے کہا ہے۔ فرمایا اگر میرے نبی ﷺ نے کہا ہے تو پھر مجھے تصدیق کرنے کی بھی ضرورت نہیں، پھر سب کچھ سچ ہے۔ اگر میرے مصطفیٰ ﷺ سے سن کر آئے ہو، پھر مجھے تصدیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ پھر اللہ کی قسم ہے یہ حق ہے، سچ ہے، میری عقل تو جواب دے سکتی ہے، میری نظر دھوکہ کھا سکتی ہے، میرے کانوں کو دھوکہ لگ سکتا ہے۔ رب کعبہ کی قسم ہے میرے پاک نبی ﷺ کبھی جھوٹی بات نہیں کر سکتے۔ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آقا علیہ السلام کے پاس چلے گئے۔ عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کوئی اس طرح کی بات کی تھی۔ فرمایا: کون سی۔ کہنے لگے یہی کہ میں رات کو اقصیٰ گیا، میں نے ساتوں آسمان دیکھے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھے پوری بات تو بتاؤ! فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس ابو جہل گیا تھا وہ مجھے آپ ﷺ کے خلاف ابھارنے گیا تھا۔ کہتا تھا تمہارا نبی علیہ السلام اس طرح کی باتیں کرتا ہے،

فضول باتیں کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں اتنا کچھ دیکھ آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ! تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے ابوجہل کو کیا جواب دیا ہے؟ پھر میں بتاؤں گا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اور کیا کہنا تھا؟ میں نے تو یہ کہا تھا کہ میری آنکھ تو دھوکہ کھا سکتی ہے، میرے کان دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ ہاں ہاں کوئی بات میرے دماغ میں نہ آئے تو میرا دماغ دھوکہ کھا سکتا ہے۔ مگر میں نے کہا تھا جو میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ حق ہے، سچ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَنْتَ صِدِّيْقٌ))

اس دن سے میرا ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق بنا ہے، اس دن صداقت کا تاج ملا ہے۔ فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ! تم صدیق ہو، تم صدیق ہو، میری تصدیق کرنے والے ہو، تم نے محمد ﷺ کو سچا کہا ہے، جاؤ رب نے تمہیں سچا بنا دیا ہے۔ میری زبان کی بغیر تحقیق کے گرنٹیاں دینے والے جاؤ، قیامت تک دنیا تمہیں صدیق کہے گی، اب تمہیں دنیا ابو بکر نہیں صدیق رضی اللہ عنہ کہے گی، لوگ تمہیں صدیق کہیں گے، تم نے محمد ﷺ کی تصدیق کی ہے، جاؤ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام ہی صدیق رکھ دیا ہے۔

ہاں آج لوگ اپنے بیٹوں کا نام صدیق رکھتے ہیں، لوگ اپنے پوتوں کا نام صدیق رکھتے ہیں۔ کیوں؟ یہ وہ نام ہے جو میرے محمد ﷺ نے رکھا ہے۔ آیئے! یہودیوں کو پتہ چلا کہ محمد ﷺ کہہ رہا ہے میں رات کو آسمانوں پر گیا ہوں۔ یہودی اکٹھے ہو کر مکہ کے کافروں سے کہنے لگے ہم تمہیں ایک پوائنٹ دیتے ہیں۔ اس پوائنٹ کو لے کر محمد ﷺ کے پاس جاؤ تو وہ ناکام ہو جائے گا۔ لاجواب ہو جائے گا۔ کہنے لگے وہ کیا؟ کہتے ہیں تم مکہ کے مشرک لوگ ہو، تم ہاشمی قریشی ہو، نہ تم بیت المقدس گئے، نہ تم فلسطین گئے، تم کبھی ادھر گئے ہی نہیں، ہمارا وہ قبلہ ہے، ہم یہود و نصاریٰ ہیں، ہم بنی اسرائیلیوں کا وہ قبلہ ہے، ہم نے مسجد اقصیٰ دیکھی ہے تم نے نہیں دیکھی۔ جاؤ جا کر محمد ﷺ کو کہو اس کا دروازہ کس طرف ہے؟ اس سے پوچھو! اس کے دروازے کتنے ہیں؟ بتاؤ اس کی کھڑکیاں کتنی ہیں؟ اس کی ونڈو المایاں کتنی ہیں؟

جاؤ جا کر محمد ﷺ سے پوچھو! وہ تمہیں نہیں بتا سکے گا۔ یہاں سے محمد ﷺ جھوٹا ثابت ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ، نعوذ باللہ یہ جناب سارے ہی آ گئے۔ کہتے ہیں آپ ﷺ رات کو مسجد اقصیٰ گئے تھے، کیا گئے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں گیا ہوں۔ میرا اللہ پاک مجھے لے گیا تھا۔ کہنے لگے اچھا یہ بتائیے اس کا دروازہ کس طرف ہے؟ ٹوٹل دروازے کتنے ہیں؟ چھوٹے کتنے ہیں؟ بڑے کتنے ہیں؟ الماریاں کتنی ہیں؟ انہوں نے اس طرح کے سوال کیے کہ وقتی طور پر تو آپ ﷺ پریشان ہو گئے کہ میں کیا وہاں الماریاں گننے گیا تھا؟ جو میرا کام ہے اس کے متعلقہ مجھ سے سوال کرو۔ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں سوال کرو۔ کوئی انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کے بارے میں سوال کرو۔ انبیاء علیہم السلام کی صورتوں کے بارے میں سوال کرو۔ یہ کیا سوال ہوئے؟ اس کے دروازے کتنے تھے؟ اس کی الماریاں کتنی تھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقتی طور پر مجھے ذرا تھوڑا سا محسوس ہوا کہ یا اللہ یہ کس طرح کے سوال کرنے لگ پڑے ہیں؟ اللہ جی یہ کیسی باتیں کرتے ہیں؟ آواز آئی سوہنیا آپ ﷺ کیوں گھبراتے ہو؟

اگر میں معراج کروا سکتا ہوں تو سوہنیا میں آپ ﷺ کا معراج بچا بھی سکتا ہوں۔ میرے محبوب علیہ السلام اگر میں آپ ﷺ کو اقصیٰ لے جا سکتا ہوں تو اقصیٰ آپ ﷺ کے پاس بھی لا سکتا ہوں۔ اگر میں مسجد اقصیٰ میں آپ ﷺ کو لے جا سکتا ہوں تو مسجد اقصیٰ کو فلسطین سے میں آپ ﷺ کے پاس بھی لا سکتا ہوں۔

فرمایا: اللہ پاک نے میرے سامنے بیت المقدس کو اس طرح کر دیا جس طرح دنیا کا نقشہ میرے سامنے ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا سوہنیا ان سے کہو کہ یہ سوال کرتے جائیں اور میرے محبوب آپ ﷺ ایک ایک چیز گن کر بتاتے جائیں۔

((فَجَعَلَ اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ .))

اللہ پاک نے بیت المقدس کو میرے لیے منکشف کر دیا۔ بیت المقدس کو سامنے کر دیا۔ پیارے جو آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو مسجد اقصیٰ میں لے جانے پر قادر ہے، وہ اقصیٰ

کو اٹھا کر آپ ﷺ کے سامنے لانے پر بھی قادر ہے۔ سبحان اللہ ، سبحان اللہ یہ میرے رسول ﷺ کا معجزہ ہے۔ حضرات اب میں نے ایک دو عقیدے کی باتیں کرنی ہیں۔ مگر پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ معجزے میں ہاتھ نبی علیہ السلام کا ہوتا ہے، پیچھے طاقت اللہ تعالی کی ہوتی ہے۔ معجزے پر کلی اختیار میرے اللہ کا ہوتا ہے۔ معجزہ تب ظاہر ہوتا ہے، جب اللہ پاک کی ذات چاہتی ہے۔ اللہ تعالی نہ چاہے تو معجزہ ظاہر نہیں ہوسکتا۔ اس کی مثال سنو! ایک وہ وقت ہے میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! پانی نہیں ملتا۔ وضو کرنا ہے، پانی پینا ہے، مگر مشکیں خالی ہو گئیں ہیں۔ سوہنیا پانی ختم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے برتن میں ہاتھ ڈالا تو لوگو! پانی کے فوارے چل پڑے، پانی کے چشمے چل پڑے۔ اللہ اللہ اللہ۔ ہر مسلک مانتا ہے، ہر مکتبہ فکر مانتا ہے، میں بھی مانتا ہوں، تم بھی مانتے ہو کہ نبی پاک ﷺ کی انگلیوں سے پانی نکلا ہے۔ لیکن لوگو! کب نکلا ہے؟ جب میرے اللہ نے چاہا ہے۔ اب وہی نبی علیہ السلام ہے، وہی ہاتھ ہے، وہی مدینہ ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ آ کر عرض کی ابو جی مشکیں اٹھا اٹھا کر بیئر عثمان رضی اللہ عنہ سے پانی لاتی ہوں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ اللہ جتنے آئے ہیں سب کو مدینہ دکھا۔ آمین

بیئر عثمان رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے گھر سے تقریباً تین کلو میٹر دور ہے۔ دو مرتبہ اللہ پاک نے اس جگہ پر پہنچنے کی مجھے توفیق دی ہے۔ وہ جگہ دیکھ کر آیا ہوں۔ جہاں میرے محبوب علیہ السلام نے لعاب ڈالا، جس کی قیمتیں میرے عثمان رضی اللہ عنہ نے دیں۔ وہ تین کلو میٹر فاصلہ بنتا ہے۔

نبی کائنات ﷺ کی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ جن کی گود میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے پرورش پائی ہے۔ اتنی عظمتوں والی بی بی وہاں سے پانی بھرنے جاتی ہیں۔ ابو جان کو عرض کی ابو جان میرے کندھوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ بابا جان پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی ہوں۔ اتنی دور سے پانی لے کر آتی ہوں۔ ابو جی کوئی خادمہ دے دیں۔ کوئی نوکرانی دے دیں۔ جو کام کاج میں میرا ہاتھ بٹایا کرے۔ اتنی دور سے پانی

لانا پڑتا ہے۔ میں آٹا چکی میں پیستی ہوں، ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ ابو جی کوئی خادمہ دے دیں۔ اللہ اللہ اللہ۔ اے لوگو! نبی ﷺ بیٹیوں سے پیار کرنے والے، بیٹیوں سے شفقت کرنے والے نبی علیہ السلام ہیں۔ آپ ﷺ کا پیار کیسا پیار تھا؟ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے دیکھتے تو آقا علیہ السلام اپنی مسند سے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اپنی معصوم بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سینے سے لگا لگا کر پیار کرتے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ آقا علیہ السلام دنیا والوں کو بتاتے کہ لوگو! بیٹیاں نفرت کرنے والی چیز نہیں، پیار کرنے والی چیز ہیں۔ یہ منحوس نہیں۔ اللہ پاک نے محبت کا مرکز بنایا ہے۔ بیٹی کو رحمت کا پیغام بنایا ہے۔

اے لوگو! میرے پاک نبی ﷺ کی بیٹی عرض کرتی ہیں۔ ابو جی میں پانی بھر بھر کر لاتی ہوں۔ جس سے کندھوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ اے لوگو! اگر معجزہ نبی پاک ﷺ کے اپنے ہاتھ میں ہوتا تو آقا علیہ السلام فرماتے بیٹی تمہیں کون سی ضرورتیں ہیں؟ تین میل سے تم پانی بھر کر لاتی ہو۔ تمہارے ابو کی انگلیوں سے پانی نکلتا ہے۔ بیٹی یہاں سے ہی بھر لیا کرو۔ لیکن لوگو! یہ نہیں فرمایا اس کے باوجود بھی نبی کائنات ﷺ کی بیٹی بیئر عثمان رضی اللہ عنہ سے پانی لے کر آ رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ کی مرضیاں ہوں۔ معجزہ کب ظاہر ہوتا ہے؟ کیوں؟ قرآن کہتا ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ (الرعد: ۳۸)

لوگو! معجزہ رسول کے لیے لائق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے معجزے لائے مگر اللہ پاک کے حکم سے معجزہ آئے گا۔ معجزہ تب ظاہر ہو گا جب اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ آخری معجزہ سرکار مدینہ ﷺ کا ایک اور سنا کر خطبہ ختم کرنا چاہتا ہوں۔ وقت مکمل ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔

سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میرا باپ عبد اللہ رضی اللہ عنہ میدان احد میں شہید ہو گیا تھا۔ میری نو بہنیں تھیں اور میرے باپ پر قرضہ بھی بہت زیادہ تھا۔ لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ جب باغ کا پھل تیار ہو گا تو کھجوریں بیچ کر تمہیں روپے دے دیں گے۔ فصل پک گئی۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہمارے باغ کا پھل اتنا تھا کہ جس سے ایک آدمی کا بھی قرضہ

پورا نہیں ہو سکتا تھا اور ہم نے قرضہ بھی کئی لوگوں کا دینا تھا۔ ہاں جو بھی آ کر دیکھتا وہ کہتا جابر رضی اللہ عنہ کس کس کا قرضہ اتارو گے؟ یہ تو کھجوریں ہی تھوڑی سی ہیں۔ اس سے تو میرا قرضہ بھی ادا نہیں ہونا ہے۔ کہنے لگے میں بڑا پریشان ہوا کہ میری نو بہنیں ہیں۔ سارا سال کھانا بھی ہے، قرضہ بھی اتارنا ہے۔ کیا بنے گا؟ یہودیوں نے مانگ مانگ کر میرا سر کھا لیا ہے۔ میں ڈرتا باغ میں ہی نہیں جاتا، کھجوریں ہی نہیں توڑتا، ایک دن میں نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی آقا علیہ السلام جی آپ ﷺ میرے باغ میں آئیں۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر یہودی کوئی مجھ سے مہربانی کریں گے۔ تنگ نہیں کریں گے، پریشان نہیں کریں گے۔ آقا علیہ السلام قرضہ زیادہ ہے میں اس وقت ادا نہیں کر سکتا۔ میں تو اکٹھا ایک آدمی کا بھی قرضہ نہیں دے سکتا۔ آہستہ آہستہ میں قرضہ اتار دوں گا۔ آقا علیہ السلام جی میرے باغ میں تو تشریف لائیں۔ آقا علیہ السلام نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کی یہ پریشان کن حالتیں دیکھیں تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کیوں رنگ اڑ گیا ہے؟ کیوں پریشان ہو گئے ہو؟ کہتے ہیں سوہنیا سر پر قرضہ اتنا چڑھ گیا ہے۔ سوہنیا اتنا مقروض ہوں، سوہنیا ابو جان کی وجہ سے قرضہ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اللہ اللہ اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کریم بڑا کرم کریں گے۔ اللہ بڑی خیر کر دے گا۔ پریشان نہ ہو۔ جاؤ اپنی بہنوں کو لے جاؤ اور باغ کا پھل توڑو۔ جب پھل توڑ لو تو عجوہ کے ڈھیر الگ کر دینا، کچی کھجوریں الگ کر دینا، چھوارے الگ کر دینا، ساری کو الٹیوں کے ڈھیر الگ الگ لگا دو۔ جب کام مکمل ہو جائے پھر مجھے دعوت دینا میں آ جاؤں گا۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ صبح صبح ہی چلے گئے۔ جا کر کھجوریں توڑیں۔ دن نکل آیا تو نبی پاک ﷺ کو عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے پھل توڑ لیا ہے۔ آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ آئے۔

سرکار ﷺ نے کھجوروں کے ڈھیر پر اس طرح چکر لگایا۔ فرمایا جاؤ مدینے میں جا کر اعلان کر کے آؤ۔ جس نے بھی میرے ابو سے قرضہ لینا ہے وہ سارے ہی آ جائیں۔ جنہوں نے میرے باپ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے قرضہ لینا ہے وہ سارے آ جاؤ۔ اعلان ہو گیا، لوگ بوریاں پکڑے بھاگتے آ رہے ہیں اور ساتھ سوچتے آ رہے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تو اس طرح اعلان

کر دیا ہے جس طرح اس کے کھجوروں کے مربعے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں زیادہ سے زیادہ اس کی سات من کھجوریں ہو جائیں گی۔ یہ کس کس کے قرض اتارے گا؟ اب ہر آدمی بھاگ کر پہلے آ رہا ہے کہ مجھے پہلے ملنا چاہیے۔ کیوں؟ یہ اگر سب کو دیا تو مجھے خاک تک نہیں ملے گی۔ اس لیے پہلے مجھے مل جائیں۔ جب نبی پاک ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا آرام سے آؤ، گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نمبر کے مطابق آؤ، لڑائی جھگڑا نہیں کرنا۔ آپ ﷺ نے کھجوریں ماپنی شروع کی ہیں۔ ایک کا قرضہ ادا ہو گیا ہے، اس نے بوریاں بھریں اور سائیڈ پر ہو گیا ہے۔ فرمایا اب تم آؤ، اس نے بوریاں رکھیں تو آپ ﷺ نے اس کی بوریاں بھی بھر دیں۔ ہاں بھئی تم بھی آؤ سب کا قرض اتر گیا۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ڈھیروں پر آ کر میں نے دیکھا تو اللہ پاک کی قسم ہے اس طرح لگتا ہے جیسے نبی پاک ﷺ نے ڈھیر پر سے ایک کھجور بھی نہیں اٹھائی، سارے ڈھیر باقی پڑے ہیں۔ یہ اللہ پاک کے نبی ﷺ کا معجزہ ہے، محبوب کبریا کا معجزہ ہے۔

﴿وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (الرعد: ۳۸)

حضرات میں دعا گو ہوں اللہ اپنا بھی قدردان بنائے۔ آمین! اپنے نبی ﷺ کا بھی قدردان بنائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



رسول اللہ ﷺ کے آنسو

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰىo وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَاo﴾

(النجم: ۴۳-۴۴)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
الٰہی تو رحیم ہے تو کریم ہے
تیری ذات سب سے عظیم ہے
تو کرم اپنا عطا مولا
تیرے کرم پہ ہم کو یقین ہے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو! بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! اپنے اپنے گھروں میں تشریف فرما پردے میں بیٹھ کر سننے والی معززات، مکرمات پردہ نشین اسلامی، روحانی میری ماؤں اور بہنوں! میری دلی دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا مل بیٹھنا، سننا، سنانا محبت وعقیدت کا اظہار کرنا، قرآن وحدیث کا پرچار کرنا اللہ ذوالجلال ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

جس طرح آج ہم اللہ پاک کی توفیق سے اللہ پاک کے گھر میں مل بیٹھے ہیں اللہ پاک اسی طرح قیامت والے دن اپنے محبوب علیہ السلام کے حوض کوثر پر بھی اکٹھا فرمائے۔ آمین! اور نبی

پاک ﷺ کے پیارے پیارے خوشبو دار ہاتھوں سے اللہ پاک مجھے تمہیں سب کو جام کوثر نصیب فرمائے۔ آمین

حضرات دو حالتیں ایسی ہیں جو ہر انسان کو پیش آتی ہیں۔ ایک غمی کی حالت ہوتی ہے، ایک خوشی کی حالت ہوتی ہے۔ یہ دو حالتیں ہر انسان کی زندگی کا حصہ ہیں۔ ہر آدمی کے ساتھ ساتھ ہیں۔ کبھی آدمی خوش ہوتا ہے، کبھی آدمی ناراض ہوتا ہے، کبھی گھر میں خوشیوں کا سماں ہوتا ہے، کبھی گھر میں چیخیں بلند ہوتی ہیں۔ چند دن پہلے فیصل آباد میں تم نے بھی اخبارات پر پڑھا ہوگا، ٹی وی پر سنا ہوگا، ایک سکول کے طلباء نے ٹرپ کا پروگرام بنایا، پہاڑی علاقے کا وزٹ کریں گے۔ جہاں نمک نکلتا ہے، ان پہاڑیوں کا وزٹ کریں گے۔ ان کی ماؤں نے رات کو کپڑے استری کیے، بہنوں نے اپنے بھائیوں کے جوتے پالش کیے، دو دو چار چار گھنٹے لگا کر تیاری کی کہ صبح ہمارے بچے نے ٹرپ پر جانا ہے۔ ہاں ہاں ان کی خوشیوں سے رات گزری، خوشیوں سے صبح ہوئی۔ مگر کسی کو معلوم نہیں تھا، یہ صبح کی خوشیاں رات کو غموں میں بدل جاتی ہیں، کسی کو پتہ نہیں تھا یہ صبح کی مسکراہٹیں شام کے آنسو بن جائیں گے۔ یہ نظام کس کا ہے؟ اللہ پاک کا ہے۔ وہ پیارے سفید سوٹ جو بہنوں نے استری کر کے بھائیوں کو پہنائے تھے، شام کو جب لاشیں آئیں تو حضرات وہ سفید سوٹ لال ہوئے ہیں۔ خون وخون ہوئے ہیں، جن بھائیوں کو ماؤں اور بہنوں نے تیار کر کے بھیجا۔ حضرات ان میں سے کسی کے ٹکڑے گھر پہنچے، کسی کی لاش گھر پہنچی، بس اللہ پاک کا نظام ہے۔ اس کے فیصلے کو ہم غلط نہیں کہہ سکتے۔ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اس کی مرضی ہے، ساری کائنات جو اس کی ہے۔ غم اور خوشی ایک ایسی حالت ہے جو ہر انسان کے ساتھ ہے۔ خواہ وہ نبی ہو، خواہ وہ ولی ہو! امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو انسان ہونے کے ناطے دنیا میں غم بھی آئے، پریشانیاں بھی آئیں، دکھ بھی آئے، سکھ بھی آئے، اللہ پاک نے خوشیوں کے دن بھی دکھائے، اور پھر میرے محبوب علیہ السلام کا غموں کے ساتھ بھی واسطہ پڑا۔

ہاں ہاں میرے محبوب علیہ السلام کی معصوم سی عمر تھی، ابھی تک تو پیارے محبوب نے اپنے

قدموں پر اپنے آپ کو مضبوط بھی نہیں کیا تھا۔ نبی پاک ﷺ کی تھوڑی سی عمر تھی، جب میرے محبوب علیہ السلام کو ماں کی جدائیوں کے زخم سہنے پڑے، امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ ابھی پیدا نہیں ہوئے، آپ ﷺ کے دنیا پر آنے سے دو ماہ پہلے آپ ﷺ کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا، یتیموں کے بادل سر پر چھا گئے۔ جس کا تذکرہ اللہ پاک کے قرآن نے فرمایا ہے:

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى﴾ (الضحیٰ: ٦)

مالک کائنات نے میرے محبوب علیہ السلام کی یتیموں کے تذکرے اپنے پیارے قرآن میں فرمائے۔ الٰہ آباد والو! ذرا توجہ فرماؤ! خطیب پاکستان مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ کے شہر والو! ذرا توجہ فرماؤ! میرے پاک نبی ﷺ ابھی تک دنیا پر تشریف نہیں لائے، آپ ﷺ کے آنے سے دو ماہ پہلے آپ ﷺ کے باپ کو اللہ پاک نے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ لوگو تم نے بڑے بڑے یتیم دیکھے ہوں گے۔ ایسے ایسے یتیم بھی تم نے دنیا پر دیکھے ہوں گے جس کو ابو کا پیار ایک مہینہ ملا ہے، پھر باپ دنیا سے چلا گیا، ایسے ایسے یتیم بھی نظر آئیں گے جن کو ایک سال اپنے ابو کی لوریاں ملیں، پھر باپ کو اللہ پاک نے اپنے پاس بلا لیا ہے، ایسے یتیم بھی ملیں گے جب وہ باتیں کرنے کے قابل ہوئے تو سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے، ایسے یتیم بھی ملیں گے جو چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ لیکن میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ ایسے یتیم ہیں۔ آپ ﷺ ایسے یتیم ہیں، اے لوگو! نبی پاک ﷺ نے اپنا باپ نہیں دیکھا اور باپ نے نصیبوں والا بیٹا نہیں دیکھا، ایسا یتیم کہاں سے ملے گا؟ جس نے اپنے باپ کا چہرہ نہیں دیکھا، باپ نے اپنے چاند جیسے بیٹے کا چہرہ نہیں دیکھا۔ حضرات توجہ فرماؤ!

میرا نبی علیہ السلام رؤف رحیم نبی علیہ السلام
جدوں جمیا تے جمیا یتیم نبی علیہ السلام

حضرات ذرا توجہ کرتے جانا اللہ پاک کا قرآن ایسے ہی تو نہیں اعلان کر رہا:

﴿اَلَمۡ یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی۝﴾

اللہ پاک نے فرمایا: سوہنیا آپ ﷺ یتیم تھے، میں نے آپ ﷺ کو سہارے عطا فرمائے، رحمت کے سائے عطا فرمائے، آؤ لوگو ایسے یتیم کی بات سناؤں! جس نے اپنا باپ نہیں دیکھا، باپ نے نصیبوں والا بیٹا نہیں دیکھا۔ اللہ اللہ اللہ

پیدا ہوئے تو سر سے باپ کا سایہ اٹھا ہوا
ذرا چلنے لگے تو امی کو اُپنے پاس بلا لیا
ذرا اور بڑے ہوئے تو دادا بھی راہیے عدم ہوا
یوں ایک ایک کر کے ہر سایہ اٹھتا چلا گیا
یہ سائے پسند نہ آئے میرے پروردگار کو
بے سایہ کر دیا اس سایہ دار کو

میرے محبوب علیہ السلام نیا بھی چلنا پھرنا سیکھا ہے، پیار و محبت کی باتیں کرنے کا ابھی طریقہ آیا ہے۔ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا دودھ پلانے کے بعد جب میرے محبوب علیہ السلام چار سالوں کے ہوئے تو بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا ماں آمنہ کے پاس واپس چھوڑ جاتی ہیں۔ مسلمانو ذرا غور فرماؤ!

میرے پاک نبی ﷺ اپنی ماں کے پاس شب و روز گزارتے ہیں۔ ماں اپنے چاند سے زیادہ پیارے بیٹے کی طرف دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی ہے۔ اپنے سینے سے لگا کر پیار و محبت کی لوریاں دیتی ہے۔ آخر اللہ پاک کی مرضیاں ہوئیں، مالک کائنات کا کرنا ایسا ہوا ہے، ایک دن بیٹھے بیٹھے ماں کے دل میں خیال آیا ہے، میرے اس نصیبوں والے بیٹے محمد ﷺ نے اپنے باپ کا دیدار تو نہیں کیا، اپنے ابو کی زیارتیں تو نہیں کیں، چلو اپنے پیارے بیٹے کو اس کے باپ کی قبر دکھا کر آؤں۔ بی بی آمنہ مدینے کا سفر کرتی ہیں، یثرب کا سفر کرتی ہیں۔ چند دن رہنے کے بعد بی بی آمنہ نے واپسی کا ارادہ فرمایا ہے۔ چلتے آرہے ہیں، چلتے آرہے ہیں۔ منزل بہ منزل چلتے آرہے ہیں۔ اے لوگو ذرا غور فرماتے جاؤ!

چلتے چلتے ایک چھوٹی سی بستی آئی ہے۔ جس کا نام ابوئی بستی ہے، جس وقت اس مقام پر

پہنچے تو ماں آمنہ کو بخار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس علاقے کے ماحول کے مطابق، اس بستی کے رواج کے مطابق علاج معالجہ بھی بڑا کیا گیا ہے۔ دوا دارو کے جتن بھی بڑے کیے گئے لیکن مالک کی مرضیاں ہیں۔ لوگو جب موت کی گھڑیاں آ جائیں پھر دوائیں بھی اثر نہیں کرتیں، پھر دعائیں بھی اثر نہیں کرتیں۔ تم نے دیکھا ہوگا، ڈاکٹر جس کے علاج سے اللہ پاک نے بڑی دنیا کو شفائیں عطا فرمائیں۔ مگر جب ڈاکٹر کے اپنے باپ پر موت کا وقت آیا ہے، باپ کی نبضیں ہاتھ میں پکڑی رہ گئیں، ملک الموت نے ڈاکٹر صاحب کا باپ چھین لیا ہے، یہ بڑا سرجن ہے، اس کے آپریشن سے بڑے بڑے مریض ٹھیک ہوئے لیکن لوگو جب ماں پر موت کا وقت آیا ہے یہ ڈاکٹر اور سرجن اپنی ماں کو موت کے منہ سے نہ بچا سکا۔ کیوں؟ اللہ پاک کا نظام ہے۔

کسے رہنا نئیں اس دنیا تے
اے تاں دنیا یارو پرائی اے
پانویں زندگی نو سو سال ہووے
اک روز جدائی جدائی اے
ماں باپ توں بچھڑے کھو لیندی
اولاد نوں موت یتیم کرے
یاراں تو یار نکھیڑ دی اے
بھیناں توں کھو لیندی بھائی اے
پانویں زندگی نو سو سال ہووے
اک روز جدائی جدائی اے

یہ مالک کائنات کا نظام ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

مالک کائنات کا نظام ہے۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾ (الرحمٰن: ۲۶-۲۸)

لوگو میرے مالک کا نظام ہے۔ بستی ابوٰی پر آ کر ماں آمنہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ دعا دوا کرنے کے باوجود بھی مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی، مرض بڑھتا جا رہا ہے، ایک وقت آیا اماں آمنہ کو یقین ہو جاتا ہے اب زندگی کی ڈوریں کٹتی نظر آ رہی ہیں، اب زندگی کی سانسیں ختم ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ آؤ لوگو ذرا غور فرماتے جاؤ!

بی بی آمنہ اپنے پیارے شہزادے کو سینے سے لگا لگا کر پیار تو کرتی ہوں گی۔ اللہ تیری مرضیاں ہیں، پہلے میرے لال کا باپ دنیا سے چلا گیا ہے، ابھی تک تو میرا پیارا شہزادہ اپنے قدموں پر مضبوط بھی نہیں ہوا اور ماں کی جدائیوں کا وقت آ گیا ہے۔ اللہ پاک کا قرآن جو کہہ رہا ہے:

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝﴾ (الضحىٰ: ٦)

ماں آمنہ اپنے شہزادے کو سینے سے لگا لگا کر پیار کرتی ہیں، کبھی ہونٹوں پر بوسے دیتی ہوں گی، کبھی کہتی تو ہوں گی۔

شالا عمر تیری وچ برکت ہووے بہت دعا فرمائی
پہلاں ٹر گیا بابل تیرا تے اج ٹر چلی مائی
تے ویکھنا اسانوں نصیب نہ ہویا تیرا بخت بلند ستارا
تے ویکھ نہ سکیا تیری شکل پیاری تیرا باپ سہارا
تے مکہ دور تے مدینہ پچھے خویشان خبر نہ کائی
لاڈ لڈاون والی تائیں اج نیند اجل دی آئی

بی بی آمنہ اپنے شہزادے محمد ﷺ سے پیار کرتی ہیں۔ اس طرح پیار کے سماں میں، محبت کی گھڑیوں میں، پیار و محبت کے لمحات میں ماں کی زندگی کی سانسیں ختم ہو گئیں، جو جینا تھا جی لیا، جو کھانا تھا کھا لیا، جو پینا تھا پی لیا، جو چلنا تھا چل لیا۔ اے لوگو! ماں کی زندگی کی

ڈوریں کٹ گئیں۔ میرے محبوب علیہ السلام دیکھتے رہ گئے، یہ پیار کرنے والی ماں کی آنکھیں بند ہو گئیں، پیار کرنے والی ماں کی زبان بولنے سے بند ہو گئی۔ میرے محبوب علیہ السلام حیران وپریشان اپنی ماں کے پاس بیٹھے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو جاری ہیں، معصوم سے ہونٹوں سے محبوب علیہ السلام کی سسکیاں جاری ہیں۔ لیکن لوگو اللہ پاک بھی تو نظارا دیکھ رہا ہو گا۔ میرے پیارے آج یتیمی کی چوٹیں سہہ رہے ہو، آج ماں کی جدائیوں کی چوٹیں سہہ رہے ہو، میرے محبوب علیہ السلام تمھیں پتہ چل جائے، یتیموں کے دلوں پر کیا گزرتی ہے؟ میرے پیارے آپ ﷺ کو ساری کائنات سے زیادہ پیار کرنے والا میں ہوں، میں آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنانے والا ہوں۔ ہوا بھی ایسا ہی ہے مالک کائنات نے پھر میرے پاک نبی ﷺ کے سر پر تاج کیسا رکھا ہے؟

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

حضرات گرامی ذرا غور فرماؤ!

میرے پاک نبی ﷺ نے کیسی کیسی یہ غموں کی پرچھایاں دیکھی ہیں۔ ابوٰی کے بدوؤں نے آ کر، اس دیہات کے دیہاتیوں نے آ کر ماں آمنہ کے لیے قبر کھودی ہے، میرے پاک نبی ﷺ معصوم سی آنکھوں سے اپنی ماں کی قبر تیار ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ کیسے کیسے خیال آپ ﷺ کے دل میں آتے ہوں گے؟ کیسے کیسے تصورات آتے ہوں گے؟ جب میرے پاک نبی ﷺ قبر کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی ماں کا آخری گھر بنتے دیکھ رہے ہیں۔ اپنی ماں کی قبر تیار ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اے مسلمانو ذرا سنو تو! اس کملی والے مصطفیٰ ﷺ نے، اس یتیم مکہ نے برستے آنسوؤں کی برسات میں اپنی ماں کو لحد میں اتارتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان لوگوں نے لحد میں اتار کر میرے پاک نبی ﷺ کے سامنے اماں جان کی قبر پر مٹی ڈال دی ہے۔ نبی پاک ﷺ روتے رہ گئے۔

اب کون انگلی پکڑ کر لے جانے والا ہے؟ اب کون مکہ پہنچانے والا ہے؟ اب کون میرے دادا عبد المطلب تک پہنچانے والا ہے؟ اللہ پاک کی مرضیاں ہیں۔ اس مالکؐ نے اپنے

پیارے قرآن میں اعلان فرمایا:

﴿وَاَنَّهٗ هُوَ اَضۡحَكَ وَاَبۡكٰى﴾ (النجم: ٤٣)

وہی ہنسانے والا اور وہی رلانے والا ہے۔ وہی خوشیاں عطا کرنے والا اور وہی غموں کی بارشیں برسانے والا ہے۔ یہ سارا نظام ہی میرے اللہ ذوالجلال کا ہے۔ یہ سارا نظام میرے خالق و مالک کا ہے۔ آؤ لوگو! اللہ پاک جب بھی چاہے خوشیوں سے مالا مال کر کے ہنسا دے، ہونٹوں پر تبسم اور مسکراہٹیں لے آئے، وہ مالک مرضیوں والا ہے، جب چاہے غم کے آنسو رلا دے، جب چاہے جدائیوں کے آنسو رلا دے، یہ میرے مالک کی مرضیاں ہیں۔ اللہ پاک کا نظام ہے۔ ایک وقت تو یہ ہے جب میرے پاک نبی ﷺ اپنی معصوم آنکھوں کے ساتھ اپنی ماں کو قبر میں اترتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اپنی ماں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چھپتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک وقت وہ بھی آیا۔

میرے پاک نبی ﷺ جناب محمد ﷺ کو اللہ پاک نے تین بیٹے عطا فرمائے، چار بیٹیوں کے باپ میرے مصطفیٰ ﷺ بنے، تین بیٹے اللہ پاک نے عطا فرمائے، پہلا بیٹا قاسم وہ امانت بھی اللہ پاک نے اپنی واپس لے لی، دوسرا بیٹا آیا، نام عبداللہ ہے لقب طیب و طاہر ہے، وہ امانت بھی بچپن میں اللہ پاک نے اپنے پاس بلا لی، پھر مدینہ پاک کی سرزمین پر جا کر سیّدہ بی بی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں سے اللہ پاک نے آخری نبی علیہ السلام کو بیٹا عطا فرمایا، تیسرا بیٹا ابراہیم عطا فرمایا، جن کی قبر آج بھی بقیع قبرستان میں حاجی دیکھ کر آئے ہیں۔ آخری بیٹا میرے پاک نبی ﷺ کا آج زندگی کی آخری سانسوں پر ہے۔ میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ اس دائی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ وہ لوہاروں ترکھانوں کا گھر تھا جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے بیٹے کو پالا تھا۔

میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ اپنے بیٹے کی دائی کے گھر چلے جاتے ہیں۔ جا کر اپنے شہزادے ابراہیم کو ہاتھوں پر اٹھا لیا ہے، آپ ﷺ سینے سے لگا لگا کر پیار کرتے ہیں۔ ہونٹوں پر بوسے دیتے ہیں۔ زلفوں پر بوسے دیتے ہیں، پیار کرتے کرتے اللہ پاک کے فیصلے

کا ٹائم آ گیا۔ آواز آئی اے ملک الموت ذرا جلدی کرو، چلے جاؤ میرے محبوب کی گود میں جو پھول کھلا ہے، وہ پھول توڑ کر میرے پاس لے آؤ، ساتھ یہ بھی سننا کہ میرے محبوب کی زبان سے الفاظ کیا نکلتے ہیں؟ میرا پیارا نبی ﷺ اپنی زبان سے جملے کیا ادا کرتا ہے؟

میرے پاک نبی ﷺ پیار کر رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام کے پروانے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جیسے دائیں بائیں نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھے ہیں۔ آقا علیہ السلام کے دیکھتے دیکھتے بیٹے کی روح پرواز ہو جاتی ہے، جسم لٹک گیا، جسم ڈھیلا ہو گیا، جسم لٹک گیا ہے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ لگتا ہے، میرا شہزادہ مجھے چھوڑ گیا ہے، اس طرح لگتا ہے جس طرح میرا لال مجھے چھوڑ گیا ہے۔ آپ ﷺ کو یقین ہو گیا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کی زبان سے یہ جملہ نکلا ہے۔

((اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزُنُ وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ.))

آپ ﷺ نے اپنے بیٹے کو ہاتھوں پر اٹھایا ہے، آنکھوں میں آنسو جاری ہیں، زار وقطار میرے پاک نبی ﷺ روتے جا رہے ہیں۔ اے میرے بیٹے تمہاری جدائیوں نے تیرے باپ محمد ﷺ کو غمگین کر دیا ہے، تمہاری جدائیوں نے میری آنکھیں پرنم کر دی ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہیں۔ میرے بیٹے دل غم سے بھر گیا ہے، لیکن میرے پیارے بیٹے!

((لَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا.))

میرے پیارے میں اپنی زبان سے کوئی ایسا جملہ نہیں بولوں گا جو جملہ میرے اللہ پاک کو ناراض کر دے۔ تمہارا غم تو بڑا ہے، صدمہ تو بڑا ہے، لیکن پیارے میں وہ بات کروں گا جو اللہ پاک کو راضی کر دے، یہ صبر کا کلمہ ہے، یہ صبر کا مظاہرہ ہے۔ کیوں؟ پیار والا کیا کہہ رہا ہے؟

صبر بناں دکھ ٹلدے ناہیں
تے صبر دکھاں دا دارو

تے صبر بناں اج وچ مصیبت
کوئی نئیں بن دا وارو

میرے پاک نبی ﷺ نے صبر کا دامن تھاما ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

((اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .))

اللہ کے محبوب جی آپ ﷺ کی بھی یہ حالتیں بن گئیں ہیں؟ آقا جی آپ ﷺ کا بھی یہ حال بن گیا ہے؟ آپ ﷺ بھی روئے جا رہے ہو؟ سوہنیا آپ ﷺ تو رونے والوں کو چپ کروانے والے، آپ ﷺ لوگوں کے آنسو صاف کرنے والے مگر آپ ﷺ کا یہ حال بن گیا ہے کہ آپ ﷺ روئے جا رہے ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ یہ رحمت کی جھڑیاں ہیں، یہ رحمت کے آنسو ہیں، جو روکے ہوئے بھی نہیں روکے جا سکتے، یہ رحمت کی جھڑیاں ہیں جو روکے بھی روکی نہیں جا سکتیں۔

آؤ لوگو! ایسے موقع پر وہ کون سا کلمہ ہے؟ جو زبان سے ادا کریں تو اللہ پاک راضی ہو جاتے ہیں۔ وہ صبر والا کلمہ ہے۔

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝﴾ (البقرہ: ۱۵٦)

آنسو میرے مدنی تاج دار کے، آنسو میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ کے دیکھو کیسے رحمت کی جھڑیاں بن بن کر آ رہے ہیں؟ مسلمانو ذرا غور تو کرو!

ایک دن میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تیاری کرو، میرا سعد رضی اللہ عنہ بیمار ہوا پڑا ہے، مجھے پتہ چلا ہے کئی دنوں سے میرا سعد رضی اللہ عنہ بیمار ہوا پڑا ہے۔ میں اپنے سعد رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسیاں کرنے جانا چاہتا ہوں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں تیار ہو جاتا ہوں۔ سرکار مدینہ ﷺ کے ساتھ ہم سعد رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسیاں کرنے چلے جاتے ہیں۔ جا کر دیکھا آپ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلانے کی کوشش کی، مگر سعد رضی اللہ عنہ پر بیہوشیاں طاری ہیں۔ بخار اتنا زیادہ ہے، سعد رضی اللہ عنہ پر

بیہوشیاں طاری ہیں۔ میں جا کر بیٹھ جاتا ہوں۔ نبی پاک ﷺ بھی جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے بلانے کی بڑی کوششیں کی ہیں۔اے سعد رضی اللہ عنہ ہم سے کوئی بات تو کرو،اے سعد رضی اللہ عنہ کچھ تو بولو! مگر سعد رضی اللہ عنہ پر مکمل بیہوشیاں طاری ہیں۔ جب سعد رضی اللہ عنہ کی خاموشیاں دیکھیں تو میرے پاک نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔آپ ﷺ وہاں سسکیاں بھر بھر کر رونا شروع کر دیتے ہیں۔

سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اتنا غم میرے پاک نبی ﷺ کو ہوا ہے، اتنا صدمہ میرے پاک نبی ﷺ کو ہوا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں نبی پاک ﷺ کی آنکھوں کے آنسو نہیں رکتے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ کی بیہوشیاں دیکھ کر، سعد رضی اللہ عنہ کی جدائیاں دیکھ کر میرے پاک نبی ﷺ روتے جا رہے ہیں۔اس لیے تو میں کہنا چاہتا ہوں۔

جو بھی آنسو گرے میرے محبوب کے
سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی
جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

کون میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ ہیں؟ یہ اللہ پاک کا نظام ہے وہ جب چاہے، خوشیوں سے مالا مال کر دے، جب چاہے غموں سے واسطہ ڈال دے۔ کیوں؟

﴿وَاَنَّهٗ هُوَ اَضۡحَكَ وَاَبۡكٰى۝﴾ (النجم: ۴۳)

یہ نظام ہی میرے اللہ ذوالجلال کا ہے، یہ سارا نظام ہی میرے اللہ پاک کا ہے۔ وہ چاہے خوشیاں دے، چاہے غمیاں دے۔ جب چاہے خوشیاں دے، جب چاہے غم دے۔ یہ نظام ہی میرے مالک کائنات کا ہے۔لیکن لوگو! میرے محبوب علیہ السلام کے آنسوؤں کا تذکرہ سنو! رسول اللہ ﷺ کے آنسو سنو! کیسے کیسے مقامات پر سرکار کی آنکھیں برس رہی ہیں؟

ایک صحابی رضی اللہ عنہ، امام کائنات ﷺ کا پروانہ، آپ ﷺ کا چاہنے والا فوت ہو گیا۔ آپ ﷺ دفن کرنے کے لیے گئے، قبرستان تک گئے، آج میں نے نبی پاک ﷺ کے

اس جدائی دینے والے پروانے سعد رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ایسے ہی کتنے سعد دنیا پر ہیں؟ جو لوگوں کی آنکھیں برسا کر دنیا سے جا رہے ہیں۔ کئی ایسے بھی ہیں جن کا آخری وقت آیا ہے تو اللہ پاک کے گھر میں ہی آیا ہے۔ میرا ایک ساتھی سعد وہ بھی اللہ پاک کے گھر میں فوت ہوا ہے میں اکثر ایک جملہ کہا کرتا ہوں۔ کوئی سیاست دان مر جائے اس کی باتیں اسمبلیوں میں ہوتی ہیں، کوئی پہلوان مر جائے اس کے تذکرے اکھاڑوں میں ہوتے ہیں، کوئی تاجر اور بروکر مر جائے اس کی باتیں منڈیوں میں ہوتی ہیں، جب کوئی اللہ والا چلا جائے تو اس کی باتیں محراب و منبر پر ہوتی ہیں۔

مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ میں بیت اللہ شریف میں باب فہد میں بیٹھا تھا جب مجھے پیغام آیا مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ رخصت ہو گئے ہیں۔ اللہ پاک کے پاس چلے گئے ہیں۔ ہمیں اللہ پاک نے ہمت و توفیق بخشی، میں نے مولانا کے عقیدت مند دوستوں کو اکٹھا کیا، بیت اللہ شریف میں باب عبدالعزیز پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھایا۔ جس وقت الٰہ آباد والو تم اس الٰہ آباد میں مولانا کا جنازہ پڑھ رہے تھے۔ ہم خانہ کعبہ میں، بیت اللہ میں جنازہ پڑھ رہے تھے۔ اللہ میرے اس بھائی کی قبر جنت کا باغ بنا۔ آمین! انسان گزر جاتے ہیں باتیں یاد رہتی ہیں۔

گوجرہ ہم تقریر کرنے جا رہے تھے، مجھے فون کیا قاری صاحب فلاں جگہ پر ٹھہریں، ہم نے اکٹھے جانا ہے، ساتھ مجھے بھی بٹھا لیا۔ جب میں ساتھ بیٹھا تو ہنسنے لگ پڑے، میں نے کہا مولانا خیر تو ہے؟ کہنے لگے قاری یا نیچے اتر و یا گاڑی چلاؤ۔ میں نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگے انہوں نے کہنا ہے خطیب تو یہ بیٹھا ہے یہ مولوی تو ساتھ ویسے ہی آیا ہے۔ مجھے تو انہوں نے کہنا ہے کہ یہ ساتھ کوئی ڈرائیور ہی آیا ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ میرے اس بھائی کی قبر جنت کے باغوں میں سے باغ بنا دے۔ آمین! اللہ رحمت کی برکھا برسا دے۔ آمین! اللہ اپنے پیاروں میں شمار کر لے۔ آمین

آؤ سنو! میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ اپنے پروانے کی تدفین کے لیے قبرستان

چلے گئے۔ لحد میں اتارا گیا، صحابی رسول ﷺ کو قبر میں اتارا گیا، مٹی ڈالی گئی، قبر تیار ہو گئی تو میرے پاک نبی ﷺ قبر کے سرہانے آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں ہم نے کیا دیکھا ہے؟ آمنہ کے لال علیہ السلام اپنے ساتھی کے غم اور جدائیوں میں آنسو بہا رہے ہیں۔ اس کی زندگی کی ادائیں یاد کر کے آقا علیہ السلام رو پڑے، اس کی زندگی کے اعمال کو یاد کر کے آقا علیہ السلام رو پڑے، اس کی وفائیں یاد کر کے آقا علیہ السلام رو پڑے، نبی پاک ﷺ اتنا روئے۔

نبی پاک ﷺ کی آنکھوں سے آنسو گر گر کر جہاں آپ ﷺ بیٹھے تھے۔ وہاں قبر کی مٹی تر ہو گئی۔ میرے دل میں یہ خیال آیا، میرے دل کے جذبات ابھرے اے جانے والے میرے کملی والے کے پروانے کام تو تمہارے نمازیں بھی بڑی آئیں گی، کام تو تمہارے روزے بھی بڑے آئیں گے، کام تو تمہارے حج وعمرے بھی بڑے آئیں گے۔ مگر جو آنسو تمہاری قبر کی مٹی پر میرے پاک نبی ﷺ کے شامل ہو گئے ہیں، ان آنسوؤں سے اللہ پاک نے تمہاری قبر کو جنت کا باغ ہی بنا دینا ہے۔

یہ آنسو کسی عام انسان کے آنسو نہیں، یہ آمنہ کے لال ﷺ کے آنسو ہیں۔

جو بھی آنسو گرے میرے محبوب کے
سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے

اللہ اکبر کبیرا۔ رسول اللہ ﷺ کے آنسو سنو! میرے پاک نبی ﷺ کی آنکھیں کہاں کہاں برستی نظر آ رہی ہیں؟ ایک دن میرے پاک نبی ﷺ اللہ کے پیارے گھر میں بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ کے پاس سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ!

((اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ))

اے میرے عبداللہ رضی اللہ عنہ مجھے قرآن سناؤ! سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((اٰاَقْرَءُ وَعَلَیْکَ وَاِلَیْکَ اُنْزِلَ))

سوہنیا میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ آپ ﷺ پر قرآن اترتا ہے۔ آپ ﷺ کے قلب اطہر پر قرآن نازل ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے سینے پر قرآن اترتا ہے۔ آقا علیہ السلام جی میں کوئی آپ ﷺ سے پیارا تو پڑھنا نہیں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ پر تو اللہ تعالیٰ کا قرآن اترتا ہے۔ میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ))

آپ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ میں پڑھتا تو رہتا ہی ہوں۔ پیارے قرآن کی تلاوتیں تو میں کرتا ہی رہتا ہوں۔ میں نے تو جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ بھی قرآن کی تلاوتوں کے دور کیے۔ لیکن سوہنیا آج میرا دل کرتا ہے۔

((اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ .))

آج میرا دل کرتا ہے میں کسی اور سے قرآن سنوں۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ ذرا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ! سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے قرآن پاک کی تلاوتیں کرنا شروع کیں۔ اللہ پیارے کا قرآن پڑھتا جا رہا ہوں، میں تلاوت کرتا جا رہا ہوں۔ پڑھتے پڑھتے جب میں اس آیت پر پہنچا:

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۝﴾ (النساء: ٤١)

سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں نے اس آیت کی تلاوتیں کیں، وہ کیسا سماں ہوگا؟ وہ کیسا منظر ہوگا؟ جب ساری امتوں کے گواہ میں طلب کروں گا، میرے پیارے کملی والے میں آپ ﷺ کو ان سب پر گواہ بناؤں گا۔ آپ ﷺ نے اپنے بارے میں یہ آیات سنیں تو میرے پاک نبی ﷺ کی آنکھیں برس پڑیں۔ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آقا علیہ السلام مجھے اشارہ کرتے ہیں بس کرو، عبد اللہ رضی اللہ عنہ بس کرو! سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے اپنی تلاوتیں روکیں۔

اپنا چہرہ اٹھایا، اپنی نظریں نبی پاک ﷺ کے رخِ زیبا پر ڈالیں، والضحیٰ کے چہرے پر

نظریں جمائیں، میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ نبی پاک ﷺ کی آنکھیں اللہ پاک کا قرآن سن کر آنسو برسا رہی ہیں۔ آمنہ کے لال علیہ السلام اللہ پاک کا قرآن سن کر روئے جا رہے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ۔ اے لوگو! یہ آنسو کوئی عام آنسو نہیں ہیں۔ یہ میرے محبوب علیہ السلام کے آنسو ہیں۔

جو بھی آنسو گرے میرے محبوب کے
سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے

میرے پاک نبی ﷺ کا رونا کوئی عام رونا نہیں، میرے پاک نبی ﷺ کا آنسو بہانا کوئی عام اور فضول نہیں ہے۔ اس لیے تو میں پیار سے کہا کرتا ہوں:

کدے منگدا دعاواں بہہ کے یاراں دے وچ
کدے رووے کلا جا کے غاراں دے وچ

وہ کتنی مقدروں والی غاریں ہیں؟ جن غاروں کی سنگ ریزیاں نے میرے نبی ﷺ کے پاؤں کی تلیاں چومی ہیں۔ اللہ پاک تم سب کو وہاں لے جائے۔ آمین! اللہ ان سب کو مکہ لے جاؤ، آمین! اللہ بار بار لے جاؤ۔ آمین

غار حراء پر جانے کا اللہ پاک نے موقع عطا کیا۔ اتنا وہ راستہ عجیب تھا میں سوچ میں پڑ گیا۔ یا اللہ میرے محبوب علیہ السلام تو یہاں سے کئی بار گزرے مگر ہمارے لیے تو ایک بار بھی گزرنا مشکل ہو گیا ہے۔ میری سرکار تو یہاں سے کئی بار گزرے ہیں۔ ہاں ہاں امی جی خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی، یہاں پر میرے پاک نبی ﷺ کا کھانا لے کر تشریف لاتی تھیں۔ اللہ پاک ان سب کو وہ مکہ دکھا دے۔ آمین! ارادہ ہے تو میں تمہارے لیے دعا کروں؟ اگر تمہارا جانے کا ارادہ ہے تو میں تمہارے لیے دعا کروں گا اور تمہیں پتہ ہے دعا میری خوراک بن گئی ہے۔ جب بھی اپنے رب سے مانگا ہے تو میرے رب نے مجھے خالی نہیں موڑا ہے۔ تمہارا الٰہ آباد میرا پڑوس ہے، میرا ہمسایہ ہے مگر یہاں تقریر کرنے کا اللہ پاک نے اتنا موقع نہیں دیا۔ جتنا سرکار کے مدینہ میں اللہ پاک نے موقع دیا ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ

سنو! سنو!

اللہ او دن چھیتی آوے ہر مومن مکے جاوے
کِتے زندگی مک نہ جاوے ہر مومن مدینے جاوے
سوہنا مکہ شہر نرالا جتھے جمیا میرا کملی والا
اللہ سانوں وی سد کے اوتھے
زم زم دے جام پلاوے

یہاں حاجی زم زم کی چھوٹی سی شیشی آ کر ہمیں دیتے ہیں۔ اس میں صرف تھوڑا سا پانی ہوتا ہے۔ اب حاجی بے چارے کیا کریں؟ اتنا زیادہ پانی کیسے لا کر تمہیں دیں؟ وہاں سے لانا کون سا آسان ہے؟ دعا کرو اللہ پاک وہاں لے جا کر پلائے اور رج رج کر اللہ پاک پلائے۔ آمین

اللہ جانتا ہے ایک ایک نماز پر وہاں پانچ پانچ چھ چھ گلاس پیتے ہیں، مزہ آ جاتا ہے۔ **سبحان اللہ** چائے زم زم کی پینی ہوتی ہے، روٹی کھانی ہے تو زم زم کے پانی سے بنی کھانی ہے۔ **سبحان اللہ** زم زم کی بہاریں لگی ہیں۔ مسلمانوں! بڑی پیاری تمہارے ذوق کی بات کر رہا ہوں:

مدینے دیاں پیاریاں گلیاں جتھے لایاں نبی علیہ السلام جی تلیاں
جو سیّاں ویکھن چلیاں اللہ خیر دے نال پہنچاوے
ربّا او دن چھیتی آوے ہر مومن مکے جاوے
اگ بھڑکدی اے وچ سینے کدو جانا مکے مدینے
کڈے قسمتاں والے جی نے جناں ڈیرے اوتھے ای لائے

وہاں رہنے والے کتنے نصیبوں والے ہیں؟ جب دل کیا خانہ کعبہ چلے جاتے ہیں، جب دل کرے مدینے چلے جاتے ہیں۔ اللہ جی جدّہ میں، مکہ میں، مدینہ میں جتنے ہمارے یار وفادار بیٹھے ہیں۔ اللہ ان کی زندگیوں اور روزیوں میں برکت فرما۔ آمین

مسلمانو! بات دھیان سے سننے والی ہے۔ میرے مدنی تاج دار کی بات ہو رہی تھی ہاں

مجھے یاد آیا ایک دن آپ ﷺ سفر کر رہے تھے، چند ساتھی ساتھ تھے۔ چلتے چلتے وہی بستی آ گئی جس بستی سے بچپن میں میرے محبوب علیہ السلام کا گزر ہوا تھا۔ جب میرے پاک نبی ﷺ اس بستی کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے ساتھیو رک جاؤ! اے میرے ساتھیو ٹھہر جاؤ! ساتھی ٹھہر جاتے ہیں۔ آمنہ کے لال علیہ السلام کے پروانے بیان کرتے ہیں ہم نے دیکھا ہے۔

((زَارَ نَبِيٌّ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ))

ہم نے کیا دیکھا ہے؟

آمنہ کے لال، پیکر حسن و جمال اور پوری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایک پرانی سی قبر پر گئے، آپ ﷺ قبر کے پاس کھڑے ہو کر رونا شروع کر دیتے ہیں، اتنے درد سے آقا علیہ السلام روئے ہیں، اتنے غم سے آقا علیہ السلام روئے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھوں کے آنسو چمک رہے ہیں۔

((وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ))

آپ ﷺ اتنے درد کے ساتھ روئے، نبی پاک ﷺ کے غم کے آنسوؤں نے ہمیں بھی رلا دیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی ساتھ رونے لگ پڑے، کسی ساتھی کو پتہ نہیں کہ یہ قبر کس کی ہے؟ جب نبی پاک ﷺ نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔ ایک شمع رسالت کا پروانہ عرض کرتا ہے۔ آقا علیہ السلام جی کچھ ہمیں بھی بتائیں؟ یہ کون سا پیار والا سویا ہے؟ یہ کون سا محبت والا سویا ہے؟ جس کی یادوں نے آپ ﷺ کو رلا دیا ہے۔ جس کے پیار نے آپ ﷺ کو رلا دیا ہے۔ آپ ﷺ کی آواز بھر آئی ہے۔ آنکھیں آنسوؤں سے پھر تر و تازہ ہو گئی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں، تمہیں پتہ نہیں چلا یہ کون سا پیار والا سویا ہے؟ آپ ﷺ نے روتی ہوئی آواز میں فرمایا: یہ لوریاں دینے والی میری ماں سوئی ہے۔ یہ میری ماں آمنہ ہے۔ جس کے شکم سے اللہ پاک نے میں محمد ﷺ کو پیدا فرمایا ہے۔ یہ میری ماں آمنہ کی قبر ہے۔ آپ ﷺ اپنی ماں کی قبر

پر روئے، اتنا روئے کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی رونے لگ پڑے۔ ماؤں کی قدر کیا کرو! ماؤں کا ادب کیا کرو! ماؤں کا احترام کیا کرو! ماؤں کی دعائیں لیا کرو! جب مائیں چلی گئیں تو پھر تم ڈھونڈتے پھرو گے۔ آنکھیں ترستی رہ جائیں گی، برستی رہ جائیں گی، اس لیے تو میں پیار سے دو جملے اور کہنا چاہتا ہوں کہ:

عظمتاں کی کی سناواں ماں دیاں
تار دیندیاں جے دعاواں ماں دیاں
عظمتاں کی کی سناواں ماں دیاں

1996ء میں میں رمضان شریف میں ستائیسویں رات کو اپنے والدین کو لے کر حرم پاک میں لے کر گیا۔ ستائیسویں رات عمرہ کیا۔ جو ماں سے دعائیں ملی ہیں، میں دعا کرتا ہوں اللہ پاک ہر اولاد کو وہ دعائیں نصیب کر دے۔ آمین! ایک ماں نے جملہ کہا تھا۔ اے میرے بیٹے مجھے یہاں لے کر آئے ہو، اللہ پاک تمہیں بار بار یہاں لائے۔ ایسا رب نے پھر رنگ لگایا۔ الحمد للہ دس بار اللہ پاک نے اپنے گھر بلایا ہے۔ کبھی یہ خواہش نہیں آئی انگلینڈ جاؤں، امریکہ جاؤں، کبھی دل میں تمنا نہیں آئی فرانس دیکھوں، اٹلی دیکھوں۔ حالانکہ جس سال مولانا محمد شریف الہ آبادی رحمہ اللہ فوت ہوئے، اسی سال ہم دونوں کو انگلینڈ سے لیٹر آیا۔ سپانسر آیا کہ تم انگلینڈ آؤ لیکن لوگو کبھی وہاں جانے کی خواہش پیدا نہیں ہوئی کہ دنیا کا فلاں ملک دیکھیں۔ اللہ پاک سے جب مانگا ہے، مکہ مانگا ہے، مدینہ مانگا ہے۔ دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ دل روشن ہو جاتا ہے، دل کو سکون مل جاتا ہے۔ دیکھو نہ جب گاڑی کیچڑ وغیرہ سے خراب ہو تو اس کو سروس اسٹیشن پر لے جاؤ، وہ اسے صاف کر دیتے ہیں۔ مٹی وغیرہ سب اتر جاتی ہے۔ گاڑی صاف ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک کی قسم ہے مومنو! تمہارے لیے اللہ پاک نے سروس اسٹیشن مکہ اور مدینہ بنا دیا ہے۔ جب حاجی واپس آتا ہے عمرہ کرنے والا عمرہ کر کے واپس آتا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہی آج ہو کر آیا ہے۔ سارے گناہوں کے بوجھ ہی اللہ

پاک اتار دیتا ہے۔ بات میں ماں کی کر رہا تھا۔

عظمتاں کی کی سناواں ماں دیاں
تار دیندیاں جے دعاواں ماں دیاں
رو پے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ
یاد جد آیاں وفاواں ماں دیاں
تار دیندیاں جے دعاواں ماں دیاں
عظمتاں کی کی سناواں ماں دیاں

ایک جملہ ماں کے بارہ میں بڑے غور سے سن لو!

لال پیارا جب تائیں گھر نئیں آ جاوندا
رہن بوّے تے نگاواں ماں دیاں
عظمتاں کی کی سناواں ماں دیاں

میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں برسیں۔ ماں کی جدائیوں کو یاد کر کے آقا علیہ السلام کی آنکھیں برسی ہیں۔ میں صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ آؤ میرے محبوب علیہ السلام کے امتیو! تمہیں نبی پاک ﷺ کے آنسوؤں کی باتیں سناؤں۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے رحمت والے آنسوؤں کی بات سناؤں۔ امی جی عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن آسمان پر بادل آ گئے، آسمان پر کیا آ گیا؟ آسمان پر بادل آئے، گھٹائیں چھانی شروع ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا چہرہ گھبرا گیا، آپ ﷺ پریشان ہو گئے، کبھی اندر تشریف لے جاتے ہیں، کبھی باہر تشریف لے آتے ہیں، کبھی اندر آ کر میرے آقا علیہ السلام دو زانوں بیٹھ کر رو رو کر دعائیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! بادل آئیں، لوگ تو خوش ہوتے ہیں۔ بارش آئے گی، موسم اچھا بن جائے گا، میں تو آپ ﷺ کو دیکھ کر حیران ہی ہو گئی ہوں۔ آپ ﷺ تو بادلوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا! میں بادلوں سے ڈرنے والا نہیں، میں بادلوں کو دیکھ کر گھبرانے والا نہیں، جب میں آسمان پر بادل دیکھتا ہوں تو مجھے اپنی امت کے گنہگار یاد آ جاتے ہیں۔ کیوں؟ اللہ پاک کے قرآن نے بتایا ہے۔ پہلی قوموں میں سے ایک قوم نے اپنے نبی علیہ السلام کو تنگ کیا، اپنے نبی کو بڑے دکھ دیئے۔ اللہ پاک کی عبادت سے انہوں نے منہ موڑا ہے۔ نبی کی اطاعت سے منہ موڑا ہے۔ اللہ پاک کو ان لوگوں پر غصہ آ گیا ہے۔ مالک کائنات نے ان کے لیے عذاب کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح اللہ پاک نے سارا آسمان بادلوں سے بھر دیا ہے۔ ہر طرف بادل چھا گئے، وہ خوشی خوشی باہر نکل آئے اور کہتے کیا تھے؟

﴿هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (الاحقاف: ٢٤)

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو جب وہ نہانے کی تیاریاں کر کے باہر نکلے، اس طرح وہ اشارہ کرتے تھے۔ یہ بادل پانی برسائیں گے، یہاں سے بارشیں آئیں گی، یہاں سے ٹھنڈی رم جم برسے گی، لیکن ان بدنصیبوں کو پتہ نہیں تھا آج ہم پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ آنے والی ہے، اللہ پاک کی گرفت آنے والی ہے، اچانک اللہ پاک نے ان پر نوکیلے پتھروں کی بارشیں شروع کر دیں۔ وہ تو نہانے کے لیے نکلے تھے، اللہ پاک نے ان پر پتھراؤ شروع کر دیا ہے، اتنے بڑے بڑے پتھر برسائے، آناً فاناً اللہ پاک نے پتھروں کی بارشوں سے پوری قوم کو تباہ کر دیا ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: اے عائشہ رضی اللہ عنہا جب میں بادل دیکھتا ہوں تو مجھے اپنی امت کے گنہگار یاد آ جاتے ہیں۔ ساری امت میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی نہیں، سارے میرے عمر رضی اللہ عنہ جیسے نہیں، سارے میرے عثمان رضی اللہ عنہ جیسے نہیں، سارے میرے علی رضی اللہ عنہ جیسے نہیں، سارے میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما جیسے نہیں، میں رو رو کر دعائیں کرتا ہوں۔ اللہ سوہنیا آنے والی بارش رحمت کی بنا دے، زحمت کی بارش نہ آئے۔ یہ آنسو میرے پاک رسول ﷺ کے ہیں۔

جو بھی آنسو گرے میرے محبوب کے
سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے

ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی
جب تبسم کیا چاندنی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں
پھر جو دیکھا تو نعت نبی علیہ السلام بن گئی

میرے پاک نبی ﷺ کے آنسو ہیں۔ اے لوگو! جب میرے پاک نبی ﷺ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا دن تھا، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنی برادری لے کر آئے ہوئے ہیں، اپنے عزیز واقارب لے کر آئے ہوئے ہیں، آج دلہا بن کر شیر خدا میرے مصطفیٰ ﷺ کے دروازے پر آ گیا ہے۔ صدقے جاؤں، قربان جاؤں، برادری کی عورتوں نے جھرمٹ بنایا ہوا ہے۔ درمیان میں نبی زادی بیٹھی ہے، میرے محبوب علیہ السلام کی لخت جگر بیٹھی ہے۔ آخری نبی ﷺ کی آخری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہے، اچانک بی بی سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہونٹوں پر ایک لفظ آ گیا، ان کی زبان سے اچانک ایک جملہ نکل گیا، کاش آج خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی دنیا پر ہوتی، وہ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کتنی دعائیں دے کر وداع کرتیں؟

ماں کا نام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کانوں تک پہنچا ہے، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا ہے، سسکیاں بھر رہی ہیں، کسی نے جا کر نبی پاک ﷺ کو بتایا ہے، آقا علیہ السلام جی ذرا گھر تو تشریف لائیں۔ آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہے۔ آقا علیہ السلام جی آ کر بیٹی کو خاموش کروائیں۔ آقا علیہ السلام جی آ کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چپ کروائیں۔ میرے محبوب علیہ السلام تشریف لائے آ کر دیکھا عورتوں کا جھرمٹ ہے، میری بیٹی درمیان میں بیٹھے روئے جا رہی ہے۔ آپ ﷺ نے سر پر ہاتھ رکھا ہے، پیار ومحبت کی باتیں کیں۔ لوگو! میرے پاک نبی ﷺ کو بتایا گیا۔ آقا علیہ السلام جی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی زبان پر اس طرح خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام آ گیا ہے۔ جب خدیجہ رضی اللہ عنہا ماں کا نام سنا نبی پاک ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ آپ ﷺ بھی سسکیاں بھر بھر کر رو رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا خدیجہ رضی اللہ عنہا کس وقت یاد کروا دی ہے؟ کون سے موقعوں پر میری خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد کروا دی ہے

خدیجہ رضی اللہ عنہا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی۔ اے لوگو! میرے پاک نبی ﷺ کی آنکھوں سے نکلنے والا ایک ایک آنسو رحمت والا ہے، ایک ایک آنسو بخشش والا ہے۔ نصیبوں والے وہ لوگ تھے جن کے غم میں میرے پاک نبی ﷺ کے آنسو نکل آئے۔ اے امتیو! تمہارے غم میں بھی میرا نبی ﷺ رویا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ کے آنسوؤں کی لاج رکھا کرو! میرے محبوب علیہ السلام کے ایک ایک آنسو کی قدر کرو! اللہ پاک کی قسم ہے نبی پاک ﷺ کا ایک ایک آنسو بخشش کا ذریعہ بن جائے گا۔ نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ سرکار نے قیامت والے دن بھی اللہ پاک کے سامنے گڑگڑانا ہے، سر سجدہ میں رکھ کر گریہ زاری کرنا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ اللہ پاک کی تعریف کرنی ہے، جو الفاظ اللہ پاک اس موقع پر یاد کروائے گا۔ پھر اللہ پاک کہیں گے، سوہنیا سر اٹھاؤ! مانگو کیا مانگتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں پھر امت کی خیر مانگوں گا، آنسوؤں کی برسات میں میرا محبوب علیہ السلام مانگے گا تو اپنی امت کی خیر مانگے گا۔

امتیو! تم بھی کچھ اپنے رسول ﷺ کا خیال کیا کرو، غمی خوشی کے موقع پر اپنے آقا علیہ السلام کی سنت کی لاج رکھا کرو، نبی پاک ﷺ کی سنت کا خیال رکھا کرو، اپنے گھر کے ماحول میں نبی پاک ﷺ کی سنت کو ترجیح دیا کرو۔ میں دعا گو ہوں اللہ پاک تمام مسلمانوں کو اپنی زندگی اسوہ حسنہ پر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہنا ہم مسافر ہیں دعا کر چلے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ o وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَo﴾ (المائدہ: ۸۳-۸۴)

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى اَعْيُنُهُمُ النَّارُ عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ. اَوْ كَمَا قَالَ ﷺ"

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
یہ ذکر حسین رحمت کا امین کہتے ہیں جسے قرآن مبیں
دنیا کے نئے نغمے سیکھے عقبہ کا ترانہ بھول گئے

سامعین محترم! واجب الاحترام! بزرگو! بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات میری اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! جمعہ ادا

کرنے کے لیے ہمارا حاضر ہونا اللہ پاک قبول کر کے ہماری نجات اور بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین کل قیامت والے دن اللہ پاک اپنے محبوب کے حوض کوثر پر اکٹھا فرمائے اور نبی پاک ﷺ کے خوشبودار ہاتھوں سے اللہ پاک جام کوثر نصیب فرمائے۔ آمین

حمد وثناء، کبریائی، تنہائی، یکتائی اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی ذات اقدس کے لیے ہے۔ جس اللہ پاک نے یہ سارا جہاں بسایا ہے اور جس خالق و مالک نے ہمیں انسان بنایا اور اپنے آخری نبی ﷺ کی امت میں پیدا کر کے مسلمان بنایا ہے۔ بے شمار درود وسلام سرور کائنات، فخر دو عالم، محسن انسانیت، سردار اولاد آدم علیہ السلام، فخر الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اطہر کے لیے ہوں۔ جس نبی ﷺ کی دن رات محنت کا نتیجہ یہ ہے کہ آج قرآن اور دین اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا ہے۔ اللہ پاک اس محبوب علیہ السلام کے روضۂ پاک پہ کروڑوں رحمتیں برسائے۔ آمین

اللہ پاک کا بڑا احسان ہے کہ اللہ پاک نے دنیا کی تمام تر مصروفیات سے ہٹا کر ہمیں اپنی بارگاہ میں اکٹھا ہونے کا موقع بخشا ہے۔ وگرنہ کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کلمہ بھی پڑھا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلواتے ہیں، دعوے بہت بڑے بڑے کرتے ہیں۔ مگر دو ٹکے کی خاطر جمعہ پڑھنے کے لیے نہ آ سکے، دوکان کا کاؤنٹر چھوڑنا نصیب نہ ہوا۔ اپنے خالق اور مالک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی توفیق نہ مل سکی۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

حضرات! اللہ پاک نے اہل ایمان کو ایک دوسرے کی ملاقات کے لیے چار موقع عطا فرمائے ہیں۔ ایک پنجگانہ نماز کا موقع ہے تو محلے والے، گلی والے، قرب وجوار والے اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کریں، ویسے تو نماز بندہ اکیلا بھی پڑھ سکتا تھا، لیکن جب مل کر سجدہ کیا تو اللہ پاک کو یہ اتنے پیارے لگے کہ اللہ پاک نے اعلان کر دیا کہ میرے فرشتو! چاہے انہوں نے ایک ایک نماز پڑھی ہے، مگر ایک نہیں لکھنی بلکہ ستائیس ستائیس لکھ دو، نماز ایک ہی ادا کی ہے مگر ثواب ستائیس نمازوں کا ملا ہے۔ مسلمانو! تمہارا اکٹھا رہنا اللہ پاک کو اتنا

پیارا لگتا ہے، تمہاری اجتماعیت، تمہارا اتفاق، تمہارا اتحاد اللہ پاک کو اتنا پیارا لگتا ہے کہ اللہ پاک تمہاری نماز کامل ہی بڑھا دیتا ہے۔ قیمت ہی بڑھا دیتا ہے۔

پھر اللہ پاک نے پورے ہفتے کے گناہوں کی گرد وغبار دل سے صاف کرنے کے لیے جمعہ کی حاضری کا اللہ پاک نے موقع بخشا ہے کہ محلے سے ہٹ کر تحصیل میں سے، ضلع میں سے، علاقہ میں سے آؤ اکٹھے ہو کر میرا قرآن سنو اور میرے نبی پاک ﷺ کا فرمان سنو! تا کہ دل اور دماغ سے گناہوں کی، خرافات کی، لغویات کی گرد وغبار اتر جائے، دل کا شیشہ صاف اور شفاف ہو جائے، جس طرح اپنی گاڑیوں کی سات آٹھ دن بعد سروس کرواتے ہو، اس گاڑی کی ہر لحاظ سے گرد وغبار اتر گئی، یہ جمعہ بھی اللہ پاک نے تمہاری سروس کے لیے بنایا ہے کہ جو جھوٹ زبان سے بول چکے ہو، جو غلطیاں، کوتاہیاں کر چکے ہو آؤ قرآن سنو! نبی پاک ﷺ کا فرمان سنو! تا کہ تمہارے گناہوں کی گرد وغبار اتر جائے، تمہیں توبہ کی توفیق مل جائے۔ پھر اس کے بعد اللہ پاک نے ایک اور اکٹھ رکھا ہے تا کہ مسلمان اکٹھے ہو کر بیٹھیں۔ تا کہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کا پتہ چلے، وہ مولا کریم نے سالانہ عید کا اجتماع بنایا کہ کوئی مزدور مزدوری کرنے والا ہے تو وہ بھی آئے، ساری برادری اور سارا علاقہ مل جل کر بیٹھے، ایک دوسرے سے پیار ومحبت کی باتیں کرو۔ پھر مالک نے ایک سب سے بڑا ہمارا اجتماع رکھا کہ پوری دنیا کے کلمہ گو آ کر ایک دوسرے کے دکھ سکھ کا پتہ کریں۔ اس کا نام حج کا اجتماع ہے۔ اللہ پاک ہمیں وہ بھی نصیب فرمائے۔ آمین

یہ چار اجتماعات ہیں جو اللہ پاک نے ہمارے مل بیٹھنے کے بہانے بنائے ہیں، ذریعے بنائے ہیں اور آخری اجتماع سالانہ اجتماع جس کو حج کہا جاتا ہے۔ یہ تو اتنا قیمتی ہے۔ میرے محبوب عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: جب آدمی صحیح صحیح سنت کے مطابق حج کر کے اپنے گھر کو لوٹتا ہے۔

((كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

تو اس طرح سروس ہو جاتی ہے، بندہ اس طرح صاف ہو جاتا ہے، جب بندہ گھر پہنچتا ہے تو اس طرح ہوتا ہے جیسے ماں کے شکم سے آج جنم لے کر آیا ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرات! یہ جمعۃ المبارک کی حاضری یہ بھی اللہ پاک نے ہماری ملاقات کا ایک بہانہ بنایا ہے۔ پھر قرآن وسنت کی دعوت سے اپنے دلوں کے شیشے صاف کرنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن اور حدیث ایک ایسا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آب شافی بنایا ہے کہ اس کے ساتھ دل کے روگ چلے جاتے ہیں، گناہوں کی بیماری سے انسان بچ جاتا ہے۔ میرے پیارے آقا جناب محمد ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو جب قرآن سناتے، اللہ پاک کے فرامین سناتے، دین کے احکام سناتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اس طرح بیٹھ کر سنا کرتے تھے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں۔ پرندے بھی آ کر ہمارے سروں پر بیٹھ کر اڑ جاتے اور ہمیں پتہ نہ چلتا تھا۔ اس طرح ہماری دل کی تاریں رب تعالیٰ سے ملی ہوتی تھیں اور ہماری آنکھوں کی نظر سرکار دوجہاں کے چہرہ پر ہوتی تھیں۔ ہمارے کانوں کی پوری توجہ آقا دو جہاں ﷺ کی طرف لگی ہوتی تھیں اور اس طرح ہمہ تن سراپا گوش ہو کر نبی پاک ﷺ کے فرمان سنتے تھے۔

بیان رسول پاک ﷺ کرتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سنتے تھے۔ کس انداز میں سنتے تھے؟ ہماری طرح نہیں سنتے تھے کہ ایک بندہ آ گیا ہے تو اس کو دیکھنا شروع کر دیا، کوئی جا رہا ہے تو اس کی کمر دیکھنا شروع کر دی کہ یہ کب گھر پہنچے گا؟ نہیں بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سننے کا انداز بڑا نرالا تھا۔ آپ ﷺ بیان کر رہے ہیں تو ایک ایک لفظ پر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی توجہ اور سن سن کر آنکھوں میں آنسو اور دلوں پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ اس طرح اللہ پاک کا ڈر اور ہیبت پیدا ہو جاتی تھی۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک صحابیؓ رسول ﷺ بیان کرتے ہیں۔ ایک دن نبی پاک ﷺ نے وعظ کیا اور ایسا وعظ کیا۔ امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرمایا، آقا علیہ السلام نے تبلیغ کی، نبی پاک ﷺ نے آخرت کی یاد دلائی، دلوں میں آخرت کی فکریں پیدا کرنے کے لیے آقا علیہ السلام نے وعظ کیا ہے۔ حضرات گرامی ذرا توجہ فرماؤ! میرے محبوب کا صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے۔ آقا علیہ السلام نے اس طرح پرسوز انداز میں بیان فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے دل ڈر گئے، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر کپکپی طاری ہو گئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سن سن کر رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔ نبی

پاک ﷺ بیان کرتے جا رہے تھے۔ صحابہ ﷺ سن سن کر روتے جا رہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آنکھیں گیلی ہیں، ہونٹ ڈھیلے ہیں۔ دلوں پر اللہ پاک کی ہیبت طاری ہو گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رو رو کر نبی پاک ﷺ کا بیان سن رہے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ

سیّدنا عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے جب وعظ ختم فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین عرضیں کرتے ہیں۔ سوہنیا آج تو آپ ﷺ کی گفتگو سے اس طرح لگتا ہے، آج آپ ﷺ کے وعظ سے اس طرح لگتا ہے جیسے آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس طرح لگتا ہے جیسے آپ ﷺ اللہ کے پاس جانے کی تیاریوں میں ہیں۔ آقا جی آج کا وعظ تو آپ ﷺ کا الوداعی وعظ لگتا ہے۔ آج کا بیان تو آپ ﷺ کا الوداعی بیان لگتا ہے۔ آج کا خطبہ تو آپ ﷺ کا الوداعی خطبہ لگتا ہے۔ اس طرح لگتا ہے سوہنیا جیسے اللہ پاک کے پاس جانے کی تیاریاں ہیں۔ میرے پیارے محبوب جناب محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کر رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام جی آج تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ آج ہمیں اس طرح لگتا ہے جیسے ہم کو چھوڑ کر جانے کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ آپ ﷺ خاموشی سے سن رہے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں۔ سوہنیا ہمیں کوئی نصیحت فرما جائیں۔ ایسی نصیحت کر جائیں کہ جو آپ ﷺ کے جانے کے بعد بھی ہم گرہ باندھ لیں اور ہماری آخرت بن جائے۔ ہم اللہ پاک کی ناراضگی سے بچ جائیں۔ اللہ پاک کے قہر وغضب سے بچ جائیں۔ جس سے ہماری آخرت بن جائے، ہم اللہ پاک کے عذابوں سے بچ جائیں۔ اللہ کے محبوب علیہ السلام جی ہمیں کوئی وصیتیں کر جائیں۔ میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہر حال میں اللہ پاک سے ڈرتے رہنا، سب سے بڑی وصیت میں یہ کرتا ہوں۔ سب سے بڑا وعظ میں یہ کرتا ہوں۔ سب سے بڑی تاکید تمہیں میں یہ کرتا ہوں کہ ہر معاملے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہنا، ہر وقت اللہ پاک سے ڈرتے رہنا، غمی ہو اللہ پاک

سے ڈرتے رہنا، خوشی ہو اللہ پاک سے ڈرتے رہنا، اللہ اللہ اللہ

بندہ جب خوشی میں ہو، شادی کی خوشی ہو یا کوئی اور ہو تو پھر انسان خوشی کی ایسی مستیوں میں ہوتا ہے، نہ اسے ظہر کی فکر، نہ اسے عصر کی فکر، نہ اسے اللہ پاک کی شریعت کی پرواہ ہوتی ہے۔ پھر بس ٹھک ٹھک اور ٹھاٹھا ہوتی ہے۔ گانا بجانا موسیقی، تبلے، سرنگیاں، بینڈ باجے یہ سب فضول بربادیاں ان میں مصروف رہتا ہے تو اس کو اللہ پاک ویسے ہی بھول جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے یہ وصیتاً فرمایا کہ اے لوگو! ہر حال میں اللہ پاک سے ڈرتے رہنا، جب دلوں سے اللہ پاک کا ڈر نکل جائے، پھر لوگو! گناہوں کا شوق دلوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ جب دلوں سے اللہ پاک کا ڈر نکل جائے پھر گناہوں کی لذت دلوں میں چھا جاتی ہے۔ اگر گناہوں کی لذت سے بچنا چاہتے ہو تو پھر اپنے دلوں کی زمین میں اللہ پاک کے ڈر کا بیج بو لو۔ امام کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پاک میں جو حکم آئے ہیں۔ ان احکام پر عمل کرتے رہنا، جن کاموں سے منع کیا جا چکا ہے۔ ان کاموں سے بچے رہنا، پھر اللہ پاک قیامت کے دن جنت کا داخلہ عطا فرمائے گا۔ اللہ اکبر کبیرا

حضرات جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میرے محبوب علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روئے، آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ اللہ پاک کا فرمان سن کر، نبی پاک ﷺ کا فرمان سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین رو رہے ہیں۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسوؤں کا وعظ میں کیوں عرض کر رہا ہوں؟ آج میری نوجوان نسل جگتوں پر لگ گئی ہے۔ آج میری نوجوان نسل ھا ھا اور قہقہوں پر لگ گئی، لطیفے، جگتیں، گند، بکواس، لچر اور گندے بدبودار جملے سننے کے لیے بہت سا شوق پیدا ہو چکا ہے۔ آؤ ہماری اس امت کے اکابر کیسے تھے؟ اس امت کے اسلاف کیسے تھے؟ میرے محبوب علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو مسکرانے کا شوق نہیں تھا۔ اپنے اللہ پاک سے کالیں ملا کر رویا کرتے تھے۔ اس لیے تو اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ

الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾ (المائدہ: ۸۳)

اللہ پاک نے فرمایا: جب انہوں نے میرا قرآن سنا، جو کلام میں نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ جب میرا قرآن سنا ہے، جو قرآن میں نے مدنی تاج دار کے سینے پر اتارا ہے۔

﴿تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾

میرے محبوب آپ ﷺ دیکھتے ہو۔ ان کی آنکھوں سے تڑپ تڑپ آنسوؤں کی جھڑیاں جاری ہو گئیں۔ کیوں؟ ان کو حق کی سمجھ آ گئی، اللہ پاک کے قرآن کی سمجھ آ گئی، قبر، قیامت کی خبریں مل گئیں۔ اللہ پاک کا قرآن سن کر آنکھوں سے آنسو نکل آئے، جب آنکھیں برس پڑیں، آنکھوں میں آنسوں آئے تو پھر کیا کہتے تھے؟

﴿رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا﴾

اللہ جی ہم ایمان لے آئے، اللہ جی تیری ربوبیت پر ایمان لے آئے، اللہ جی تیرے محبوب علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لے آئے، اللہ جی تیری پیاری کتاب پر ایمان لے آئے، اللہ سوہنیا ہم تیرے فرشتوں پر ایمان لے آئے، قبر قیامت پر ایمان لے آئے:

﴿فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾

اللہ جی ہمیں اپنے دین کے گواہوں میں شامل کر لو! حق کے گواہوں میں ہمیں بھی شامل فرماؤ۔ حضرات گرامی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا شوق کیا ہے؟ قہقے لگا لگا کر ہنسا نہیں، ان جگتوں اور لطیفوں پر قہقے لگانا نہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا طریقہ کیا ہے؟ اللہ پاک کا قرآن سن کر آنسو بہانا ہے۔ اللہ اکبر کیسے نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزاج تھے؟ کیسے نرالے میرے محبوب علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے انداز تھے؟ کون صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین؟ جو اللہ پاک کی زمین پر چلتے تھے تو اللہ پاک ان کے قدموں کی تعریفیں آسمان پر کرتا تھا۔ ان کی چال ڈھال کی تعریفیں اللہ کرتا تھا۔ جو زمین پر چلتے تھے تو اللہ پاک جنت کی خوشخبریاں دیتا تھا۔ ایک دن میرے محبوب علیہ السلام کا ایک پروانہ نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھا ہے۔ اس کا نام

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کون ہے؟ یہ نبی پاک ﷺ کے دور کا قاری قرآن ہے۔ یہ نبی پاک ﷺ کے دور کا قرآن پڑھنے والا قاری ہے۔ ویسے تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہی قرآن پڑھتے تھے۔ مگر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ نبی پاک ﷺ کے دور کے معروف قاری تھے۔ جو سب سے پیارا قرآن پاک پڑھتے تھے۔ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو میرے پاک نبی ﷺ نے بلایا۔ فرمایا: اے ابی رضی اللہ عنہ! پیارے میرے قریب آ کر بیٹھو! سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نبی پاک ﷺ کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہوں۔ عرض کیا سوہنیا میرے لائق کیا حکم ہے؟ اللہ اللہ اللہ

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ پاک کا پیغام آیا ہے، اللہ پاک کا پیغام جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میرے ابی رضی اللہ عنہ کو میرے قرآن کی سورت بینہ پڑھ کر سناؤ:

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ○ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً○ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ○﴾ (البینہ: ۱-۳)

اے میرے ابی رضی اللہ عنہ پیارے آؤ! میرے پاس بیٹھو! میں تمہیں سورہ بینہ سناؤں۔ جب سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سنا کہ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ میرے ابی رضی اللہ عنہ کو سورہ بینہ پڑھ کر سناؤ۔ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اتنی خوشی ہوئی کہ خوشی سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کبھی تو انسان غم کی وجہ سے روتا ہے اور کبھی کبھی خوشی سے بھی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔

سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((آاَللّٰهُ سَمَّانِيْ .))

آقا علیہ السلام جی کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ کیا اللہ نے میرا نام لے کر کہا ہے؟ کہ ابی رضی اللہ عنہ

کو قرآن سناؤ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اتنی بات سنی تو زار و قطار رو پڑے، کہتے ہیں سوہنیا کیا اللہ نے میں مسکین کا نام لیا ہے؟ کیا اللہ پاک نے میرا نام لے کر کہا ہے کہ ابی رضی اللہ عنہ کو میرا قرآن سناؤ؟ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خوشی میں رو رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ہاں ہاں ابی آج اللہ پاک نے خاص طور پر تمہارا نام لے کر فرمایا ہے کہ میرے ابی رضی اللہ عنہ کو سورہ بینہ سناؤ! ابی رضی اللہ عنہ خوشی میں روئے جا رہے ہیں اور ساتھ کیا فرماتے ہیں؟

((ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسوؤں کا تذکرہ سنو! صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو سنو! میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی رضی اللہ عنہ خوشی میں رو کر کہتا ہے۔

((ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))

سوہنیا پھر تو میری قسمت کی کیا باتیں ہیں؟ اللہ پاک کتنی شانوں والا ہے؟ اس رب العالمین کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا ہے۔ رب العالمین کی بارگاہ میں میرا نام لیا گیا ہے۔ اللہ پیارے نے میرا نام لیا ہے۔ میں کتنے مقدروں والا ہوں؟ میں کتنے نصیبوں والا ہوں؟ آقا علیہ السلام جی یہ سب قرآن کی برکتیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دامن ملانے کی برکتیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آنے کی برکتیں ہیں کہ آج اللہ پاک میرا نام لے رہے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ

آؤ مسلمانو! میرے مالک نے تو یہاں تک اعلان کر دیا ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝﴾

(البقرہ: ١٥٢)

اللہ پاک نے فرمایا میرے بندو! میرا ذکر کرتے رہا کرو، جب تم زمین پر میرا ذکر کرو گے تو میں عرش بریں پر تمہارا ذکر کروں گا۔ تم زمین پر میری باتیں کرو، میں عرش بریں پر تمہاری باتیں کروں گا۔ تم میرا تذکرہ کرو گے تو میں فرشتوں میں تمہارا تذکرہ کروں گا۔ حضرات گرامی جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے قرآن میں

فرمایا ہے کہ لوگو! میرے نیک بندے، میرے پیارے بندے میرا ذکر کر کے روتے ہیں۔ مجھ سے ڈر ڈر کر رویا کرتے ہیں۔ تم بھی قہقے لگا لگا کر دل سخت نہ کر لیا کرو، مسکرا مسکرا کر اپنے دل کو سخت نہ کر لیا کرو، ان لطیفوں اور جگتوں کو سن سن کر اپنا دل سخت نہ کیا کرو، اللہ پاک کا قرآن سنا کر، اللہ پاک دل کی زمین کو نرم کر دے گا۔ قرآن سنا کرو اللہ پاک دل کو نرم کرے گا۔

آیئے آیئے توجہ کیجئے! میرے محبوب علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو عرض کر رہا ہوں۔ کہاں کہاں میرے محبوب علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روئے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو قہقے لگانے کا شوق نہیں تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو جگتیں سننے سنانے کا شوق نہیں تھا، ان کو اللہ پاک کے قرآن کا شوق تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا شوق تھا۔ میرے بھائیو! تمہارے دل پر بھی ہر وقت اللہ پاک کی ہیبت طاری رہنی چاہیے۔ سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام نے ایک دن قبر کا بیان سنایا۔ آگے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیٹھے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی چیخیں نکل گئیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات رضی اللہ عنہن بیٹھی تھیں۔ اہل ایمان عورتیں بیٹھی تھیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اتنے غم کے ساتھ روئے۔

((فَذَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ زَجَّةً .))

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین قبر کا بیان سن کر اتنا روئے۔ بی بی اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ہمیں باتیں سننا مشکل ہو گئیں، ہمیں بیان سننا مشکل ہو گیا، جو ایک صحابی رضی اللہ عنہ سب سے پیچھے عورتوں کی صفوں کے قریب بیٹھا تھا۔ اس کو میں نے آواز دے کر بلایا۔ اے اللہ کے بندے اللہ تم پر رحم کرے۔ کوئی ہمیں بھی بتاؤ کہ اللہ کے محبوب علیہ السلام بیان کیا فرما رہے ہیں؟ سسکیوں کی وجہ سے، رونے کی وجہ سے ہمیں تو بات سمجھنے میں مشکل آ رہی ہے۔ بی بی اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب میں نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں؟ یہ صحابی رضی اللہ عنہ ساتھ سسکیاں بھر بھر کر رو رہا ہے اور ساتھ کہتا ہے بی بی آج نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

قبر کی باتیں سنائی ہیں کہ قبر میں انسان کے ساتھ کیا کیا معاملات پیش آنے ہیں؟ اللہ اللہ ہمیں تو قبر یاد ہی نہیں ہے۔ قبر یاد ہو تو کون گناہ کرے گا؟ قبر یاد ہو تو کون اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانیاں کرے گا؟ ہمیں تو قبر یاد ہی نہیں ہے۔ اے بندے جس قبر کو آج تم بھلا چکے ہو۔ اس قبر نے تمہیں نہیں بھلایا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ قبر دن میں آدمی کو کئی کئی بار یاد کرتی ہے، کئی کئی بار یاد کر کے کہتی ہے اے غافل کہاں بھولے پھرتے ہو؟ تمہیں پتہ نہیں میں کیا چیز ہوں؟

((اَنَا بَیْتُ ظُلَمٍ))

میں تو اندھیروں کا گھر ہوں۔

((اَنَا بَیْتُ الْغَرْبِ))

میں اجنبیوں کا گھر ہوں۔

((اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ))

میں تنہائیوں کا گھر ہوں۔

((اَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ))

میں تو کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ اے بندے تم کہاں بھولے پھرتے ہو؟ ایک پیار والا کہتا ہے:

قبر نوں اڈیکاں نت رہندیاں نے تیریاں
موت نت گھر تیرے ماری دی اے پھیریاں
قبر نوں اڈیکاں نت رہندیاں نے تیریاں
کلاّ ایتھے آیا ایں تے کلّے ٹر جانا ای
دھیاں پتاں تیریاں نئیں نال تیرے جانا ای
جناں لئی توں رات دن کریں ہیرا پھیریاں
قبر نوں اڈیکاں نت رہندیاں نے تیریاں

موت نت گھر تیرے مار دی اے پھیریاں

میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہا ہے؟ اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام نے قبر کے حالات بیان کیے کہ قبر میں کیسے کیسے اندھیرے ہوں گے؟ قبر میں کیسے کیسے فرشتے آئیں گے؟ کس انداز میں مجرم کو مارا جاتا ہے؟ کس انداز میں بے دین پر کوڑا برسایا جاتا ہے؟ کس طرح زہریلے بچھو اور سانپ انسان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں؟ ماں جی اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین زار وقطار روئے جا رہے ہیں۔ کیوں؟ اللہ پاک نے ان کے دلوں میں ایمان کا نور رکھا ہے، جب دلوں میں ایمان کا نور ہو تو پھر اللہ پاک کے دین کی باتیں سن کر دلوں کی زمین نرم ہو جاتی ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

جو آیت میں بار بار پڑھ رہا ہوں۔ یہ وہی آیت ہے، جب نجاشی نے قرآن سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اللہ پاک نے قرآن بنا کر نازل کر دیا۔ تمہیں یاد ہوگا۔ جب مکہ کے مشرکوں اور کافروں نے اہل ایمان کا جینا تنگ کر دیا۔ کیوں؟ لا الہ الا اللہ کیوں کہتے ہیں؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کہتے ہیں؟ آمنہ کے لال محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کیوں دیتے ہیں؟ لات، منات، عزیٰ، ہبل یہ ہمارے دیوتا اور دیویاں کے خلاف کیوں بولتے ہیں؟ اس وجہ سے لوگو! اللہ تعالیٰ کی توحید کی وجہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو ستایا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر ظلم کیے گئے۔ بی بی زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں نکال دی گئیں، بی بی سمیہ رضی اللہ عنہا کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ میرے پیارے بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو انگاروں پر لٹایا گیا۔ میرے خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا گیا، خباب رضی اللہ عنہ کو آگ پر لٹایا گیا، جسم پر لوہے کے داغ لگائے گئے۔ آؤ لوگو! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس توحید کی وجہ سے، اللہ پاک کے سچے دین کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے کتنے کتنے ظلم اٹھائے؟ کتنی کتنی تکلیفیں اٹھائیں؟ مسلمانوں ذرا غور فرماؤ! جب ان مکہ کے کافروں نے اتنا ظلم کیا ہے۔ اتنا ظلم کیا ہے کہ جینا تنگ کر دیا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: میرے ساتھیو! ہجرت کر کے حبشہ چلے جاؤ۔ حبشہ کا بادشاہ عیسائی عقیدے والا تو ہے لیکن دل کا بڑا نرم ہے۔ وہ آنے والوں کی بڑی

قدر کرتا ہے۔ آنے والوں کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ میں اجازتیں دیتا ہوں جاؤ حبشہ میں چلے جاؤ۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے انیس صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنہن حبشہ میں پہنچے تو مکہ کے کافروں کو رپوٹیں مل گئیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین حبشہ میں نجاشی کے پاس چلے گئے۔ ان مکہ کے کافروں نے دو بندے تیار کیے، اپنے سفیر تیار کر کے نجاشی کے دربار میں بھیج دیئے ہیں کہ جاؤ جا کر نجاشی سے کہو۔ اے سردار نجاشی ان آنے والوں کو پناہ نہ دینا، ان آنے والوں کو اپنا مہمان نہ بنانا، نہ یہ ہمارے عقیدے پر رہے ہیں، نہ تمہارے عقیدے پر آئے ہیں، یہ ہمارے باپ دادا کا عقیدہ بھی چھوڑ گئے، بتوں کی پوجا چھوڑ گئے۔ تمہارا دین بھی ماننے کے لیے تیار نہیں، انہوں نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اختیار کر لیا ہے۔ ایک نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ لہٰذا انہیں ہمارے حوالے کر دو، یہ ہمارے علاقے کے ہیں، یہ مکہ کے بھیجے ہوئے سفیر آ گئے۔ انہوں نے آ کر نجاشی سے بات چیت کی، نجاشی بڑا ذہین اور عقل مند تھا۔ یہ کہنے لگا میں فیصلہ کرنے میں اتنی جلدی نہیں کروں گا۔ میں ان کو اپنے پاس بلاؤں گا، ان کا موقف سنوں گا کہ وہ آنے والے میرے ملک میں میرے وطن میں کیسے آئے؟ نجاشی نے ایک آدمی بھیجا کہ مکہ سے آنے والے مہمانوں کو بلا کر لاؤ۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلایا گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو متکلم بنا لیا کہ نجاشی سے گفتگو کون کرے گا؟ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ ان کو اپنا متکلم بنا لیا گیا۔ یہ کون ہیں؟ سردار ابو طالب کے بیٹے اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ ان کی ڈیوٹی لگی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نجاشی سے گفتگو کرنی ہے۔ قافلہ دربار میں آ گیا۔ ہاں جی مکہ سے آنے والو! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگے جناب بات یہ ہے، ہم بتوں کی پوجا کرنے والے تھے، ٹھاکروں کی پوجا کرتے تھے، پرانے وقت کے بزرگوں کی شکلیں تراش تراش کر ہم نے بت خانوں میں رکھی تھیں۔ ان کے سامنے ہم سجدے کرتے تھے، بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے، شرابیں پیتے تھے، ہم جوا کھیلتے تھے، ہم ہر برا کام کرتے تھے۔ ہمارے خاندان میں سے اللہ پاک نے ایک شخص پیدا کیا ہے، جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ہم ان کے حسب سے واقف ہیں، ہم ان کے نسب سے واقف ہیں۔ انہوں

نے بچپن میں کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا، کبھی گالی نہیں دی، کبھی ظلم نہیں کیا، کبھی دھوکہ نہیں کیا، کبھی زیادتی نہیں کی، چالیس سال کی زندگی کا ریکارڈ ہمارے سامنے ہے۔ مگر آپ ﷺ نے کبھی بھی غلط بیانی نہیں کی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں حق کا راستہ بتایا ہے، ہمیں بتوں کی پوجا سے منع کیا ہے، جوا کھیلنے سے روکا ہے،، بیٹیاں زندہ دفن کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں، بیٹیاں زندہ دفن نہ کیا کرو، بیٹیوں کی پرورش کیا کرو تو اللہ پاک جنت کی بہاریں عطا کرے گا۔ وہ پیارا محمد ﷺ ہمیں فرماتا ہے، شراب نہ پیا کرو، اللہ پاک جنت میں شراباً طهور پلائے گا، وہ پیارا محمد ﷺ ہمیں کہتا ہے ٹھاکروں کی پوجا نہ کیا کرو، ایک اللہ پاک کی پوجا کیا کرو، وہ پیارا ہمیں فرماتا ہے:

ہمارا تمہارا داتا خدا ہے
وہی سب کا لوگو! مشکل کشاء ہے
اسی کے کرم سے یہ دنیا بنی ہے
اسی کے فضل سے یہ محفل سجی ہے

وہ پیارا کملی والا ہمارے پاس یہ پیغام لے کر آیا ہے:

وہی سب کو دیتا ہے اولاد لوگو!
وہی سب کی سنتا ہے فریاد لوگو!
ہمارا تمہارا اک آسرا ہے
وہی سب کا لوگو! مشکل کشاء ہے

میں صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ وہ پیارا محمد ﷺ ہمیں کیا فرماتا ہے؟ **لا الہ الا اللہ** اے نجاشی بادشاہ اس پیارے محمد ﷺ نے ہمیں سیدھے راستے دکھائے ہیں۔ ہمیں حق کا راستہ بتایا ہے۔ غلط راستوں سے بچایا ہے، شرک کی دلدل سے بچایا ہے، خرافات سے بچایا ہے، شرابوں سے بچایا ہے، قطع تعلق سے بچایا ہے، وہ پیارا محمد ﷺ ہمیں سچی اور پچی باتیں بتاتا ہے، یہ ظالم ہمارے خون کے پیاسے بن گئے، ہمارے نبی ﷺ کے خون کے پیاسے

بن گئے، نجاشی سوچ میں پڑ گیا کہ باتیں تو سب پیاری ہیں۔ شراب سے روکنا، جوئے سے منع کرنا، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے روکنا، یہ باتیں تو سب صحیح ہیں۔ ایک اللہ پاک کے سامنے جھکنا بات تو یہ بھی صحیح ہے۔ سوچتے سوچتے نجاشی کہتا ہے تم میں سے کسی کو وہ کلام آتا ہے جو تمہارے نبی ﷺ کے دل پر نازل ہوتا ہے۔ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں میں وہ کلام سناتا ہوں۔ دکھ کی آنت پر ہاتھ رکھا، سوچا کہ نجاشی کو وہ کلام سناتا ہوں جو اس کے دل پر اثر کرے۔ نجاشی عیسائی عقیدے کا تھا۔ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے تربیت یافتہ نے سورہ مریم شروع کر دی۔ سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ سورہ مریم پڑھ رہے ہیں۔ سبحان اللہ اس طرح لگتا ہے جیسے اللہ پاک کا قرآن ابھی آسمان سے نازل ہو رہا ہے اور اتر اتر کر نجاشی کے دل کے برتن میں آیات محفوظ ہو رہی ہیں۔ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے جھوم جھوم کر قرآن پڑھا ہے۔ پڑھتے جا رہے ہیں۔ نجاشی بادشاہ نے نظریں جھکائی ہیں اور سنتے جا رہے ہیں، وہ مکہ سے آنے والے ہاشمی قریشی کافر جو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو لینے آئے تھے، گرفتار کرنے آئے تھے۔ وہ سوچ میں پڑ گئے کہ لگتا ہے اب کام خراب ہو جائے گا، نجاشی پر تو قرآن کا اثر ہوتا جا رہا ہے، اس کی تو دائیں بائیں سے توجہ ہی ہٹ گئی ہے، اس کی تو ساری توجہ ہی قرآن کی طرف ہو گئی ہے۔ اللہ اللہ اللہ

سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاO فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّاO قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّاO﴾

(مریم: ۱۶-۱۸)

اللہ اللہ! اللہ پاک نے فرمایا میرے پیارے محبوب علیہ السلام میرے قرآن میں سے بی بی مریم علیہا السلام میری نیک بندی کا تذکرہ کرو، جس وقت وہ اپنے گھر والوں سے الگ تھلگ ایک مکان کے شرقی کونے میں چلی گئیں ایک پردے میں چلی گئیں، اس پردے میں میرا فرشتہ

نمودار ہوا، انسانی روپ میں آیا، انسانی شکل میں جبرائیل علیہ السلام آیا، جس وقت فرشتہ بی بی مریم علیہا السلام کے سامنے آیا، بی بی مریم علیہا السلام نے جیسے ہی اس فرشتے کو دیکھا تو بول اٹھیں۔ فرماتی کیا ہیں؟

﴿اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾ (مریم: ۱۸)

اے آنے والے تم جتنے بھی نیک ہو، تم جتنے بھی بھلے مانس ہو مگر میں تم سے اللہ پاک کی پناہ چاہتی ہوں۔ چلے جاؤ، چلے جاؤ میں اس طرح کی نہیں، میں پناہ مانگتی ہوں۔ جب بی بی مریم علیہا السلام نے اس قدر شرم وحیاء والا جملہ بولا تو آگے سے اللہ پاک کا فرشتہ بول کر کیا کہتا ہے؟

﴿اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا﴾ (مریم: ۱۹)

اے اللہ کی بندی مریم علیہا السلام میں کوئی بشر نہیں ہوں، میں کوئی انسان نہیں ہوں، جو انسان ہوتے ہیں ان کو عورتوں کی حاجتیں ہوتی ہیں، میں تو اللہ پاک کا فرشتہ ہوں۔ میں بشر نہیں ہوں اور دوسری بات یہ ہے میں خود نہیں آیا، میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا آیا ہوں، تمہارے رب کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اے مریم علیہا السلام میں نے تمہیں بیٹا دینا ہے، میں نے تمہیں پاکیزہ نیک بیٹا دینا ہے۔ جس وقت بیٹے کی بات سنی تو بی بی مریم علیہا السلام پکار اٹھیں: فرماتی ہیں اے اللہ کے بندے کس طرح کی باتیں کرتے ہو؟ میری تو شادی نہیں ہوئی، میرا خاوند کوئی نہیں، میرا شوہر کوئی نہیں، پھر مجھے بیٹا کیسے ملے گا؟ بیٹا کیسے ہوگا؟

﴿قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾

(مریم: ۲۰)

اے اللہ کے بندے کس طرح کی باتیں کرتے ہو؟ مجھے بیٹا کیسے ملے گا؟ کوئی بشر میرے قریب تک نہیں آیا، میں کوئی فاحشہ بھی نہیں ہوں، میں عزتوں والی ہوں، پاک دامنہ عورت ہوں مجھے بیٹا کیسے ملے گا؟ فرشتہ کیا کہتا ہے؟ اللہ کی بندی مریم علیہا السلام بیٹا کیسے ہوگا؟ یہ تو

مجھے بھی پتہ نہیں ہے، وہ تو دینے والا جانتا ہے، میں تو پیغام لے کر آیا ہوں، مگر اتنی بات ضرور کروں گا میرے رب کے فیصلے پکے ہوا کرتے ہیں۔ یہ اللہ پاک کا فیصلہ ہے۔ اللہ پاک نے اس طرح کرنا ہے اور کر کے رہنا ہے بلکہ اللہ پاک کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اللہ پاک نے تمھیں لال دینا ہے۔ اللہ پاک نے تمھیں بیٹا دینا ہے اور جو بیٹا اللہ پاک عطا فرمائے گا وہ تمہارے لیے اللہ پاک کی رحمت ہو گا اور اللہ پاک کی قدرت کی دلیل اور برہان ہو گا۔ اللہ پاک کی قدرت کا شاہکار بن کر آئے گا۔ تمہارے دل کی ٹھنڈک اور بہار بن کر آئے گا۔ اللہ اکبر کبیرا

سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں نجاشی نے آنکھیں جھکائی ہیں اور روتے جا رہے ہیں۔ پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر آئے۔ حضرات توجہ فرماؤ! جب بی بی مریم علیہا السلام کے جسم پر حمل کے آثار واضح ہو گئے تو بی بی مریم علیہا السلام کو فکریں پڑ گئیں۔ اللہ سوہنیا میں اپنی برادری میں جاؤں گی، اپنی قوم کے پاس جاؤں گی۔ جب وہ میرے جسم پر نظریں دوڑائیں گے تو وہ مجھے سوال کریں گے۔ اے مریم علیہا السلام یہ کیا کیا ہے؟ تو میں ان کو کیا جواب دوں گی؟ بی بی مریم علیہا السلام اتنی پریشان ہو گئیں، بیٹھی رونے لگ پڑیں، اپنے جسم کو دیکھ کر رو رہی ہیں۔ روتے روتے کیا فرماتی ہیں؟

﴿قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۝﴾

(مریم: ۲۳)

ہائے اللہ سوہنیا یہ وقت آنے سے پہلے میں مر گئی ہوتی، میری یہ حالت نہ بنتی جو کہ بن گئی ہے۔ اللہ میں کیا جواب دوں گی؟ میں کیا منہ دکھاؤں گی؟ اللہ یہ کیا بن گیا ہے؟ بی بی مریم علیہا السلام رو رہی ہیں۔ اللہ میں تیری قدرت پر قربان جاؤں، اللہ دینے پر آئے تو بی بی مریم علیہا السلام مانگ نہیں رہی، مگر اللہ دے رہا ہے، جب نہ دینے پر آئے تو زندگی رو رو کر بھی گزر جائے تو نہ دے۔ یہ اللہ کی بے نیازیاں ہیں۔

او دھیاں دیوے پتر دیوے اس دی رضا
جے کج وی نہ دیوے اونوں کون پچھدا

لکھ بھانویں ہنجواں دے موتی رول نے
اے سارے اختیار کلے اللہ کول نے

بی بی مریم علیہا السلام رو رہی ہیں۔ بی بی مریم علیہا السلام کے آنسوؤں کا ذکر آیا ہے۔ نجاشی سسکیاں بھر کر رونے لگ پڑا ہے۔ کافر پریشان ہو گئے کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس پر تو قرآن کا اثر ہوتا جا رہا ہے۔ ہمیں تو لگتا ہے اس نے ہماری بات ہی نہیں سننی ہے۔ اس نے ہمارا تعاون ہی نہیں کرنا ہے۔ بی بی مریم علیہا السلام کی باتیں ہو رہی ہیں۔ بی بی مریم علیہا السلام کو اللہ پاک نے بیٹا عطا فرمایا۔ جب بیٹا مل گیا تو آواز آئی، میری بندی مریم علیہا السلام گھبرانا نہیں، اس درخت کے نیچے بیٹھ جاؤ، اس سوکھی کھجور کے تنے کے پاس بیٹھ جاؤ، جہاں بیٹھی ہو یہاں میں چشمہ چلا دوں گا۔ اس کا پانی پیئے جانا، جب بھی تنا ہلاؤ گی تو میں تر و تازہ کھجوریں گرا دوں گا، ساتھ تمہارا یقین بھی بن جائے گا کہ جو رب اس خشک درخت کو تازہ کھجوریں لگا سکتا ہے، وہ رب مجھے بیٹا بھی دے سکتا ہے، پانی پیے جاؤ، بیٹے کی طرف دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کیے جاؤ، ساتھ یہ کھجوریں کھائے جاؤ اور جب برادری والے، محلے والے آ کر پوچھیں کہ اے مریم علیہا السلام تمہارا تو نکاح نہیں ہوا، شادی نہیں ہوئی تو یہ بچہ کہاں سے آ گیا ہے؟ اے میری بندی مریم علیہا السلام گھبرانا پھر بھی نہیں، ان سے کہہ دینا کہ میں نے اللہ پاک کے لیے چپ کا روزہ رکھا ہے، مجھے نہ بلاؤ میں نے چپ کا روزہ رکھا ہے:

﴿فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا٥ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا٥﴾ (مریم: ۲۶-۲۷)

جب بچے کو اٹھایا تو خوشی خوشی برادری کے پاس آئیں، ساری برادری نے منہ میں انگلیاں لے لیں۔ کہتے ہیں: ہائے مریم علیہا السلام یہ کیا کیا ہے؟ تمہاری تو ماں بڑی اچھی تھی، تمہارا تو باپ بڑا اچھا تھا، تمہاری تو شادی نہیں ہوئی تو پھر یہ بچہ کہاں سے آ گیا ہے؟ بی بی مریم علیہا السلام اشارہ کرتی ہیں کہ میں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے، مجھے نہ بلاؤ میں نے چپ کا روزہ رکھا ہے۔ مگر لوگ اس طرح کی باتوں کو کیسے مانیں؟ کہنے لگے ہمیں کیا سمجھانا چاہتی ہو؟ ہمیں یہ

بتاؤ یہ آیا کہاں سے ہے؟ یہ بیٹا کس کا ہے؟ جب قوم نے بار بار سوال کیا۔

﴿فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ﴾

بی بی مریم علیہا السلام نے اپنے لال کی طرف اشارہ کیا ہے، میں مریم علیہا السلام کا سر نہ کھاؤ اس سے ہی پوچھ لو یہ کون ہے؟ اس سے ہی پوچھ لو تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ میرا دماغ نہ کھاؤ، جب ایسے اشارہ کیا کہ اس سے سوال کرلو تو کہنے لگے:

﴿قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا﴾ (مریم: ۲۹)

اے اللہ کی بندی ہمیں کن چکروں میں ڈالتی ہو؟ یہ بھلا کیسے جواب دے گا؟ یہ چند دنوں کا بچہ ہے کیا جواب دے گا؟ ہمیں صحیح صحیح جواب دو! ہمیں مطمئن تو کرو، یہ ابھی باتیں کر رہے ہیں۔ اوپر سے آواز آئی: اے میرے پیارے عیسیٰ علیہ السلام بولو! ایسا بولو تمہارا بولنا کائنات میں میری قدرت کی دلیل بن جائے۔

ابھی قوم باتیں ہی کر رہی ہے کہ یہ کیا بولے گا؟ یہ کیا بتائے گا؟ یہ کیا جواب دے گا؟ وہ ابھی کیا کیا کہ چکروں میں پڑے ہیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام جھولے میں پڑے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا﴾ (مریم: ۳۰)

اے لوگو! میری امی کو نہ ستاؤ! میری ماں کو پریشان نہ کرو! آؤ میں بتاؤں میں کون ہوں؟ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ صاحب کتاب ہوں اور بننے والا نبی ہوں۔ اللہ پاک نے مجھے اپنی قدرت کی برہان بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ پاک کے قرآن کی آیات میرے جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے پڑھیں۔ نجاشی رونے لگ پڑا ہے۔ کہتا ہے کیا یہ قرآن تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے؟ وہ کہنے لگے ہاں ہاں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ جن کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ہم بیعت کر چکے ہیں۔ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ نجاشی کہتا ہے رب کی قسم! اس میں ذرا بھی فرق نہیں ہے، جو باتیں یہ قرآن بتاتا ہے یہی باتیں ہمیں اللہ پاک نے پہلی کتابوں میں بتائی ہیں۔ نجاشی نے کہا جاؤ مکہ والو! بھاگ جاؤ! یہ تو اتنا سچا دین قبول کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

ہیں۔ اتنا سچا عقیدہ رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں میں ان کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔

یہ کافر شرمندہ ہو کر واپس آ گئے۔ حضرات نجاشی کافی دیر تک نظریں جھکا کر قرآن کی آیات پر غور کر کے روتا رہا، اس کا رونا میرے اللہ کو اتنا پسند آیا۔ اللہ پاک نے قرآن اتارا ہے:

﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدہ: ۸۳)

مالک کائنات نے فرمایا: جب میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا جانے والا قرآن انہوں نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کیونکہ حق کی پہچان جو ہو گئی ہے۔ ساتھ ہی اللہ پاک سے کالیں ملالیں۔

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (المائدہ: ۸۳)

اللہ ہم ایمان لے آئے ہیں ہمیں اپنے حق کے گواہوں میں شامل کر لو! اللہ اکبر کبیرا۔ آؤ مسلمانو! جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

میرے محبوب کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روئے، کسی یار کی بے وفائیوں پر نہیں روئے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روئے تو قرآن سن کر روئے، اللہ پاک کو یاد کر کے روئے، قبر قیامت کو یاد کر کے روئے، مسلمانو! تم تو ڈراموں کی جگتیں سن سن کر قہقے لگا لگا کر ہنستے ہو۔ باتوں باتوں میں جگتیں بنا لیتے ہو۔ اس طرح نہ کیا کرو، ورنہ دل سخت ہو جائے گا۔ اگر دل کی سخت زمین کو نرم کرنا چاہتے ہو تو اللہ پاک کا قرآن پڑھا کرو! اللہ پاک کا قرآن سنا کرو!

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کون عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگو! جنہوں نے جنگ تبوک پر اتنا چندہ دیا ہے اتنا چندہ دیا ہے کہ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ))

آج کے بعد میرا عثمان رضی اللہ عنہ کوئی نیکی بھی نہ کرے تو کوئی چیز بھی میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت میں جانے سے روک نہیں سکتی۔ عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ اتنا بڑا جنتی انسان ہے مگر پھر بھی

قبروں کے پاس سے گزرتے تو رونے لگ پڑتے، قبر کا تذکرہ شروع ہوتا تو رونے لگ پڑتے، کسی نے پوچھا حضرت جی!

((تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تُبْكِي وَتَبْكِي لِهٰذَا))

جنت کی باتیں ہوتی ہیں، دوزخ کی بھی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر ان کا ذکر سن کر آپ رضی اللہ عنہ کبھی اتنا نہیں روئے، جتنا آپ رضی اللہ عنہ قبر کو یاد کر کے روتے ہیں۔ حضرت جی خیر تو ہے؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اے لوگو! میں کیوں قبروں کو یاد کر کے روتا ہوں؟ یہ قبر اللہ پاک سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک سے پہلی ملاقات قبر ہے۔ اگر یہاں ہی ملاقات کامیاب ہو گئی تو اگلی منزلیں بھی کامیاب ہیں۔ اگر یہاں آدمی پھنس گیا تو پھر اگلے معاملات اس سے بھی سخت ہیں۔

((اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ))

آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی قبر ہے۔ میں روتا اس لیے ہوں کہ اللہ پاک میرے آنسوؤں کو قبول کر لے اور اللہ پاک میری قبر کی زندگی کامیاب کر دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو یہ تھے۔ لوگو! صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روئے، کب روئے؟ اللہ پاک کو یاد کر کے روئے، قبر، قیامت کی فکر کر کے روئے، اپنی آخرت کو یاد کر کے روئے، اللہ پاک کا قرآن سن کر روئے۔ قرآن کہتا ہے میرے نیک بندوں کا حال ہے کہ راتوں کو کروٹیں بدلتے ہیں تو مجھے یاد کرتے ہیں اور پھر آدھی رات کو اٹھ کر مجھ سے معافیاں مانگنے لگ پڑتے ہیں۔

﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الذاریات: ۱۸)

سحریوں کے وقت اللہ پاک سے معافیاں مانگتے ہیں کہ یا اللہ ہم آخر تیرے بندے ہیں۔ جو غلطیاں، کوتاہیاں ہو گئی ہیں اللہ جی وہ معاف کر دو! خطائیں معاف کر دو! گناہ معاف کر دو! اللہ پاک کے سامنے گڑگڑاتے ہیں۔

اللہ چنگا ہاں یا مندا ہاں

اللہ آخر تیرا بندہ ہاں
میری ہر اک معاف خطا کر دے
رحمت دی خیر عطا کر دے
سانوں در توں خالی موڑیں نہ
ساڈا دل گنہگاراں دا توڑیں نہ

تم بھی اللہ پاک سے کالیں ملا لیا کرو۔ اے لوگو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اللہ پاک سے ڈر کر روئے، حالانکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین وہ لوگ ہیں جن کے جنتی ہونے کا اعلان قرآن کرتا ہے۔ جن کی جیبوں میں جنت کی ٹکٹیں ہیں۔ میرا عمر رضی اللہ عنہ روتا ہے تو اللہ پاک کا قرآن سن کر روتا ہے۔ لوگو! یہ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے جب مکہ کی گلیوں میں چلتا تھا۔ جب مدینہ کی گلیوں میں چلتا تھا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے عمر! جن گلیوں میں تم آ جاتے ہو شیطان وہ گلیاں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ شیطان وہ گلیاں چھوڑ دیتا ہے جس گلی میں میرا عمر رضی اللہ عنہ آ جائے۔ مگر اتنی ہیبت والا عمر رضی اللہ عنہ بھی روتا ہے۔ کب روتا ہے؟ قرآن سن کر روتا ہے، قبر، قیامت کی باتیں سن کر روتا ہے۔ حضرات یہ موضوع صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے آنسو تھا۔ اللہ ذوالجلال صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ پاک عمل اچھے اور بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! قبر، قیامت کی فکر کرنے کی میرا مولا توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



یتیموں کے آنسو

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰىo﴾ (الضحى : ٦)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام! بزرگو! بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! دعا ہے اللہ جل جلالہ میری اور تم سب خواتین وحضرات کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! حضرات جس طبقے کا، جس گروہ کا میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، وہ بڑا ہی مغموم، بڑا ہی غمگین طبقہ ہے، جن کے سر سے شفقت پدری کا سایہ اٹھ گیا اور جن آنسو بہاتی آنکھوں نے اپنے ابو کا جنازہ اپنے گھر کی دہلیز سے نکلتے دیکھا اور اپنا قلب وجگر تھام کر آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر سسکیاں لے کر جن کو ابو جان اور بابا جان کہہ کر پکارتے تھے ان کا جنازہ دیکھا اور اپنے قلب وجگر پہ ایک غموں کا پہاڑ لے کر سسکیاں بھرتے ہوئے بالآخر آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا، رونا ختم ہو گیا پھر صبر کا پیالہ پی کر، ایک غمگین چہرہ لے کر اس دھرتی پر زندگی بسر کر رہے ہیں، جن کو یتیم کہا جاتا ہے۔ حضرات ذرا توجہ فرماؤ!

مولا کریم نے جس قرآن میں ان غمگین اور مغموم لوگوں کا تذکرہ فرمایا ہے، وہاں اللہ پاک نے اپنے آخری رسول ﷺ کی یتیمی کا بھی تذکرہ فرمایا ہے اور خالق کائنات نے

اپنے پیارے حبیب ﷺ کو جب یتیموں کے بارے میں تعلیم وتلقین فرمائی تو پہلے اسی ہی سورہ میں اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنی یتیمی یاد دلائی ہے اور خالق کائنات نے فرمایا:

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۝﴾ (الضحیٰ : ٦)

خالق کائنات نے جس وقت اپنے لاڈلے نبی، معلم کائنات، محسن انسانیت، رہبر و راہنما، ہادیٔ برحق جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو یتیموں کے بارے میں تعلیم فرمائی، یتیموں کے آنسو بیان فرمائے، تو خالق کائنات نے پہلے فرمایا:

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۝﴾ (الضحیٰ : ٦)

اللہ پاک نے فرمایا سوہنیا آپ یتیم تھے تو میں نے آپ ﷺ کو خود جگہ عطا فرمائی، میرے پیارے آپ ﷺ کے سر سے باپ کا سایہ اٹھا تھا، تو میرے پیارے میں نے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمایا۔ باپ زندہ ہو تو باپ کی کوششیں ہوتی ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلواؤں گا، اپنے بیٹے کی اچھی تربیتیں کروں گا۔ اللہ اللہ! لیکن لوگو! میرے محبوب کی تشریف آوری سے پہلے ہی اللہ پاک نے آپ ﷺ کے سر سے باپ کا سایہ اٹھا لیا ہے اور اللہ پاک نے فرمایا: میرے پیارے باپ تو کوششیں کرتے ہیں کہ میرا بیٹا اعلیٰ انسان بن جائے، میرا بیٹا اعلیٰ نوکریوں والا بن جائے، لیکن سوہنیا یتیموں کے بعد میں نے آپ ﷺ کو شانیں یہ عطا کیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء : ١٠٧)

میرے پیارے آپ ﷺ کو بے سہارا نہیں چھوڑا، میرے محبوب آپ ﷺ کو لاوارث نہیں چھوڑا، اگر باپ کی کوششیں ہوتی ہیں کہ میرا بیٹا افسر بن جائے، باپ کی اگر کوششیں ہوتی ہیں کہ میرا بیٹا دنیا کا اعلیٰ انسان بن جائے۔ اللہ اللہ! پھر باپ اپنے بیٹے پر خرچ کرتا ہے، اپنے بیٹے پر محنتیں کرتا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا سوہنیا اگر آپ ﷺ کا باپ اپنے پاس بلایا تو آپ ﷺ کو بے سہارا اور بے یارومددگار نہیں چھوڑا، سوہنیا آپ ﷺ

کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داریاں میں نے خود اٹھالیں۔ اللہ جی پھر اپنے حبیب علیہ السلام کی کیسی تربیتیں فرمائیں؟ خالق کائنات نے فرمایا: لوگو اپنے حبیب علیہ السلام کی ایسی تربیتیں فرمائیں:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى﴾

(النجم: ٣-٤)

میں نے تو اپنے محبوب علیہ السلام کی زبان کی گرنٹیاں دے دیں۔ اپنے پیارے کی زبان اطہر کی ذمہ داریاں اٹھالیں، اے لوگو! میرا پیارا بولے گا، رحمت کے موتی رولے گا تو اپنی مرضی سے نہیں بلکہ آسمانوں سے اشارے آئیں گے، تب میرا کملی والا بولے گا۔

باپ کی کوششیں ہیں کہ بیٹا ترقی یافتہ انسان بن جائے، اس کا نام روشن ہو جائے، یہ اعلیٰ افسر بن جائے، لیکن سوہنیا جو افسریاں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی ہیں، کسی ماں کے لال کو وہ عزتیں نہیں ملیں، دنیا کے کسی بھی انسان کو یہ تاج وتخت نہ مل سکے، جو تاج وتخت اللہ پاک نے میرے محبوب علیہ السلام کو عطا فرمائے۔ کہیں اللہ پاک کا قرآن اعلان کر رہا ہے:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝﴾ (الم نشرح: ٤)

اللہ میں تیرے قرآن پر قربان جاؤں، تیرے صاحب قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جاؤں۔ اے لوگو! دنیا کی کسی چیز میں، کسی سویٹ میں، اتنی مٹھاس نہیں جتنی قرآن میں مٹھاس ہے۔ زمین کا کوئی خطہ، کوئی کونہ ایسا نہیں رہنے دوں گا، سوہنیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے چرچے نہ کر دوں گا۔ آج میرے بھائیو! دیکھ لو! مشرق کے اندر، مغرب کے اندر، شمال کے اندر، جنوب کے اندر، عرشوں پر، فرشوں پر ہر جگہ میرے حبیب علیہ السلام کے تذکرے ہو رہے ہیں، کہیں آقا علیہ السلام کی سیرت کا تذکرہ ہے، کہیں پیارے کی صورت کا تذکرہ ہے، کہیں آقا علیہ السلام کے جمال کا تذکرہ ہے، کہیں آقا علیہ السلام کی سیرت کے کمال کا تذکرہ ہے۔ اے لوگو! کوئی میرے محبوب علیہ السلام کی مسکراہٹ کے تذکرے کر رہا ہے، کوئی میرے پیارے کے آنسوؤں کا تذکرہ کر رہا ہے:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝﴾ (الانشراح: ٤)

وہ جگہ جگہ نہیں جہاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا نام نہیں، اللہ پاک نے دنیا کے کونے کونے پر میرے محبوب علیہ السلام کے نام کے چرچے فرمائے اور خالق کائنات نے بتایا یہ ہے:

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۝﴾ (الضحیٰ: ٦)

دنیا کا کوئی بچہ یتیم ہو جائے تو ماموں سہارا بن جاتے ہیں، بچہ یتیم ہو جائے چچا سہارا بن جاتا ہے، بچہ یتیم ہو جائے تو رشتہ دار سہارا بن جاتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: میرے پیارے میں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا ہوں، اللہ پاک ایسا سہارا بنے پھر اللہ پاک نے ایسی شانیں عطا کیں، اتنا بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا، کہیں خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا۝ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا۝﴾ (الاحزاب: ٤٥-٤٦)

اللہ ذوالجلال نے اتنی شانیں عطا کی ہیں، میرے یتیم مکہ کو اللہ پاک نے اتنا نوازا کہ صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ اے لوگو! جس بی بی نے یتیم مکہ کو اپنے سینے سے لگا لگا کر اپنا دودھ پلایا، اپنی محبتیں اور شفقتیں دی ہیں۔ اللہ پاک نے تو اس دائی کو بھی شانیں عطا فرما دی ہیں، تم علماء سے سنتے رہتے ہو، جب سعد قبیلے کی دائیاں مکہ شہر میں بچے لینے کے لیے آئیں تو ہر دائی کی کوشش تھی کہ ہمیں کوئی نوٹوں والا گھر ملے، کوئی جاگیردار گھر ملے، کوئی صاحب ثروت گھر ملے، تو ہم ان کے بچے کی تربیت کریں گے، اس کی پرورش کریں گے تو اس گھر سے ہمیں پیسہ ملے گا، وہ ہماری خدمتیں کریں گے، ہر دائی کی یہ کوششیں تھیں، لیکن لوگو تاریخ نے کسی بھی دائی کے نام کو محفوظ نہیں رکھا، اگر نام محفوظ ہوا ہے تو بی بی سعدیہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا ہوا ہے، کیوں جی آج تک کسی دوسری دائی کا نام سنا ہے؟ کون کون سی دائی بچہ لینے آئی تھی؟ کیوں جی سنا ہے؟ کبھی کسی خطیب نے بتایا ہے؟ خطیب بیچارہ کیسے بتائے؟ تاریخ نے ہی کسی کا نام محفوظ نہیں رکھا۔ ایک دائی کا نام چمکا ہے، جس نے مکہ کے یتیم کو سینے سے لگایا ہے۔ ایک دائی کا نام روشن ہے جس نے درِ یتیم سے پیار کیا ہے، اس دائی کے نام کی اللہ پاک نے دھالیں ڈال دیں۔ اے لوگو! جس نے یتیم مکہ سے پیار کیا اور کون بی بی سعدیہ حلیمہ رضی اللہ عنہا

ہیں؟ میں صدقے جاؤں، میں قربان جاؤں۔ جب یہ بی بی آمنہ کے دروازے پر آئیں تو بی بی آمنہ بڑی پریشان ہیں کہ اے عرش والے لال کتنا پیارا عطا کیا ہے؟ اللہ جی بیٹا کتنا پیارا عطا کیا ہے؟ مگر کاش اس کے سر پر ابو کا سایہ ہوتا، کاش میرے لال پر باپ کی شفقتوں والا سایہ ہوتا تو باپ کو آج کتنی خوشیاں ہونی تھیں؟ اس کا ابو آج کتنی خوشیاں کرتا؟ یہ آنے والی دائیاں چھوڑ کر جا رہی ہیں، ان کو پتہ چلتا ہے کہ یہ بچہ یتیم ہے، یہ ساری یتیم جان کر چھوڑ جاتی ہیں اور بی بی آمنہ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو کہتی ہیں:

نی اینوں یتیم سمجھ کے نہ چھڈ جانویں
نی میرا لال نہ گودی وچوں کڈ جانویں
نی اے تے لال میرا انعام اللہ ای
اینوں سینے نال لا لے چپ کر کے

اے بی بی سعدیہ رضی اللہ عنہا یہ بڑی شانوں والا ہے، جتنا پیارا اللہ پاک نے بنایا ہے، اتنا پیارا دنیا کی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ آؤ ذرا توجہ تو فرماؤ، بی بی سعدیہ رضی اللہ عنہا جا کر اپنے شوہر حارث کو فرماتی ہیں۔ اے حارث بچہ تو ملتا ہے، بچہ بڑا پیارا ہے، دیکھنے سے بھوک اتر جاتی ہے، اس کا چہرہ دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، بس ایک بات ہے اس کے سر پر باپ کا سایہ نہیں ہے، ابو کی شفقت سے محروم ہے، اگر تمہارا مشورہ ہو تو ہم اس یتیم کو لے چلیں۔ انہوں نے طے کر لیا کہ چلو، ہم یتیم مکہ کو لے چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے یتیم کی خدمتوں کی وجہ سے اللہ پاک گھر میں بہاریں لگا دے۔ جس وقت یتیم مکہ کو اٹھا کر سینے سے لگایا، اپنی سواری پر سوار ہوئیں اور چل پڑیں، تو اللہ پاک نے اسی وقت بی بی سعدیہ رضی اللہ عنہا پر کرم کمانا شروع کر دیا، لوگو! جو فاقوں کی ماری ہوئی تھی، جس کے گھر میں غربت ہی غربت تھی، جس کے گھر میں فاقے تھے، صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔

جب مکہ کے یتیم سے پیار ڈالا، آمنہ کے یتیم کو سینے سے لگایا، سواری پر سوار ہو کر جا رہی ہیں۔ اللہ اللہ! ساتھ والی دائیاں چھوڑ کر چلی گئیں کہ اس کی سواری کمزور ہے، یہ خود بھی کمزور

ہے، نہ خود چلتی ہے، نہ چلنے دیتی ہے، ہمارا بھی ٹائم ضائع کرتی ہے، چلو میاں بیوی خود آ جائیں گے، ہم چلی جاتی ہیں، یہ ساری چھوڑ کر چلی گئیں۔ اللہ اللہ! کسی کے پاس سردار کا بیٹا ہے، کسی کے پاس چودھری کا بیٹا ہے، کسی کے پاس جاگیردار کا لال ہے، مگر بی بی سعدیہ رضی اللہ عنہا نے مکہ کے یتیم کو سینے سے لگایا اور چل پڑیں۔ تو اللہ پاک نے رحمتیں ہی رحمتیں کر دیں۔ اللہ پاک نے برکتیں ہی برکتیں کر دیں۔ کیوں؟ سینے اس کملی والے کو لگایا، جس کے بارے میں ہم پیار والی بولیوں میں کہا کرتے ہیں:

محبوب کل سوہنا ختم الرسل
جھتوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا
عبد اللہ دا چن دکھیاں دا سجن
کیویں دکھیاں دے دکھڑے وڈوندا رہیا
محبوب کل سوہنا ختم الرسل
جھتوں لنگدا گیا رنگ لاندا گیا

اللہ اللہ! بی بی آمنہ کے لال کو جس وقت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے سینے سے لگایا، جب وہاں سے چل پڑیں تو اسی وقت ہی برکتوں کا نزول شروع ہو گیا۔ اے لوگو! جس کی سواری چل نہیں سکتی تھی، بھوک اور فاقے کی ماری ہوئی، کمزور، لاغر، لاچار جو چلنے کے قابل نہیں تھی، جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے میرے حبیب علیہ السلام کو اٹھایا تو برکتیں ہی برکتیں ہو گئی ہیں، جو اونٹنی کبھی چلنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی، آج اس کی چال ہی بدل گئی ہے، اس طرح چل رہی ہے جیسے اس کو خوشیاں ہی خوشیاں ہوں، جیسے بہاریں لگ گئی ہوں، صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ ان دائیوں نے پیچھے دیکھا تو کہتی ہیں، اس طرح لگتا ہے جیسے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہے، ایک کہتی ہے اس کی سواری تو اتنی کمزور ہے وہ ہم سے نہیں مل سکتی، دوسری نے کہا دیکھو تو سہی ساتھ دوسری سواری پر حارث بھی بیٹھا ہے، وہ دونوں میاں بیوی ہیں، یہ ابھی آپس میں باتیں کر رہی ہیں، ان کے باتیں کرتے کرتے یتیم مکہ کی سواری پاس آ گئی، مکہ کے درِّ یتیم کی

سواری آ گئی۔

لنگی جا سواری کولوں دائیاں نے بلایا اے
دس نی حلیمہ توں اے شان کتھوں پایا اے

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

سواری اگلی پر سوار وٹایا اے
نی ساڈا رب نے نصیبا چمکایا اے

وہ دائیاں منتیں کرتی ہیں:

سانوں دس نی حلیمہ رضی اللہ عنہا رل کہن ساریاں
نی توں کتھوں شاناں پایاں گلاں پچھن ساریاں
نی کہڑا لال اج ساتھوں توں چھپائی جانی ایں
نی کہڑی دنیا دی دولت کمائی جانی ایں

ذرا ٹھہر جاؤ، اے حلیمہ رضی اللہ عنہا بات تو سن جاؤ، کون سے سردار کا لال لے کر آئی ہو؟ کون سے چودھری کا لال لے کر آئی ہو؟ اللہ اللہ! بی بی سعدیہ رضی اللہ عنہا کیا فرماتی ہیں؟

تساں کیتا نہ پسند یتیم جان کے
اساں چم لیا جگ توں حسین جان کے
چن آمنہ دا سینے نال لائی جانی آں
تائیوں اپنی تیز سواری نوں دوڑائی جانی آں

تمہیں مان چودھریوں کے بچوں کا ہے۔ تمہیں مان بڑے لوگوں کے بچوں کا ہے، مگر آؤ میں بتاؤں میرے پاس کون سا لال ہے؟ جس کو تم یتیم سمجھ کر چھوڑ آئی تھی۔

جندی کوئی نئیں مثال بے مثال لبھیا
سانوں آمنہ دی گود وچوں لال لبھیا
اس لال نوں میں سینے نال لائی جانی آں

تائیوں اپنی تیز ڈاچی نوں دوڑائی جانی آں

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحیٰ: ٦)

اللہ پاک نے فرمایا سوہنیا یتیمی کے بعد میں نے آپ ﷺ کو بے سہارا نہیں چھوڑا، بے یارو مددگار نہیں چھوڑا، میرے پیارے آپ ﷺ کے نام کی دھمیں اللہ پاک نے ڈال دیں۔ آپ ﷺ کا بچپن بھی اعلیٰ، آپ ﷺ کا لڑکپن بھی اعلیٰ، آپ ﷺ کی بلوغت بھی اعلیٰ، آپ ﷺ کی جوانی بھی اعلیٰ، اے میرے پیارے جس کو پالنے اور سنبھالنے والا، جس کی تربیتیں کرنے والا رب ہو تو اس کی زندگی بے داغ کیوں نہ ہو؟ حالانکہ بچہ یتیم ہو جائے، سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے، تو بچے کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا، یہ شرارتیں بھی کرتا ہے، مگر لوگ ڈرتے ہوئے مارتے بھی نہیں، کیونکہ وہ کہتے ہیں اگر اس کو مارا تو یہ یتیم ہے کہیں اس کو مارنے سے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے، کئی اس لیے نہیں مارتے کہ اس کو مارا تو لوگ کہیں گے، یہ کتنا بڑا ظالم ہے جو یتیموں کو مارتا ہے، اس بچے پر سختی کرنے والا کوئی نہیں، کوئی ڈانٹنے والا نہیں، اکثر یتیم بچے تربیت کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں، آوارہ ہو جاتے ہیں، تربیت خراب ہو جاتی ہے، لیکن لوگو یہ مکہ کا یتیم ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: میرے پیارے آپ ﷺ کی تربیتیں تو میں نے خود کیں، آؤ ذرا توجہ فرماؤ، اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ (الضحیٰ: ٩)

میرے پیارے یتیمی والے دکھ تو آپ ﷺ نے سہہ کر دیکھ لیے، میرے پیارے یتیمی والے غم تو آپ ﷺ نے برداشت کیے، اب سوہنیا میں آپ ﷺ کو حکم دے رہا ہوں، تعلیم دے رہا ہوں:

﴿فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ (الضحیٰ: ٩)

میرے پیارے کسی یتیم کو جھڑکنا نہیں، کسی یتیم کا دل نہیں توڑنا، یتیم کو باپ کی جدائی کے صدمے ہوتے ہیں، اس کا دل بڑا نازک ہوتا ہے اور میرے پیارے آقا جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا:

((اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَابَۃِ وَالْوُسْطٰی))

میرے پیارے مکی مدنی تاج دار، دکھیوں کے غمخوار، بی بی آمنہ کے منتھار، امت کے سالار جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! میں محمد ﷺ کہتا ہوں، میں اور وہ بندہ جو یتیموں کی کفالتیں کرے، جو یتیموں کی تربیتیں کرے، جو آدمی اپنی کمائی میں سے کسی یتیم کو کھلائے، پلائے اپنے گھر میں لاکر یتیم کی کفالتیں کرے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں لوگو جو آدمی یتیم کو پالے گا، جو آدمی یتیموں سے پیار کرے گا، جو آدمی یتیموں کے آنسو صاف کرے گا جو اپنی کمائی میں سے یتیموں کو کھلائے۔ اے لوگو یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں اللہ کا پیارا رسول ﷺ "فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا" جس طرح ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی اکٹھی ہیں۔ اس طرح اللہ پاک اس کو میرے قریب کر دے گا۔ میرا قرب عطا کرے دے گا۔ حضرات توجہ فرماؤ! حبیب کبریا علیہ السلام نے فرمایا جو آدمی یتیموں کی کفالتیں کرے گا، یتیم کو کما کر کھلائے، یتیم چاہے اس کا بھتیجا ہو، یتیم چاہے اس کی بھتیجی ہو، یتیم چاہے کوئی محلّہ دار ہو، جو آدمی یتیم کو اپنی کمائی کھلائے، پلائے گا۔ اے لوگو! میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ پاک اس کو جنت میں میرا پڑوس عطا فرمائیں گے، اللہ پاک اس کو جنت میں میرا ہمسایہ بنائے گا، جس طرح ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی اکٹھی ہیں، فرمایا میرے ہاں جنت میں وہ اس طرح چلا کرے گا۔ اللہ اکبر کبیرا! ایک تو یہ فرمایا ہے، دوسرا فرمایا جس کو اللہ پاک نے دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔

یہ بیٹیوں کے پیدا ہونے پر ماتھے پر بل نہیں ڈالتا، اس کا منہ کالا نہیں ہوتا، اس کے چہرے پر بل نہیں آتا، غصے اور ناراضگی سے بیٹیوں کو منحوس سمجھ کر گھر سے باہر نہیں نکل جاتا، بیٹیاں پیدا ہوئیں تو یہ اللہ پاک کی رحمت کا پیغام سمجھتا ہے، اپنی بیٹیوں سے پیار کرتا ہے، ان کے اسلامی نام رکھتا ہے، ان بیٹیوں کو پالتا اور سنبھالتا ہے، ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتا ہے، جس وقت بیٹیاں جوان ہوئیں، جب انہوں نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہے۔ فرمایا ان کی پیاری تربیت کر کے، نماز روزے کی تعلیم دے کر، ادب و آداب، شرم و حیا کی تعلیم دے کر کسی نیک گھر میں ان کی شادیاں کر دیتا ہے، اے لوگو میرے پیارے آقا علیہ السلام نے فرمایا

یہ بیٹیوں سے پیار کرنے والا بھی جنت میں میرا ہمسایہ بنے گا اور میں عرض کر رہا ہوں۔

((اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِى الْجَنَّةِ هٰكَذَا .))

یتیموں کو پالنے والا میں محمد عربی ﷺ کا ہمسایہ بنے گا۔ آؤ لوگو سنتے جاؤ ایک اور جگہ پر حبیب کبریا علیہ السلام نے فرمایا لوگو دنیا میں بڑی اعلیٰ اور شاندار کوٹھیاں دیکھتے ہو، اچھے اچھے خوب صورت مکان دیکھتے ہو، سنگ مرمر کی ٹائلوں والے جدید ترین بنے ہوئے مکان دیکھتے ہو، لیکن آؤ میں بتاؤں۔ اللہ پاک کو گھر کون سا پیارا لگتا ہے؟ اللہ پاک کو محلّہ کون سا پیارا لگتا ہے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَحَبَّ الْبُيُوْتِ اِلَى اللّٰهِ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ مُكْرَمٌ .))

اے لوگو! اللہ پاک کو یہ بنگلے پیارے نہیں، اللہ پاک کو تو ان گھروں میں سے وہ گھر پیارا لگتا ہے، جس گھر میں یتیم کی عزت ہوتی ہے، اللہ پاک کو وہ گھر بڑا پیارا لگتا ہے، وہ چاہے تنکوں کی کچی جھونپڑی ہو، چاہے بالکل سادہ سا مکان ہو، چاہے کرایہ کا مکان ہو، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ پاک کو وہ گھر بڑا پیارا لگتا ہے:

((فِيْهِ يَتِيْمٌ مُكْرَمٌ .))

جس گھر میں یتیموں سے پیار ہوتا ہے، جس گھر میں یتیم کی عزت ہوتی ہے جس گھر میں یتیم کے آنسو صاف کیے جاتے ہیں، جس گھر میں یتیم کو سینے سے لگایا جاتا ہے، اے لوگو جو آدمی شفقت کرتے ہوئے، ترس کھاتے ہوئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر دے گا، جتنے ہاتھ کے نیچے سر کے بال آئیں گے تو اللہ پاک یتیم سے شفقت کرنے کی وجہ سے جتنے بال اس آدمی کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے تو اللہ پاک اتنی نیکیاں عطا کر دے گا، یہ کس کا فرمان ہے؟

یہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ اے لوگو ذرا غور فرماؤ! توجہ فرماؤ!

یتیموں سے پیار کیا کرو جو آدمی یتیموں سے پیار کرتا ہے تو عرش والا اس سے پیار کرتا ہے، صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ اے لوگو! اس امت کا تو نبی علیہ السلام بھی یتیم تھا، تمہیں علماء نے وہ وقت یاد کروایا ہو گا۔ جس وقت میرے آقا علیہ السلام مکہ سے مدینہ آ رہے تھے، اماں جی

آمنہ کے ساتھ آ رہے تھے، راستے میں آج ماں سے بھی جدائی والا وقت آ گیا، دیکھو کتنی غمگینی والی زندگی ہے؟ کیسی دکھوں والی زندگی ہے؟ کیسی غموں سے بھری ہوئی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی زندگی ہے؟ اللہ اللہ! حبیب کبریا علیہ السلام اپنی اماں جی کے ساتھ ابو کی قبر سے واپس آ رہے ہیں، جب مقام ابوٰی پر آئے، ابوٰی مقام پر آ کر ماں جی کو بخار ہو جاتا ہے، بخار شدت پکڑ جاتا ہے، بیماری بڑھتی جا رہی ہے، پریشانی بڑھتی جا رہی ہے، ماں جی نے دیکھا کہ بخار اتنا تیز ہے، بیماری اتنی بڑھ چکی ہے، اب معلوم ہوتا ہے زندگی وفا نہیں کرے گی، اب ماں نے اپنا آخری وقت دیکھا تو اپنے لال کو سینے سے لگا لیا۔ پیار کرتی ہیں، شفقتیں کرتی ہیں، محبتیں کرتی ہیں۔ اللہ اللہ! اے ماؤں والو! اللہ پاک نے ماں کا پیار ہی انوکھا بنایا ہے، اللہ پاک نے باپ کی شفقتیں ہی نرالی بنائی ہیں، کسی نے ایسے ہی تو نہیں کہا تھا:

ہوندے دنیا دے وچ لکھاں ساک یارو
پر نئیں ساک کوئی ماں دے ساک ورگا
پتر زمانے دا پاویں ولی ہووے
نئیں نیک ماں دی پیراں دی خاک ورگا
ہوندے جگ تے لکھاں سائے نے
پر نئیں سایہ کوئی جگ تے باپ ورگا

ماں والا پیار کوئی نہیں کرتا، ابو والی شفقتیں کوئی نہیں کر سکتا، پہلے تو میرے آقا علیہ السلام باپ کی شفقتوں سے محروم ہوئے۔ اے لوگو! آج سفر میں، پردیس میں میرے آقا علیہ السلام امی جان کی جدائیاں برداشت کر رہے ہیں، ماں جی آمنہ نے سینے سے لگایا ہے اور پیار کر رہی ہیں۔ اپنے پیارے کے چہرے کی طرف دیکھ رہی ہیں اور فرماتی کیا ہیں؟

مکہ دور تے دور مدینہ پچھے خویشاں خبر نہ کائی
پہلے ٹر گیا بابل پیارا اج ٹر چلی مائی

اے لوگو توجہ فرماؤ! کتنی غموں والی زندگیاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی ہیں؟

تے ویکھے پئی یتیم نبی نوں تے چھم چھم آنسو باری

اپنے لال سے پیار کرتی ہیں، اپنے لال سے محبتیں کرتی ہیں اور یتیمیاں یاد کر کر کے فرماتی ہوں گی۔ اللہ اللہ

شالا عمر تیری وچ برکت ہووے بہت دعا فرمائی

لاڈ لڈاون والی تائیں اج نیند اجل دی آئی

اللہ اکبر خالق کائنات نے فرمایا:

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾ (الضحیٰ: ۹)

کسی یتیم کو جھڑکنا نہیں، کسی یتیم کا دل نہیں توڑنا، یتیم کا دل بڑا نازک ہوتا ہے، اس کا جگر بڑا احساس ہوتا ہے، اس کے قلب وجگر پر باپ کی جدائیوں کے زخم موجود ہیں۔ اللہ اللہ! اس لیے دوستو! توجہ فرماؤ! میرے آقا جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی یتیم سے پیار کرتا ہے اس کو گھر لے آتا ہے، اس کو اپنے دستر خوان پر بٹھاتا ہے، اس کے آنسو صاف کرتا ہے اس کو سینے سے لگا لگا کر پیار کرتا ہے، میٹھی میٹھی، پیاری پیاری باتیں کر کے اس کا دل بہلاتا ہے، اس کو کھانا کھلاتا ہے، اس کو پانی پلاتا ہے:

((أُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ))

اے بندے تو نے یتیم سے پیار کیا، اب تیرا رب کریم تم سے پیار کرتا ہے، جاؤ میرے بندے میں نے تیرے لیے جنت کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک جگہ پر اللہ پاک نے قرآن میں ان لوگوں کی بُری صفت بیان کی ہے، جو یتیموں کو دھکے دیتے ہیں، آؤ قرآن پاک سنو! اللہ میں تیرے قرآن پر قربان جاؤں۔ رب اکبر نے فرمایا:

﴿أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝﴾

(الماعون: ۱-۲)

یہ قرآن ہے قرآن سن کر مست ہوا کرو، ہیر وارث شاہ نہ سنا کرو، قرآن سنا کرو، گانے نہ سنا کرو، قرآن سنا کرو، لغویات نہ سنا کرو، قرآن سے پیار کیا کرو، خرافات کے قریب نہ جایا

کرو۔ اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ﴾ (الماعون : ۱)

کیا آپ نے دیکھا نہیں اس بندے کی طرف جو قیامت کا انکار کرتا ہے، جو فیصلے والے دن کا انکار کرتا ہے، جو بدلے والے دن کا انکار کرتا ہے۔ اللہ اللہ! وہ کون سا بدنصیب ہے؟ جو قیامت کے دن کو جھٹلانے والا، وہ کون سا بدنصیب ہے؟ جو فیصلے والے دن کو جھٹلانے والا، اللہ پاک نے قرآن پاک میں اگلی آیت میں فرمایا:

﴿فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ﴾ (الماعون : ۲)

وہ انسان قیامت کا منکر ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، وہ آدمی قیامت کا انکار کرتا ہے، جو آدمی کسی یتیم سے سختیاں کرتا ہے، وہ آدمی قیامت کا انکاری ہے، جو یتیموں پر ظلم کرتا ہے۔ اللہ اللہ! تم کہو گے جناب یتیموں پر ظلم کون کرتا ہے؟ ایک آدمی فوت ہوا۔ اس مرنے والے کا کاروبار میں حصہ کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ہے، دوسرے کو پتہ نہیں، جب ایک فوت ہو گیا تو اس کے بچوں کو پتہ نہیں کہ ہمارے ابو جان کا کاروبار میں کتنا حصہ تھا؟ جو دوسرا کاروباری پارٹنر اس کو تو سارا پتہ ہے کہ اس مرنے والے کا تین لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ میرے ساتھ کاروبار میں حصہ تھا، مگر فوت ہونے والے کے بچوں کو پتہ نہیں، اس کی بیوہ بیوی کو پتہ نہیں، اس پارٹنر کو شیطان نے پھسلایا تو اس کے دل میں خیالات پیدا ہوئے، اس کے دل میں وسوسے پیدا ہوئے کہ اس کے بچوں کو کیا پتہ ہے؟ اس کی بیوی کو کیا پتہ ہے کہ میرے ساتھ اس کے کتنے پیسے بزنس میں ہیں؟ چلو اس طرح کرتا ہوں، پچاس ہزار یا لاکھ روپے شو کر دیتا ہوں، باقی سارا کھا جاتا ہوں، ہائے میرے اللہ میری توبہ، یہ یتیموں کا مال کھانے والا، یتیموں پر ظلم کرنے والا اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی﴾ (النساء : ۱۰)

تمہیں رب کا واسطہ کسی یتیم کا حصہ نہ کھا بیٹھنا، اللہ کا واسطہ کسی یتیم کی وراثت ہڑپ نہ کر بیٹھنا، اے لوگو! دنیا کا مال دنیا پر ہی رہ جانا ہے اور ہم سب نے کب جانا ہے؟

کوئی اج ٹریا کوئی کل جاوے

اوئے اے تاں دنیا آنی جانی اے

اے سیالکوٹی بھائیو! آج میں تمہارے سامنے قرآن پڑھ رہا ہوں، آج تمہیں اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام کے فرمان سنا رہا ہوں، مگر کل ایک وقت آنا ہے یہ دنیا کا نظام تو چلے گا، مگر ہم نے قبر میں چلے جانا ہے، اے میرے بھائیو! وقت تو آنے والا ہے پتہ نہیں کس کی باری کب آجائے؟ اس باری کو یاد رکھا کرو، اس وقت کو یاد رکھا کرو، اس ٹائم کو یاد رکھا کرو۔

کوئی اج ٹریا کوئی کل جاوے

اوئے اے تاں دنیا آنی جانی اے

اج ٹردیاں ویکھیں لوکاں نوں

او کل واری تیری آنی اے

ایتھے بیٹھ سدا نہ رہنا ای

ایتھوں اک دن چلنا پینا اے

تیری ہر اک شے ایتھے رہ جانی

کوئی چیز نہ نال لے جانی اے

کوئی اج ٹریا کوئی کل جاوے

اوئے اے تاں دنیا آنی جانی اے

کسی یتیم کا مال ہڑپ نہ کر بیٹھنا، جب دنیا سے جانا ہے تو اس طرح کا سوٹ پہن کر جانا ہے، جس کو جیبیں بھی نہیں لگی ہیں، سو روپے تو دور کی بات ہے تم ایک روپے بھی جیب میں نہیں ڈال سکتے ہو، جو تم نے آخری سوٹ دنیا سے پہن کر جانا ہے، اس کو جیبیں بھی نہیں لگی ہوں گی، تیرے بازوؤں میں بی بی پرس نہیں ہوگا، کاروباری حضرات تیرے ہاتھ میں بریف کیس نہیں ہونا ہے، بلکہ خالی ہاتھ جاؤ گے اس لیے میں عرض کر رہا تھا کسی یتیم کا مال نہ کھا بیٹھنا، کسی بھائی کی اولاد کا، بہن کی اولاد کا حق نہ کھا بیٹھنا۔ میں عرض کر رہا تھا۔ اللہ اللہ! خالق

کائنات نے فرمایا:

﴿اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝﴾

(الماعون: ۱تا۲)

اور دوسری جگہ پر اللہ پاک نے ان نامرادوں کا تذکرہ فرمایا جو یتیموں کا مال بے ایمانی کر کے ہڑپ کر جاتے ہیں، ہائے اللہ میری توبہ، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا﴾ (النساء: ۱۰)

اللہ پاک نے فرمایا لوگو وہ لوگ جو یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، یتیموں کی وراثت کھا جاتے ہیں، جو یتیموں کا حق کھا جاتے ہیں۔ اللہ اللہ! وہ یہ مت سمجھے کہ میں پیپسیاں پی رہا ہوں، کوکا کولا پی رہا ہوں، برگر کھا رہا ہوں، مت سمجھے کہ میں روسٹ کھا رہا ہوں، اللہ جی کیا معاملہ ہے؟ فرمایا:

﴿اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا﴾

وہ بدبخت تو اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھر رہا ہے، وہ ظالم اپنے پیٹ میں دوزخ کے کوئلے اور آگ بھر رہا ہے۔ آؤ بھائیو توجہ سے اللہ پاک کا قرآن سنو! نبی پاک ﷺ کا فرمان بھی سنو! میں عرض کروں گا اگر یتیم کو کھلا نہیں سکتے ہو تو یتیم کا مال کھاؤ بھی نہیں، کوشش کرو اللہ پاک اگر توفیق دے تو اپنی جیب سے یتیم کی جیب کو بھرو، ہمیں تو اللہ پاک معاف کرے، باقی تو باتیں بعد کی ہیں، مذہبی طبقہ ہی جان نہیں چھوڑتا، مذہب کا ٹھیکدار جان نہیں چھوڑتا، ایک تو یتیم کا ابو چلا گیا، ایک تو اس کے سر سے شفقت پدری کا سایہ اٹھ گیا اور دوسرا چالیس دن یہ مولوی جا بیٹھتا ہے، روزانہ کوئی نہ کوئی ٹیکس لگا دیا، اس کے سر پر قرضے والوں کا بل، اس کے سر پر ٹینٹوں والوں کا بل، اس کے سر پر پتہ نہیں کتنے بل ہوتے ہیں؟ وہ یتیم بے چارہ سوچتا ہے، مولا ابو فوت ہوا ہے تو ہزاروں کا بل چڑھ گیا ہے، میرے پیارے اللہ اب بیس سال تک میری ماں کو مجھ سے جدا نہ کرنا۔ کیوں جی اس طرح ہوتا ہے کہ نہیں؟ اہلحدیثو! تمہیں اہلحدیث ہونا مبارک ہو، ہم یتیموں سے کھاتے نہیں بلکہ یتیموں کو کھلانے والے ہیں،

یہ میرے آقا علیہ السلام کی سنت ہے، آقا علیہ السلام سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو ساتھ لے کر آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، آؤ سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دے کر آئیں، حبیب کبریا علیہ السلام نے چند ساتھیوں کو ساتھ لیا، آقا علیہ السلام سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، ابھی آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں، بیٹھے ہیں، سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی چھوٹی سی بچی ہے، یہ دوڑتی ہوئی اپنی امی کے پاس گئی، کہتی ہے امی جی، امی جی آقا علیہ السلام تشریف لائے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بھی تشریف لائے ہیں، امی جان مگر میرے ابو نظر نہیں آتے ہیں، امی جان میرے ابو جی کیوں نہیں آئے؟ اے لوگو! بچی ماں سے باتیں کر رہی ہے، ادھر سے رحمت عالم نبی، سرور رحمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کی شانیں اللہ پاک نے بنائیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ: ۱۲۸)

میرے آقا علیہ السلام اس بچی کی باتیں سن رہے ہیں، اس معصوم کی باتیں سن رہے ہیں اس یتیم کی غمگین باتیں سنیں کہ امی جی میرے ابو کیوں نہیں آئے؟ امی جی میرے ابو کیوں نظر نہیں آتے؟ میرے آقا علیہ السلام نے جب یہ باتیں سنیں تو لوگو میرے آقا علیہ السلام کی آنکھیں برس پڑیں۔ اللہ اللہ! آقا علیہ السلام اٹھ کر بچی کو سینے سے لگا لیتے ہیں، ساتھ روتے جا رہے ہیں، ساتھ پیار کیے جا رہے ہیں کہ اے بیٹی تمہیں کیا بتائیں کہ تیرے ابو کیوں نہیں آئے؟ تیرے ابو اللہ پاک کے پاس چلے گئے ہیں، اللہ پاک نے تیرے ابو کو اپنا دوست بنا لیا ہے، تیرے ابو جان کو اللہ پاک نے اپنے پاس بلا لیا ہے، تیرے ابو جان اللہ پاک کے دین کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے چلے گئے، آقا علیہ السلام روئے جا رہے ہیں، آقا علیہ السلام یتیم بچی سے شفقتیں کر رہے ہیں، اس لیے لوگو آقا علیہ السلام نے امت کو سبق دیا ہے، فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو گے تو جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے، اللہ پاک اتنی ہی نیکیاں عطا کر دے گا۔

اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے، اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، بچے یتیم ہو

گئے۔ اے لوگو! معاشرے میں رہنے والو تم جانتے ہو ہر آدمی رحم دل نہیں ہوتا، ہر آدمی شفقت کرنے والا نہیں ہوتا، ہر دل میں میرے کملی والے آقا علیہ السلام جیسی شفقتیں نہیں ہوتی ہیں، کئی آدمی تو بڑے بڑے ظالم ہوا کرتے ہیں، کئی آدمی بڑے بڑے وحشی ہوا کرتے ہیں، کسی ظالم کے گھر میں کوئی بیوہ عورت آ گئی تو وہ اس کے یتیم بچوں سے جانوروں اور حیوانوں والا سلوک کرتا ہے، اس کے بچوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ یہ کون سا میرا بیٹا ہے؟ یہ کون سا میرا سگا بیٹا ہے؟ اے لوگو سنو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاتون اپنے بچوں کی یتیمی پر ترس کر کے کہ کہیں میرے بچے آوارہ نہ ہو جائیں، کہیں میرے بیٹے کسی وحشی درندے کے ہاتھ نہ آ جائیں، فرمایا یہ اپنے آپ پر صبر کر کے، کنٹرول کر کے سادگی والی زندگی بسر کر جائے، ان یتیم بچوں کی خاطر صبر کر کے گزارہ کر جائے تو اللہ پاک اس کو محبوب علیہ السلام کے حوض کا پانی نصیب کرے گا اور اگر اس نے کہیں نکاح کر ہی لیا ہے، اب اس کے دوسرے خاوند کو کیا چاہیے کہ ان بچوں کو وہ غیر نہ سمجھے، ان بچوں کو سوتیلے نہ سمجھے، ان بچوں کو بیگانہ نہ سمجھے، ان بچوں سے پیار کرے، ان بچوں سے شفقت کیا کرے، اگر ان بچوں سے پیار کرو گے تو اللہ پاک تم سے پیار کرے گا۔ اللہ اللہ! آؤ بھائیو توجہ فرماؤ! میں عرض کر رہا تھا۔

میرے آقا علیہ السلام کی تعلیم کا پھر رنگ کیا چڑھا؟ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا رنگ کیسا چڑھا؟ جس دن سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھا ہے، یہ کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند کا پہلا جانشین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ؟ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ابو جان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ؟ اے لوگو سفر وحضر کا ساتھی اور آج قبر کا بھی ساتھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے، جن کے بارے میں میں کہا کرتا ہوں:

صحابہ رضی اللہ عنہم توں جہڑا اول رہیا اول ستا اول
او اٹھسی نال اوّل دے رفاقت ایہو جئی ہووے
پیغمبر علیہ السلام اپنے ہوندیاں وی جے کر دیوے وارث مصلےٰ دا
عمر و غنی علی رضی اللہ عنہم جئے مقتدی ہوون امامت ایہو جئی ہووے

اے لوگو! پہلا خلیفہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے، نبی پاک ﷺ کی مسند پر بیٹھنے والا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے، جس وقت اس امیر المومنین کا جنازہ اٹھا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھا۔ اے لوگو! ان کی میت مدینے کی گلیوں میں سے گزرتی جا رہی ہے، ایک دروازے پر یتیم بچیاں اور بچے رو رو کر ایک جملہ بول رہے ہیں، اے امیر المومنین جی آپ دنیا چھوڑ چلے ہو، لیکن اب ہم یتیموں کی بکریوں کا دودھ کون دھو (چو) کر دے گا؟ مدینے کے لوگوں کو اس دن پتہ چلا کہ یتیموں کے گھر جا جا کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی بکریوں کا دودھ دھو کر دیا کرتے تھے، یہ میرے آقا علیہ السلام کی سیرت کا رنگ چڑھا تھا، میرے مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم و تربیت کا رنگ چڑھا تھا، میرے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی یتیموں کے گھر جا جا کر ان کی خدمتیں کرتے، ان سے پیار کرتے۔ اے میرے بھائیو! اگر تم کچھ دے نہیں سکتے ہو تو پھر کچھ چھینا بھی نہ کرو، کھلا نہیں سکتے ہو تو کچھ کھایا بھی نہ کرو، یہاں ہی بس نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جاؤ، جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں پر بہت زیادہ پریشانی آئی ہے، ان کا ابو جعفر رضی اللہ عنہ جدا ہوا ہے، جاؤ ان کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو، پتہ چلا کہ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت ہے، جو یتیم ہو جائے اسے کھلاؤ۔ مولوی صاحب نے چالیس دن کھانے کا سبق تو بتایا ہے، مگر کیا کبھی مولوی صاحب اس کے گھر میں بھی کھانا لے کر گئے ہیں کہ یہ لو بچو تم یتیم ہو گئے ہو، تمہارے سر پر سے ابو کی شفقت والا سایہ اٹھ گیا ہے، اس لیے آج کے بعد میں تمہیں ابو والا پیار دوں گا، میں باپ والی شفقتیں کروں گا۔

حضرات توجہ فرماؤ! میں اللہ پاک کا قرآن سنا رہا ہوں، نبی پاک ﷺ کا فرمان سنا رہا ہوں: یہ تو ان لوگوں کی مذمت تھی جو یتیموں کو دھکے دیتے ہیں، جو یتیموں سے نفرتیں کرتے ہیں، آؤ ذرا اللہ پاک کے قرآن کا دوسرا مقام سنو! اللہ پاک نے اپنے پیاروں کی تعریفیں کیں، آواز آتی ہے:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۝﴾

(الدھر: ۸)

خالق کائنات نے فرمایا جو ایمان والے ہیں، جو مجھ سے پیار کرنے والے ہیں، وہ یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلانے والے ہیں، اپنا نمبر بنانے کے لیے نہیں، احسان جتلانے کے لیے نہیں۔ اللہ اللہ! اللہ جی پھر کس لیے کھلاتے ہیں؟ فرمایا:

﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ﴾ (الدھر: ۹)

کس لیے یتیم کو کھانا کھلاتا ہے؟ تاکہ میرا اللہ راضی ہو جائے، میرا خالق راضی ہو جائے، میرا مالک راضی ہو جائے، میں اگر اس یتیم کو کھلاؤں گا تو عرش والا مہربان راضی ہو جائے گا۔ اے لوگو! یتیموں کو کھلانے والے کی روزیوں میں اللہ پاک برکتیں کر دیتا ہے، یتیموں سے پیار کرنے والے کی زندگی میں اللہ پاک برکتیں کر دیتا ہے۔ ایک آدمی آقا علیہ السلام کے پاس آیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اپنے دل کی سختی کی باتیں کرتا ہے، آقا علیہ السلام جی لوگ بچوں کو چومتے ہیں، سینے سے لگاتے ہیں، گودی میں بٹھاتے ہیں، پیار کرتے ہیں، آقا علیہ السلام کیوں؟ فرمایا اللہ پاک نے دلوں میں ایک رحمت رکھی ہے، محبت رکھی ہے، شفقت رکھی ہے، یہ محبت کی برکتیں ہیں۔ کہتا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو اپنے بچوں سے کبھی اتنا پیار نہیں کیا، کبھی اپنے بچوں کو چوم کر نہیں دیکھا، آقا علیہ السلام جی میرا دل بڑا سخت ہے، کوئی نسخہ بتائیں؟ تاکہ میرے دل کی سختیاں چلی جائیں، اللہ پاک میرے دل کی سخت زمین کو نرم کر دے۔ او حضرات سنو! توجہ فرماؤ! میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کسی یتیم سے پیار کیا کرو، کسی یتیم کی طرف دیکھا کرو تو اللہ پاک تیرے دل کی سخت زمین کو نرم کر دیں گے۔ حضرات یتیموں سے پیار کیا کرو، اللہ پاک یتیموں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



سیرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا○﴾ (الاحزاب: ۳۳)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا○﴾ (الدھر: ۸)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کوشریف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا جمعہ ادا کرنا اللہ ذوالجلال ہمارے گناہوں کے کفارہ کا سبب بنائے۔ آمین! ہماری بخشش کا بہانہ بنائے۔ آمین! ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین! اور مولا کریم ہماری جمعۃ المبارک کی حاضری کوحصول بخشش اور دخول جنت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

تمام قسم کی حمد وثناء بڑائی، کبریائی، یکتائی، تنہائی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے ہے۔ جس اللہ پاک نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور یہ سارا جہاں بسایا ہے۔ جو سب کو کھلانے

والا، سب کو پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب درود وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرات سے بھی زیادہ درود وسلام آقائے دو جہاں، نبی آخر الزماں، صاحب قرآن، رحمت للعالمین، سیّد الاوّلین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔

حضرات حسب وعدہ اپنا عنوان شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ ذوالجلال نے یہ تخلیق انسانیت کا سلسلہ شروع فرمایا ہے۔ حضرات! اللہ ذوالجلال نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ کوئی دنیا میں آ رہا ہے، کوئی دنیا سے جا رہا ہے۔ مگر ہر مسلمان کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ جس طرح ہم کو اللہ تعالیٰ نے اولادیں دیں، ہم بھی کسی کی اولاد ہیں۔ یقیناً اللہ ذوالجلال نے ہمارے نبی ﷺ کو، ہمارے رسول ﷺ کو بھی اولاد دی، اپنے نبی ﷺ سے تعلق اور محبت کا یہ تقاضا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے خاندان کا کچھ تعارف ہونا چاہیے۔ حضرات نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کا باپ بنایا اور ہمارا نبی تین بیٹوں کا باپ بنا۔

حضرات! آپ ﷺ کی بیٹیاں جوان ہوئیں۔ خاتم الانبیاء نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کیں، دعائیں دے کر، پیار دے کر اپنی بیٹیوں کو دروازے پر سے الوداع کیا اور خالق کی مرضی، اس مالک کی جس طرح رضا ہے، تین بیٹے اللہ پاک نے عطا فرمائے۔ مگر تینوں بیٹے اللہ پاک نے اپنی مشیت خاص کے مطابق بچپن میں ہی اپنی امانتیں واپس بلا لیں۔ کسی بیٹے کی جوانی میرے پاک نبی ﷺ نے نہ دیکھی، کسی بیٹے کی پروازیں میرے پاک نبی ﷺ نے نہ دیکھیں۔ بیٹیوں کو پیار دے کر میرے محبوب علیہ السلام نے دروازوں سے الوداع فرمایا۔

حضرات! پہلی بیٹی کا نام سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا ہے، ان کے شوہر کا نام ابو العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع ہے۔ نبوت سے پہلے آپ ﷺ نے ان سے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا عقد فرمایا۔ بعد میں اللہ نے سیّدنا ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کو دولت اسلام عطا فرمائی۔ دوسری بیٹی سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں، جن کا عقد اور جن کا نکاح سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ تیسری بیٹی رسول پاک ﷺ

کی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں، وہ بھی سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کا حرم بنیں۔ چوتھی آخری اور لاڈلی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان کی وفات رمضان المبارک میں ہوئی اوران کی والدہ محترمہ اماں جان سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ان کی وفات بھی رمضان المبارک میں ہوئی۔ حضرات سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ بھی دنیا فانی سے رمضان المبارک کے مہینے میں رخصت ہوئے۔ غزوہ بدر بھی رمضان کے مہینے میں آیا۔ حضرات رمضان میں بڑے بڑے تاریخی شواہد پنہاں ہیں۔ مگر جو بات آج میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جگر گوشۂ رسول، سیّدہ بتول، حسنین کی اماں جان سیّدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی بیٹی، ناز ونعمت میں پلنے والی، آغوش نبوت میں پلنے والی بیٹی ہے۔

حضرات توجہ فرماؤ! ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آقا علیہ السلام کے پورے خاندان میں سے اگر سب سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت ملتی دیکھی ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ملتا جلتا دیکھا ہے، اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ اگر کسی کو میں نے دیکھا ہے تو ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، وہ میں نے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے ابو جان جیسی ان کی چال بنائی۔ کون فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا ؟ جن کی شکل وشباہت اپنے ابو جان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی تھی۔ کون فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا؟ ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اکثر ادائیں اپنے ابو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی تھیں۔ حضرات کون فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا؟ یہ چار بہنیں زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ رضی اللہ عنہن اللہ ذوالجلال نے سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن میں سے پیدا فرمائیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کی شانیں بتائی ہیں۔ آقا علیہ السلام نے بیٹی کا مقام سمجھایا، اسلام سے پہلے بیٹی کو منحوس سمجھا جاتا تھا، اسلام سے پہلے بیٹیوں سے لوگ نفرت کرتے تھے، جس کے گھر میں بیٹی کی پیدائش ہو جاتی۔ اللہ پاک کا قرآن بتاتا ہے:

﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ﴾ (النحل: ۵۸-۵۹)

مالک کائنات نے فرمایا: لوگو! اسلام سے پہلے بیٹی پیدا ہوتی تو بیٹی کا باپ ماتھے پر بل ڈال لیتا، اس ظالم کا منہ ہی کالا ہو جاتا، شکل بگڑ جاتی، کئی کئی دن اپنے گھر ہی نہ جاتا، اپنی بیوی کو بلاتا ہی نہیں کہ اس میں سے بیٹی کیوں پیدا ہوئی ہے؟ بے چاری کو اتنا منحوس سمجھا جاتا تھا، اتنی اس بیٹی سے نفرت کی جاتی تھی۔ اللہ اکبر کبیرا۔

لوگو! اسلام آیا تو اسلام نے آ کر ان بیٹیوں کے سر پر عزت کی چادریں دی ہیں۔ اسلام نے آ کر بیٹی کا مقام بتایا ہے۔ احترام سمجھایا ہے۔ اے لوگو! میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں سے شفقت کر کے دنیا کو بتایا ہے۔ اے لوگو! بیٹی اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، بیٹی اللہ پاک کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے، اس سے نفرت نہ کیا کرو، اس طرح پیار کیا کرو، جس طرح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیوں سے پیار کیا کرتا ہوں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی معصوم سی عمر ہے، آقا علیہ السلام کہیں سفر پر جاتے تو اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سینے سے لگا کر پیار کر کے جاتے اور جب آقا علیہ السلام کی واپسی کا وقت آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے ہی فرماتے تھے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ))

گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ گھر والے سمجھ جاتے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اے لوگو! ماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا فوراً ہی اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کرنا شروع کر دیتیں، اپنی بیٹی کا منہ دھوتیں، پیارے کپڑے پہنا دیتیں اور فرماتیں: بیٹا تمہارے ابو جی آئے ہیں۔ جاؤ ابو جی کو سلام کر کے آؤ! ابو جان کا استقبال کر کے آؤ۔ اللہ اکبر معصوم سی عمر سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی ہے، دوڑتی ہوئی آ کر اپنے ابو کی انگلی کو تھام لیتیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پکڑ کر سینے سے لگا لیتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا چہرہ چومتے۔ آقا علیہ السلام اپنی بیٹی

کے بالوں کو بوسہ دیتے۔ اپنی بیٹی کو سینے سے لگا کر پیار کرتے اور میرے پاک نبی ﷺ اپنی مسند خاص جہاں آپ ﷺ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ جہاں پیارے آقا علیہ السلام تشریف رکھا کرتے تھے۔ اپنی بیٹی کو اپنی مسند پر بٹھا لیا کرتے تھے۔ اللہ اکبر کبیرا! ساتھ آقا علیہ السلام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو مسائل سمجھاتے ہیں، ساتھ بیٹی سے پیار کرتے ہیں، اپنی بیٹی سے شفقت کرتے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ

آقا علیہ السلام زبان حال سے بتانا چاہتے ہیں، اے لوگو! یہ بیٹیاں بہت بڑی نعمت ہیں۔ جس طرح آج میں محمد عربی ﷺ پیار کر رہا ہوں، اسی طرح تم بھی بیٹیوں سے پیار کیا کرو۔ اللہ اکبر کبیرا

جب سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا ہوش سنبھلا تو ابو جان سے مسائل پوچھا کرتی تھیں، کبھی کہتیں ابو جی ذرا یہ تو بتایئے کہ جس اللہ کی آپ باتیں کرتے ہو، جس اللہ پاک کا تعارف کرواتے ہو، جس اللہ پاک کا ہم سے ذکر کرواتے ہو، لا الہ الا اللہ، ابو جی جس اللہ پاک کی کبریائی کا آپ ﷺ اعلان کرتے ہو، جس اللہ پاک کی توحید بیان کرنے کی وجہ سے لوگ آپ ﷺ کو مارتے ہیں، ابو جی میں پوچھنا چاہتی ہوں، کوئی ایسا وقت بھی آئے گا؟ جب ہم اللہ پاک کا دیدار کریں گے۔ ابو کبھی ہم وہ اللہ دیکھیں گے؟ کبھی ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہم اللہ پاک کا دیدار کریں گے؟ اللہ اللہ! اس طرح کے سوال ابو جان سے کیا کرتیں۔ میں صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ اتنی شانوں والی بیٹی، شانوں والے نبی ﷺ کی شانوں والی بیٹی، اے لوگو! اس بیٹی نے آنکھ اس وقت کھولی ہے، ہوش اس وقت سنبھالا ہے جب میرے پاک نبی ﷺ اور میرے پاک نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر زوروں پر ظلم ہو رہا تھا۔ اللہ اللہ! اس دور میں بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہوش سنبھالا جس دور میں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ حبشی پر ظلم ہو رہا تھا، جس دور میں بی بی سمیہ رضی اللہ عنہا پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے۔ جس دور میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر ظلم ہو رہا تھا، اس دور میں لوگو بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے ہوش سنبھالا ہے۔ مجھے یاد آیا۔ مکہ کے کافر ایک جگہ پر اکٹھے ہو کر بیٹھے ہیں اور میرے پیارے آقا

جناب محمد ﷺ صحن کعبہ میں اللہ پاک کی بندگی فرما رہے ہیں۔ اللہ ذوالجلال کی عبادت فرما رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام سجدے کی حالت میں پہنچے، میرے محبوب علیہ السلام سجدے میں گئے۔ ان کافروں نے دیکھا کہ یہ محمد ﷺ کتنے لمبے سجدے کرتا ہے؟ کتنی لمبی عبادت کر رہا ہے؟ اللہ میری توبہ انہوں نے بیٹھ کر منصوبہ بنایا یار آج کوئی مذاق کریں، کوئی سکیم کریں۔ کیا؟ کہنے لگے وہ فلاں جگہ پر پرانی بدبودار اونٹ کی اوجڑی پڑی ہے۔ کوئی ہمت کرے سارے اٹھا کر لاؤ۔ وہ اس کی گردن پر رکھ دیتے ہیں تاکہ یہ سجدے سے سر نہ اٹھا سکے۔ اللہ میری توبہ، یہ قسمت کے مارے ہوئے۔ حبشہ سے بلال رضی اللہ عنہ آ کر جنت لے گیا، سلمان رضی اللہ عنہ فارس سے آ کر جنت کے باغات لے گیا، صہیب رضی اللہ عنہ روم سے آ کر موج کر گئے۔ یہ ظالم مکہ والے نبی پاک ﷺ کے رشتے دار ہو کر، نبی پاک ﷺ کے پڑوسی ہو کر بھی نبی پاک ﷺ کی مخالفتیں کرتے رہے۔ اللہ میری توبہ۔ حضرات جنہوں نے دین کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کیں، اللہ والوں کی مخالفتیں کیں۔ اللہ نے ان کا بیڑا ہی غرق کر دیا، ستیاناس کر دیا۔ وہ لوگ سرخرو ہوئے جن لوگوں نے اللہ کے دین والوں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ سہارے دیئے ہیں وہ دین کو پھیلانے کا سبب بن گئے۔

عقبہ بن ابی مقیط نامی ایک کافر کہتا ہے یہ کام میں کروں گا۔ یہ میرے ذمہ رہنے دو۔ یہ دوڑتا ہوا گیا، کوئی ساتھی معاون مردود ساتھ لیے۔ انہوں نے جلدی سے اوجڑی اٹھائی، بدبودار وزنی اوجڑی ہے۔ لا کر میرے محبوب علیہ السلام کی گردن پر رکھ دیتے ہیں۔ آقا علیہ السلام اٹھنا چاہتے ہیں مگر اٹھا ہی نہیں جاتا، بدبودار اونٹ کی اوجڑی ان ظالموں نے نبی پاک ﷺ کی گردن پر لا کر رکھ دی ہے۔ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کمزور سے صحابی تھے۔ یہ دوڑے دوڑے گئے، جا کر کہتے ہیں اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تیرے ابو جان سجدے میں پڑے ہوئے ہیں۔ کافروں نے تیرے ابو جان کی گردن پر بدبودار اوجڑی لا کر رکھ دی ہے۔ تیرا بابا سر اٹھانا چاہتا ہے مگر سر نہیں اٹھایا جاتا۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! میں نے بڑی کوششیں کی ہیں کہ میں اوجڑی کو پیچھے ہٹا دوں، مگر میں کمزور ہوں، مجھ سے اوجڑی ہٹائی نہیں گئی۔ اللہ اللہ اللہ

اے لوگو! معصوم سی عمر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہے بھاگتی ہوئی آئیں ساتھ رو رہی ہیں، ساتھ کہتی ہیں اے ظالمو! اللہ ذوالجلال تمہیں تمہاری عبرت کو پہنچائے۔ اللہ ذوالجلال تمہیں تمہاری سزاؤں تک پہنچا دے۔ اے ظالمو! میرے ابو کا قصور کیا ہے؟ کس جرم کی سزائیں دے رہے ہو؟ میرے بابا کو کون سی خطا کی سزائیں دے رہے ہو؟ اللہ اکبر۔ ایک طرف سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ زور لگا رہے ہیں، دوسری طرف ماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ابو کی گردن سے اوجڑی ہٹا رہی ہیں۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو گردن ساری آلودہ ہو چکی ہے۔ اللہ اللہ اللہ

اپنے ابو جان کا ہاتھ پکڑ لیتی ہیں۔ کہتی ہیں ابو چلو گھر چلیں۔ آؤ بابا جی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کو دھو دوں۔ آؤ میرے بابا گھر چلیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو صاف کرتی ہوں۔ کپڑا گیلا کر کے ابو جان کی گردن صاف کر رہی ہیں، ابو جان سے پیار کر رہی ہیں۔ میرے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگو! مشکل اوقات میں گھبرائے نہیں مگر ان ظالموں کی شرارتیں دیکھیں۔ ان ظالموں کا ایسا بھیانک انداز دیکھا تو میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بھی نکل گیا ہوگا۔ اللہ سوہنیا ان کو پکڑ لو، جن ظالموں نے اتنی بڑی زیادتی تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ اے لوگو! اللہ پاک نے ان ظالموں کو بدر کی دھرتی پر گن گن کر اور چن چن کر تباہ کیا۔ ان کو اللہ پاک نے چن چن کر ذلیل وخوار کیا اور بدر کے کنویں میں مولا کریم نے ان کی لاشیں پھینکوائیں۔ اللہ اکبر کبیرا

آؤ ذرا سنو! میں عرض کر رہا ہوں۔ خاتون جنت، جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تربیتیں فرمایا کرتیں۔ اپنی بیٹی کو اخلاق کی پیاری پیاری باتیں سمجھایا کرتیں۔ بڑی پیاری پیاری دین کی باتیں بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنی بیٹی کو پڑھایا اور سمجھایا کرتی تھیں۔ اللہ اللہ اللہ

ایک دن میاں بیوی محبت کے انداز میں بیٹھے ہیں، بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت آج کچھ خراب ہے۔ آقا علیہ السلام کو عرض کرتی ہیں۔ آقا علیہ السلام جی میری بیٹی جوانی کی دہلیزوں کی

طرف جا رہی ہے۔ ماشاء اللہ میری بیٹی بڑی ہوتی جا رہی ہے، پتہ نہیں میں اپنی بیٹی کو پیار دے کر الوداع کر سکوں گی کہ نہیں، میری تو طبیعت خراب ہوتی جا رہی ہے، پتہ نہیں وہ وقت مجھے دیکھنا بھی نصیب ہونا ہے کہ نہیں؟ اپنی بیٹی کو میں نے اپنے دروازے سے الوداع کرنا بھی ہے کہ نہیں؟ آقا علیہ السلام سے پیار ومحبت کی باتیں کر رہی ہیں۔ لوگو! کون فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا؟ اللہ پاک نے جوانی عطا فرمائی تو میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں اکثر باتیں کیا کرتے۔ آقا علیہ السلام اشاروں میں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو بتایا کرتے تھے کہ میں بھی متلاشی ہوں، کوئی محکوم رشتہ مل جائے، کئی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے آ کر عرض کی کہ ہمارا رشتہ قائم ہو جائے، آمنہ کے لال علیہ السلام سے قربت ہو جائے، سرکار دو جہاں سے ہمارا کوئی تعلق اور رشتہ قائم ہو جائے، لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر کسی کو یہی جواب فرما رہے ہیں کہ میں اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں۔ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کے بارے میں میں اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں۔ اللہ اللہ

ایک دن سیّدنا صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما انہوں نے پیارے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، علی رضی اللہ عنہ باہر اونٹ چرا رہے تھے یا گھوڑا چرا رہے تھے۔ ان کو بلایا اور کہنے لگے۔ علی رضی اللہ عنہ یار تم سے بات کرنی ہے۔ کہا یار و کرو! فرمایا: بات تم سے بڑے راز کی کرنی ہے ذرا دھیان سے بات سنو! کہا جی کرو! کہنے لگے علی رضی اللہ عنہ تمہارا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ ہے؟ کہا جی میں ان کا چچا زاد بھائی ہوں۔ فرمایا علی رضی اللہ عنہ دیکھو اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا کتنا قرب بنایا ہے؟ آج ہم تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتے ہیں۔ بڑا قیمتی مشورہ ہے۔ آمنہ کے لال، سرکار دو جہاں کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جوان ہے۔ آقا علیہ السلام رشتے کے متلاشی ہیں، علی رضی اللہ عنہ پیارے ہم تیرے لیے اچھی سوچیں رکھتے ہیں، آخر تم ہمارے بھائی ہو۔ اگر ہمارا مشورہ مانو تو آمنہ کے لال علیہ السلام سے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کا سوال کیوں نہ کر لیں؟ بہتر تو یہ ہے کہ تم جا کر خود سوال کرو اپنے گھر والوں کو بھیجو کہ وہ جا کر سوال کریں یا ہماری ڈیوٹی لگاؤ۔ ہم یہ ذمہ داریاں نبھانے کے لیے تیار ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا

سیّدنا صدیق وعمر رضی اللہ عنہما گئے، پیارے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آقا علیہ السلام کو مشورہ دیتے ہیں، پیارے آخر رشتہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنا ہی کرنا ہے۔ بیٹی جوان ہے رشتہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنا ہی کرنا ہے، اگر ہمارا کہا مانو تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشورہ دینا چاہتے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا زاد بھائی بھی ہے۔ سوہنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی بھی ہے اور میدانوں کا مجاہد اور غازی بھی ہے۔ سوہنیا اللہ پاک نے ان کو کردار بھی عطا فرمایا، سیرت بھی عطا فرمائی، اللہ پاک نے ان کو قوت ایمانی بھی عطا فرمائی ہے۔ سوہنیا اگر پسند فرماؤ تو اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ علی رضی اللہ عنہ سے کریں نہ کر دیں؟ آقا علیہ السلام نے آمادگی کا اظہار فرمایا۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بڑی خوشی سے گئے کہ اے علی رضی اللہ عنہ! مبارکیں ہوں علی رضی اللہ عنہ پیارے تمہیں مبارکیں ہوں۔ اللہ پاک نے تمہاری قسمت کا ستارہ روشن کر دیا ہے۔ ہم نے خاتم الانبیاء کے سامنے تمہارا نام پیش کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت اور رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

آخر وقت آ گیا رشتہ طے ہو گیا ہے، نکاح ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا! اے لوگو! جب میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رشتے کے دن طے کرنے آئے تو پیارے علی رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ حق مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟ فرمایا: آقا علیہ السلام میرے گھر کے حالات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہے غربت ہی غربت ہے۔ اللہ کے شیر کے پاس ایک زرہ ہے یہ بھی جہاد کے لیے میدان کارزار کے لیے رکھی ہے۔ کہا آقا علیہ السلام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو۔ فرمایا: چلو اللہ دن پھیر دے گا اس زرہ کو بیچو اور جاؤ حق مہر کا انتظام کرو۔ میں اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تم سے عقد کرتا ہوں۔ نکاح کرتا ہوں۔ پیارے علی رضی اللہ عنہ زرّہ لے کر گئے، وہ لوہے کی کڑیوں کی بنی ہوئی، لوہے کی زنجیروں کی بنی ہوئی زرہ، دشمن کے وار سے خود کو بچانے کے لیے ہوتی ہے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی زرہ کو بیچنے کے لیے باہر نکلے تو اللہ کے ایک سخی سے ملاقات ہوئی۔ یہ کون سخی ہے؟ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، جامع القرآن، کامل الحیاء والایمان سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پوچھا علی رضی اللہ عنہ کہاں کی تیاری ہے؟ فرمایا: تمہیں نہیں پتہ میری شادی

قریب ہے، شادی کے لیے پیسے نہیں ہیں، زرّہ بیچنے جا رہا ہوں۔ یہ زرہ بیچ کر شادی کروں گا۔ پیارے عثمان رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے، کہا بھائی کہاں شادی ہو رہی ہے؟ کہنے لگے تمہیں پتہ نہیں اللہ کے محبوب علیہ السلام نے میرے لیے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب کیا ہے۔ میں اپنی شادی کی تیاریاں کر رہا ہوں۔ فرمایا: زرّہ بیچنا چاہتے ہو؟ میں اس کا گاہک بننے کے لیے تیار ہوں۔ مانگو کتنے روپے مانگتے ہو؟ اللہ اکبر کبیرا

میرے عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی کڑیاں گننا شروع کیں۔ چار سو اسّی درہم دینے کے لیے تیار ہوں۔ ادھر سے زرہ خرید لی گئی ہے۔ رقم میرے پیارے علی رضی اللہ عنہ نے جیب میں ڈال لی ہے۔ پیارے علی رضی اللہ عنہ آقا علیہ السلام کی طرف چل پڑتے ہیں۔ ادھر سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی چلتے چلتے میرے آقا علیہ السلام کے پاس آ گئے۔ آ کر عرض کرتے ہیں آقا علیہ السلام جی آج میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہے۔ اے علی رضی اللہ عنہ پیارے میں تمہیں مبارک بھی دیتا ہوں۔ یہ جس زرہ سے جہاد کرتے رہے ہو، جس زرہ سے جنگیں لڑتے رہے ہو، جس زرہ سے کافروں کو مارتے رہے ہو۔ علی رضی اللہ عنہ پیارے یہ شادی کا گفٹ میری طرف سے قبول کرلو۔ پیسے تو میں دے چکا ہوں۔ یہ تو میں خرید چکا ہوں۔ زرہ کے پیسے بھی تمہارے پاس ہیں اور یہ زرّہ بھی میری طرف سے تمہارے لیے شادی کا تحفہ ہے۔ یہ تحفہ قبول فرماؤ۔ علی رضی اللہ عنہ تم جہاد کرو گے تو اللہ پاک عثمان رضی اللہ عنہ کو اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ تم دین کے کام کرو گے، تم دین کے پرچم لہراؤ گے تو مولا عثمان رضی اللہ عنہ کو نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اللہ اکبر

حضرات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے کچھ احباب کو لے کر آئے، کچھ قبیلے کی خواتین آئیں، پیارے مدنی تاج دار گھر آئے، آواز دی۔ ام سلمہ، زینب رضی اللہ عنہا جلدی کرو، میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہ کو تیار کرو، میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کرو۔ عقد ہو چکا ہے میری بیٹی اپنے گھر جائے۔ اللہ اکبر کبیرا! ادھر سے برادری والی عورتیں آ گئیں، ادھر سے پیارے علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کی بھی چند عورتیں ہیں، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کیا جا رہا ہے۔ ان تیاریوں میں عجیب ہی منظر بن گیا۔ ان تیاریوں کے لمحات میں عجیب ہی سماں بن جاتا

ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس طرح دروازے کے سامنے کھڑی تھیں، جب بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کی سہیلیوں کے جھرمٹ میں دیکھا، ان عورتوں کے جھرمٹ میں دیکھا تو بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رہا نہ گیا، فرماتی کیا ہیں؟ اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا! کوئی شک والی بات نہیں، ہم تم سے پیار کرتی ہیں، آگے بھی پیار کریں گی، لیکن ہمیں حسرتیں اس بات کی ہیں، کاش آج تمہاری ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آج یہاں زندہ ہوتیں، جو شفقتیں اور دعائیں، جو پیار تمہیں تمہاری ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دینے تھے، وہ نہ میں دے سکتی ہوں نہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دے سکتی ہے۔ ہم تمہیں وہ پیار نہیں دے سکتے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ! جو پیار تمہیں تمہاری ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دینا تھا، ہم میں سے تو وہ کوئی بھی پیار نہیں دے سکتا۔ ادھر سے ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں پڑا تو وہ پرانی ماں کی شفقت والی یادیں تازہ ہوگئیں، وہ امی کے پیار یاد آ گئے، امی کی محبتیں یاد آ گئیں، بیٹی کو ماں کی شفقتیں یاد آ گئیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں سے آنسو جاری ہو گئے، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سسکیاں بھر بھر کر روتی جا رہی ہیں۔ کسی نے جا کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاعیں دیں۔ آقا علیہ السلام جی ذرا جلدی گھر تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں، آ کر بیٹی کو چپ کروائیں۔ نبی پاک علیہ السلام تشریف لائے، آقا علیہ السلام گھر پہنچے بیٹی رو رہی ہے۔ کسی نے بتایا آقا علیہ السلام جی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے ایک جملہ نکلا ہے۔ اسی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے جملے نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رلا دیا ہے اور میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا شاید میری بیٹی رو رہی ہے کہ جہاں میرا رشتہ ہو رہا ہے، وہاں غربت ہی غربت ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی غربت یاد آ گئی ہو گی۔ آقا علیہ السلام سر پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ بیٹی کو پیار دیتے ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹی میں نے دنیا کے بہترین انسان سے تمہارا رشتہ کیا ہے۔ اے بیٹی میں نے قبیلے اور خاندان کے ایک بہترین انسان سے تمہارا رشتہ کر دیا ہے۔ بیٹی علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی غربت کا خیال نہ کرنا، یہ روزیاں اور نعمتیں تو آنے جانے والی چیزیں ہیں، یہ تو ڈھلتے سائے ہیں، آج

نعمتیں موجود ہیں تو کل جا بھی سکتی ہیں۔ آج انسان اس دولت سے محروم ہے تو کل دولت م بھی سکتی ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

میری بیٹی ان چیزوں کی فکر نہ کرنا، علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی غربت کی فکر نہ کرنا، کسی نے بتایا آ قا علیہ السلام جی علی رضی اللہ عنہ کی غربت کو یاد کر کے نہیں بلکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو اپنی امی کی محبتیں یاد کر کے رو رہی ہے، امی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شفقتیں یاد کر کے رو رہی ہے، اولاد والو! تم سمجھتے ہو، اولاد والو! تم جانتے ہو، ماؤں کی تو اولاد کو پل پل ضرورتیں رہتی ہیں، ماں باپ کی اولاد کو پل پل ضرورتیں رہتی ہیں اور جب ایسا شادی کا موقع آئے، کوئی خوشی کا تہوار آئے، عید کا موقع آئے تو لوگو! مری ہوئی مائیں بہت زیادہ یاد آتی ہیں، بچھڑے باپ بہت زیادہ یاد آیا کرتے ہیں، آج بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو امی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا پیار یاد آیا۔ امی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شفقتیں یاد آئیں کہ کاش آج ماں سر پر زندہ ہوتی تو آج ماں الوداع کرتی، دعائیں دے کر بیٹی کو الوداع کرتی، آؤ لوگو! ذرا توجہ سے سنو! میرے پاک نبی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کو پیار ومحبت کی آغوش میں لے کر دروازے تک چھوڑنے گئے، ساتھ آ قا علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو ہیں، آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹی میں روزانہ ملنے آیا کروں گا، اللہ توفیق دے گا تو میں اپنی بیٹی کو قریب ہی لے جایا کروں گا، اپنی بیٹی کا گھر اپنے قریب ہی بنالوں گا۔ اللہ اکبر کبیرا

حضرات توجہ فرماؤ! ماں کی جدائی کے صدمات نے اس بیٹی پر کتنا اثر کیا ہے؟ اللہ اکبر اور ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبق دیا، بیٹی اللہ کی عبادت میں کوتاہی نہیں کرنا، علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا، تو اللہ ذوالجلال تمہیں بڑا کچھ عطا کرے گا، بہت کچھ نوازے گا۔ اے لوگو! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی مفلسی اور غریبی کے دن دیکھے، بڑے مشکل مشکل وقت صبر کے ساتھ گزار کر دکھائے اور اپنے ابو جان کی بات کو نبھا کر دکھایا۔ باپ نے کیا سبق دے کر بھیجا ہے؟ بیٹی اللہ کی عبادت کرنی ہے اور شوہر کی اطاعت کرنی ہے۔ بابا جی ابراہیم خادم رحمہ اللہ تاندلہ والے اللہ تعالیٰ ان کی قبر جنت کا باغ بنائے۔ آمین! وہ قوم کی بیٹیوں کو ایک سبق دیا کرتے اور اچھی ماؤں کا تذکرہ کیا کرتے۔ فرمایا کرتے تھے، پرانے وقت کے جٹ

انسان، اللہ والے لوگ بڑی پیاری اور دانائی کی باتیں کر گئے ہیں:

عورت او جو نوں رکھے راضی
تے منے اس دے سب اشاریاں نوں
کلی سائیں دی نوں او بہشت سمجھے
نہ ویکھے کسے دے اچیاں چوباریاں نوں

یہ نہ ہو کسی کا اچھا مکان دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے، ماں باپ کو گالیاں دینے لگ گئے کہ میرے ماں باپ نے کیا سوچا ہے؟ میرے والدین نے میرا کیا سوچا ہے؟ بہنوں خبردار ایسی سوچ نہ سوچنا، یہ روزیاں، یہ رزق، یہ قسمتیں بنانا ماں باپ کا بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر قسمتیں بنانا ماں باپ کے بس میں ہوتا تو کوئی ماں اپنی بیٹی کو بدنصیب نہ ہونے دیتی، کوئی باپ اپنی بیٹی اور بیٹے کو بدنصیب نہ بناتا۔ لوگو! یہ نظام الٰہی ہے کسی کو رزق زیادہ ملا ہے، اللہ ذوالجلال دیکھ رہا ہے کہ یہ میرا شکر بھی کرتے ہیں کہ نہیں۔ کسی کو اللہ پاک نے تنگ دست کیا ہے اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں یہ صبر بھی کرتے ہیں کہ نہیں۔ کسی کو صبر کے ذریعے آزما رہا ہے، کسی کو شکر کے ذریعے آزما رہا ہے اور اللہ والے نے سبق کیا دیا؟ عقل مند ماؤں سنو! اے بزرگ بیٹیوں والو سنو!

گھروں ٹر دیاں ماں دھی نوں مت دیوے
دھیے میری گل دا خاص خیال رکھیں
جیہڑی جگہ تے تیرا شوہر پیر رکھے
دھیے توں اس جگہ تے سر دے وال رکھیں
سارے زمانے دے نال وی جے بنے نہ تیری
دھیے بس اک صلح شوہر دے نال رکھیں

ذہین مائیں اس طرح کی تربیتیں کر کے بھیجتی ہیں، عقل مند ماں باپ اپنی بیٹیوں کو اس طرح کی تربیتیں کر کے بھیجتے ہیں۔ اللہ اللہ اللہ

وہ جاہل لوگ ہوا کرتے ہیں جو اس طرح کا سبق پڑھایا کرتے ہیں کہ کسی کو بات نہ کرنے دینا، جو بات کرے تو ایک کی دس سنانا، ہمارے گھر میں کون سا تمہارے لیے آٹا ختم ہوگیا ہے؟ ہمارے گھر کون سا تمہارے لیے چارپائی اور بستر نہیں؟ بیٹی ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے گھبرانا نہیں، پریشان نہ ہونا، سس، سسر کی باتیں نہیں سننا، کئی تو کہہ دیتے ہیں ہم نے کسی کنجر کی بات نہیں سنی۔ "**لا حول ولا قوۃ الا باﷲ**" اس طرح کی تربیت کر کے بیٹیوں کو نہ بھیجا کرو۔

میرے پاک نبی ﷺ نے بیٹیوں کو بسانے کا طریقہ بتایا ہے، یہ بات ذرا دھیان سے سنو! انسان ہونے کے ناطے میاں بیوی میں ایک دن شکر رنجی ہوگئی، پیارے علی رضی اللہ عنہ خفا ہو کر باہر چلے گئے، تمہیں پتہ ہے علی رضی اللہ عنہ پیارے ناراض ہو کر سیدھے اللہ کے گھر میں گئے۔ **سبحان اللہ**۔ کہاں گئے؟ کسی آگ کے آلاؤ کے پاس نہیں گئے، کسی بھنگ دوری پر نہیں گئے، کسی نشے کے اڈے پر نہیں گئے۔ میرے علی رضی اللہ عنہ ان شرابیوں سے بچنے والے، ان بھنگیوں، چرسیوں سے نفرت کرنے والے میرے علی رضی اللہ عنہ تھے۔ نمازیں اور قرآن پڑھنے والے علی رضی اللہ عنہ تھے، علی رضی اللہ عنہ کہاں گئے؟ ہمارا لڑکا گھر سے ناراض ہو کر جائے گا تو یا تو سینما جائے گا، یا پھر اسٹیشن پر گاڑی کے نیچے جائے گا، اس کو راستے ہی دو نظر آتے ہیں۔

علی شیر جلی حق دا ولی

یہ اللہ کے گھر چلے گئے، اتفاق ایسا ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ بیٹی کو ملنے آئے، جب میرے پاک نبی ﷺ اپنی بیٹی کے گھر پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ ڈھیلا سا منہ کر کے عرض کرتی ہیں۔ ابو جی آج پیارے علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ پتہ نہیں کہاں تشریف لے گئے ہیں؟ آقا علیہ السلام الٹے قدموں واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاک گھر میں چلے جاتے ہیں، مسجد نبوی ﷺ میں چلے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دیکھا اللہ کا شیر ننگی زمین پر لیٹا ہوا ہے۔ جسم پر مٹی لگی ہوئی ہے، سرکار دو جہاں ﷺ اس طرح پاؤں کا چوکا لگاتے ہیں اور ساتھ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ))

اے مٹی کے باپ اٹھو! مٹی جو لگی تھی۔ سارا جسم مٹی سے بھرا ہوا تھا۔ پیارے علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، مسکرائے کہا جی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: کیوں لیٹے ہوئے ہو؟ کہا بس آقا علیہ السلام جی نیند سی آئی تھی، سوچا کچھ آرام کرلوں۔ یہ نہیں بتایا کہ آقا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے ستایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے پریشان کیا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ تم سے بڑا ضروری کام ہے۔ آؤ گھر چلیں۔ آقا علیہ السلام گھر لے گئے۔ فرمایا: اب صحیح صحیح بتاؤ کیا معاملہ ہے؟ اب بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ڈرتے ہوئے نہ بتائیں کہ کہیں ابو ناراض نہ ہو جائیں۔ یہ بھی ڈرتے نہ بتائیں کہ آقا علیہ السلام پتہ نہیں کیا فرمائیں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں آپس میں اپنی شک رنجی دور کرو۔ میرے سامنے صلح کرو آقا علیہ السلام نے اپنی بیٹی اور داماد کی صلح کروائی ہے، جب صلح کروا کر آقا علیہ السلام جانے لگے تو آقا علیہ السلام کا خوشی سے چہرہ ٹمٹما رہا ہے۔ آقا علیہ السلام کے چہرے پر تبسم ہے۔ آقا علیہ السلام کا چہرہ خوشی سے کھلا کھلا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی نظریں پڑ گئیں۔ عرض کرتے ہیں سوہنیا آج تو چہرے پر مسکراہٹ ہی بڑی زیادہ ہے۔ آقا علیہ السلام جی ویسے تو اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہی بڑا پیارا بنایا ہے۔ مگر آج تو لگ رہا ہے کوئی نئی ہی خوشیاں ہیں، آقا علیہ السلام خوش ہو کر فرماتے ہیں، آج میں دنیا کے بہترین جوڑے کی صلح کروا کر آیا ہوں۔ اللہ اکبر کبیرا! اولاد والو! میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کو بسانے کا طریقہ بتایا ہے۔ اپنی بیٹیوں کو بسانے کا طریقہ بتایا ہے، یہ نہیں فرمایا جاتا ہے تو جائے۔ ہمارے گھر کون سا آٹا ختم ہو گیا ہے؟ تم کون سے عام سے آدمی کی بیٹی ہو؟ تم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہو۔ تمہارا باپ تو وہ باپ ہے، جس کو اللہ اشارے کرتا ہے کہ سوہنیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عرض کریں، تو میں احد پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سونے کا بنا دوں۔ اتنی شان والا بھی ہو کر یہ نہیں فرمایا کہ بیٹی گھبراؤ نہیں، علی رضی اللہ عنہ نہیں آتا تو نہ آئے، ناراض ہے تو ناراض رہے ہمیں کس بات کی فکر اور کس

بات کی پرواہ ہے؟ یہ نبی ﷺ دنیا کے لیے نمونہ ہے۔ اس نبی کی زندگی کائنات کے لیے ماڈل ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی دنیا کے لیے آئیڈیل ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنانا تھا۔ نبی پاک ﷺ کی ایک ایک ادا نرالی ہے۔ آپ ﷺ کا ایک ایک طریقہ نرالا ہے۔ اللہ نے ایسے ہی تو نہیں فرمایا: اے دنیا جہان کے لوگو سنو!

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب: ٢١)

خالق کبریا نے فرمایا: لوگو! میں نے اپنے محبوب علیہ السلام کی زندگی تمہارے لیے اسوہ حسنہ بنا دی ہے، اپنے پیارے کی زندگی کو میں نے تمہارے لیے نمونہ بنا دیا ہے، اسوہ بنا دیا ہے، آئیڈیل بنا دیا ہے۔ صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ اس نبی ﷺ نے بیٹیوں کو بسانے کے طریقے بتائے ہیں۔ اس پاک نبی ﷺ نے اولادوں کو بسانے کے طریقے بتائے ہیں۔ آؤ لوگو! نبی پاک ﷺ کی ایک بات یاد آئی۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک دن نبی پاک ﷺ کو پتہ چلا آج میری بیٹی میرے گھر آئی ہے۔ آپ ﷺ کو شک ہو گیا کہ بیٹی ناراض ہو کر آئی ہے، تھوڑی دیر ہوئی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، ابھی تک آقا علیہ السلام نے پوچھا بھی نہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسے آئی ہو؟ کیوں آئی ہو؟ ادھر سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، پیارے علی رضی اللہ عنہ فوراً کہتے ہیں، آقا علیہ السلام آج فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ایسے ایسے ناراض ہو گئی تھی، اس لیے گھر تشریف لائی ہے تو میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لینے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے کوئی تفتیش نہیں کی، کوئی تحقیق نہیں کی کہ کس کی زیادتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جلدی کرو، علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلو، ایسا شوہر کہاں سے ملے گا؟ جو اپنے سسر کے گھر فوری آ گیا، اگر غرور وتکبر والا ہوتا تو علی رضی اللہ عنہ گھر بیٹھا رہتا، اگر علی رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو اتنا بڑا سمجھتا ہوتا تو کبھی میرے گھر چل کر نہ آتا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی علی رضی اللہ عنہ میرے گھر چل کر آ گیا ہے۔ میں سننے کے لیے بھی تیار نہیں کہ یہ زیادتی علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہوئی ہے یا تمہاری طرف سے ہوئی ہے۔ فرمایا: بیٹی میرا حکم ہے فوری چلو اور علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ

جاؤ۔ یہ میرے پاک نبی ﷺ نے اپنی لختِ جگر کی تربیتیں کیں ہیں۔ صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ اے لوگو! دھیان سے سننے والی بات ہے۔

نبی پاک جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو جان کی باتیں کیسے گرہ باندھی ہیں۔ پیارے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کو بخار ہو جاتا ہے اور بخار بڑی شدت پکڑ گیا ہے۔ بڑا شدید بخار ہوا، ساری رات میں بھی بے قرار رہا، ساری رات بخار سے فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تڑپتی رہی، جب آدھی رات ہوئی، اذان کا وقت ہونے والا تھا، تھوڑی دیر کے لیے بخار ہلکا ہوا، فاطمہ رضی اللہ عنہا آرام سے سو جاتی ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نیند آ گئی تو میں بھی اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا کہ چلو گھڑی بھر آرام کروں۔ پھر اذان کا وقت ہونے والا ہے۔ پیارے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نماز کا وقت ہوا تو میں نماز پڑھنے کے لیے بیدار ہوا۔ میں نماز کی تیاریاں کرنے کے لیے اٹھا تو میں نے کیا دیکھا؟ نبی پاک ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا مصلیٰ پر نماز پڑھ رہی ہیں، نبی زادی مصلیٰ پر نماز ادا کر رہی ہے، میں بہت زیادہ خوش ہوا کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھنے کے قابل تو ہوگئی ہے۔ فرماتے ہیں میں مسجد کو چلا گیا۔ میں نماز سے جلدی جلدی فارغ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جا کر پتہ کروں، بیمار پرسی کروں۔ تاکہ اسے کوئی چیز لا کر دوں۔

فرماتے ہیں جب میں گھر آیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا چکی پر دانے پیس رہی ہیں۔ میں نے تعجب سے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا کچھ اپنی جان کا بھی خیال کیا کرو! ساری رات تمہیں بخار نے تڑپایا ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا ساری رات تمہیں بخار نے بے قرار رکھا ہے، میں جب صبح اٹھا تو تم نماز پڑھ رہی تھی، اب آیا ہوں تو چکی پیس رہی ہو، کوئی اپنی جان کا بھی خیال کیا کرو، کوئی اپنی صحت کا بھی خیال رکھا کرو۔ اللہ اکبر کبیرا

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ جی ابو جان نے گھر سے چلتے ہوئے یہ دو ہی تو باتیں بتائی تھیں۔ یہ دونوں باتیں میں نے گرہ باندھ لیں، آخری سانس تک ان کو میں چھوڑ نہیں سکی۔ بابا جان نے گھر سے چلتے ہوئے یہ نصیحتیں کی تھیں۔ دیکھنا بیٹی اللہ تعالیٰ کی

عبادت میں کوتاہی نہ کرنا، یہ نہ سوچنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہوں۔ یہ نہ سوچنا کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہوں، یہ گمان مت کرنا کہ میرے ابو کی جیب میں جنت کی چابیاں ہیں۔ پھر مجھے نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مجھے روزے رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مجھے قرآن پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مجھے زکوٰۃ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ اے میری بیٹی اللہ ذوالجلال کی عبادت میں کوتاہی نہ کرنا، اللہ پاک کی بندگی میں غفلت سے کام نہیں لینا اور فرمایا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرنا، علی رضی اللہ عنہ جی پہلے نماز پڑھ کر اللہ پاک کا حق ادا کیا ہے، اب آٹا پیس کر روٹی پکاؤں گی تو اپنے سر کے تاج کی خدمت کا حق ادا کروں گی۔ کیسی تربیت ہے؟ اللہ اکبر کبیرا! کسی صاحب دل نے کہا تھا:

علی رضی اللہ عنہ دے گھر دا سنگھار فاطمہ رضی اللہ عنہا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دے دل دا چین تے قرار فاطمہ رضی اللہ عنہا
بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پارسا طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا
جنت دیاں سب بیبیاں دی سردار فاطمہ رضی اللہ عنہا
پرورش پائی جندی گود وچ حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے
او شرم حیاء دے ملک دی سالار فاطمہ رضی اللہ عنہا

کون فاطمہ رضی اللہ عنہا؟ اے لوگو! توجہ کرو، ایک دن پیارے علی رضی اللہ عنہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود ہیں۔ بیٹھے بیٹھے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آج تمہارے ابو کے پاس تقسیم کے لیے بہت زیادہ مال آیا ہے۔ کچھ لونڈیاں آئی ہیں، کچھ غلام آئے ہیں، کچھ تقسیم کرنے کے لیے مال آیا ہے۔ جاؤ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ابو سے کوئی غلام لے آؤ، کوئی نوکرانی لے آؤ۔ دیکھو چکی پیس پیس کر ہاتھوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ مشکیزہ لا لا کر کندھوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ جاؤ اپنے ابو جان سے خدمت کے لیے، ہاتھ بٹانے کے لیے کوئی نوکرانی لے آؤ۔ ماں جی فرماتی ہیں ایک بار تو میں چل پڑی، ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی، ابو جان تو مسجد کے صحن میں غریبوں، مسکینوں میں مال تقسیم کر رہے تھے مجھے شرم آ رہی تھی کہ میں ابو جان سے

جا کر کہوں گی، تو پتہ نہیں ابو جان کیا جواب دیں گے؟ پتہ نہیں ابو کیا سوچیں گے؟ ان سوچوں میں گم ہی میں ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی رہی، بیٹھے بیٹھے ماں جی نے پوچھ لیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسے آئی ہو؟ میں نے کہا امی جان آئی تو میں اس لیے تھی، مگر حوصلہ نہیں ہوتا میں کیسے جا کر ابو جان سے کہوں؟ ابو کیا سوچیں گے؟ فرمایا شرم کے مارے مجھ سے بات نہ ہوئی اور میں گھر چلی گئی، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر پہنچیں ادھر سے آقا علیہ السلام گھر تشریف لے آئے، ابھی آ کر بیٹھے ہی ہیں۔ ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آقا علیہ السلام آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا ملنے کے لیے آئی تھی؟ جی آقا علیہ السلام ملنے کے لیے بھی آئی تھی اور ساتھ کچھ کام بھی تھا، مگر بیچاری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام کہا ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کھا گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کام تھا؟ فرمایا: آقا علیہ السلام جی آپ نوکرانیاں تقسیم کر رہے تھے، باندیاں تقسیم کر رہے تھے، غلام تقسیم کر رہے تھے، وہ بھی اسی خواہش سے آئی تھی، لیکن حوصلہ ہی نہیں ہوا اس لیے واپس چلی گئی۔ آقا علیہ السلام واپس انہیں قدموں پر بیٹی کے گھر چلے گئے، سرکار نے جا کر بیٹی کو پیار دیا ہے۔ آقا علیہ السلام آ کر بیٹھ جاتے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ کر ابو جان کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہیں۔ فرماتی ہیں قربان جاؤں میرے ابو جان آئے، میرے پیارے بابا جی آئے، فرمایا: بیٹی گھر گئی تھی لیکن مجھ سے بات تک نہیں کی ہے، ویسے ہی واپس آ گئی ہو۔ فرمانے لگیں ابو جی کسی کام کے لیے گئی تھی مگر دل ہی نہیں کیا۔ فرمایا: بیٹی اب بتا دو، فرمایا نہیں ابو جان اب رہنے دیں۔ فرمایا: نہ نہ میری بیٹی بتاؤ کیا کام تھا؟ فرمایا: ابو جی مجھے پتہ چلا تھا کہ کچھ نوکرانیاں آئی ہیں، کچھ باندیاں آئی ہیں، کچھ غلام آئے ہیں، مجھے پیارے علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم بھی چلی جاؤ اور لے آؤ۔ میں گئی تھی مگر کہنے کا حوصلہ ہی نہیں ہوا۔ فرمایا: بیٹی تم ایک نوکرانی لینے گئی تھی، ایک باندی لینے گئی تھی۔ آؤ میں تمہیں اس سے بہتر تحفہ دوں۔ فرمایا: ابو جی کیا؟ فرمایا: اللہ کی عبادت کیا کرو۔ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت کیا کرو، بچوں کی تربیت کیا کرو سارا دن اپنے گھر کے کام کیا کرو، جب تھک جاؤ۔ اپنے بستر پر آؤ، سبحان اللہ کہہ دو، کتنا خیر خواہ باپ ہے؟ لوگوں کو غلام دے رہا ہے، لوگوں کو بوریاں بھر بھر کر کھجوریں

دے رہا ہے۔ مگر اپنی بیٹی کو ذکر واذکار پر ہی خوش کر رہا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

اب تو عشر زکوۃ کا مال آ جائے تو وہ چیئرمین کے رشتہ دار ہی لے جاتے ہیں، وہ اس طرح لگتا ہے جیسے سارے جدی پشتی ہی یتیم ہیں، غریبوں مسکینوں کی درخواستیں ہی جمع ہوتی رہ گئیں، وہ سارے مگر مچھ پہلے ہی مال کھا گئے۔ حضرات سنو! جس نبی ﷺ کی زندگی اللہ نے نمونہ بنائی، آئیڈیل بنائی، ماڈل بنائی، اس نبی ﷺ کا حال کیا ہے؟ فرمایا: بیٹی جب تھک جاؤ، بستر پر آؤ تو ایک وظیفہ پڑھا کرو۔ بڑا پیارا وظیفہ ہے۔ ابو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا: 33 بار پڑھا کرو، سبحان اللہ، وہ تو نبی پاک ﷺ کی اپنی حقیقی بیٹی ہے۔ اے میری قوم کی بہنوں تم نبی پاک ﷺ کی روحانی بیٹیاں ہو۔ امتی ہونے کے ناطے آؤ نا! اس نبی ﷺ کی باتیں گرہے باندھ کر لے جاؤ، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کام کاج کر کے تھک جاؤ اپنے بستر پر آؤ تو بیٹی 33 بار پڑھا کرو، سبحان اللہ اور 33 بار میری بیٹی پڑھا کرو، الحمد للہ اور 34 بار پڑھا کرو اللہ اکبر۔ یہ سو کلمات اپنی زبان سے اللہ پاک کی تعریف میں، اللہ پاک کی صفات میں اپنی زبان سے ادا کرنا تمہارا کام ہے۔ اے میری بیٹی تو تمہارے سارے دن کی تھکاوٹوں کو دور کرنا میرے رب کا کام ہوگا۔

حضرات ان باتوں کا تعلق تربیت کے ساتھ ہے، ان کو گرہے باندھ کر لے جاؤ، یہ قصے کہانیاں نہیں، نبی پاک ﷺ کے فرمان عالی شان ہیں، آقا علیہ السلام کے فرمان خوشبودار ہیں۔ یہ قبر میں کام آنے والے ہیرے ہیں، حشر میں کام آنے والے موتی ہیں، ان جواہرات کو اپنے دلوں میں سجا کر لے جاؤ۔ آؤ لوگو! توجہ فرماؤ۔ میں عرض کر رہا تھا خاتم الانبیاء جناب محمد ﷺ نے اپنی بیٹی کی تربیتیں کیسے کیں؟ ایک بات بڑے دھیان سے سننے والی ہے، بیٹی کھاتے پیتے گھر کی ہو، اگلا گھر غریب ہو جائے، حالات تو اللہ کے اختیار میں ہیں، امیری غریبی کس کے اختیار میں ہے؟ وہ چاہے لکھ پتی کو ککھ پتی کر دے، وہ چاہے ککھ پتی کو لکھ پتی کر دے، چاہے ریڑھیاں لگانے والوں کو ملوں اور فیکٹریوں کا مالک بنا دے، چاہے فیکٹریوں والوں کو کنگال کر کے ریڑھیوں پر لے آئے، یہ اس مالک کی مرضیاں ہیں۔ مگر دعا

کیا کرو اللہ تعالیٰ برے وقت سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اللہ ہم کمزور تیری آزمائشوں کے قابل نہیں، اللہ آزمائشیں آنے سے پہلے ہی ہمیں معاف فرما۔ آمین! اگر کوئی آزمائش یا امتحان آجائے تو پھر اللہ اپنی رحمت شامل حال کر کے کامیابیاں بھی عطا فرما۔ آمین

بٹی کھاتے پیتے گھر کی تھی اگلا گھر غریب ہو گیا، سارا دن لڑائیاں، جھگڑے اور طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں، وہ بیچارے آگے سے سوسو بار سمجھاتے ہیں، بیٹی ہمارے بس میں کیا ہے؟ کیا ہمارا دل کرتا ہے کہ ہمارا چولہا نہ جلے؟ یہ تو اب اللہ کی مرضیاں ہیں۔ مگر یہ اپنے ماں باپ کو گالیاں، گلے، شکوے کرتی ہیں۔ آؤ ایسی بہنوں کے لیے، ایسی بیٹیوں کے لیے نبی کائنات کی زندگی نمونہ بن گئی ہے۔ ذرا سنو! ایک دن میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر دل کیا کہ میں بیٹی کو ملنے جاؤں، آقا علیہ السلام اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، یہ بات کلیجے پر ہاتھ رکھ کر سننے والی ہے۔ اے لوگو ذرا سنو! یہ نبی زادی ہے، یہ مخدوم زادی ہے، رسول زادی ہے۔ اس باپ کی بیٹی ہے جس کا باپ انبیاء علیہم السلام کا امام ہے۔ اس باپ کی بیٹی ہے جس باپ کو اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں عزتیں عطا فرمائیں۔ اتنے بڑے شان والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے، آقا علیہ السلام نے دروازے پر آواز دی۔ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میں اندر ملنے کے لیے آنا چاہتا ہوں۔ میرا آج بڑا دل کرتا تھا کہ بیٹی کو مل کر آؤں۔ اے بیٹی پردہ کر لو ایک آدمی میرے ساتھ ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ بھی آج میرے ساتھ آیا ہے۔ میں اپنی بیٹی کو ملنے کے لیے اندر آنا چاہتا ہوں اور میرا صحابی رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آنا چاہتا ہے۔ بیٹی جلدی کرو اوڑھنی اوڑھ لو، پردہ کر لو! اللہ اکبر کبیرا! آگے سے بیٹی جواب کیا دیتی ہے؟ نبی زادی جواب کیا دیتی ہے؟

فرماتی ہیں ابو جی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئیں، اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو تھوڑی دیر باہر ہی بٹھا دیں۔ کیونکہ میرے سر پر لینے کے لیے کپڑا ہی نہیں ہے۔ جس سے میں اپنا سر ڈھانپ سکوں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ سچے رب کی قسم ہے لوگو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے ایک دن بھی شوہر کا شکوہ نہیں کیا۔ اپنے سر کے تاج علی رضی اللہ عنہ کا ایک دن بھی گلہ نہیں کیا۔ یہ

نہیں کہا کہ ابو مجھے کون سے گھر بھیج دیا ہے؟ اس طرح کا کوئی بھی ناشکری والا جملہ نہیں بولا ہے۔ آقا علیہ السلام کی بیٹی عرض کرتی ہیں ابو جی آپ اندر تشریف لے آئیں، صحابی رضی اللہ عنہ کو ذرا تھوڑی دیر کے لیے باہر ہی کھڑا کر دیں۔ میرے پاس کپڑا ہی نہیں ہے۔ اے لوگو! جس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طائف والوں نے مارا تو میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نہ آئے، ظالموں نے اوجڑیاں پھینکیں میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پریشان تو ہوئے مگر آنکھوں میں آنسو نہ آئے، آج بیٹی کا یہ جملہ سنا کہ ابو میرے سر پر لینے کے لیے کپڑا نہیں تو پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک پھینک دیتے ہیں کہ بیٹی یہ لے لو، یہ میری مزمل پاک چادر آ رہی ہے۔ اس سے بیٹی اوڑھنی اوڑھ لو، پردہ کرلو میں اندر آنا چاہتا ہوں۔

ایک دن اسی طرح میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے، لوگو! بھوک کی وجہ سے بیٹی کا چہرہ مرجھایا مرجھایا دیکھا تو سرکار فرماتے ہیں۔ بیٹی خیر تو ہے، آج میری بیٹی کمزور کمزور کیوں لگ رہی ہے؟ فرماتی ہیں ابو جی آج دو دن ہو گئے ہیں آٹا کوئی نہیں، ابو جی کھانے کے لیے گھر میں چیز کوئی نہیں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا! یہ بات کہیں پیارے علی رضی اللہ عنہ نے سن لی تو کہنے لگے، فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تو تم نے بتایا ہی نہیں۔ فرماتی ہیں میں آپ کو کیسے بتاؤں؟ میرے ابو نے کہا تھا علی رضی اللہ عنہ مالی لحاظ سے کمزور ہے علی رضی اللہ عنہ کو زیادہ سوال کر کے بیٹی پریشان نہ کیا کرنا، فرماتی ہیں مجھے شرم آتی تھی کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو پریشان کروں۔ کہیں میرے سر کا تاج پریشان نہ ہو جائے۔ حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا کردار دیکھو! اور بیٹیوں کی شادی کرنی ہو تو چکروں میں نہ کیا کرو، رشتہ دیکھنے والے آئے تو ڈنر سیٹ ادھر سے پکڑ لائے، فرنیچر ادھر سے پکڑ لائے، گھر کی ڈیکوریشن کرنے کے لیے کہ یہ بڑا کھاتا پیتا گھر ہے۔ بڑا جناب مالدار گھر ہے، کچھ سامان ادھر سے لائے، کچھ سامان ادھر سے لائے کہ چلو بیٹی کا رشتہ ہو جائے۔ مگر بعد میں بیچاری بیٹی تمہارے پھینکے ہوئے کانٹے نکالتی رہے، ساری زندگی کی تکلیفیں بیٹی برداشت کرتی رہے، یہ تمہارے کیسوں کی تاریخیں بیٹی سہتی پھرے، ان مصیبتوں میں بیٹیوں کو نہ ڈالا کرو،

جتنے قابل ہو اتنے قابل بن کر دکھایا کرو، چوانی کے ہو تو پیسے کے بن کر نہ دکھایا کرو، ورنہ مصیبت کس کے لیے بنے گی؟

پھر شوہر نے تو کہنا ہے نا! کہ مجھے تو یہ کہتے تھے، ہمارے تو زمینوں کے مربعے ہیں، آٹھ ایکڑ ہماری بیٹی کے نام لگ جانے ہیں، یہ فیکٹری ہماری بیٹی کی ہے، وہ بھٹہ ہماری بیٹی کا ہے، اس وقت تو ہم نے یہ سنا تھا مگر اب کیا ہے؟ گڑھے خاک بھی نہیں، ایک مرلہ بھی زمین کا نہیں ہے۔ کیا فائدہ؟ اپنی بیٹیوں کے لیے مصیبت نہ کھڑی کرو، اپنی بیٹیوں کو ان مصیبتوں میں نہ ڈالو! حضرات جو کچھ اندر ہے وہ باہر کر کے دکھاؤ تاکہ بیٹی کے لیے مسئلہ نہ بنے۔ آخری بات توجہ سے سنو!

امام الانبیاء جناب محمد ﷺ کی بیٹی کی تربیتیں کیسی ہوئی ہیں؟ اے لوگو! ایک دن نبی پاک ﷺ کی بیٹی کے دروازے پر سوالی آیا، روٹی ابھی تیار کر کے رکھی ہے مسکین آیا، اللہ اکبر کبیرا! کہا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ یہ لو دے کر آؤ، پھر روٹی پکائی یتیم آیا لے گیا، تیسری بار روٹی پکائی قیدی آ کر لے گیا۔ اللہ اکبر کبیرا! اس طرح مسکینوں کو کھلانے والی، یتیموں کو کھلانے والی، بھوکوں کو کھلانے والی ہے۔ جن کے بارے میں اللہ کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا○﴾

(الدھر: ۸-۹)

ناز و نعمت میں پلنے والی، آغوش نبوت میں پلنے والی بیٹی پر پھر صدمات کس طرح آئے؟ امی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ دیکھنا پڑا، اتنا بڑا صدمہ آیا۔ اللہ اکبر کبیرا۔ اے لوگو! بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک وقت وہ بھی آیا جب ابو جان کو بخار ہے ابو جان کا بھی آخری وقت آ گیا۔ پیارے آقا علیہ السلام نے اپنی بیٹی کو بلایا، کان میں کوئی بات کی تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رونے لگ پڑتی ہیں، تھوڑی دیر بعد آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹی قریب آؤ! آقا علیہ السلام نے پھر کوئی بات کی تو بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرانے لگ پڑیں۔

ایک وقت آیا ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! سچی سچی بات بتاؤ جب تمہارے ابو جان نے تمہیں آخری وقت بلایا تو تم روئی کیوں اور مسکرائی کیوں؟ فرمایا: امی جی ابو نے پہلی بار مجھے کہا تھا۔ اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا! اب میرے اور تمہارے درمیان جدائیاں پڑ جانی ہیں۔ تمہارے ابو جان اللہ کے پاس جانے والے ہیں تو میں رونے لگ پڑی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی تو میں یہ سن کر مسکرا دی۔

حضرات یہ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ساری زندگی صبر میں گزارتی رہیں، ساری زندگی عبادت میں گزارتی رہیں، اپنی اولاد کی اچھی تربیتیں کیں۔ کون فاطمہ رضی اللہ عنہا؟ آغوش محبت میں پلنے والی، اللہ کا قرآن پڑھنے والی، نمازوں کی پابندی کرنے والی، شوہر کی خدمتیں کرنے والی، فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ جن کی گود میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما جیسے پھول پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ میری بہنوں کو سیرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



دکھوں کا علاج

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ○﴾ (الرعد: ٢٨)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○﴾

(البقرہ: ١٥٢-١٥٣)

یہ ذکر حسیں رحمت کا امیں کہتے ہیں جسے قرآن مبیں
دنیا کے نئے نغمے سیکھے عقبہ کا ترانہ بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
اغیار کا جادو چل بھی چکا اور ہم ایک تماشہ بن بھی گئے
آپس میں تو لڑنا ہمیں یاد رہا دشمن سے ٹکرانا بھول گئے

سامعین محترم! واجب الاحترام! بزرگو! بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر بیان سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات میری اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! کل قیامت والے دن اللہ پاک اپنے محبوب کے حوض کوثر پر اکٹھا فرمائے اور نبی پاک ﷺ کے خوشبو

دار ہاتھوں سے اللہ پاک جام کوثر نصیب فرمائے۔ آمین! میں زیادہ دیر گفتگو نہیں کروں گا۔ مختصر وقت میں قرآن وحدیث کے نورانی موتی تم حضرات کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ دل لگا کر دعا کرو کہ اللہ پاک حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کسی کی رات وی سی آر کی لعنت پر بیت جاتی ہے، کسی کی رات سینما کی چار دیواری میں برباد ہوتی ہے اور کئی نصیبوں کے مارے ہوئے ہیئر وں کے اڈوں پر اور تاش کے اڈوں پر رات برباد کرتے ہیں۔ نصیبوں والو! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں چن لیا ہے، اللہ پاک نے تمہاری رات کا انتخاب قرآن کی خاطر کر دیا ہے۔ اللہ پاک ہماری حاضری قبول کرے۔ آمین جو موضوع، جو عنوان اور جس موضوع پر گفتگو کرنے کا ارادہ ہے۔ میرے الفاظ سے تم خود پہچان جاؤ گے کہ میں کیا عرض کرنا چاہتا ہوں؟ آج کی اس نشست میں قرآن وحدیث کی روشنی میں موضوع عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دکھوں کا علاج کیا ہے؟ کیا موضوع ہے؟ دکھوں کا علاج کیا ہے؟ کیوں؟ ہر آدمی ہی دکھی دکھی نظر آتا ہے، ہر آدمی ہی پریشان پریشان نظر آ رہا ہے، کوئی کہتا ہے جناب کاروبار کے نقصان نے پریشان کر کے رکھ دیا ہے، کوئی کہتا ہے اولاد کی پریشانی نے مجھے پریشان کر رکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ اولاد نہیں ہوئی اس لیے پریشان ہوں، کوئی کہتا ہے اللہ پاک نے اولاد تو دی مگر نافرمان ہوگئی ہے اس لیے پریشان ہوں، کوئی کہتا ہے مال ودولت اللہ پاک نے بے انتہاء عطا کیا ہے مگر میرے ذہن کو سکون نہیں ملتا اس لیے پریشان ہوں۔

دوستو! قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ بات عرض کرنے کا میں ارادہ رکھتا ہوں کہ رب کے قرآن نے دکھوں کا علاج کیا بتایا ہے؟ غور کرو بات بڑی قیمتی ہے بعض اوقات اس طرح ہوتا ہے کوئی دکھ، بیماری، پریشانی انسان پر اس قدر غالب آ جاتی ہے کہ انسان ذہنی طور پر اتنا پریشان، اتنا پریشان ہو جاتا ہے کہ بے ساختہ کہہ دیتا ہے مولا اس طرح کی دکھی زندگی سے تو مجھے موت ہی عطا کر دے، کیوں جی کہتے ہیں نا؟ کہتا ہے یا اللہ ایسی زندگی سے تو موت اچھی ہے، نہ رات کو سکون ملتا ہے، نہ دن کو چین ملتا ہے، رات بھی دکھوں میں گزر جاتی

ہے، دن بھی پریشانیوں میں گزر جاتا ہے۔ یا اللہ کوئی لمحہ، کوئی گھڑی ایسی نہیں کہ جب سکون مل جائے، عرش والے ایسی دکھ بھری زندگی سے تو مجھے موت اچھی ہے۔ یا اللہ تو مجھے موت دے دے۔ حالانکہ موت مانگنی نہیں چاہیے، مانگنی ہو تو شہادت کی موت مانگا کرو، جس کے بارے میں جناب سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اللہ پاک کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں۔

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ))

عرش والے میرے دل کی تمنا اور آرزو یہ ہے کہ دنیا سے جانا تو ضرور ہے، دنیا سے چلے تو جانا ہے موت والا فیصلہ تیرا برحق ہے، موت ٹلنے والی چیز نہیں، عرش والے موت نے تو آنا ہی آنا ہے۔ کیوں نہ اس طرح ہو جب اللہ تو موت عطا کرے تو شہادت والی موت عطا کر دینا۔ کیوں بھئی شہادت کی موت کیوں مانگی؟ اس لیے کہ ہر انسان سے موت کے بعد سوال وجواب ہونے ہیں ہر انسان سے حساب ہونا ہے، لیکن شہادت والی موت جس کے نصیب میں آ گئی، اس کے لیے تو اللہ پاک نے وی آئی پی کارڈ جاری کر دینا ہے کہ اے سوال وجواب کرنے والو! یہ میرا پیارا میری خاطر جان دے کر آیا ہے، یہ میری خاطر جان کا نذرانہ پیش کر کے آیا ہے، اس لیے کچھ نہ کہنا، اس لیے پتہ چلا کہ موت رب سے نہیں مانگنی چاہیے۔ اگر موت مانگنی ہو تو شہادت کی مانگا کرو۔ اللہ اللہ! جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں، انسان پریشان ہو گیا تو کہتا ہے، اللہ جی موت دے دو، عرش والے مجھے موت آ جائے، ہائے میں مر جاؤں۔ یا اللہ موت آ جائے تو دکھوں سے جان چھوٹ جائے، پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے، بیماریوں سے جان چھوٹ جائے۔ ایک اللہ والا پکار اٹھا وہ کہتا ہے:

دنیا میں اکتا کے کہتے ہو کہ مر جائیں گے
مر کر بھی چین نہ آیا تو کدھر جاؤ گے

یہ مرنے کی دعائیں کرتا ہے یہ مرنے کی خواہشیں کرتا ہے، کہتا ہے موت آ جائے گی تو بیماریوں سے جان چھوٹ جائے گی، موت آ جائے گی تو پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے

گی۔ اللہ والا کہتا ہے: اے انسان اگر موت آ گئی، موت آنے کے بعد اگر تم قبر کے شکنجوں میں پھنس گئے، موت آنے کے بعد اگر حساب وکتاب میں پھنس گئے، تو اے ظالم پھر کیا کرو گے؟ موت تو مانگ رہے ہو کہ دنیا کے دکھوں سے جان چھوٹ جائے۔ اے بے وقوف ایسی زندگی گزارو کہ جب موت آئے تو دنیا کے دکھوں سے بھی چھوٹ جاؤ اور قبر قیامت کے عذابوں سے بھی بچ جاؤ۔ مرنے کا مزہ تو تب ہے کہ آگے جا کر موج لگ جائے، ادھر سے موت آئے، ادھر سے اعلان کر دیا جائے:

﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾ (الفجر: ۲۷-۳۰)

تیری موت کا وقت آئے تو اعلان ہو جائیں کہ آ جاؤ آج تمہارا رب تم پر بڑا راضی ہے، اے نماز پڑھ کر اللہ پاک کو راضی کرنے والے، حلال کھا کر اللہ پاک کو راضی کرنے والے، رمضان کے روزے رکھ کر اللہ پاک کو راضی کرنے والے، تیرا رب تم پر بڑا راضی ہے اتنا راضی ہے عرش والا مہربان اعلان کرتا ہے آ جاؤ میرے بندے میرے نیک بندوں کے ساتھ مل جاؤ۔ میرے پاک نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھی بن جاؤ، میرے صالحین اور نیک بندوں کے ساتھ مل کر جنت الفردوس میں چلے جاؤ، مسجد الفردوس میں آنے والو اللہ پاک تمہیں جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے۔ آمین! یہ دکھوں کا علاج رب کے قرآن نے بیان کیا ہے۔ مجھے یاد آیا امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ جن کے بارے میں میں کہا کرتا ہوں:

اتارا ہے اللہ نے قرآن جن پر
اتارا ہے مولا نے یہ قرآن جن پر
ہو لاکھوں کروڑوں درود و سلام ان پر

یہ کون سا کملی والا ہے؟

جا جا کے پیارا جو غاروں میں رویا

جو امت کی خاطر پریشان ہویا
ہو جائے جان میری قربان ان پر
ہوں لاکھوں کروڑوں درود وسلام ان پر

میرے آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں، ایک خاتون آئی، بڑی پریشان ہے، یہ دیکھو دکھوں کا علاج کیا ہے؟ آکر میرے کملی والے کے پاس بیٹھ گئی اور بڑی فکرمندی کے ساتھ عرض کرتی ہے، بڑے ادب واحترام کے ساتھ عرض کرتی ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بڑی دکھی اور پریشان ہوں۔ آقا علیہ السلام پوچھتے ہیں اے بی بی کیا پریشانیاں ہیں؟ کہنے لگی سوہنیا میرے سر کا تاج ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگیا ہے۔ میں اس لیے بڑی پریشان ہوں، آقا علیہ السلام جی انسان دنیا پر آتے بھی رہتے ہیں جاتے بھی رہتے ہیں یہ موت والا فیصلہ جو اللہ پاک کا اٹل فیصلہ ہے، لیکن سوہنیا مجھے دکھ اس بات کا لگا ہے وہ میرا شوہر اتنا کرم والا اور اتنے بڑے اخلاق والا تھا بڑے اچھے کردار والا تھا۔ آقا علیہ السلام جی جب سے ہماری شادی ہوئی ہے آج تک ہم میں کوئی لڑائی جھگڑے والا معاملہ نہیں ہوا۔ آقا علیہ السلام جی وہ میرا بڑا احساس کرتا تھا میں اس کا بڑا احساس کرتی تھی، وہ میرا خیال رکھتا میں اس کا خیال رکھتی جس طرح مومنوں کی آقا علیہ السلام نے خوبیاں بیان کیں ہیں۔ اللہ اللہ! کہنے لگی آقا علیہ السلام جی مجھے بڑا ہی افسوس لگا ہے میں بڑی پریشان ہوں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ان کو کما کر کھلانے والا کوئی نہیں، سوہنیا کس کے دروازے پر خیر مانگنے کے لیے جاؤں؟ کس کے سامنے دست دراز سوال کروں گی؟ آقا علیہ السلام جی میں تو بڑی دکھی ہوں۔ اللہ اللہ

امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا گھبرانے کی ضرورت نہیں، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آج میرے دروازے پر آئی ہو، اگر تم اللہ پاک کا دروازہ کھٹکھٹا دیتی تو اللہ پاک تیری اس فریاد کو پورا کر دیتا، آقا علیہ السلام جی بتایئے میں کیا کروں؟ فرمایا دعا میں بتا دیتا ہوں، اللہ پاک سے مانگ لینا تو اللہ پاک تیری آسیں پوری کر دے گا سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک سے اس طرح مانگا کرو:

((اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا .))

عرش والے سے اس طرح مانگا کرو، اے میرے رب دکھ آ گئے، پریشانیاں آ گئیں، مگر میرا عقیدہ ہے تیرے بغیر کوئی دکھوں کو دور کرنے والا کوئی نہیں، تیرے بغیر کوئی فریادوں کو سننے والا نہیں۔ یہ آ کر آقا علیہ السلام سے جملے سیکھ لیتی ہے۔ آقا علیہ السلام سے دعا یاد کر لیتی ہے۔ ساتھ ہی بڑے تعجب سے کہنے لگی آقا جی اللہ پاک سے مانگوں گی۔

((وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا .))

تو اے عرش والے مجھے اس کا نعم البدل اچھا عطا کر دے، آقا علیہ السلام جی مجھے تو آپ کی اس دعا والے الفاظ نے حیران کر دیا ہے، آقا علیہ السلام جی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اچھا کون ہو گا؟ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے اچھا تو میری برادری میں کوئی نہیں۔ آقا جی اس کا تو اخلاق ہی رب تعالیٰ نے انوکھا بنایا تھا، اس کی طبیعت میں بڑی نرمی اور اس کے اخلاق میں بڑی مٹھاس تھی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس جیسا کہاں سے ملے گا؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مانگو تو سہی جو رب تعالیٰ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ پیدا کر سکتا ہے وہ اس سے اچھے بھی بنا سکتا ہے۔ اللہ اللہ! مانگنے کا طریقہ ہونا چاہیے اس اللہ پاک سے مانگو تو سہی!

اللہ الصمد اچی شان والیا
تو کر دے کرم دو جہان والیا

اس بے نیاز سے مانگو تو سہی، اس بے نیاز کا دروازہ تو کھٹکھٹاؤ! پھر دیکھو اللہ پاک تیری فریادیں کیسے سنتا ہے؟ اللہ اللہ! یہ رو رہی ہیں کہ آقا علیہ السلام جی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، کون میرے بچوں کی پرورش کرے گا؟ آقا علیہ السلام جی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی یادیں بے قرار کرتی ہیں؟ آقا علیہ السلام جی اللہ پاک سے دعائیں کر دو کہ اللہ پاک مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا کر دے۔ اللہ اللہ! ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میرے کملی والے سے یہ دعا یاد کر لی، عقیدہ یاد کر لیا، اب بیٹھی روئے جاتی ہیں اور دعائیں کرتی ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ .))

اللہ سوہنیا دیکھو مجھ پر کتنی بڑی مصیبت آ گئی ہے؟ اللہ جی مجھے صبر کی توفیق عطا فرما، یہ مصیبت دور فرما، اللہ جی کوئی اس سے اچھا نعم البدل عطا فرما، اے میرے شامکوٹی بھائیو چ میں تمہیں بتاؤں اس دکھی عورت نے اللہ پاک سے دعائیں کیں۔ اپنے دکھوں کا علاج مانگا تو اللہ پاک نے ام المومنین بنا دیا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اللہ پاک نے ام المومنین بنا دیا، آواز آتی ہے، اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تم تو حیران ہوگئی کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ میں تمہیں اس کی بیوی بنانے لگا ہوں جو آدم علیہ السلام کی ساری اولاد میں سے اچھا ہے۔

او جندے حسن اتے رب وی ناز کرے
اونڈے نال کہڑا پرواز کرے

اللہ پاک نے تمہیں تو وہ عطا کیا ہے۔ جس کے بارے میں رب تعالیٰ خود اعلان کرتے ہیں:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ (القلم: ٤)

تمہیں اللہ پاک نے وہ لال عطا فرمایا ہے جس کی تعریفات اللہ پاک نے قرآن میں کیں۔ آواز آتی ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانبیاء: ١٠٧)

پھر مجھے کہہ لینے دو یہ کون ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ملا؟

او جندے حسن اتے رب وی ناز کرے

بیٹا پیارا ہو ماں تعریفیں کرتی ہے، بیٹا خوب صورت ہو باپ تعریفیں کرتا ہے، بھائی پیارا ہوتو بہنیں تعریفیں کرتی ہیں۔ انسان حسن و جمال والا ہوتو بیوی تعریف کرتی ہے۔ بچہ لائق ہو تو استاد تعریف کرتا ہے، استاد اچھا ہوتو شاگرد تعریفیں کرتے ہیں۔ آج میں نے اس کی تعریفیں کرنی ہیں۔ جس کی جگ بھی تعریفیں کرتا ہے اور رب بھی تعریفیں کرتا ہے۔

او جندے حسن اتے رب وی ناز کرے
اونڈے نال کہڑا پرواز کرے

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنی شانوں والا ہے؟

طہٰ، یٰسین، مزمل دے پا

رب کولوں لقب تے شان آیا

کائنات دا کلّا امام آیا

کملی والے کے دیوانو آج جی بھر کر پڑھ لو!

کائنات دا کلّا امام آیا

او جندے حسن دی جگ وچ دھم پے گئی

او سب نبیاں دا سلطان آیا

کائنات دا کلّا امام آیا

یہ کون سا امام بن کر آیا؟ آؤ توجہ کرو! آج میں تمہیں اس کی تعریفیں سناؤں، اس کی شانیں سناؤں، جو اللہ پاک نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا کیا۔ اللہ اللہ! کون سا نبی علیہ السلام ہے؟ جس کے آنے سے کیا ہوا؟

ودھے حوصلے کل کمزوراں دے

جو اپنے آپ کو لاوارث سمجھا کرتے تھے، جو اپنے آپ کو غریب اور کمی سمجھا کرتے تھے، جن کو مکہ کے بڑے لوگ آ کر طعنے دیا کرتے تھے، آج ان کو سہارا مل گیا، ان کو دلاسے مل گئے کیونکہ آج کملی والا آ گیا ہے۔

ودھے حوصلے کل کمزوراں دے

او ٹٹ زور گئے شاہ زوراں دے

سوہنا دکھیاں نوں گل لان آیا

کائنات دا بن کے امام آیا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کس سے مانگتی رہیں؟ ہمیں کس سے مانگنا چاہیے؟ اللہ سے مانگا کرو، رب تعالیٰ کہتا ہے بندے تمہیں مانگنے کا طریقہ نہیں آیا۔ ورنہ میں تو دیتا ہی رہتا ہوں۔ میرے دروازے پر جو مانگت بن کر آ جائے تو مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے دروازے سے خالی موڑ

دوں۔ اللہ اللہ!

آؤ بھائیو ذرا غور کرو! ام سلمہ رضی اللہ عنہا اللہ پاک سے رو رو کر مانگتی رہیں، دکھیاری حالت میں مانگتی رہیں، پریشانی کے عالم میں اللہ پاک سے مانگتی رہیں۔ اللہ پاک نے پھر ایسی دعائیں قبول کیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اللہ پاک نے ام المومنین بنا دیا، اس نبی کی اللہ پاک نے بیوی بنایا جس کے بارے میں اللہ پاک نے قرآن پاک میں ضابطہ بیان کیا، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

(الاحزاب: ٦)

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو! سارے رشتوں میں سے، ساری قرابتوں میں سے، سب سے قریبی اور پیارا رشتہ میرے کملی والے کا ہے۔ اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریبی اور پیارا رشتہ مومنوں کا کملی والے آقا علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ ساتھ اللہ پاک نے فرمایا اور جن خوش نصیب عورتوں کا نکاح میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے ہو گیا وہ مومنوں کی مائیں لگتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی ماں ہے، خدیجہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی ماں ہے، سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہے، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہیں، سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہیں، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہیں، ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہیں، سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی روحانی ماں ہیں، جن کا نکاح کملی والے مصطفیٰ علیہ السلام سے ہو گیا، وہ آقا علیہ السلام کی بیویاں بن گئیں، آقا کی عزت بن گئیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دستار بن گئیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک چادر بن گئیں۔ یہ تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے، یہ تو صحابیہ تھیں۔ ذرا غور کرو!

ایک نبی بھی پریشان ہو گیا، اس کا لال گم ہو گیا تھا، پیارا بچہ گم ہو گیا، اس کی یاد میں روتے رہے، اللہ پاک کے آگے رو رہے ہیں کہ اللہ میرا یوسف کب ملے گا؟ اللہ جی جس کی زیارت نے میری آنکھوں کو ترسا دیا ہے، وہ میرا لال کب آئے گا؟ رو رو کر دعائیں کرتے

ہوں، جھٹکے لگانے اور جھنجوڑنے پر آ جاؤں تو اپنے پیاروں کو جھنجوڑ دیتا ہوں، کہ بھلا یہ میری محبت میں کچا تو نہیں، بھلا میری محبت میں پھسلا تو نہیں۔ او یارو تم نے کوئی دو چار روپے کی ہنڈیا بازار سے خریدنی ہو، کسی بی بی نے بازار سے گھڑا خریدنا ہو تو کبھی اس طرف سے چیک کرتی ہے، کبھی اس طرف سے چیک کرتی ہے، کبھی اس برتن کو بجا کر دیکھتی ہے کہ کہیں یہ کچا نہ ہو۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں اے لوگو! تم نے ایک چار روپے کا گھڑا خریدنا ہو تو سو سو بار بجا کر دیکھتے ہو جب میں نے مومن کو دوست بنانا ہوتا ہے تو میں بھی بجا کر دیکھتا ہوں۔ اللہ آپ کس طرح بجاتے ہو؟ آواز آتی ہے:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ﴾

جس طرح ہمارا دل کرے، چاہے بیٹا گم کر کے آزمالوں، چاہے بیماریوں میں مبتلا کر کے ایوب علیہ السلام کو آزمالوں چاہے مچھلی کے پیٹ میں بند کر کے یونس علیہ السلام کو آزمالوں۔ چاہے شعب ابی طالب میں محصور کر کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آزمالوں۔

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ﴾ (البقرہ: ۱۵۵)

اللہ جی جو پاس نکلے تو اس کا انجام کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ٥﴾

پھر صبر کرنے والوں کو جنت الفردوس کی خوشخبریاں ملتی ہیں۔ میں ان کو اپنے دوست بنا لیتا ہوں، اپنے پیارے بنا لیتا ہوں، اپنے قریب کر لیتا ہوں، اپنا پیار عطا کر دیتا ہوں، اپنی شفقت عطا کر دیتا ہوں۔ اللہ اللہ

یہ اللہ کا نبی دکھیار ہو گیا، پریشان ہو گیا دکھوں کا علاج کیا ہے؟

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ٥﴾ (الرعد: ۲۸)

میں نے پوچھا باؤ جی یہ لتا منگیشتر کی کیسٹیں کیوں سنتے ہو؟ یہ ملکہ ترنم کے گانے کیوں سنتے ہو؟ یہ عطاء اللہ کی کیسٹیں کیوں سنتے ہو؟ انڈیا کے بغیرتوں کے گانے کیوں سنتے ہو؟ کہتا

ہے بس جناب دل بہلانے کے لیے سنتا ہوں، جب کوئی پریشانی آتی ہے تو جناب گھر میں اکیلا ہوتا ہوں، ٹیپ لگا لیتا ہوں کہ:

پینے کا شوق تو نہیں پیتا ہوں غم بھلانے کے لیے
مجھے پینے کا شوق نہیں پیتا ہوں غم بھلانے کے لیے

کوئی کہتا ہے غم بھلانے کے لیے شراب پی لیتا ہوں، کوئی کہتا ہے جناب جب دل پریشان ہو تو گانا سن لیتا ہوں، اللہ پاک نے اَلَا کا لفظ لگا کر "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ" خبردار شرابیں دل کا سکون نہیں بنتیں، اے ظالم گانے دل کی تسکین نہیں بنتے۔ اللہ جی پھر دل کو تسکین کس طرح ملتی ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۝﴾

اللہ پاک نے فرمایا: لوگو خبردار ہو کر اعلان سن لو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ اللہ پاک کے ذکر سے دلوں کو چین اور قرار ملتا ہے۔ دکھوں کا علاج چاہتے ہو تو پھر اللہ پاک کا ذکر کیا کرو۔ اللہ پاک کو یاد کیا کرو۔ اللہ جی کس طرح یاد کریں؟ فرمایا: جس طرح میرے یعقوب علیہ السلام نے یاد کیا ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں جو ہمارے دروازے پر بیٹھ جاتا ہے تو پھر ہم شفقتوں سے اس کو اٹھا لیتے ہیں، کہ اے میرے پیارے اٹھو، تمہاری ساری فریادیں سن لی ہیں۔

قیامت کا دن ہو گا، میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ پاک کے سامنے گر پڑیں گے، اور آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں ایسی التجائیں کروں گا، اس طرح عاجزی سے گر پڑوں گا مجھے پتہ نہیں کہ میں اللہ پاک کو کیا کہوں گا؟ وہ میرا اللہ مجھے خود ہی جملے سکھائے گا اور میں اس طرح رو رو کر دعائیں کروں گا۔ آخر کار اللہ پاک کو مجھ پر شفقت آ جائے گی، مہربانی آ جائے گی، محبت جوش میں آئے گی، آواز آئے گی:

((اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ))

میرے پیارے بس کرو، آنسو نہ بہاؤ، آپ اپنا سر اٹھاؤ، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے جاؤ اور

میں عطا کرتا جاؤں گا۔ یہ کون سا نبی علیہ السلام سجدے میں پڑا ہے؟

او کدے منگدا دعاواں بہہ کے یاراں دے وچ
کدے رو وے کلا جا کے غاراں دے وچ
او کتنا احساس امت ، دا سی پیر نوں
ساری عمر تاں رب نوں مناؤندا رہیا

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلَاةِ))

لوگو! نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، آقا علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں، پریشانی آئی، بے قراری آئی، آواز دیتے ہیں، "يَا بَلَالُ اَذِّنْ" اے بلال رضی اللہ عنہ چلو اذان دو۔ "اَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ" چلو نماز پڑھیں تاکہ دل کو آرام اور قرار مل جائے۔ یہ بے ایمان کہتا ہے گانے دل کی تسکین کے لیے سنتا ہوں۔ اے بے وقوف جس کا کلمہ پڑھا ہے وہ نبی علیہ السلام تو فرماتے ہیں دلوں کو تسکین نمازوں سے ملتی ہے، دلوں کو سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملتا ہے، اللہ پاک کے قرآن سے ذہنی سکون ملتا ہے۔ اللہ اللہ

یہ جناب یعقوب علیہ السلام رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں:

﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾

اللہ جی مہربانی کر دو۔ میں اپنے دکھوں اور پریشانیوں کی شکایتیں اللہ تیرے سامنے ہی پیش کرتا ہوں، اللہ پاک نے بھی آزمائشیں کرنی ہوتی ہیں، اپنے پیارے کو اللہ پاک جھٹکے لگا لگا کر آزما رہا ہے، ادھر بیٹے کی تلاش کی دعائیں ہو رہی ہیں، ادھر اللہ پاک کی کرنی اس طرح ہوئی کہ پہلا بیٹا تلاش کرتے کرتے دوسرا بیٹا بھی گم کر بیٹھے۔ دوسرا لال بھی گم کر بیٹھے، سیدنا بنیامین علیہ السلام کس طرح گم ہو گئے؟ بات لمبی ہو جائے، بات دور نہ نکل جائے، پیارے یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنے پاس رکھا، کس طرح رکھا؟ لوگو! سارے کنعان میں قحط پڑا ہوا ہے، کسی آنے والے نے آ کر بتایا حضرت جی مصر کا ایک بہت بڑا بادشاہ ہے، مصر کا وزیر

خزانہ وہ بڑا رحم دل اور بڑی شفقتوں والا ہے، بڑی پیاری طبیعت والا ہے، پتہ نہیں کہ وہ تو میرا لال اور میرا لخت جگر ہے، جب لوگوں سے اتنی شہرتیں سنیں تو اپنے بیٹوں کو بلا کر فرمانے لگے۔ اے میرے بیٹو! مجھے خبر ملی ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ جو مصر کا بادشاہ ہے جو مصر کا وزیر خزانہ ہے، وہ بڑی نرم طبیعت والا اور بڑا سخی ہے، جاؤ بوریاں لے لو، اس سے آٹا، دانہ لے کر آؤ، ساتھ میرا تعارف کروانا کہ ہم یعقوب نبی علیہ السلام کی اولاد ہیں، ہمیں قحط اور فاقوں نے بڑا ہی پریشان کیا ہے جا کر میرا حوالہ دینا اور جا کر ان سے کوئی غلہ لے کر آؤ، یہ تھوڑے سے پیسے دے دینا، یہ تھوڑا سا خزانہ دے دینا، اس کے عوض میں آٹا، دانہ لے کر آؤ۔

یہ جناب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے گئے تو جناب یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا کہ یہ تو میرے وہ بھائی ہیں، جو مجھے چھریاں مارتے تھے، یہ تو میرے وہ بھائی ہیں جو مجھے کنوئیں میں پھینک کر آ گئے تھے، یہ تو میرے وہ بے وفا بھائی ہیں، جنہوں نے جی بھر کر بے وفائیاں کیں، آج وہ وقت بھی آ گیا کہ میرے دروازے پر آٹا لینے کے لیے آ گئے ہیں، جناب یوسف علیہ السلام تکبر میں نہیں آئے، فخر میں نہیں آئے، غرور نہیں کیا بلکہ پھر بھی اللہ پاک کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ باتیں ہوئیں، بھائی کہتے ہیں جناب اس طرح کریں، یہ تو ہمارا حصہ دیا ہے، ہمارا ایک بھائی گھر میں بھی ہے، مہربانی کریں اور اس کے حصے کا بھی راشن پانی دے دیں۔ یوسف علیہ السلام فرمانے لگے تم کتنے سگے بھائی ہو؟ باقی کتنے بھائی ہیں؟ کہنے لگے جناب ایک ہی گھر میں ہے اور ایک پہلے ہی کہیں گم ہو گیا تھا۔ بہر حال ہمارا ایک بھائی گھر میں موجود ہے، اس کا حصہ بھی دے دیں جناب یوسف علیہ السلام کو موقع مل گیا کہ اب میرا بھائی میرے پاس آ جائے گا، چلو اس بہانے بنیامین سے ملاقات ہو جائے گی، فرمانے لگے اب مجھے کیا پتہ ہے کہ تم سچ بولتے ہو یا جھوٹ بولتے ہو؟ کہنے لگے جی بالکل ہمارا ایک بھائی اور ہے۔ یوسف علیہ السلام فرمانے لگے مجھے یقین نہیں، تم مجھ سے دھوکہ کرنے لگے ہو۔ اس طرح کرو آج مجھے ضمانتی بھی دے کر جاؤ اور جو تمہارا بھائی گھر میں ہے، اسے میرے پاس لاؤ تاکہ مجھے یقین ہو کہ واقعی ہی تمہارا بھائی ہے، ورنہ میں سمجھوں گا کہ تم جھوٹے ہو کہتے ہیں جی بالکل ان

شاء اللہ اگلی ملاقات میں ساتھ لے کر آئیں گے۔ فرمایا جاؤ پھر لے کر آؤ۔ بات لمبی نہ ہو جائے بہانہ بن گیا، جب دوسری بار وہ آ گئے تو پہچان لیا کہ یہ میرا بھائی ہے، بات لمبی نہ ہو جائے بات یہاں تک پہنچی کہ بھائی واپس آ کر کہنے لگے۔

ابا جی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے نے چوری کر لی ہے، وہ چوری کے کیس میں پکڑا گیا ہے، جناب یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے زخموں پر نمک چھڑک دیا گیا۔ یہ دوبارہ جدائیوں والے زخم تازہ ہو گئے۔ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام پریشان ہو گئے فرمانے لگے ہائے اللہ پہلے میرا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام گم ہوا۔ ہائے اب میرا بنیامین بھی لے گئے۔ وہ بھی میری آنکھوں سے جدا ہو گیا ہے۔ ایک دن اپنے بیٹوں کو بلا لیتے ہیں۔ فرمانے لگے آؤ نہ میرے بیٹو میری بات سنو!

﴿يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾

(یوسف: ۸۷)

جناب یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں میرے بیٹو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ کے دروازے سے نا امید نہیں ہونا چاہیے، جو اس کے دروازے میں گر پڑتا ہے تو رب تعالیٰ اس کو خالی نہیں موڑتے، میرا یقین ہے چاہے میرا دوسرا بیٹا بھی گم ہو گیا ہے، لیکن پھر بھی میرا رب تعالیٰ کی ذات پر بڑا یقین ہے۔ ایک وقت آئے گا اللہ پاک مجھے میرے دونوں ہی لال عطا کرے گا۔ جاؤ میرے بنیامین کی صفائیاں دے کر اسے تو لے کر آؤ۔ ساتھ جاتے جاتے میرے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا بھی خیال کرنا، یہ بیٹے اور پوتے کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں ابا جی آپ عجیب آدمی ہو، ہر وقت یوسف یوسف کو ہی پکارتے رہتے ہو، کیا آپ کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام بھولا نہیں؟ جناب یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں۔ میرے بیٹو! اولادیں بھولنے والی چیز نہیں، یہ میوہ بھولنے والا نہیں، یہ دولتیں بھولنے والی نہیں، میرے بھائیو! ذرا غور تو کرو! جو اللہ پاک کے دروازے پر آ جاتا ہے، اپنے دکھ اللہ پاک کو سنا دیتا ہے، تو اللہ پاک پھر اسے کبھی مایوس نہیں کرتے، فرمایا: جاؤ میرے بیٹو! تلاش کرو۔ میرے بیٹے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی تلاش کرنا اور

ساتھ میرے بیٹے بنیامین کو بھی لے کر آنا۔ ایک اللہ والا تحریر کرتا ہے، پیارے یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ میرا بنیامین اس طرح نہیں ملتا، تو چلو میں کوئی چٹھی لکھ دوں ہوسکتا ہے عزیز مصر کو وہ میری دکھوں بھری چٹھی دیکھ کر ترس آ جائے، اور میرا بنیامین واپس کر دے۔ یہ تو پتہ ہی نہیں کہ میرا بیٹا ہی عزیز مصر بن گیا ہے۔ یہ غیب کا علم تو اللہ پاک کے پاس ہے غیب کی چابیاں تو اللہ پاک کے پاس ہیں۔

﴿وَلَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهِ﴾

چٹھی لکھنے کے لیے بیٹھ گئے، میاں عبد الستار رحمہ اللہ کی روح بھڑک اٹھی وہ کہنے لگے کہ آؤ لوگو میں بتاؤں۔ جناب یعقوب علیہ السلام خط میں کیا لکھتے ہیں؟

اوئے میں فرزند اسحاق نبی علیہ السلام دا
او جس دی شان اچیری

آدمی سب سے پہلے اپنا نام لکھتا ہے کہ من عبد المجید من فلاں، من فلاں، یہ فلاں کی طرف سے ہے۔ یہ فلاں کی طرف سے ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں:

اوئے میں فرزند اسحاق نبی علیہ السلام دا
او جس دی شان اچیری
تے ابراہیم خلیل علیہ السلام ربانا
او جد مبارک میری

یہ اپنا پیغمبروں والا حوالہ دیتے ہیں۔ بتانا چاہتے ہیں کہ اے عزیز مصر ہم چور نہیں ہم تیرا ٹوپہ چوری کرنے والے نہیں، ہم تو پیغمبروں کی اولاد ہیں، یہ جو چوری کے کیس میں میرا بنیامین پکڑا ہے۔ یہ کسی چور خاندان کا بیٹا نہیں، یہ تو نبیوں کا بیٹا ہے، نبیوں کے بیٹے چوریاں نہیں کیا کرتے۔ نیکوں کی اولاد برے کام نہیں کیا کرتی۔ اے نوجوانو! برے کام کر کے ماں باپ کی عزت کو خراب نہ کیا کرو۔ جب نوجوان برائی کرتا ہے تو والدین جتنے بھی نیک ہوں۔ لوگ کہتے ہیں دیکھا ہے ان بڑے حاجیوں کو، ان کا لڑکا تو فلاں جگہ فلاں کیس میں پکڑا گیا

تھا، میرے نوجوان بھائیو! نیک کام کرو گے تو تیرے ماں باپ کی نیک نامیاں ہوں گی۔ بری حرکتیں کرو گے تو ماں باپ بدنام ہو جائیں گے، نہ نہ باپ کی پگڑی کا خیال کیا کرو، ماں کی عزت والی چادر کا خیال رکھا کرو۔ تو جب تم پر بڑھاپا آئے گا تو تیری اولاد بھی تمہاری پگڑی کا خیال رکھا کرے گی۔ جناب یعقوب علیہ السلام لکھتے ہیں:

اوئے میں فرزند اسحاق نبی علیہ السلام دا
او جس دی شان اچیری
تے ابراہیم خلیل علیہ السلام ربانا
او جد مبارک میری
پڑھ بسم اللہ پھر اس توں پچھے
میں لکھاں سلام تساں نوں
اے بادشاہا او ملک مصر دے
تیرا یاد نہ نام اساں نوں

ہمیں پتہ چلا ہے ایک مصر کا بادشاہ ہے، شکل کا بڑا پیارا اور عقل کا بڑا انوکھا ہے، کردار کا بڑا پیارا اور سلوک کا بڑا اچھا ہے۔ بڑے نرم دل والا ہے، مگر اے بادشاہ مجھے تمہارا نام نہیں آتا۔ اللہ جانے تم کس کے بیٹے ہو؟ اللہ جانے تمہارا نام کیا ہے؟

پڑھ بسم اللہ پھر اس توں پچھے
میں لکھاں سلام تساں نوں
اے بادشاہا او ملک مصر دے
تیرا نام نہ یاد اساں نوں

انسان اپنا تعارف کرواتا ہے، پھر سلام دعا لکھتا ہے، پھر خیر خیریت لکھنے کے بعد کہتا ہے۔ اب گزارش یہ ہے آگے اپنا مضمون شروع کرتا ہے۔ جناب یعقوب علیہ السلام کیا لکھتے ہیں؟

پہلا یوسف علیہ السلام او دلبر جانی

میری اکھیاں دی روشنائی

اے میرے بیٹوں والے بھائیو! ذرا کلیجوں پر ہاتھ رکھ کر میرے بیان کو سنو! یہ کوئی تھو پتھو بات نہیں بلکہ اللہ پاک کے قرآن کا حوالہ ہے۔ یہ اللہ پاک کے قرآن کا واقعہ ہے۔ ذرا غور کرو! جن کے بیٹے گم ہو گئے ہیں، وہ بیٹوں کی قیمت جانتے ہیں۔ اے میرے بیٹو! تم بھی اپنے ماں باپ کو پریشان نہ کیا کرو۔ حیا کیا کرو۔ اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال کیا کرو۔ یہ اللہ پاک کا نبی علیہ السلام آج بڑا ہی دکھی ہے۔ اپنے دکھی حال میں پریشانی کی حالت میں عزیز مصر کو خط لکھ رہے ہیں۔

او پہلا یوسف علیہ السلام دلبر جانی
میری اکھیاں دی روشنائی
او کھیڈن گیا نہ واپس آیا
تے مینوں خبر نہ کائی
او جنگلاں وچ بھگیاڑاں کھادا
ہائے میرے دل دا جانی
تے کُرتا اس دا خون دا بھریا
اکو ای میرے کول نشانی

اے عزیز مصر میں تو پہلے ہی ایک لال گم کر چکا ہوں۔ میں نے خوشی خوشی اس کا نام یوسف علیہ السلام رکھا۔ بڑے پیار و محبت سے اس کو پالا تھا۔ ایک دن وہ بھائیوں کے ساتھ چلا گیا۔ جنگل میں چلا گیا۔ بھائیوں کے بقول اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ میرا وہ لال آج تک میرے پاس نہیں آیا۔ اے عزیز مصر پہلے ایک بیٹا کھو بیٹھا ہوں۔ اب تم نے میرا دوسرا لال بھی چوری کے کیس میں پکڑ لیا ہے۔ ساتھ کیا فرماتے ہیں؟

جو کچھ اس دے بورے وچوں
او نکلیا مال تساڈا

اے کم بنیامین نئیں کیتا

ہے یقین اساڈا

اے بادشاہ یہ کوئی عام نوجوان نہیں، یہ تو نبی زادہ ہے، یہ انبیاء علیہم السلام کی لڑی میں سے ہے۔ یہ خان وادہ ہے، نبوت کا چشم وچراغ ہے، یہ خان وادہ ہے، نبوت کا فرزند ہے، یہ میرا لال چوریاں کرنے والا نہیں، اے بادشاہ تم نے تو میرے زخم تازہ کر دیئے ہیں۔ میں تو یوسف علیہ السلام کی یادوں کو بھلا نہ سکا اور تم نے میرا بنیامین بھی چھین لیا ہے۔ فرماتے ہیں اگر ترس آجائے تو پھر میرے بنیامین کو جلدی بھیج دو۔ اللہ اللہ! یہ چٹھی پہنچتی ہے۔ پیارے یوسف علیہ السلام چٹھی کو پڑھ رہے ہیں۔ یہ باپ کی چٹھی بیٹا پڑھ رہا ہے۔ چٹھی پر لکھا کیا ہے؟

اے بادشاہا او ملک مصر دے

تے تیرا یاد نہ نام اساں نوں

یہ وہی بیٹا ہے جس کا نام بھی خود رکھا۔ لیکن کہتے ہیں پتہ نہیں تیرا نام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پتہ کس طرح چلے؟ یہ نظام ہی ہمارا ہے۔ اگر میں بتانے پر آجاؤں تو آسمانوں کی خبریں بتادوں۔ اگر میں نہ بتانے پر آؤں تو بیٹا پاس کنوئیں میں پڑا رو رہا ہو تو میں نہ بتاؤں۔

﴿وَلَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهِ﴾

غیب کی خبریں کس کے پاس ہیں؟ علم غیب کس کے پاس ہے؟ اللہ پاک کے پاس ہے۔ توجہ کرو بیٹا آج دیکھ رہا ہے کہ میرے ابا جی نے آج بڑی دکھی حالت میں خط لکھا ہے۔ بڑی پریشانی کی حالت میں خط لکھا ہے۔ کیا؟

اوّل یوسف علیہ السلام دلبر جانی

او اکھیاں دی روشنائی

او کھیڈن گیا نہ واپس آیا

تے سانوں خبر نہ کائی

تے جنگلاں وچ بھگیاڑاں کھادا

بیٹے کی حالت پر کیا گزری ہوگی؟ کہ میرے ابا جی کو بھائیوں نے کیا خبریں دی ہیں؟ کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیے کھا گئے ہیں، یہ پتہ نہیں کہ باپ کا خط تو بیٹا ہی پڑھ رہا ہے۔ بھائیوں نے بوریاں پکڑی ہوئی ہیں، جا کر کیا کہنے لگے؟

﴿يَاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ۝﴾

(یوسف: ۸۸)

جناب یعقوب علیہ السلام کا خط بیٹے نے پڑھا ہے۔ ادھر سے یعقوب علیہ السلام کے بیٹے آ گئے کہنے لگے بادشاہ سلامت بڑے مشکل اوقات گزر رہے ہیں۔ ہم نبی علیہ السلام کے بیٹے ہیں، نبی علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ یہ تھوڑے سے روپے بھیجے ہیں اور ساتھ آپ کو سلام کہتے تھے۔ ساتھ کہتے تھے کہ ہمارا بھائی بنیامین بھی چھوڑ دو، ہمارے ابا جان تو بہت زیادہ ہی پریشان ہیں۔ وہ خود بھی نبی علیہ السلام ہیں، ان کا باپ بھی نبی علیہ السلام ہے۔ ان کا دادا بھی نبی علیہ السلام ہے۔ ہم نبی علیہ السلام کے بیٹے ہیں، ہمارا بھائی جو آپ نے چوری کے کیس میں پکڑا ہے، ایک مہربانی کریں ہمارا وہ بھائی چھوڑ دیں۔ دوسرا یہ تھوڑے سے روپے لے لیں اور کافی مقدار میں غلہ دے دیں۔ فیملی زیادہ ہے، خرچ زیادہ ہے، بہت زیادہ فاقے ہیں، ہم بہت زیادہ پریشان ہیں، ادھر سے جناب یوسف علیہ السلام کی آنکھیں خط پر جمی ہوئی ہیں۔ پڑھے جا رہے ہیں کہ:

تے جنگلاں وچ بھگیاڑاں کھادا

اے میرے ابا جان آپ کا بیٹا بھیڑیوں نے نہیں کھایا۔ آپ کی چھٹیاں آپ کا بیٹا ہی پڑھ رہا ہے۔ لکھا ہے:

تے جنگلاں وچ بھگیاڑاں کھادا
ساڈے دل دا جانی
تے کرتا اس داخون دا بھریا
اک ساڈے کول نشانی

آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ ابو کا خط پڑھ رہے ہیں ادھر سے بھائی کہہ رہے ہیں۔ اے بادشاہ سلامت بڑے مشکل وقت گزر رہے ہیں۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا﴾ (یوسف : ۸۸)

اللہ میں تیرے قرآن کے پھولوں پر قربان جاؤں، قرآن نے کتنے پیارے موتیوں کی لڑیاں پرو دی ہیں۔ کوئی دنیا کی کہانی، کوئی دنیا کا ناول، کوئی دنیا کا ڈائجسٹ، کوئی دنیا کا افسانہ، کوئی ایسا کلام نہیں جو اتنی مٹھاس رکھتا ہو، جتنی رب تعالیٰ کے قرآن میں مٹھاس ہے، اللہ اللہ! یہ پھر کہتے ہیں:

﴿مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ﴾

ہم بھی تنگ ہیں اور گھر والے بھی فاقوں کے مارے ہوئے ہیں۔ اس لیے کچھ آٹا دانہ بھی دے دیں اور ہمارے بھائی کو بھی چھوڑ دیں۔ ہمارے بھائی کو چھوڑ دیں۔ ہمارے ابا جی بڑے پریشان ہیں۔ جناب یوسف علیہ السلام کی آنکھوں سے موتی جاری ہو گئے۔ آنسو جاری ہو گئے، آسمان سے آواز آئی اے میرے پیارے!

شب غم بھی آخر بسر ہو گئی
لو تڑپتے تڑپتے سحر ہو گئی

اے میرے یوسف علیہ السلام! بس کرو، اب نہ آنسو بہاؤ خط لکھنے والا ابو ہے، پڑھنے والا بیٹا ہے۔ اے یوسف علیہ السلام میں نے اب تک روکے رکھا کہ راز نہ کھولنا، مگر آج میں چھٹی دیتا ہوں اے یوسف علیہ السلام کھل کر راز کھول دو۔ بھائیوں کو بتا دو کہ میں کون ہوں؟ بھائی کہتے ہیں:

﴿مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ﴾

اتنی بات کی تو پیارے یوسف علیہ السلام نے سب کے چہروں پر نظر ڈالی:

﴿قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ۝﴾

(یوسف : ۸۸)

یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں بات سنو! کچھ یاد بھی ہے کہ نہیں کہ تم نے بھائی یوسف علیہ السلام سے کیا کیا اور اس کے بھائی بنیامین سے کیا کیا تھا؟ بھائی پریشان ہو گئے کہ یوسف علیہ السلام کا قصہ تو بہت پرانا ہے۔ یوسف علیہ السلام کو ہم نے کنویں میں پھینکا تھا۔ یوسف علیہ السلام کو مارا پیٹا بھی تھا۔ لیکن اسے کیسے پتہ ہے؟

﴿قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ﴾

فرمایا: کچھ یاد بھی ہے کہ نہیں کہ یوسف علیہ السلام سے کیا سلوک کیا تھا؟ جب تمہیں پتہ نہیں تھا۔ جب تم بھولے ہوئے تھے، ہائے اللہ نبی علیہ السلام کا دل کتنا نرم ہے؟ یہ نہیں کہا کہ میں تم سے نمٹ لیتا ہوں۔ آج میرے دربار میں آ گئے ہو تو میں ابھی سپاہی بلا کر تمہارا کچومر نکالتا ہوں۔ نہ نہ بلکہ طعنہ بھی نہیں دیا، فرماتے ہیں تمہیں پتہ نہیں تھا، تم نے بھول میں آ کر بھائی سے کیا سلوک کیا؟ کچھ یاد بھی ہے؟ ایک نے یوسف علیہ السلام کے چہرے پر غور سے دیکھا، بھائیوں کو کندھا مار کر کہتا ہے یار دیکھو تو سہی اس کی آنکھیں تو ہمارے ابا جی سے ملتی ہیں۔ لگتا ہے یہی ہمارا بھائی یوسف علیہ السلام ہے۔

﴿قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ○ قَالُوْٓا ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾

اے بادشاہ سچ سچ بتانا کہیں تم ہی ہمارے بھائی یوسف علیہ السلام تو نہیں ہو؟ آسمان سے آواز آئی۔ یوسف علیہ السلام بات کو چھپانا نہیں، اب راز کھول دو، تاکہ پتہ چل جائے میری رحیمی کریمی کا!

وہ جو چاہے تو قطروں کو سمندر کر دے
وہ جو چاہے تو یتیموں کو پیغمبر کر دے
کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک در در کے
میرے اللہ تیری مرضی جدھر چاہے ادھر کر دے

کوئی کرسی پر بیٹھا صدارت کر رہا ہے۔ کوئی جھولی پھیلا کر آٹا مانگ رہا ہے۔ اللہ اللہ

﴿وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o﴾ ﴿قَالُوْٓا ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾

اے آٹا، دانا تقسیم کرنے والے کہیں تم تو ہمارے بھائی یوسف علیہ السلام نہیں ہو؟

﴿قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ﴾

اے بوریاں لے کر آنے والو! کوئی شک نہیں، میں یوسف ہی ہوں۔ تمہاری مار کھانے والا میں ہی ہوں۔ امی کی جدائیوں میں رونے والا میں ہی ہوں، ابو سے جدا ہو کر منڈیوں میں بکنے کے بعد آج جس کو اللہ پاک نے عزیز مصر بنایا ہے۔ وہ نصیبوں والا میں ہی ہوں۔

﴿وَ هٰذَآ اَخِيْ﴾

یہ جو میں نے اپنے ساتھ بٹھایا ہوا ہے۔ یہ میرا قیدی نہیں، یہ میرا چور نہیں، یہ تو میرا ماں جنا بھائی ہے۔ یہ جوڑی تو رب نے ملائی ہے، یہ چوری کے کیس والا تو ایک بہانہ تھا، اصل بات یہ تھی میں نے اپنے بھائی سے دو چار راتیں دکھ سکھ کی گزارنی تھیں، میں نے تو اس سے محبتیں کرنی تھیں، یہ تو ہمارا معاملہ تھا جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔

﴿قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا﴾

سارے بھائی کہنے لگے یار تم پر تو اللہ پاک نے بڑی ہی مہربانیاں کی ہیں۔ یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں یہ سارا میرے رب کا احسان ہے۔ جس نے اتنی شانیں عطا فرمائی ہیں۔ جس اللہ نے اس قدر عظمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اللہ اللہ

یوسف علیہ السلام فرمانے لگے گھر کی باتیں سناؤ! ابو جی کا کیا حال ہے؟ سناؤ تمہارے بیوی بچوں کا کیا حال ہے؟ کہنے لگے جی وہ سارے ٹھیک ٹھاک ہیں۔ بس!

﴿وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ﴾

بھائی جی آپ کو کیا بتائیں؟ ابو جی نے تو رو رو کر برا حال کر لیا ہے۔ ابا جان کی تو آنکھوں کا نور ہی چلا گیا ہے۔ وہ تو آنکھیں سفید کر بیٹھے ہیں۔ وہ اتنا آپ کی جدائی میں پریشان ہیں۔ یوسف علیہ السلام کہنے لگے اچھا پھر اس طرح کرو۔ پہلی بات تو یہ ہے میرا کرتہ لے

جاؤ، ابھی ادھر سے کرتہ لے کر قافلہ چلا ہے۔ ادھر سے یعقوب علیہ السلام فرمانے لگے۔

﴿اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ﴾

اے میرے پوتو! پوتیو! اور میری بہو! آج مجھے میرے بیٹے یوسف علیہ السلام کی خوشبوئیں آ رہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں بابا جی آپ کو بس ہر وقت یوسف علیہ السلام کی پڑی رہتی ہے۔ پتہ نہیں وہ بیچارہ کہاں ہے؟ مگر آپ علیہ السلام اب بھی یوسف یوسف کہتے رہتے ہو۔ فرماتے ہیں نہ نہ مجھے خوشبو آ رہی ہے۔

﴿اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ﴾

جس طرح میرا لال میری گودی میں کھیلا کرتا تھا۔ تو میں بیٹے کے ہونٹوں پر بوسے دیتا تھا، میں اس کے رخسار چوما کرتا تھا۔ آج مجھے بیٹے کی ویسی ہی خوشبوئیں آ رہی ہیں، مجھے تو اس طرح ہی لگتا ہے جس طرح میرا بیٹا میری آنکھوں کے سامنے ہی چل پھر رہا ہے۔ اللہ اللہ اللہ

ادھر سے بیٹوں نے آ کر کرتہ باپ کی آنکھوں پر ڈال دیا۔ اللہ پاک نے نبی علیہ السلام کا معجزہ ثابت کر دیا۔ آنکھوں کا نور واپس آ گیا۔ اب باپ بیٹے کی ملاقات کے لیے جا رہا ہے۔ ادھر سے بیٹے کو پیاس لگی کہ میرے ابو آ رہے ہیں ادھر باپ کے دل میں تڑپ ہے کہ آج میرا بیٹا ملنے والا ہے۔ آواز آتی ہے:

﴿اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o﴾ (الرعد: ۲۸)

ذوق سے سن رہا تھا زمانہ داستاں میری
ہم تھک گئے ہیں داستاں کہتے کہتے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



عظمتِ ماں

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ﴾ (الاحقاف: ١٥)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ﴾ (لقمان: ١٤)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ بنی اسرائیل: ٢٣)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
ہوں لاکھوں سلام اس آقا علیہ السلام پر
ہوں لاکھوں درود اس آقا علیہ السلام پر
بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دنیا کو دیا پیغام امن
طوفانوں کے رخ موڑے دیئے
کیا لطف ہے ان کی سیرت میں

کیا حسن ہے ان کی صورت میں
جس دن سے چھڑا ہے ذکر نبی علیہ السلام
سب ذکر جہاں کے چھوڑ دیئے
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
اور سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سامعین! محترم واجب الاحترام بزرگو! بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر سننے والی یا اپنے اپنے گھروں میں تشریف فرما معززات، مکرمات میری پردہ نشین اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! میری دلی دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! جس طرح اللہ کے گھر میں محبت وعقیدت لے کر جمع ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ پاک قیامت والے دن اپنے محبوب کے حوض کوثر پر جمع فرمائے۔ آمین

حضرات میرے ذمہ عنوان عظمت ماں لگایا گیا ہے۔ یہ لفظ ماں ایک ایسا لفظ ہے۔ حضرات جب لفظ ماں ہونٹوں پر آتا ہے، تو اللہ جانتا ہے، سینے میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ سبحان اللہ یہ ماں جس کی م کو اللہ پاک نے محبت اور پیار کا مرکز بنا دیا ہے۔ وہ ماں جس کی آغوش میں اولاد کو وہ سکون ملتا ہے، بچی اور بچے کو، بیٹی اور بیٹے کو وہ سکون نصیب ہوتا ہے، جو سکون دنیا کائنات میں کسی جگہ پر نہیں ملتا۔ اللہ اللہ! یہ ماں کا شان اللہ پاک نے بنایا ہے، میرے محبوب مکی ومدنی تاج دار، قافلہ نبوت کے سالار، پوری کائنات کے سردار، بی بی آمنہ کے منٹھار، دکھیوں کے دلدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتیو! ماں کی شان پوچھنا چاہتے ہو تو سنو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ حضرات ان قدموں کی خدمت کر کے جنت نصیب ہو جاتا ہے۔

مجھے ایک بات یاد آئی، میرے اور تمہارے آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ ایک آنے والا آ کر سوال کرتا ہے۔ کہتا ہے سوہنیا میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سوال کرنا چاہتے ہو؟ کہتا ہے سوہنیا میرا سوال یہ ہے۔

((مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا؟))

سوال کرنے والا سوال کرتا ہے، سوہنیا میں پوچھنا چاہتا ہوں، ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ سوال کرنے والے نے کتنا بڑا سوال کیا ہے؟ آؤ لوگو! میرے پاک نبی ﷺ کا ارشاد گرامی سنو! رحمت کائنات نے اتنے بڑے سوال کا جواب دو لفظوں میں ارشاد فرمایا: کیوں؟ میرا کملی والا اپنی مرضی سے مسائل بیان نہیں کرتا، میرا کملی والا مصطفیٰ ﷺ اپنی مرضی سے بولتا ہی نہیں، آسمان والا اعلان کرتا ہے۔ اے لوگو! میرا پیارا اس وقت بولتا ہے۔ جب میں آسمانوں والا بلاتا ہوں، اسی لیے میں کہا کرتا ہوں:

مدنی دے لبّاں تے قرآن رب دا
بن کے رسول ﷺ آیا سارے جگ دا
بھلی ہوئی قوم نوں سدھے راہے پا گیا
جگاں دا اے پیر سارے جگ نوں جگا گیا

جب نبی پاک ﷺ بولتے ہیں تو رحمت کے موتی رولتے ہیں، جب پیارا بولتا ہے تو رحمت کے موتی بکھیرتا (رولتا) ہے، موتی بکھیرنے والی زبان سے میرے پاک نبی ﷺ کا ارشاد سنو!

کائنات کے امام نے ارشاد فرمایا: اے ماں باپ کے حق پوچھنے والے کہ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاؤں۔ ماں باپ کا کیا حق ہے؟

((ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ))

سوال کرنے والے تم پوچھتے ہو، ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تمہاری جنت بھی یہ ہیں، تمہاری جہنم بھی یہ ہیں، کیا معنی ہے؟ اے لوگو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا اگر ماں باپ کی خدمتیں کرو گے، ان کی خدمتیں کرنا، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، والدین کا دل خوش رکھنا، ماں باپ کا دل بہلانا یہ تیرے جنت میں جانے کا سبب بن جائے گا۔

((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ))

تمہارا جنت بھی یہ ہیں، تمہارا جہنم بھی یہ ہیں۔ ان کو خوش رکھو گے ان کی خدمتیں کرو گے تو اللہ کے جنت کے باغوں کے حق دار بن جاؤ گے، اگر والدین کو ستاؤ گے، اگر والدین کو رلاؤ گے، اگر ماں باپ کو پریشان کرو گے، ان کی گستاخیاں کرو گے، بے ادبیاں کرو گے، تو پھر یاد رکھو ماں باپ کا دل دکھانا تمہارے لیے دوزخ کے داخلے کا سبب بن جائے گا۔ اللہ اللہ

اب لوگو! اندازہ کرو ماں باپ کتنی قیمتی چیز ہیں؟ یہ دو پھول ہیں جو ہر گھر کی رونق ہیں، یہ دو پھول ہیں جو ہر گھر کی بہار ہیں، ان دو پھولوں میں سے ایک پھول کا ذکر کرنا چاہتا ہوں، جس کو ماں کہتے ہیں، ماں کیا ہے؟ ایک پیار والا کہتا ہے:

ماں اک باغ بہشت دا بوٹا
تے ٹھنڈی جس دی چھاں
تے در در دھکے پین اوناں نوں
او مر جائے جس دی ماں

مائیں جو پیار کرتی ہیں، وہ کوئی اور نہیں کر سکتا، ویسے تو لوگو! دنیا میں بھائی بھی بہت زیادہ پیار کرتے ہیں، ویسے تو بہنیں بھی بہت زیادہ پیار کرتی ہیں، کوئی شک نہیں بیویاں اپنے خاوندوں سے پیار کرتی ہیں، لیکن جو پیار لوگو اللہ پاک نے ماں کے دل میں رکھا ہے جو پیار اللہ پاک نے ماں کی ممتا میں رکھا ہے، دنیا کائنات کے رشتے میں وہ پیار نہیں ملتا، یہ اللہ پاک نے ماں کو پیار کا مرکز بنا دیا ہے۔ آؤ لوگو! توجہ فرماؤ! میں عرض کر رہا ہوں۔ میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آ رہے ہیں، میں قربان جاؤں۔ لوگو! میرا کملی والا اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے جھرمٹ میں، اپنے جانثاروں کے جھرمٹ میں، اپنے پروانوں کے جھرمٹ میں میرا کملی والا اس طرح اچھا لگتا ہے۔ جس طرح چاند ستاروں میں اچھا لگتا ہے، میرا کملی والا کتنا پیارا لگتا ہے؟ آپ ﷺ تشریف لا رہے ہیں، راستے میں چلتے چلتے مکہ اور

مدینہ کا راستہ ہے، اللہ پیارے تمہیں بھی ان شہروں کی زیارتیں نصیب فرمائیں۔ آمین! آقا مکہ اور مدینہ والے راستے پر سفر کر رہے ہیں، چلتے چلتے میرے پاک نبی ﷺ نے ابواء مقام پر ایک قبر کا نشان دیکھا ہے، ایک قبر دیکھی ہے ایک ڈھیری دیکھی ہے، میرے پاک نبی ﷺ اس قبر پر آ کر رونا شروع کر دیتے ہیں، نبی پاک ﷺ کی آنکھوں سے ایسے درد بھرے آنسو نکلے کہ میرے نبی کے آنسوؤں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی رلا دیا ہے، نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ رو رہے ہیں۔

((فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَہٗ))

آقا علیہ السلام ایسی گریہ زاری سے روئے، ایسے انہماک سے روئے، نبی پاک ﷺ کے آنسوؤں کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکے، امام کائنات کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین خود پر کنٹرول نہ کر سکے، آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی رونے لگ پڑے، روتے روتے تھوڑی دیر کے بعد میرے پاک نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کیے، میرے پاک نبی ﷺ نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

میرے محبوب کا ایک پروانہ ساتھ آنسو صاف کر رہا ہے، ساتھ عرض کرتا ہے، پیارے ہمیں تو ابھی تک پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ کون خوش نصیب ہے؟ جس کی یادوں نے آپ ﷺ کو رلا دیا ہے، یہ کون سا پیارا ہے؟ جس کے پیار نے آپ ﷺ کو تڑپا دیا ہے، یہ کس کی قبر ہے؟ جس کے پیار میں آپ ﷺ رو رہے ہیں، میرے پاک نبی ﷺ نے برستے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے فرمایا اے میرے ساتھیو! تمہیں تو پتہ نہیں چلا کہ یہ قبر کس کی قبر ہے؟ یہ تو میری ماں آمنہ کی قبر ہے، جس کے شکم سے اللہ پاک نے مجھے پیدا فرمایا، مجھے اپنا دودھ پلانے والی میری ماں آمنہ کی قبر ہے، سینے سے لگا کر مجھے لوریاں دینے والی میری ماں کی قبر ہے، اے کائنات کے لوگو! یہ اللہ پاک نے ماں کا رشتہ ہی ایسا بنایا، یہ ماں والا پیار ہی ایسا بنایا ہے، اسی لیے تو میں پاکستان کے کونے کونے اور گلی گلی میں کہتا پھرتا ہوں کہ آؤ لوگو

توجہ فرماؤ!

ماں جئی جگ تے بہار کوئی نہ
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ

ان سے ماں کا پیار پوچھو جن کے سر پر آج ماؤں کا پیار نہیں، جو اپنی ماؤں کو قبرستان میں دفن کر چکے ہیں، جو ماں کی شفقت کے سائے سے محروم ہو گئے ہیں، ان سے پوچھو کہ ماں کتنا قیمتی رشتہ ہے؟ میرے بھائیو سردی کی ٹھنڈی راتیں ہوں رات کو ننھا بچہ بستر پر پیشاب کر دیتا ہے، بچہ کیونکہ معصوم ہے بچپن کی عمر ہے، بچے کا پیشاب نکل گیا ہے، ماں نے کبھی بھی غصہ نہیں کیا، ایک بچہ رات کو بستر پر دو دو بار پیشاب کر دیتا ہے، لیکن ماں نے کبھی منہ نہیں موڑا، اس کو سلانے کے لیے اس کی جگہ کو خشک کرتی رہتی ہے، بچھونا بچھاتی رہتی ہے، نئے کپڑے بچھاتی رہتی ہے۔ خود اس کی پیشاب والی گیلی جگہ پر رات گزار لیتی ہے، مگر اپنے لال کو سردی نہیں لگنے دیتی، اللہ پاک کی قسم یہ پیار ماں کا پیار ہے، یہ رشتہ ماں کا رشتہ ہے، اسی لیے میں عرض کر رہا تھا لوگو!

ماں جئی جگ تے بہار کوئی نہ
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ

چھوٹے بچو! تم یہ شعر بول تو رہے ہو لیکن آج وعدہ بھی کرو کہ آج کے بعد ہم نے اپنی ماں کو تنگ نہیں کرنا ہے، ماں کو پریشان نہیں کرنا، ماں کی نافرمانی نہیں کرنی۔ ماں کا کہنا ماننا ہے، جی جی کہہ کر بولنا ہے، ماں کی آواز سے اونچا نہیں بولنا، میری ملت کے نوجوانو! یہ شعر میں نے کب بنائے تھے؟ جب ماں کی شفقت کا سایہ سر سے اٹھ گیا، ماں کی ممتا مجھ سے چھن گئی، میرے دل سے یہ آواز نکلی ہے۔ اللہ اللہ

مانواں نال ویڑے لوگو گھراں دے نے سج دے
مانواں تو بغیر گھر خالی خالی لگ دے

نوجوان کی شادی کا دن آیا، اس کی ماں دو سال پہلے، تین سال پہلے یا پانچ سال پہلے

نوت ہو چکی ہے۔ اس نوجوان کی شادی کا وقت آیا، گھر میں لائٹیں لگی ہیں۔ گھر میں لوگو مہمانوں کا آنا جانا ہو رہا ہے، اس نوجوان نے تیاریاں کی ہوئی ہیں اپنا دلہے والا لباس پہنا ہے، اس نے دیکھا کہ آج میرے گھر مجھ سے ملنے کے لیے میری بڑی بہنیں اور چھوٹی بہنیں آئی ہوئی ہیں، ادھر خالہ کھڑی ہے، ادھر پھوپھی کھڑی ہے دوسری طرف چچی کھڑی ہے، اچانک اس کے خیالات کا نقشہ دور ہی چلا گیا، قبرستان کی طرف چلا گیا، اس کو آج ماں نظر نہ آئی، ماسی نظر آ گئی، پھوپھی نظر آ گئی، اس نوجوان کی پیاسی نگاہیں دائیں بائیں دیکھتی ہیں، جب ماں نظر نہ آئی تو بیٹے کی چیخیں ہی نکل گئیں۔ اس دلہے کی چیخیں نکل گئیں، بڑی بہن آگے بڑھ کر سینے سے لگا لیتی ہے، ساتھ خود روتی ہے، ساتھ بھائی کے آنسو صاف کرتی ہے، میرے بھائیو! اس وقت ماں یاد آتی ہے، جب ماں نظر نہیں آتی، اس وقت ماں کی محرومی کا احساس ہوتا ہے، جب ماں کا سایہ سر پر نہیں ہوتا، سارے رشتے محبت والے ہیں، سارے رشتے پیار والے ہیں، مگر مالک کون ومکاں نے جو شفقتیں اور محبتیں اس ماں کے رشتے میں رکھی ہیں، وہ شفقتیں کہیں سے نہیں ملتیں۔ اس لیے میں عرض کر رہا تھا:

مانواں نال لوگو ویڑے گھراں دے نے سج دے
مانواں تو بغیر گھر خالی لگ دے
ودھ ماں نالوں مٹھا من ٹھار کوئی نا
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نا
دکھ دھیاں پتراں دے سینے چہ سمائے ماں

دکھی بیٹی سس کی ستائی ہوئی آ کر روتی ہے تو ماں کے سینے سے لگ کر روتی ہے، اپنے دکھ سناتی ہے تو آ کر ماں کو سناتی ہے۔ اے لوگو! بیٹے کو کوئی پریشانی آئے تو سب سے پہلے آ کر دکھ اپنی ماں کو سناتا ہے، یارو میں لمبی بات نہیں کرتا، انسان کو چوٹ لگ جائے، انسان کو تکلیف آ جائے، تو اس وقت دو نام ایسے ہیں جو اچانک ہونٹوں پر آتے ہیں۔ جب چوٹ آئے تو کوئی نہیں کہتا ہائے میرے دوست، جب چوٹ آئے تو کوئی نہیں کہتا ہائے میری

بیوی۔ اللہ پاک کی قسم ہے صرف دو نام زبان سے نکلتے ہیں، یا ہائے میرے اللہ یا ہائے میری ماں، کیوں جی ایسے ہی ہوتا ہے؟ کبھی تم نے تیسرا کوئی نام سنا ہے؟ جب چوٹ لگتی ہے تو اس وقت ماں یاد آتی ہے، کیوں؟ ماں مر مٹنے کو تیار ہو جاتی ہے، میں صدقہ جاؤں کہ میرے بچے کو تکلیف آ گئی۔ آ ؤ لوگو! اسی لیے میں عرض کر رہا تھا۔

دکھ دھیاں پتراں دے سینے چہ سمائے ماں
دکھی دھی پتر نوں گلے نال لائے ماں
ودھ مانواں نالوں لوگو غم خوار کوئی نا
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ

ماں کی گستاخیاں نہ کیا کرو، ماں کی بے قدریاں نہ کیا کرو، مجھے یاد آیا سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ سیّدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی یہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اللہ پاک تمہیں بھی کروائے۔ آمین! چلو جن جن نے آمین کہا ہے، میرے مولا ان کو اگلے سال عمرہ کروا دے۔ آمین! حج کروا دے۔ آمین! یہ جنہوں نے آمین نہیں کہی ہے میرے مولا کروا ان کو بھی دینا چاہے دو سال بعد کروا دینا۔

آ ؤ لوگو توجہ فرماؤ! میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروانہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں، طواف کرتے کرتے دیکھا کیا ہے؟ دائیں بائیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے، اسلام کے پروانے طواف کر رہے ہیں، کوئی طواف کرنے والا اپنی زبان پر ورد پڑھتا جا رہا ہے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

کوئی پڑھنے والا رکن یمانی سے گزرتا ہے، حجر اسود کی طرف جا رہا ہے تو پڑھتا جا رہا ہے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

وہ منظر ہی بڑا عجیب ہوتا ہے، سماں ہی بڑا عجیب ہوتا ہے، کوئی کسی رنگ میں دعائیں پڑھ رہا ہے، کوئی کسی انداز میں اپنے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری لگوا رہا ہے۔ یہ طواف کرنے والے طواف کر رہے ہیں، ایک نوجوان نے بوڑھی ماں کو جو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ہوئی ہے، اس کو اپنے کندھوں پر سوار کیا ہوا ہے۔ یہ اپنی ماں کو طواف کروا رہا ہے، کبھی زم زم کے پیالے بھر کر اپنی ماں کو پلاتا ہے، یارو حج وعمرہ کرنا ویسے ہی بہت بڑی سعادت ہے، بیت اللہ کا طواف کرنا یہ تو ویسے ہی بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ پاک کی قسم ہے، وہ بیٹا بڑا نصیب والا ہے جو اپنی ماں کو طواف کرواتا ہے، اپنے باپ کو طواف کرواتا ہے، ماں باپ کو طواف کروانے والا بڑا خوش نصیب انسان ہے۔ آؤ لوگو سنتے جاؤ یہ مائیں کتنی بڑی نعمت ہیں؟ اگر مائیں زندہ ہیں تو آج سے ہی ان کی خدمت شروع کر دو۔ اتنی خدمت کرو کہ تیری ماں کے ہونٹوں پر تیرے حق میں دعائیں شروع ہو جائیں، ایک دعا کروانا ہوتا ہے اور ایک دعا لینا ہوتا ہے، مثلاً بابا جی میرے لیے دعا کریں، مولوی جی میرے لیے دعا کریں، امی جان میرے لیے دعا کریں۔ دوسرا دعا لینا ہوتا ہے کہ دوسرا خود ہی تمہارے حق میں دعا کرے۔ اب بتاؤ دعا لینا قیمتی ہے کہ دعا کروانا قیمتی ہے؟ اللہ پاک تمہیں ماں سے دعائیں لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لوگو میں عرض کر رہا تھا! اس نوجوان نے اپنی بوڑھی ماں کو جو کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ہوئی تھی، اس کو اپنے کندھوں پر سوار کیا ہے اور بیت اللہ کا طواف کروا رہا ہے، اللہ سوہنیا میں دعا کرتا ہوں یہ جتنے میرے بھائی آئے ہیں، یہ جتنے میرے بزرگ آئے ہیں، چھوٹے چھوٹے معصوم بچے آئے ہیں، علمائے کرام اپنی جماعتیں ساتھ لے کر آئے ہیں۔ آسمانوں والے میرے رب ان سب کو حج بیت اللہ نصیب فرما۔ آمین! اللہ پاک سب کو مدینہ پاک کی بار بار زیارتیں نصیب فرما۔ آمین! آؤ لوگو! پھر میں کیوں نہ کہہ دوں؟

اللہ روشن کر ساڈے سینے نوں
سانوں لے چل مکے مدینے نوں

پہلے بچے یہی پڑھا کرتے تھے، مگر آج بچوں کو ٹی وی نے بگاڑ دیا ہے، آج کیبلوں کے گند نے بگاڑ دیا ہے، ہائے اللہ میری توبہ بچے بچے کی زبان پر گانا ہے، نوجوان کی زبان پر گندہ لغو گانا ہے، آ ؤ لوگو کل تک یہی زبانیں پڑھا کرتی تھیں:

ربا روشن کر ساڈے سینے نوں
سانوں لے چل مکے مدینے نوں
سوہنا مکہ شہر نرالا اے
جھتے جمیا میرا کملی والا اے
جی کردا اے زم زم پینے نوں
اللہ روشن کر ساڈے سینے نوں

ایک اور جملہ دعا والا ہے:

رمضان دا پاک مہینہ ہووے
پہلے مکہ پھر مدینہ ہووے
جی کردا اے اوتھے ای جینے نوں
اللہ روشن کر ساڈے سینے نوں
سانوں لے چل مکے مدینے نوں

بات دور کی دور چلی گئی، اے لوگو! اس نوجوان نے اپنی ماں کو کندھوں پر سوار کیا ہوا ہے، اللہ پاک کے کعبہ کا طواف کروا رہا ہے:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيْكَ لَكَ))

حضرات گرامی توجہ فرماؤ! یہ ماں کو طواف کروا رہا ہے۔ اچانک سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر نظریں پڑ گئیں، یہ آگے بڑھ کر روک لیتا ہے، کہتا ہے حضرت جی ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک نے آپ کو اپنے محبوب علیہ السلام کی محبت عطا فرمائی، سنگت نصیب فرمائی، اس

لیے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، یہ دیکھیں گرمی کا موسم ہے، دوپہر کا وقت ہے، کتنی سخت گرمی ہے؟ میں نے اپنے کندھوں پر اپنی ماں کو سوار کیا ہے، اپنی ماں کو میں طواف کروا رہا ہوں، اپنی امی کو میں زم زم کا پانی پلا رہا ہوں، اپنی ماں کو حجر اسود کے بوسے دلا رہا ہوں۔ حضرت جی پھر میں نے اپنی ماں کو صفا مروہ کی سعی کروانی ہے، میں مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے؟ فرمایا: اللہ کے بندے بہت بڑی اللہ پاک نے تمہیں سعادت نصیب فرمائی کہ خود بھی اللہ پاک کے کعبہ کا طواف کر رہے ہو اور اپنی ماں کو بھی طواف کروا رہے ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ پاک نے تمہیں بہت بڑا شرف عطا فرمایا ہے، اعزاز عطا فرمایا ہے، عزت عطا فرمائی ہے مگر تم اگر حق ادا کرنے کی باتیں پوچھتے ہو تو آؤ میں تمہیں بتاؤں جب تم پیدا ہوئے تھے، تمہارے جنم پر جو دکھ تمہاری ماں نے برداشت کیے۔ ابھی تک تو تم نے اس کا حق بھی ادا نہیں کیا، تم ماں کے حق کی باتیں کر رہے ہو۔

آؤ لوگو توجہ فرماؤ! اس ماں کو اللہ پاک نے کتنا شان عطا فرمایا ہے؟ اے لوگو! ماؤں کی دعائیں انسان کو پار لگا دیتی ہیں اور ماؤں کی بددعائیں انسان کو مار دیتی ہیں۔ اب سننا کہ بددعائیں کیسے مار دیتی ہیں؟ ایک وقت کا ولی جریج رحمہ اللہ ہے، اپنے معبد خانہ میں بیٹھے اللہ اللہ کر رہے ہیں، نفل و نوافل پڑھ رہے ہیں، ماں کو ضرورتیں پڑ گئیں، ماں آواز دے کر بلاتی ہے، یا جریج! اے میرے جریج! اے میرے بیٹے جریج! جریج جریج کہہ کر آوازیں لگا رہی ہے، مگر جریج رحمۃ اللہ علیہ اپنے نوافل پڑھنے میں مصروف ہے، آخر ماں تھی ماں کو غصہ آ گیا کہ میرا بیٹا جواب کیوں نہیں دے رہا؟ غصے میں آ کر زبان سے ایک جملہ نکل گیا، بے ساختہ غصے میں آ کر ایک جملہ زبان سے نکل گیا، اے بدنصیب جریج کسی بدکار عورت کا منہ دیکھ کر مرو، اللہ میری توبہ! دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ کسی کو ماں کی بددعا نہ لگائے۔ آمین! اللہ سوہنیا ماؤں کی دعائیں لینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

بے ساختہ غصے کی حالت میں ماں کی زبان سے بددعا نکل گئی، ایک فاحشہ اور بدکار

عورت ہے، اس کو حرام کا بچہ پیدا ہوا، لوگوں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے اس اللہ کے ولی پر تہمت لگا دی، وہ گاؤں اکٹھا ہو گیا، کہنے لگے، ہم نے تو سوچا تھا جریج رحمہ اللہ بڑا نیک انسان ہے، ہم نے سمجھا کہ یہ نمازی ہے، ہم نے سمجھا کہ یہ اللہ اللہ کرنے والا ہے، ہم نے سمجھا کہ بڑا متقی اور پرہیز گار ہے۔ مگر یہ تو آج پتہ چلا ہے کہ اس کا حرام کا بچہ ہے، اللہ میری توبہ، یہ سارے لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے کوئی پتھر مارتا ہے، کوئی چھریاں مارتا ہے، کوئی تھپڑ مار رہا ہے، ان سب نے مل کر عبادت خانہ گرا دیا ہے، حملہ آور ہو گئے ہیں، یہ اللہ کا ولی دہائیاں دیتا ہے کہ یارو میری بات تو سنو! کوئی بھی نہیں سنتا، کوئی کسی بات پر غور نہیں کرتا، ان سب نے مارنے پر ہی زور دیا ہوا ہے، بے تحاشہ مارتے جا رہے ہیں، ایک کہنے والا کہتا ہے یار اس کی بات تو سنو یہ کہنا کیا چاہتا ہے؟ جس وقت اس نے ان دوسرے لوگوں کو کنٹرول کیا تو کہاں ہاں جریج رحمہ اللہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ جریج رحمہ اللہ کہنے لگے یار مجھے کیوں مار رہے ہو؟ میری بات تو سنو یہ بچہ میرا نہیں، اس بچے سے تو ذرا پوچھو کہ یہ بچہ کس کا بچہ ہے؟ مجھے کیوں مار رہے ہو؟ جب عوام خاموش ہوئی تو بچہ فوراً خود ہی بول پڑا اور کہنے لگا جو فلاں بکریوں کا چرواہا ہے، میں تو اس کا بیٹا ہوں میں تو اس کے نطفے سے پیدا ہوا ہوں۔ اللہ اللہ مالک کائنات نے اپنے ولی کی پاک دامنی کی صفائیوں کا اس بچے سے اعلان کروایا ہے، لیکن لوگو! جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں، ماں کی زبان سے غصے کی حالت میں ایک جملہ نکل گیا تھا، اللہ اللہ! تو ساری بستی نے مارا ہے، بندے بندے نے آ کر مارا ہے، عبادت خانہ بھی گرا دیا، لیکن لوگو! میں عرض کرنا چاہتا ہوں، ماؤں کی دعائیں مار دیتی ہیں اور ماں کی دعائیں انسان کو پار لگا دیتی ہیں، اللہ اللہ! ایک ماں کا حوصلہ تو دیکھو! ماں لوگوں کے گھر جا کر برتن دھو رہی ہے، کیوں؟ یہ نوبت کیسے آئی؟ حضرات یہ نوبت کیسے آئی کہ ماں لوگوں کے گھروں میں جا کر برتن دھو رہی ہے، مزدوریاں کر رہی ہے، ایک وقت آیا، یہ ماں ایک مال دار گھر میں جا کر کہتی ہے، اے بی بی مجھے ملازمہ رکھ لو! گھر والوں نے بی بی کی حالت دیکھی، وضع، قطع دیکھی تو وہ کہنے لگی اے اللہ والی یہ نوبتیں کیسے آئیں؟ یہ مجبوریاں کیسے بنیں؟ تم

کیوں گھروں میں مزدوریاں کرنے پر مجبور ہوئی ہو؟ اس ماں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، کہنے لگی میرا بیٹا کینسر کا مریض ہے، ہم نے اس کے بڑے علاج معالجے کروائے، جو گھر میں روپے پیسہ تھا، وہ سب علاج پر لگ گیا ہے، مگر میرا بچہ ٹھیک نہیں ہوا ہے، اب میرے بیٹے کو تکلیف ہے اور میرے پاس دوائی کے لیے پیسے نہیں ہیں، مجھے تھوڑے سے پیسے دے دو تاکہ میں اپنے بچے کی دوائی لے آؤں، میں تمہارے گھر کی نوکریاں کروں گی، میں تمہارے گھر کے برتن صاف کیا کروں گی۔ اے لوگو! بیٹے کی محبت نے ماں کو مزدوریوں پر مجبور کر دیا ہے، ایک بیٹے کے پیار نے ماں کو رلا دیا ہے، کسی ماں کا بیٹا بیمار ہو جائے۔ اے لوگو! جس وقت بیٹا آخری سانسوں پر ہوتا ہے تو ساتھ ماں روتی ہے اور ساتھ ڈاکٹر کی منتیں کرتی ہے، ڈاکٹر صاحب میں اپنا مکان بیچ دوں گی، ڈاکٹر صاحب میں اپنا زیور بیچ دوں گی۔ میرا سب کچھ داؤ پر لگ جائے مگر میرا لال بچ جائے، میرا پیارا ہیرا بچ جائے، اللہ پاک نے ماؤں کا جگر ہی ایسا بنایا ہے، اللہ پاک نے ماؤں کا پیار ہی ایسا بنایا ہے اسی لیے کسی اللہ والے نے کہا تھا:

مانواں باجھ یتیم نمانے
تے گلیاں وچ رل جاندے

کیوں جی یہ بات سچ ہے کہ نہیں؟ آؤ لوگو! میں عرض کر رہا تھا، ماؤں کی دعائیں انسان کو پار لگا دیتی ہیں، ایک خوش نصیب ماں ہے، اس ماں کے بیٹے کی آنکھوں کا نور چلا گیا، اس بہت زیادہ نیک ہے، ماں اللہ پاک کے سامنے دعا کرتی ہے، اللہ جی اگر میرے بیٹے کی آنکھوں کا نور دے دو گے تو اللہ جی میں اسے تیرے دین کا خادم بنا دوں گی، تیرے مصطفیٰ ﷺ کی حدیث کا نوکر بنا دوں گی، ماں صبح بھی دعائیں کرتی ہے، ہاں دوپہر کو بھی دعائیں کرتی ہے، ماں رات کو بھی دعائیں کر رہی ہے، اپنے لال کے حق میں، اپنے بچے کے حق میں ماں دعائیں کر رہی ہے، اے اللہ میرے بیٹے کو آنکھوں کا نور دے دے۔ ماں دعائیں کر رہی ہے، ایک رات دعائیں کرتے کرتے نیند آ گئی، رات کو خواب میں اللہ پاک نے جناب ابراہیم علیہ السلام کی زیارتیں کروائیں، جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں: اے اللہ والی

تم کیوں روتی ہو؟ کیوں رو رو کر اپنا حال خراب کر لیا ہے؟ یہ بی بی کیا کہتی ہے؟ اے اللہ والے میں کیوں نہ روؤں؟ میرا بیٹا نابینا ہو گیا ہے، میرے بیٹے کی آنکھوں کا نور چلا گیا ہے۔ اللہ اللہ

جناب ابراہیم علیہ السلام بشارتیں دیتے ہیں۔ اے اللہ والی رویا نہ کرو، اللہ پاک نے تمہارا رونا سن لیا ہے، اللہ پاک نے تمہارے بیٹے کی آنکھوں کا نور لٹا دیا ہے، یہ رات کو خواب آیا ہے اور کئی خواب بڑے پکے اور سچے ہوتے ہیں، جن کا نقشہ کئی کئی دن دماغ سے جاتا ہی نہیں، ماں جی صبح کو بیدار ہوئیں، نماز کی تیاری شروع کی تو وہ جو رات کو خواب آیا تھا، وہ آنکھوں سے دور نہ جائے، وہ ابراہیم علیہ السلام کے خواب والا خیال لے کر اپنے بیٹے کی چارپائی کے پاس آئیں، آ کر اس طرح بیٹے کے چہرے سے کپڑا اتارا ہے، بیٹے کا نام محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ ہے، محمد محمد کہہ کر آواز دی تو بچے نے آنکھیں کھولیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! ماں بچے کی طرف دیکھ رہی ہے، اور بچہ ماں کی طرف دیکھ رہا ہے۔ ماؤں کی دعائیں پار لگا دیتی ہیں۔ اے کائنات کے لوگو سنو! ایک وقت کا ڈاکو گھر سے نکلا ہے، تیاریاں کر رہا ہے، رات کو چوریاں کرنا اس کی زندگی کا مقصد بن چکا ہے، لیکن لوگو جس وقت اللہ پاک نے قسمت کا ستارا جگایا، ایک رات یہ ڈاکو اٹھا اس نے دیکھا کہ ماں کو پیاس لگی ہوئی ہے، ماں نے کروٹ بدلی ہے، ماں اپنے بیٹے کو بلا کر کہتی ہے، اے فضیل میرے بیٹے مجھے پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ، بیٹا کون ہے؟ وقت کا ڈاکو ہے، بیٹا کون ہے؟ وقت کا چور ہے۔ لوگو یہ بڑی بڑی وارداتیں کرنے والا چور ہے۔

ماں کہنے لگی بیٹا پیاس لگی ہے، پانی پلا دو، بیٹا جلدی سے اٹھا جا کر گھڑا دیکھا تو پانی والا گھڑا خالی ہے، جا کر مشکیزہ دیکھا تو مشک میں بھی پانی نہیں ہے، مشکیزہ بھی خالی ہے، اس نے جلدی سے گھڑا اٹھایا اور گاؤں سے باہر پانی لینے چلا گیا، پانی بھر کر لے آیا تو آ کر پیالہ پانی کا بھرا اور جب پانی کا پیالہ لے کر ماں کے پاس آیا، آ کر دیکھا کہ ماں سو گئی ہے، ماں سوئی ہوئی ہے، اب اس نے سوچا کہ اگر میں نے ماں کو جگایا تو ماں کی نیند خراب ہو جائے

گی، اب یہ پانی لے کر کھڑا ہے، پتہ نہیں کتنی دیر گزر گئی؟ آدھی رات کا وقت ہے، جب آسمان دنیا پر اللہ پاک رحمت کے دروازے کھول کر آوازیں دیتا ہے، ہے کوئی مجھ سے روزیاں مانگنے والا میں اسے روزیاں عطا کر دوں، ہے کوئی گنہگار معافیاں مانگنے والا میں اسے معافی عطا کر دوں، آدھی رات جس کے بارہ میں بابا جی لکھوی رحمہ اللہ فرما گئے ہیں:

ادھی راتیں رحمت رب دی تے کرے بلند آوازا
منگن والیاں واسطے کھلّا رحمت دا دروازا

آدھی رات کا وقت ہے، ماں نے کروٹ بدلی دیکھا کہ بیٹا پانی لے کر کھڑا ہے، ماں کہنے لگی بیٹا میں قربان جاؤں، کب کے کھڑے ہو؟ کہنے لگے ماں جی جب سے آپ نے پانی مانگا تھا، میں نے اس وقت دیکھا تو گھڑا خالی تھا، مشکیزہ دیکھا تو وہ بھی خالی تھا، ماں جی میں دور کنویں سے پانی لے کر آیا ہوں، جب میں پانی لے کر آیا تو امی جی آپ سوگئی تھی، میرے دل نے برداشت نہ کیا کہ میں ماں کو جگاؤں، ماں تھکی ہوئی تھی۔ اے لوگو! بوڑھے ماں باپ کی نیندیں بھی ایسی ہوتی ہیں کہ ایک بار آنکھ کھل جائے تو دوسری بار آنکھ لگتی نہیں، اگر لگ جائے تو پھر سکون ہو جاتا ہے، یہ کہنے لگا میں نے سوچا کہ میری ماں کو سکون ہو رہا ہے، میری ماں سو رہی ہے، میں صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ ماں کے دل سے دعا نکلی ہے، اے آسمانوں والے میرا بیٹا کون سے گندے کاموں میں پڑا ہے؟ میرا بیٹا کتنا اچھا ہے؟ یہ اپنی ماں کا کتنا خیال کرتا ہے؟ اللہ میں تیری بارگاہ میں دعا کرتی ہوں، اللہ میرے بیٹے کو اپنا دوست بنا لے۔ اللہ سوہنیا میرے لال کو اپنا دوست بنا لے، میرے جگر کو اپنا ولی بنا لے، آدھی رات کو ماں کے دل سے دعائیں نکلی ہیں، دعائیں اللہ پاک کے عرش پر پہنچیں تو میرے مالک کو رحم آ گیا، اللہ پاک نے اس ڈاکو کی ہدایت کا راستہ ماں کی دعائیں بنا دیں۔ ایک ماں کی دعائیں، دوسرا اللہ پاک کے قرآن کی تلاوتیں اس کی ہدایت کا کیسے سبب بن گئی ہیں؟

ایک رات واردات کرنے کے لیے گھر سے نکلا ہے، میری ملت کے نوجوانو سنو! کب تک دنیا کو پریشان کرتے رہو گے؟ کب تک ڈاکوؤں سے مل کر ڈکیتیاں کرتے رہو گے؟

کب تک شرابیں پی کر اپنے اللہ پاک کو ناراض کرتے رہو گے؟ رب وقت ہے اللہ پاک کو منا لو، آج وقت ہے اللہ پاک کو راضی کرلو! سچے رب سے سچے دل سے توبہ کرلو! یہ ڈاکو واردات کرنے گیا، اس طرح دیوار پر چڑھا تو ایک اللہ پاک کا بندہ اللہ پاک کے گھر میں تہجد پڑھنے جا رہا ہے، ہمارے نوجوانوں کو تہجد کہاں نصیب ہوتی ہے؟ ہمارے تو بزرگوں کی بھی تہجدیں ٹی وی نے چھین لی ہیں، کیبلوں نے چھین لی ہیں دس نمبر کے شیشے کی عینک لگی ہوئی ہے مگر بابا پھر بھی ڈرامہ دیکھ رہا ہے، اللہ پاک کی قسم ہے میں بڑا حیران ہوا ایک دن گاڑی میں ایک سی ڈی لگی ہوئی تھی، بدکار کی سی ڈی لگی تھی، ایک ستر اسی سال کا بوڑھا اس میں ناچ رہا تھا، ہائے اللہ میری توبہ۔ حضرات ذرا توجہ فرماؤ!

وہ ڈاکو اس طرح دیوار پر چڑھا تو ایک اللہ کا نیک بندہ تہجد پڑھنے جا رہا تھا، اس نے دیکھا کہ یہ ڈاکو جس گھر کی دیوار پر چڑھ رہا ہے، انہیں کوئی نقصان پہنچائے گا، بہر حال اس نیک بندے نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا، قرآن پڑھا تو کیا پڑھا؟

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾

(الحدید: ١٦)

اللہ اکبر کبیرا۔ میرے حافظ یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ جیسا کوئی اللہ کا نیک ولی تھا، اللہ پاک کا قرآن بڑے سوز کے ساتھ پڑھتا جا رہا ہے۔

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾

کیا مومنو! ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ دل اللہ پاک سے ڈر جائیں؟ اس ڈاکو نے اللہ پاک کے قرآن کی یہ آیت سنی ہے، اس کی زبان بھی عربی ہے، یہ عربی زبان کو سمجھتا ہے، الفاظ کو جانتا ہے، جب اللہ پاک کے قرآن کی یہ آیت سنی ہے، ادھر سے ماں کی دعائیں آسمانوں پر جا رہی ہیں، ادھر سے اس نے اللہ پاک کا قرآن سنا ہے، یہ ساتھ دیوار سے نیچے اتر رہا ہے اور ساتھ کہہ رہا ہے، ہاں وہ وقت آ گیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا ہوں۔ اللہ اللہ! یہ واردات کرنے کے لیے لوگوں کے گھروں میں جانے والا اب سیدھا اللہ پاک کے

گھر میں گیا ہے، وضو کر کے جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدے میں پڑ گیا ہے، یہ روتے جا رہا ہے، روتے جا رہا ہے کہ اے عرش والے میں تم سے بیگانہ ہو کر زندگی گنوا بیٹھا ہوں، اللہ میں تیرے در سے بیگانہ ہو کر زندگی ضائع کر بیٹھا ہوں۔ اللہ جی آج بھولا ہوا بندہ تیرے در پر آ گیا ہے، یا اللہ میرے سارے پچھلے گناہ معاف کر دے۔ تم بھی اللہ پاک کے سامنے جھک جاؤ، تم بھی اللہ پاک کی منتیں کیا کرو، اللہ پاک سے رو رو کر کہا کرو۔

اللہ چنگا ہاں یا مندا ہاں
مولا آخر میں تیرا ہی بندہ ہاں

میرے بھائیو! میں عرض کر رہا ہوں، اگر تیس، چالیس سال بے نماز رہ کر ہی گزر گئے ہیں، ماں باپ کی نافرمانیاں کرتے ہوئے اگر زندگی گزر گئی ہے، شرابیں پی پی کر اپنی جوانی برباد کر لی ہے، ڈاکوؤں اور چوروں کی محفلوں میں بیٹھ کر اپنی زندگی ضائع کر بیٹھے ہو، دودھ میں پانی ڈال ڈال کر حرام کما لیا ہے، اگر ساری زندگی اس طرح کی کاروائیوں میں گزار چکے ہو تو اب بھی اللہ پاک کے سامنے جھک جاؤ۔ اللہ پاک کی منتیں کرو۔

اللہ چنگا ہاں یا مندا ہاں
مولا آخر میں تیرا ہی بندہ ہاں
مینوں در توں خالی موڑیں نہ
میرا دل گنہگار دا توڑیں نہ

اللہ اکبر کبیرا۔ آؤ لوگو! میں عرض کر رہا تھا، ادھر سے ماں دعائیں کر رہی ہے کہ اللہ میرا بیٹا میری پیاس کا خیال رکھنے والا، اللہ میرا بیٹا میری نیند کا خیال کرنے والا ہے، مگر آسمانوں والے میرا بیٹا کون سے برے کاموں میں پھنس گیا ہے؟ یہ کتنا اچھا ہے؟ یہ کتنا ماں کا خیال رکھتا ہے؟ اللہ جی میرے بیٹے کو اپنا دوست بنا لے، اس کو نیک بنا دے۔ آج اس نے قرآن سنا تو سیدھا اللہ پاک کے گھر میں جا کر معافیاں مانگ رہا ہے، توبہ کر رہا ہے۔ آؤ میرے بھائیو! میں عرض کر رہا ہوں۔ ماؤں کی بددعائیں انسان کو مار دیتی ہیں اور ماؤں کی

دعائیں انسان کو پار لگا دیتی ہیں۔ اللہ اللہ

کیا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کا نام کسی نے سنا ہے؟ علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کے غالباً دادا جان تھے، حضرات ذرا سنو! یہ ابھی چھوٹے سے تھے، ان کی ماں سیالکوٹ کی ایک گلی سے گزری تو وہاں محلے میں ایک مسجد تھی، اس مسجد کا مؤذن یعنی خادم راستے میں کھڑا ہے، ان سے کہا اے مسجد کے خادم رمضان شریف آنے والا ہے۔ تو تراویح کس نے پڑھانی ہیں؟ رمضان میں ہم نے کس سے قرآن سننا ہے؟ کئی مائیں بڑی نیک ہوتی ہیں، وہ جمعۃ المبارک کے انتظار میں رہتی ہیں کہ کب جمعہ آئے اور ہم جمعہ پڑھیں، وہ روزوں کے انتظار میں رہتی ہیں کہ کب رمضان آئے اور ہم تراویح پڑھیں، نیکی کا جذبہ ہی اللہ پاک نے بہت دیا ہوتا ہے، یہ ماں بھی کہنے لگی کہ اس سال تراویح کس نے پڑھانی ہیں؟ وہ کہنے لگا بی بی جی جماعت نے انتظام کرلیا ہے، حافظ صاحب سے، قاری صاحب سے بات ہوگئی ہے، ان کا نام ابراہیم ہے، جب ماں نے ابراہیم کا نام سنا تو ماں کے دل پر چوٹ لگی، کہتی ہیں اللہ جو بیٹا مجھے دیا ہے، میں نے اس کا نام بھی ابراہیم ہی رکھا ہے، اللہ کبھی وہ وقت بھی تو آئے گا جب میرا بیٹا بھی قرآن کا حافظ بنے گا۔ اللہ وہ وقت جلدی آئے کہ میرا بیٹا بھی حافظ قرآن بن جائے، ماں نے دعائیں کی ہیں، ماں گھر پہنچی تو بیٹا چھت پر کھیل رہا تھا، آواز دی بیٹا ابراہیم جلدی آؤ، ابراہیم بیٹا جلدی جلدی آیا، آ کر ماں کے سینے سے لگ گیا، ماں نے پیشانی چومی اور گود میں بٹھا لیا، کہا بیٹا ہماری مسجد میں جس حافظ صاحب نے تراویح پڑھانی ہیں، اس کا نام ابراہیم ہے۔

اے میرے بیٹے میں نے بھی تمہارا نام نبی والا رکھا ہے، میں نے بھی تمہارا نام خوشی سے ابراہیم رکھا ہے، تیری ماں کو بڑا شوق ہے کہ تم بھی حافظ قرآن بن جاؤ، بیٹا تم قرآن کے قاری بن جاؤ، بیٹا بڑا لائق تھا، نصیب اچھے تھے، قسمتیں اچھی تھیں، ماں کی دعائیں بچپن سے ہی مل رہی ہیں، کہتے ہیں، امی جی آپ دعا کریں میں قرآن پاک کو یاد کرتا ہوں۔ اللہ پاک کرم کریں گے تو میں حافظ قرآن بن جاؤں گا، بیٹے نے قرآن پکڑا اور مسجد میں چلا گیا،

قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ o غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ o﴾ (الفاتحہ ۱ تا ۷)

اگر آمین کہنی ہے تو مکہ مدینہ والی آمین کہو! حاجیوں سے پوچھو مکہ مدینہ میں آمین کس طرح ہوتی ہے؟ اللہ پاک کی قسم ہے مکہ مدینہ میں آمین کی گونجیں پڑتی ہیں۔ اللہ پاک تم سب کو مکہ بھی لے کر جائے، آمین! مدینہ بھی لے کر جائے، آمین

آؤ میرے مسلمان بھائیو! میں عرض کر رہا ہوں۔ آج کل اگر ماں بیٹے سے پچاس روپے مانگ لے تو بیٹا بڑی مشکل سے دیتا ہے، پھر اگر ماں مانگے تو کہتا ہے پہلے پچھلے پچاس روپے کا حساب دو، وہ کہاں ہیں؟ جاؤ مسلمانوں تمہاری عقل پر پردہ پڑ گیا ہے، کیوں تمہاری قسمت جواب دے گئی ہے؟ ساری کائنات سے بڑھ کر اللہ رسول ﷺ کے بعد اگر تم نے محبت کرنی تھی تو اپنی پیدا کرنے والی ماں سے کرنی تھی، باپ سے کرنی تھی، آج کل کا نوجوان کالج میں پڑھنے والا، یونیورسٹی میں جانے والا، سکول میں جانے والا اس نے فائل پکڑی ہے اور فائل پر انڈیا کی بد غلیظ، بدکردار عورت کی تصویر لگائی ہے، اے ظالم تیرے دل میں اس کی محبت ہے، سب سے زیادہ تو تیرے دل میں ماں کی محبت ہونی چاہیے تھی، یہ فاحشہ اور بدکردار عورت کی تصویر لگا کر نیچے شعر لکھا ہے:

تجھ کو خدا کہوں کہ تیرے خدا کو خدا کہوں
عشق دونوں سے ایک ہے بتا کس کو خدا کہوں

یہ بدکردار، برے کردار والی اس کی تصویر لگا کر نیچے شعر لکھتا ہے، مگر جس ماں نے پیدا کیا ہے، جس ماں کے قدموں تلے جنت ہے، جس ماں کی دعاؤں سے دنیا اور آخرت روشن ہوتی ہے، اس ماں کو یہ گھور گھور کر دیکھتا ہے ساتھ دھکے مار مار کر بلاتا ہے، اے میرے بھائیو! کچھ

ہوش کرو، تیری جوانی عارضی جوانی ہے، یہ ڈھلتا سایہ ہے، آؤ آج وقت ہے اپنی ماں کی خدمت کرلو، اپنے باپ کی خدمت کرلو، اپنے بزرگوں کی خدمت کرلو، ان سے دعائیں لے لو، اتنی دعائیں لو کہ ادھر سے تمہاری جان نکلے اور ادھر سے جنت کے دروازے کھل جائیں، ادھر سے دم نکلے اور ادھر سے جنت کے دروازے کھل جائیں۔ آؤ میرے بھائیو! میں عرض کر رہا تھا، ماں کی دعائیں انسان کو پار لگا دیتی ہیں، ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا، ماں کی دعائیں ساتھ ہیں، صبح کو قرآن کا ایک پارہ یاد کرتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے، اگلے دن دوسرا پارہ یاد کرتے اور رات کو سنا دیتے۔ حضرات توجہ فرماؤ ادھر سے رمضان کے تیس روزے مکمل ہو گئے اور ادھر سے ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے قرآن پاک بھی مکمل حفظ کرلیا اور نماز تراویح میں سنا بھی دیا۔ دوستو! یہ کس کی دعائیں ہیں؟ یہ ماں کی دعائیں تھیں، تم بھی اپنے ماں باپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرو۔ اللہ پاک مجھے اور تمہیں والدین کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
خوش رہو یہ مسافر دعا کر چلے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



فضائلِ حج

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

﴿وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍo﴾ (الحج: ٢٧)

﴿وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَo﴾ (آل عمران: ٩٧)

((وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ))

یا الٰہی جب تک میرے جسم میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
الٰہی تو رحیم ہے تو کریم ہے تیری ذات سب سے عظیم ہے
تو کرم اپنا عطا مولا تیرے کرم پہ ہم کو یقین ہے
رحمت دا دریا الٰہی جو ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ رحمت بخشیں مولا کم بن جاوے میرا

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی روحانی ماؤں اور بہنوں دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا جمعہ ادا کرنا اللہ ذوالجلال ہمارے گناہوں کے کفارہ کا سبب بنائے۔ آمین!

ہماری بخشش کا بہانہ بنائے۔ آمین! ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین! اور مولا کریم ہماری جمعۃ المبارک کی حاضری کو حصول بخشش اور دخول جنت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

تمام قسم کی حمد وثناء بڑائی، کبریائی، یکتائی، تنہائی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے ہے۔ جس اللہ پاک نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور یہ سارا جہاں بسایا ہے۔ جو سب کو کھلانے والا، سب کو پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب درود وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرات سے بھی زیادہ درود وسلام آقائے دو جہاں، نبی آخر الزماں، صاحب قرآن، رحمت لِلعالمین، سیّد الاوّلین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔

حضرات اللہ پاک کی حمد وثنا اور نبی پاک ﷺ کی ذات پاک پر درود وسلام کے بعد اس وقت جو آیت کریمہ، قرآن مجید، فرقان حمید میں سے میں نے تلاوت کی ہے اور اپنے محبوب آقا علیہ السلام کے فرامین میں نے تمہارے گوش گزار کیے ہیں، اللہ پاک مجھے صحیح صحیح سمجھانے کی، سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ان آیات واحادیث میں ایک فرض کا تذکرہ کیا گیا ہے، اسلام کے ایک اہم رکن کا تذکرہ کیا گیا ہے، حضرات اسلام کی عمارت پانچ بنیادوں پر کھڑی ہے، پانچ چیزیں اکٹھی ہوں تو اسلام بنتا ہے، سب سے پہلے کلمہ ہے یعنی اللہ پاک کی ربوبیت کی گواہی دینا اور رسول پاک ﷺ کی گواہی دینا ہے کہ آپ ﷺ کی ختم نبوت اور رسالت کا اقرار کرنا ہے، یہ اسلام کا پہلا رکن ہے، اس کے بغیر انسان دائرہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوسکتا۔

دوسرا اہم ترین رکن نماز ہے، جو ہر عاقل اور بالغ پر فرض ہے، انسان سفر میں ہو تب بھی نماز فرض ہے، حضر میں ہو تب بھی نماز فرض ہے، صحت مند ہے تو نماز پڑھنی ہے، بیمار ہے تو نماز پڑھنی ہے، میدان جنگ میں ہے تب بھی نماز پڑھنی ہے، ہاں البتہ کچھ تخفیف کی گئی ہے، کچھ رعائتیں دی گئیں ہیں، مگر نماز کی کلیتاً معافی نہیں ہے اور آپ ﷺ نے نماز کے بارے میں فرمایا ہے، جب بچی، بچہ سات برس کا ہو جائے تو اس کو نماز کی تلقین کرو، نماز کا حکم دو اور

پھر دس برس کا ہو کر بیٹی، بیٹا نماز نہ پڑھے۔

((وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَفَرِّقُوْا بَيْنَ الْمَضَاجِعِ.))

اس کو مارنا پڑے تو مارو، اس کا بستر الگ کر دو، اس سے نفرت کا اظہار کرو، تاکہ اس کو پتہ چلے کہ میں نماز نہیں پڑھتا تو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے میری امی بھی نفرت کرتی ہے، میرا ابو بھی نفرت کرتا ہے، یہ نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے، پھر تیسرا رکن روزہ ہے، روزہ عاقل وبالغ پر فرض ہے، اس میں اگر انسان مسافر ہے، مریض ہے تو اس کے لیے رعایت ہے کہ جب اس کا معاملہ حل ہو جائے، تو بعد میں روزہ رکھ لے، قضائی دے لے، اگر ایسا مریض ہے جس کو اپنی صحت کی واپسی کی توقع ہی ختم ہو گئی ہے، شوگر جیسا مرض لاحق ہو گیا، ہیپاٹائٹس سی جیسا مرض لاحق ہو گیا، اس نے دیکھ لیا کہ اب زندگی کی سانسیں گن کر پوری کرنی ہیں تو پھر یہ کسی کو اس کے متبادل روزے رکھوا دے تو اللہ پاک وہ قبول کر لے گا۔

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے، صاحب نصاب آدمی پر زکوٰۃ فرض ہے، جس کا مال نصاب کو پہنچا ہے، ضرورت سے زائد سال گزر گیا ہے، پیسہ پڑا ہے، سونا پڑا ہے، این ریسمنٹ کی ہے پلاٹ کی شکل میں، کسی بھی صورت میں سال گزر گیا ہے، مگر وہ استعمال میں نہیں آیا تو اس پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا ہو گی، رہائشی مکان پر زکوٰۃ کوئی نہیں، چاہے کروڑ روپے کا کیوں نہ ہو؟ استعمال کرنے والی گاڑی پر زکوٰۃ کوئی نہیں، چاہے پچاس لاکھ کی کیوں نہ ہو؟ استعمال کی چیز ہے تو زکوٰۃ نہیں ہے، دوکان استعمال کر رہا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں آمدن میں سے جو پیسہ ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے، گندم کا موسم ہے، کٹائی کا موسم ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے غلے کا عشر ادا کرو، جن کی زمینیں ایسی ہیں کہ بارش سے سیراب کی جاتی ہیں، جس کو بارانی کہتے ہیں، اس کا دسواں حصہ ہے اور جس پر خرچ کر کے مثلاً پانی خرید کر، کھادیں وغیرہ ڈال کر جو فصل تیار کرتے ہو، اس کا بیسواں حصہ ہے، یعنی اگر بیس من گندم ہوئی ہے تو ایک من اللہ تعالیٰ کے گھر میں دو اور انیس من اپنے گھر لے جاؤ، چالیس من ہے تو دو من اللہ پاک کے راستے میں دو، سو من ہے تو پانچ من اللہ پاک کے راستے میں دو۔

حضرات زکوٰۃ کا حکم چوتھا ہے اور جس کا آج میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ اسلام کا پانچواں رکن ہے، جو کہ صاحب استطاعت پر فرض ہے، جس کا نام حج ہے، اے میرے مولا تو سب کو حج نصیب کردے۔ آمین!

اپنی فرضیت کی حیثیت سے ہٹ کر کعبۃ اللہ کی زیارت، حرمین کی زیارت یہ اللہ پاک نے ایک چیز ہی ایسی بنائی ہے کہ اگر غریب سے غریب تر ہے، جس کے گھر میں ایک وقت کا آٹا بھی نہیں، جس بے چارے کا گزارہ بھی بڑی مشکل سے چلتا ہے، پھر بھی اس کے دل میں لگن لگی ہے کہ اے مولا وہ وقت کب آئے؟ جب میں تیرے کعبہ کی زیارت کروں، اللہ وہ وقت کب آئے؟ جب میں تیرے کعبہ کی دیوار سے چمٹ کر روؤں، تیرے ملتزم پر جا کر میں روؤں، اللہ وہ گھڑی کب آئے؟ جب میں حجر اسود کو جا کر بوسے دوں، جب میں زم زم کا پانی رج رج کر پیوؤں، یہ وہ گھر بیت اللہ ہے جس کو تعمیر کرنے والے اللہ پاک کے بڑے بڑے عظیم نبی جناب ابراہیم علیہ السلام اور جناب اسماعیل علیہ السلام مزدوری کرنے والے ہیں۔ میرے بھائیو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! حج کرنے میں جلدی کرو، جب حج فرض ہو جائے، پھر اس کو لیٹ نہ کرو، جب حج فرض ہو جائے تو پھر جلدی کرو، یہ ہر آدمی کو پتہ ہے کہ مجھ پر حج فرض ہے کہ نہیں، اس کی مالی صورت حال کیا ہے؟ آدمی کے پاس وقت ہے، راستے کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے، بیمار نہیں ہے، کسی ظالم بادشاہ نے روکا نہیں ہے، پیسہ بھی ہے، آنے جانے میں کوئی دقت نہیں ہے تو حج فرض ہو جاتا ہے، ہر آدمی کو پتہ چل جاتا ہے کہ مجھ پر اب حج فرض ہے۔ فرمایا: جو اس کے باوجود بھی حج نہیں کرتا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے ہمیں اس کے مرنے کی پرواہ نہیں، اللہ پاک کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے، وہ یہودی مرے یا عیسائی مرے۔ کیوں؟ اس نے اسلام کے اتنے اہم ترین رکن کی پرواہ نہیں کی، آیئے سنیئے! حبیب کبریا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ .))

میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: اے دنیا کائنات کے لوگو جو قبول شدہ حج ہے، جس حج میں

فسق فجور کوئی نہیں، جس حج میں حرام کا پیسہ نہیں لگا، جس حج میں نیت کا فتور نہیں ہے، ریا کاری اور نمود و نمائش مقصد نہیں ہے، اللہ پاک کی رضا کے لیے حج کیا ہے، حلال کے پیسے سے حج کیا ہے، کسی پر ظلم و زیادتیاں نہیں کیں، کسی کا حق نہیں کھایا، جوا نہیں کھیلا، سودی کاروبار نہیں کیا، حلال کے پیسے سے حج کیا ہے، حج کے دوران جن کاموں سے روکا گیا ہے، ان سے رکا ہے، جن کاموں کا حکم دیا گیا ہے ایسے اعمال بجا لایا تو میرے پاک نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا قبول شدہ مبرور حج ہے۔ اللہ اللہ

((لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ))

ایسے حج کا بدلہ اللہ پاک نے جنت بنایا ہے، جنت کی بہاروں کے علاوہ اور کوئی اس کا بدلہ نہیں ہے، اللہ اللہ! حج کرنے میں لوگو پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے، حج کرنے میں تکالیف بھی آتی ہیں، حج کرنے میں کچھ دکھ بھی اٹھانے پڑتے ہیں، حج کرنے میں کئی مشکلات بھی آ جاتی ہیں، لیکن لوگو اللہ پاک جھنجوڑ جھنجوڑ کر انسان کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اللہ ذوالجلال والاکرام اس کو گناہوں سے پاک اور صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی میں لوہا رکھا جائے تو بھٹی لوہے کو پگلا کر اس کی میل کچیل جلا دیتی ہے، سونا بھٹی میں رکھا جائے تو سونا کندن بن جاتا ہے اور میل کچیل جل جاتی ہے، چاندی کو اگر بھٹی میں رکھا جائے تو خالص چاندی بچ جاتی ہے، میل کچیل جل جاتی ہے۔ لوگو میرے پاک نبی ﷺ نے اس کی مثالیں حج وعمرہ کے ساتھ بیان فرمائی ہیں، جس طرح بھٹی کی آگ لوہے، سونے اور چاندی کی میل جلا کر صاف کر دیتی ہے، اس طرح حج وعمرہ بندے کے گناہوں کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیتے ہیں، اور میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ.))

لوگو جس نے صحیح صحیح سنت کے مطابق حج کیا ہے، پورے پورے ارکان ادا کیے ہیں، نیت کو صاف کر کے اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے حج کیا ہے، اسلام کا رکن اور فرض سمجھ کر حج کیا ہے، میری سرکار علیہ السلام نے فرمایا، مدنی منٹھار علیہ السلام نے فرمایا:

((رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ))

جب یہ بندہ حج کر کے واپس لوٹتا ہے، جب یہ بندہ حج کر کے واپس آتا ہے، تو اللہ پاک اس کو اس طرح پاک کر دیتا ہے، جس طرح آج ماں کے پیٹ سے یہ جنم لے کر آیا ہے۔ اللہ اللہ! جب بچہ پیدا ہوتا ہے، اس کے سر پر گناہ کوئی نہیں ہوتا، جب بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے سر پر غلطیاں کوئی نہیں ہوتیں، جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک اور صاف پیدا ہوتا ہے، میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: جب حاجی حج کر کے واپس آتا ہے تو اللہ ذوالجلال اس کو اس طرح پاک کر دیتے ہیں، جس طرح ماں کے پیٹ سے یہ آج پیدا ہو کر آیا ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ اسی لیے اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾

(آل عمران : ۹۷)

مالک ارض وسماء نے فرمایا، رب کبریا نے فرمایا: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ﴾ توجہ میری طرف فرماؤ! اس دنیا کی عیاشی میں پیسہ برباد کرنے والا اگر کوئی مغالطے کا مارا ہوا میرا بھائی سن رہا ہے تو توجہ فرمائے! جن برے کاموں پر دولتیں ضائع کیں، جن فضول کاموں پر دولتیں ضائع کیں، جنہوں نے دنیا کی رنگینیوں میں پیسہ برباد کر دیا ہے، جنہوں نے دنیا میں بلّے بلّے اور واہ واہ کروانے کے لیے اپنی دولتیں پانی کی طرح بہا دی ہیں، آؤ لوگو اللہ پاک کا قرآن سن لو!

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾

(آل عمران : ۹۷)

ہاں شیطان انسان کا دشمن ہے، یہ پیسہ فضول کاموں پر لگواتا ہے، بچے کی شادی پر سیٹھ صاحب نے پندرہ ہزار کی آتش بازی کر دی، دس، بیس ہزار روپے بینڈ باجے والوں پر پھینک دیا، مہندی کی رسم منائی تو اس پر بیس، تیس ہزار روپے برباد کر دیا ہے، اس طرح لوگو فضولیات اور دنیا کی گندی رسوم، ہندوانہ رسوم، سکھوانہ رسوم پر پیسہ برباد کر دیا ہے، جہاں پیسہ لگانا تھا،

وہاں اس پاگل نے لگایا ہی نہیں ہے، جہاں پیسہ خرچ کرنے کا حق بنتا ہے، وہاں پر اس نے لگایا ہی نہیں ہے۔ اللہ اللہ! اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

(آل عمران: ۹۷)

مالک کائنات نے فرمایا: اللہ ذوالجلال کی طرف سے لوگوں پر حج فرض کر دیا گیا ہے، جو بھائی اس سفر پر جانے کی استطاعت رکھتا ہے، اگر اس کو رکاوٹ کوئی نہیں ہے، مالی حالت بھی اللہ پاک نے مضبوط کی ہے، وقت بھی ہے، صحت بھی ہے اور ساتھ ہی میرے مالک نے فرمایا: اے مسلمانو! غور فرماؤ! ﴿وَمَنْ كَفَرَ﴾ جس نے میرے حج سے انکار کر دیا، جس نے میرے حج سے منہ موڑ دیا۔

﴿وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (آل عمران: ۹۷)

جو حج سے بے پرواہ ہو گیا ہے، پیسہ ہونے کے باوجود بھی جو حج سے بے پرواہ ہو گیا ہے، اللہ پاک بھی فرماتے ہیں ہم بھی پھر اس کی طرف سے بے پرواہ ہو گئے، جس نے میرے حج سے منہ موڑا تو ہم نے بھی رحمت والی آنکھیں اس ظالم سے پھیر لیں، اب یہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے تو ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں، جب اسے ہماری پرواہ نہیں تو ہمیں تمہاری پرواہ نہیں، اور یاد رکھو لوگو! اگر کوئی اللہ پاک کے کعبے کا حج نہیں کرتا تو اللہ پاک کے کعبہ کی شان میں فرق نہیں آ سکتا، اگر کوئی دولت کے باوجود، اگر کوئی طاقت کے باوجود بھی حج نہیں کرتا تو اللہ پاک کی شان میں فرق نہیں آئے گا، کعبہ کی حرمت میں فرق نہیں آئے گا۔ اس کے لیے اللہ پاک نے بڑے پروانے پیدا کیے ہیں، دیکھو نہ ہماری ظالم حکومت جس طرح ٹکٹ بڑھاتے جا رہی ہے، ٹیکس بڑھاتے جا رہے ہیں، پیسہ بڑھاتے جا رہے ہیں، کبھی بہت کم روپے ہوا کرتے تھے، پچیس ہزار میں پچیس ہزار بندے عمرہ کر کے واپس آ جاتے تھے، مگر جب ظالموں نے مسلمانوں کا ذوق، شوق، محبت، ولولہ، پیار اور جذبہ دیکھا تو انہوں نے فائدہ اٹھانے کے لیے دن بدن ٹکٹ بڑھایا، دوسری کمپنیوں کو بھی زور لگایا

کہ تم بھی بڑھاؤ، خوب عوام کو لوٹو، اس مسلمان قوم کو بے دریغ لوٹو، ان ظالموں نے جتنے ظلم کیے، جتنے ٹکٹ بڑھائے تو پھر بھی اللہ پاک کے کعبہ کے پروانے اتنے ہی زیادہ جا رہے ہیں۔ کیوں جی جا رہے ہیں کہ نہیں؟ جاؤ جا کر پتہ کرو سیٹیں ہی نہیں ملتی ہیں، کتنے ٹکٹ اور بڑھاؤ گے؟ کتنے ظلم کماؤ گے؟

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (آل عمران : ۹۷)

یہاں لڑکی لڑکے کی شادی ہوئی ہے، پوچھا جائے یہ کہاں جا رہے ہیں؟ کہتے ہیں یہ جوڑا ہنی مون منانے کے لیے جا رہا ہے، مری میں ہنی مون ہے، یہ کہاں کی پہاڑیوں پر جا رہے ہیں، نوران جا رہے ہیں، یہ فلاں فلاں پہاڑیوں پر جا رہے ہیں، ان کے پیسے کتنے لگے ہیں؟ کہتے ہیں جناب پچاس ہزار خرچ آ گیا ہے ہنی مون پر ستر ہزار روپے لگ گیا ہے، اے ظالم یہ پیسہ اللہ پاک کے کعبہ پر لگا دیتے، دنیا جہان کی سیریں اکٹھی کرلو، یہ دنیا کائنات کی باغ و بہاریں اکٹھی کرلو، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، مکہ میں ایک پل گزارا، مدینہ رسول ﷺ میں ایک گھڑی گزاری ہو تو یہ تیرے دنیا کے ہنی مون، یہ دنیا کے انجوائے، یہ دنیا کی سیر کی کیا مجال ہے؟ جو اس کا مقابلہ کر جائیں، ثواب کا ثواب بھی ہے، اللہ پاک بھی راضی ہوگا، گناہ بھی بخش دیئے گئے اور دل بھی خوش ہو جاتا ہے، میں اکثر کہا کرتا ہوں، پوری زندگی کہوں گا کہ لوگو ہر کام پر لگا ہوا پیسہ دکھتا ہے، اگر نہیں دکھتا تو اللہ پاک کے گھر کعبہ کے سفر پر لگا ہوا پیسہ نہیں دکھتا ہے۔ اس طرح پہلی نظر غلاف کعبہ پر پڑتی ہے، اس طرح پہلی نظر اللہ پاک کے کعبہ پر پڑتی ہے، تو جتنا بھی پیسہ لگا ہوتا ہے وہ سارا بھول جاتا ہے۔ اللہ اللہ

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (آل عمران : ۹۷)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا: لوگو اللہ کی طرف سے لوگوں پر حج فرض کیا گیا ہے، جو بھی ان راستوں میں جانے کی طاقتیں رکھتا ہے اور جو اس کے باوجود بھی انکار کرے گا، اعراض کرے

گا، منہ موڑے گا تو اللہ بے پرواہ ہے، ساری دنیا سے اللہ بے پرواہ ہے، اللہ پاک کو کوئی فکر نہیں، کوئی پریشانی نہیں۔ اللہ اکبر کبیرا! اسی لیے میری جناب نے فرمایا: رسالت مآب نے فرمایا: سرورکائنات نے فرمایا: بی بی آمنہ کے منٹھار علیہ السلام نے فرمایا: شیماں رضی اللہ عنہا کے بھائی نے فرمایا: سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدر منیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((تَعَجَّلُوْا اِلَى الْحَجِّ يَعْنِى الْفَرِيْضَةَ))

اے لوگو! حج فرض کے لیے جلدی کیا کرو، جب حج فرض ہو جائے، مالی پوزیشن مضبوط ہو جائے، صحت بھی ہو، وقت بھی ہو پھر حج کرنے میں دیر نہ کیا کرو:

((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَايَدْرِىْ مَا يَعْرِضُ لَهُ.))

بے شک تم میں سے کوئی ایک نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے؟ آؤ نا میرے بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا مسئلہ بیان فرمایا کہ لوگو تم پر حج فرض ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا.))

حج کیا کرو تو ایک شخص بولا، وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((أَفِىْ كُلِّ عَامٍ؟))

کیا ہر سال ہی حج کرنا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، اس نے پھر یہی سوال کر دیا: ((أَفِىْ كُلِّ عَامٍ؟)) کیا ہر سال ہی حج فرض ہے؟ پھر یہ تیسری بار کہتا ہے: ((أَفِىْ كُلِّ عَامٍ؟)) آقا کیا ہر سال ہی حج فرض ہے؟ میرے محبوب علیہ السلام نے تیسری بار فرمایا اے اللہ کے بندے اب خاموش بھی ہو جاؤ، اگر میں ہاں کر دیتا تو ہر سال ہی حج فرض ہو جانا تھا، کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاں کوئی معمولی ہاں نہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ کوئی معمولی نہ نہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے نہیں بولتے ہیں، اللہ پاک وحی کے ذریعے بلائیں تو پیارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بولتا ہے، اس لیے تو میں کہا کرتا ہوں:

میرے آقا علیہ السلام دی زبان ساڈے واسطے قرآن
میرے نبی علیہ السلام دی زبان ساڈے واسطے قرآن

کسے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں
دل نبی علیہ السلام دے پیار کولوں رجدا ای نئیں

میرے پاک نبی ﷺ سے تیسری بار پوچھا گیا، آقا علیہ السلام جی کیا ہر سال ہی حج کرنا ہے؟ کیا ہر سال ہی حج فرض ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو پھر ہاں ہی ہو جانی تھی، پھر ہر سال ہی مسلمانوں کو حج کرنا پڑنا تھا، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں زندگی میں ایک بار حج فرض ہے، اس کے بعد انسان جتنے بھی حج کرے گا، وہ نفلی حج ہوں گے، لیکن لوگو توجہ فرماؤ! آپ ﷺ نے فرمایا بار بار حج وعمرہ کیا کرو، اللہ پاک کے کعبہ میں جایا کرو:

((فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ))

یہ حج اور عمرہ پے در پے یہ گناہوں کو بھی مٹا دیتا ہے اور فکر اور فاقوں کو بھی مٹا دیتا ہے، یہ گناہوں کو بھی ملیا میٹ کر دیتا ہے اور فکر فاقوں کا بھی نام ونشان مٹا دیتا ہے:

((كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ.))

اللہ اللہ! لوگو جس طرح آگ والی بھٹی سونے، چاندی اور لوہے کی میل کو مٹا کر رکھ دیتی ہے، جس طرح یہ کندن بنا دیتی ہے تو حج وعمرہ بھی انسان کو کندن بنا دیتا ہے۔ جب بیت اللہ بنا تھا، ہاں تعمیر کعبہ کا ذکر اللہ پاک کے قرآن نے سورہ بقرہ پہلے پارہ میں فرمایا ہے، ویسے تو اس کی تعمیر پہلے آدم علیہ السلام نے کی، ملائکہ نے کی، پھر چلتے چلتے جناب ابراہیم علیہ السلام نے کی، بنو جرہم نے کی، پھر قریش نے کی، پھر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کی سلسلہ مرحلہ وار چلتا آیا، جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ پاک نے حکم فرمایا کہ اے میرے خلیل علیہ السلام نومولود بچہ بھی ساتھ لو اور اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام کو بھی ساتھ لو، حجاز میں چلے جاؤ، جناب ابراہیم علیہ السلام نے تھوڑا سا راشن لیا ہے، مشکیزہ پانی کا اور تھیلی کھجوروں کی ساتھ لی ہے، جوں کا تھوڑا سا آٹا پاس ہے، اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام کو ساتھ لیا ہے، معصوم بچہ اسماعیل علیہ السلام ساتھ لیا ہے، چلتے جا رہے ہیں، کئی دنوں کا سفر طے کر کے اللہ پاک کے کعبہ میں پہنچے، جہاں آج اللہ پاک کا پیارا کعبہ آباد ہے، اس وقت تو لوگو نشان بھی مٹ چکے تھے، آ گئے جس وقت اس مقام پر پہنچے تو آواز آئی،

میرے پیارے ابراہیم علیہ السلام! بیوی کو یہاں چھوڑ کر واپس چلے جاؤ، بچے کو بھی یہاں چھوڑ کر واپس چلے جاؤ، ان کو میرے حوالے کر کے چلے جاؤ، اب میں جانوں اور تمہاری فیملی جانے، تم جاؤ اور میری توحید کی آواز بلند کر کے آؤ، جاؤ جا کر دین کی تبلیغ کر کے آؤ۔ اللہ پاک کے خلیل علیہ السلام اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہیں، اللہ پاک کا حکم مانتے ہوئے واپس چل پڑتے ہیں، بی بی ہاجرہ علیہا السلام بار بار آوازیں دیتی ہیں، اے اللہ کے خلیل علیہ السلام ہمیں کس کے سپرد کر کے جا رہے ہو؟ یہاں بستی کوئی نہیں، گھر کوئی نہیں، چاروں طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں ہیں، ٹیلے ہی ٹیلے ہیں، کوئی پینے کے لیے پانی نہیں ہے، کوئی کھانے کے لیے چیز نہیں ہے، کوئی ہریالی نہیں ہے، کوئی سبزہ نہیں ہے، کوئی پھل پھلوں والے درخت نہیں ہیں۔ اللہ اللہ! آؤ لوگو ذرا غور فرماؤ!

یہاں صحرا ہی صحرا تھا چٹانیں ہی چٹانیں تھیں
ایک بی بی ہاجرہ علیہا السلام اور ایک بچہ دو ہی جانیں تھیں
نہ دانہ تھا نہ پانی تھا بھروسہ تھا فقط رب پر
پڑی جب دھوپ کی گرمی تو جان آنے لگی لب پر

جناب ابراہیم علیہ السلام جا رہے ہیں، بی بی ہاجرہ علیہا السلام آوازیں دیتی رہ گئیں، اے اللہ کے خلیل علیہ السلام کیا ناراض ہو کر جا رہے ہو؟ کیا بات ہوئی ہے؟ ہمیں یہاں بیابان میں چھوڑ کر جا رہے ہو۔ اللہ اللہ! ادھر سے اللہ پاک کا حکم تھا، سوہنیا پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا کہیں بیوی اور بچے کی محبت جوش نہ دکھائے، آج محبتیں جیتنی ہیں تو اللہ پاک کی محبتیں جیتنی ہیں، سبحان اللہ! سبحان اللہ! آج پیار کرنا ہے تو اللہ پاک کے حکم سے کرنا ہے، جب بیوی نے دیکھا کہ اللہ کے خلیل کوئی بات نہیں سن رہے، پیچھے مڑ کر بھی دیکھنا گوارہ نہیں کرتے، اپنے معصوم بچے کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے تو پھر خیال آیا، غلطی تو ہم نے کوئی نہیں کی، جرم ہم نے کوئی نہیں کیا، مگر اللہ کے خلیل علیہ السلام ہماری طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے تو کہیں اللہ پاک کا حکم ایسا نہ آ گیا ہو، تو پھر آخری سوال کیا کرتی ہیں؟ فرماتی ہیں:

((اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟))

اے اللہ کے خلیل عَلَیْہِ السَّلَام جی کیا اللہ پاک کا حکم تو اس طرح نہیں آ گیا؟ اللہ کے خلیل عَلَیْہِ السَّلَام اشارہ کرتے ہیں، ہاجرہ علیہا السلام میں ناراض ہو کر نہیں جا رہا ہوں، سزا دے کر نہیں جا رہا ہوں، بس اللہ پاک کا حکم ہی اس طرح آ گیا ہے، وہ صبر والی بی بی، نیک اور صالح بیوی آگے سے جواب کیا دیتی ہے؟

پھر جایئے، ہم اللہ پاک کے حوالے ہیں، اللہ پاک کے سپرد ہیں، اللہ پاک کے حوالے ہو جائے، پھر اللہ پاک ہمیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا، اللہ کے خلیل عَلَیْہِ السَّلَام جی ہمیں کبھی بھی اللہ پاک ضائع نہیں کریں گے۔ اللہ پاک کے خلیل عَلَیْہِ السَّلَام جا رہے ہیں، جب تھوڑی دور گئے تو اس طرح کعبہ کی طرف منہ موڑ لیا ہے، مالک کائنات نے وہ سارا نقشہ قرآن میں بیان کر دیا، اس طرح اللہ پاک کے کعبہ کی طرف منہ کر لیا ہے، ہاتھ اٹھا لیے اور مالک کے سامنے اپیلیں شروع کر دی ہیں:

﴿رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ﴾

(ابراهیم: ۳۷)

جناب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام دعا فرما رہے ہیں، ہاں کچھ ہی فاصلہ پر پہنچے تو اس علاقے کی طرف جہاں آج کعبۃ اللہ آباد ہے، ادھر کو منہ کر لیا، فرمایا اللہ جی آپ جانتے ہو، یہاں نہ کوئی ہریالی ہے، نہ کوئی سبزہ ہے، نہ کوئی آبادی ہے، نہ کوئی گھر ہے، نہ کوئی در ہے۔ میرے مولا میں آپ کا حکم مان کر بیوی چھوڑ آیا ہوں، بچہ چھوڑ آیا ہوں، اللہ جی اب میرے دل کی آسیں کیا ہیں؟

﴿رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ﴾

اللہ جی میں ان کو چھوڑ آیا ہوں، اب ان کی حفاظتیں آپ نے اپنی رحمت سے کرنی ہیں، اللہ جی جہاں آپ کا کعبہ بننا ہے، اسی جگہ پر چھوڑ کر آیا ہوں، تاکہ میری آنے والی نسل نمازی بن جائے۔ مسلمانو! تم بھی کبھی ایسے خیال سوچا کرو کہ میرے گھر کی لوکیشن ایسی ہو، میرا رہن

سہن ایسا ہو، میرے گھر کا ماحول ایسا ہو کہ میری آنے والی نسل دین پر قائم رہے، میری آنے والی نسل کو بھی اللہ پاک کا دین ملے، میرے گھر میں کوئی ایسا دروازہ نہ ہو، جس راستے سے فحاشی آجائے، بے دینی آجائے، عریانی آجائے، فحاشی کے دروازے بند کردو، بے دینی کے دروازے بند کرو، اپنے گھروں میں دروازے کھولو تو نیکی کے کھولو کہ دین اور نیکی تمہاری نسلوں میں بھی سلامت رہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ فرماتے ہیں میری اولاد نمازی بن جائے، ساتھ ہی دعا کی کہ میرے مولا ان کو پھلوں کا رزق بھی دے دو، جہاں گندم نہیں ہوتی، جہاں چاول نہیں ہوتے، جہاں جوں نہیں اگتے تو کیا دعائیں ہو رہی ہیں؟

﴿وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ﴾

اللہ جی یہاں کے بسنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا کر دینا، لوگو ہزاروں سال گزر گئے، ہزاروں سال پہلے جناب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی، مگر آج تک ان کی دعاؤں کے ثمرات باقی ہیں، آج تک ان کی دعاؤں کے نتائج باقی ہیں، اللہ اللہ! جو پھل پاکستان میں پیدا ہوتا ہے، وہ تمہاری پاکستان کی منڈیوں سے نہیں ملتا مگر مکے سے مل جائے گا، لوگو! جو پھل یمن میں پیدا ہوتا ہے، وہ یمن سے ملے نہ ملے مگر مکے سے ضرور ملے گا، جو پھل ایران میں پیدا ہوتا ہے، وہ ایران سے ملے نہ ملے مگر مکے سے ضرور ملے گا۔ اے لوگو! دنیا کے کونے کونے کا پھل آج پہنچتا ہے تو مکے پہنچتا ہے، مدینے پہنچتا ہے۔ کیوں؟ اللہ پاک کے خلیل علیہ السلام کی دعائیں ہیں، پھر حرمین کی برکت سے، مکے، مدینے کی برکت سے ریاض والے بھی موجیں کر رہے ہیں، جدّہ والے بھی عیش کر رہے ہیں، طائف والے بھی عیش کر رہے ہیں، حرمین کی برکات سے گردوپیش کے اندر بھی اللہ پاک نے یہ پھل عام کر دیئے ہیں، طائف کے علاقے میں تو ویسے ہی ماشاء اللہ انگور بہت زیادہ ہوتا ہے، انار بھی بڑے شاندار ہوتے ہیں اور عرب کے بہت سارے علاقے جہاں اللہ پاک کے فضل سے ایسی ایسی کھجور پیدا ہوتی ہے کہ تھوڑی سی کھجور ٹھنڈی کر کے منہ میں رکھو تو اس طرح لگتا ہے، جیسے قدرتی ہی اللہ پاک نے کوئی آئس کریم پیدا کر دی ہے، ایسی ایسی لذتیں اور ایسے ایسے ذائقے اللہ پاک نے کھجوروں میں

بنائے ہیں۔ سبحان اللہ! اے لوگو! یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ اللہ پاک کے خلیل علیہ السلام نے جو قربانیاں دی ہیں، ان قربانیوں کے اللہ پاک نے بھاگ لگائے ہیں:

﴿وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ﴾

ان کو پھلوں کا رزق بھی عطا کرنا اور ایک اور بھی دعا کی:

﴿فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ﴾

اے عرش والے دنیا کا رخ اس کعبہ کی طرف موڑ دو، آج دیکھ لو دنیا چلی جا رہی ہے۔ لوگ ایران سے آ رہے ہیں، افغانستان سے آ رہے ہیں، امریکہ سے آ رہے ہیں، فلپائن سے آ رہے ہیں، جہازوں کے جہاز بھر بھر کر آ رہے ہیں، انڈونیشیا سے آ رہے ہیں، ترکی کے قافلوں کا شمار کوئی نہیں ہے، ایران کے قافلوں کا شمار کوئی نہیں ہے، اور کئی ایسے ایسے مقام ہیں، جہاں جا کر بیٹھیں تو اس طرح لگتا ہے، جیسے کسی پاکستان کی مسجد میں بیٹھے ہیں، سارے ہی پاکستانی وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا۔ پاکستان کی ظالمانہ حکومت ٹکٹیں مہنگی کیے جا رہی ہے، پھر بھی پروانے جا رہے ہیں، اے میرے مولا ہر کلمہ گو کو اس گھر کی زیارت نصیب فرما۔ آمین

جب کعبہ کی بنیادیں اٹھائی گئیں، ابراہیم علیہ السلام معمار بنے، اسماعیل علیہ السلام مزدور بنے، بیٹا بھاگا بھاگا پتھر لے کر آ رہا ہے کہ ابا جی یہ لے لیں، یہ لے لیں، دیوار جب اونچی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ نہ پہنچے، اللہ پاک نے فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام! جنت سے ایک پتھر لے کر آؤ، وہ پتھر میرے خلیل علیہ السلام کو پیش کرو کہ اس پر کھڑے ہو کر میرا گھر بناؤ۔ اے ابراہیم علیہ السلام آپ کو لفٹیں بنانے کی ضرورت نہیں، آپ کو گوکرنے کی ضرورت نہیں، پتھر پر کھڑا ہونا آپ کا کام ہے اور آپ کو بلند کرنا میرا کام ہے، آج بھی اس پتھر پر جناب ابراہیم علیہ السلام کے قدمین مبارک نقش ہیں، رہتی دنیا تک اللہ پاک نے اپنے خلیل علیہ السلام کے قدموں کے نشان باقی رکھے ہیں کہ لوگو میرے لیے میرے خلیل علیہ السلام کی وفاؤں کو دیکھو، محبتوں کو دیکھو، میری خاطر قربانی دینے والا، میری خاطر باپ کا گھر چھوڑنے والا، میری خاطر برادری کی

محبتیں چھوڑنے والا، میری خاطر بیٹے کی گردن پر چھری چلانے والا، میری خاطر بیوی، بچے کو جنگل بیاباں میں چھوڑنے والا، میری خاطر قربانیاں دینے والا۔ آؤ میرے اس یار کے قدموں کے نشان دیکھو، میرے خلیل علیہ السلام کے قدموں کے نشان دیکھو! میرے دوست کے قدموں کے نشان دیکھو!

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نیا نیا کلمہ پڑھا، مسلمان ہوئے تو اللہ پاک کے کعبہ کا طواف کیا، فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ نشان کیسے ہیں؟ فرمایا یہ میرے بابا جان کے قدموں کے نشان ہیں، عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہاں دو رکعت نہ ادا کر لیں؟ خواہش سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل میں پیدا ہوئی کہ یہاں دو رکعت نماز پڑھ لیں، فوراً اوپر سے حکم آ گیا، کیا؟

﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

اے میرے پیارے نبی اگر آپ کے عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش ہے کہ یہاں مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت پڑھوں، تو میں اللہ کی بھی یہ خواہش ہے کہ میرا ہر بندہ یہاں آنے والا اور میرا ہر امتی یہاں آنے والا مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلّٰی بنائے، یہاں دو رکعات ادا کیا کرے۔ سوہنیا اعلان کر دے کہ جو بھی میرے کعبہ میں آئے، مقام ابراہیم علیہ السلام پر وہ دو رکعت ضرور پڑھا کرے۔ اللہ اللہ! جب کعبہ بنایا گیا، ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کا کعبہ بنا لیا ہے، اللہ پاک کا کعبہ تعمیر ہو رہا ہے:

﴿وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُo رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُo﴾ (البقرہ: ۱۲۷-۱۲۸)

جناب ابراہیم علیہ السلام نے دعائیں کیں کہ اللہ میری اور میرے بیٹے کی محنت کو قبول کر لو، اللہ ہمیں اپنا مطیع اور فرماں بردار بنا، ہماری نسل میں سے اللہ ایک تابع فرمان امت پیدا فرما،

ہمیں حج کے طریقے اور حج کے مناسک اللہ عطا فرما، یہ دعائیں ابراہیم علیہ السلام نے کیں، جب کعبہ بن گیا، اللہ سوہنیا سب کو اس کی زیارتیں کروا دے، جمعہ کی گھڑیوں میں ایک قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے، پتہ نہیں کون سی گھڑی کی دعا قبول ہو جائے؟ اللہ اللہ! میرے مولا میں بار بار دعا کرتا ہوں، اللہ میں تیرے گھر میں کھڑا ہو کر جمعہ کی گھڑیوں میں دعا کرتا ہوں، جتنے بھی جمعہ پڑھنے کے لیے آئے ہیں اللہ ان سب کو حرمین کی زیارت نصیب فرما۔ آمین! کعبہ بن گیا تو آواز آئی:

((وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ))

ابراہیم علیہ السلام چلو اعلان کرو، اللہ جی کیا اعلان کروں؟ فرمایا دنیا کو کہو کہ ساری دنیا کے لوگو اللہ پاک کے کعبہ میں آؤ، حج کرو، اللہ جی میں اعلان کروں؟

((لَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ))

آواز کہاں پہنچے گی؟ چرند پرند تو ہے نہیں، بستی پاس کوئی نہیں، کس کو سناؤں؟ آواز آئی:

((عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ"

سوہنیا تمہارا کام اعلان کرنا ہے اور ہمارا کام ہے، دنیا کے کونے کونے میں آپ کی آواز کو پہنچا دینا، جو بھی قیامت تک کعبہ کا حج کرنے کے لیے آنے والا ہے، اس کی روح جہاں بھی ہوگی، وہ وہاں ہی آپ کا اعلان سن کر کہہ دے گا:

((لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ))

جہاں جہاں بھی جو نصیبوں والا ہوگا وہاں ہی وہ تلبیہ پکارے گا۔ لوگو! آج جو غریب سے بھی غریب ہے جس کے گھر میں ایک وقت کا آٹا بھی نہیں، وہ بھی خواب دیکھتا ہے تو کعبہ کی زیارت کے دیکھتا ہے۔ اللہ اللہ! ایک تڑپتا ہوا پروانہ یاد آیا، بڑی محبت والا ہے، یہ کون ہے؟ یہ بابا جی میاں علی محمد صمصام رحمہ اللہ ہیں، ایک کٹا ہوا بازو ہے، غریب سا بندہ ہے، جلسوں پر نعتیں اور نظمیں پڑھنے والا ہے لیکن کعبہ کی تڑپ کتنی ہے؟ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ کتنی

ہے؟ایک دن بیٹھے بیٹھے اللہ پاک کے سامنے اپنا دکھ پیش کر رہے ہیں۔فرماتے ہیں:

تیرا گھر ویکھاں تیرا در ویکھاں
تیرے بوے وچ رکھ رکھ سر ویکھاں
جھتے اک نماز دی لکھ بن دی
اوتھے عمراں لنگان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوانلے نسی سن کے
اللہ پھیریاں پان نوں جی کردا
اللہ مدت گزری اے سکدیاں نوں
حاجی سانگ بنان نوں جی کردا

یہ اللہ پاک کا ولی پکار رہا ہے، مالک کے سامنے اپلیں کر رہا ہے، کہتا کیا ہے؟ ذرا غور فرماؤ! اے اللہ!

اے ٹھیک اے میں تیرے بوے وچ پھبدا نہیں
جیہڑا لائق ہے تینوں میرا او سجدہ نہیں
پر اپنے بوے وچ بہہ کے مولا رو لین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھو لین دے

یہ اللہ پاک کا ولی کہہ رہا ہے:

میں تیرا بوا چھڈ کتھے جاواں مالکا
اپنے دکھڑے میں کس نوں سناواں مالکا
دھدکاریں نہ اپنے بوے وچ ہو لین دے
تیرے بوے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھو لین دے

آؤ لوگو! میں عرض کر رہا تھا، جناب ابراہیم علیہ السلام نے اعلان کیا لوگو کعبہ بن گیا ہے، حج

کے لیے آؤ، جب اعلان کیا ہے۔ اے لوگو! جہاں جہاں بھی حج کرنے والوں کی روح تھی، اس نے وہی تلبیہ پکار دیا:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ))

یہ نصیب کی باتیں ہیں۔ میرے والد گرامی اللہ پاک ان کی قبر روشن فرمائے۔ آمین! انہوں نے مجھے ایک غریب جوڑے کی بات سنائی کہ میاں بیوی لوگوں کی بکریاں چرا کر گزارہ کرتے تھے، ضلع اوکاڑہ کی بات ہے، ان کی اولاد کوئی نہیں تھی، ایک دن دونوں میاں بیوی بیٹھے مشورہ کر رہے ہیں کہ اے میرے خاوند ساری زندگی امیر لوگوں کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے گزر گئی ہے، اب چلو ہم جا کر حج ہی کر آئیں، خاوند کہنے لگا تیرا دماغ خراب ہوا ہے، کہتی ہے حج کر آئیں، حج کوئی ساہیوال ہوتا ہے، اتنی دور حج کے لیے جانا پڑتا ہے تمہارے پاس کیا اتنے روپے ہیں؟ ایک وقت کی روٹی کے پیسے نہیں ہیں تو حج کیسے کر کے آئیں؟ بیوی کہتی ہے میرے خاوند ہم دو ہی تو ہیں، کون سی ہماری کوئی بیٹی ہے؟ جو پیچھے سے روتی ہے، کون سا ہمارا بیٹا ہے؟ جو روتا ہے، ہم چل پڑتے ہیں کبھی تو اللہ کا کعبہ آئے گا۔ حضرات سنو! وہ چل پڑے، یہ کوئی افسانہ نہیں، سٹوری نہیں، قصہ نہیں، کہانی نہیں، حقیقت بات ہے، اگلے شہر گئے، دو تین دن مزدوریاں کیں، دو چار دن کی روٹی کے پیسے بن گئے، پھر پیدل چل پڑے، اگلے شہر پہنچ گئے، دو چار دن وہاں مزدوریاں کیں، پھر اگلے شہر چلے گئے، کوئٹہ پہنچ گئے، کوئٹہ سے ایران پہنچ گئے، چلتے چلتے مکہ پہنچ گئے، حج بھی کیا وہاں جا کر مزدوری بھی شروع کر دی کسی اچھے آدمی سے ملاقات ہوگئی، اس نے باتیں سنی تو حیران ہو گیا کہ ان کے دل میں اتنی محبت ہے، اس قدر پیار والے ہیں، کرتے کرتے وہاں ہی اللہ پاک نے ویزے کا سبب بنا دیا، کئی سالوں کے بعد اس علاقے میں آئے، جہاں جنگلوں میں بکریاں چرایا کرتے تھے، وہ لوگ حیران ہو گئے کہ تم کہاں رہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم مکہ میں رہتے ہیں، ہم الحمد للہ اب مکہ میں رہتے ہیں، اللہ پاک کے کعبہ کے پاس رہتے ہیں، صبح و شام زم زم کا پانی پیتے

ہیں، چائے بھی زم زم کی پیتے ہیں۔

ہاں ہاں دولت سے باتیں نہیں بنتی ہیں، نصیبوں سے باتیں بنتی ہیں، کتنے ایسے دولت مند بیٹھے ہیں؟ حضرات جنہوں نے ایک فیکٹری بنائی تو دوسری کی بنیاد شروع ہو گئی، دوسری فیکٹری مکمل ہوئی تو تیسری کی بنیاد شروع ہوئی، ایک بلڈنگ مکمل ہوئی تو دوسری شروع ہو گئی، ساری زندگی ان کاموں میں گزر گئی، مگر کعبہ جانا نصیب نہ ہوا، میرے مولا تو سب کو حج نصیب کر دے۔ آمین! شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایک چیونٹی کہتی ہے یا اللہ میں ایک چھوٹی سی مخلوق ہوں، کہتی ہے اللہ میں نے بھی تیرا کعبہ دیکھنا ہے، اللہ نے کہا میں نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے، میرے بندے طواف کرتے ہیں، کہتی ہے مولا مخلوق تو میں تیری ہی ہوں۔ اللہ نے کبوتر کو حکم دیا، وہ کبوتر بیٹھ گیا، اللہ نے اس کے دل میں آواز ڈالی کہ لو تمہاری فلائٹ آ گئی، اپنے طیارے پر بیٹھ جاؤ، چیونٹی جناب آہستہ سے کبوتر کے پاؤں پر چڑھی اور اس کے پروں میں بیٹھ گئی، اللہ نے کبوتر کو حکم دیا کہ اڑ جاؤ، کبوتر کبھی وہاں سے دانہ اٹھائے، کبھی وہاں سے اٹھائے، آخر چلتا چلتا اللہ کے کعبہ میں پہنچ گیا، آواز آئی اے چیونٹی لو تمہارے پیار کی منزل آ گئی۔

مالک کائنات نے اس حقیر سی مخلوق کو کعبہ پہنچا دیا ہے، یار تم تو ڈھائی من کے آدمی ہو، تیری زبان میں اللہ پاک نے اثر ہی بہت زیادہ رکھا ہے، گڑگڑا کر اپنے اللہ سے مانگو، میرا مولا تمہیں بھی خیر ڈال دے گا، نیّت صاف ہو تو منزلیں آسان ہو جاتی ہیں، جب نیّت میں ہی فتور ہو تو پھر آسان منزلیں بھی مشکل ہو جاتی ہیں، اللہ اکبر کبیرا۔ اللہ پاک کا حج اور پھر اللہ پاک توفیق دے، جب بھی اللہ پاک موقع دے تو مدینے بھی جاؤ۔ سبحان اللہ

وہ مدینہ جس کے بارے میں میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کی تھیں: میرے محبوب علیہ السلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اے میرے مولا میرے بابا جی ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی اور میرے اللہ میں بھی دعا کرتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمَدِيْنَةِ كَمَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))

اللہ جی جس طرح مکہ میں برکتیں کی ہیں، میرے بابا جی ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے جیسے مکہ میں برکتیں کی ہیں، اللہ میں تیرا کملی والا محبوب دعا کرتا ہوں، اللہ مدینہ میں دوگنی برکتیں عطا کر دو۔ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہو جاتا ہے، سیّدنا سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے جب مدینے گئے، ان کو مدینے کی آب وہوا راس نہ آئی، بخار ہو جاتا ہے، ایک دن بیٹھے مکے کو یاد کر کے روئے جا رہے ہیں، میرا ابو بکر رضی اللہ عنہ رو رہا ہے، میرے پیارے بلال حبشی رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں، آب وہوا جو موافق نہیں آئی، فضا موافق نہیں آئی، حضرات گرامی جب روتے دیکھا تو میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ .))

اے میرے اللہ جس طرح ہمارے دلوں میں مکہ کا پیار بھر دیا ہے، اللہ جس طرح ہمارے دلوں میں مکہ کی محبتیں بھری ہیں، اے میرے مولا مدینے کا پیار بھی اس طرح بھر دو، مدینے والوں کو برکتیں عطا فرما، مدینے کے پیمانوں میں برکتیں عطا فرما۔ سبحان اللہ! میرے محبوب علیہ السلام نے دعائیں کیں تو اللہ پاک نے رنگ لگا دیئے برکتیں ہی برکتیں کر دی ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا! آؤ لوگو! جس طرح مکہ پیارا ہے، اسی طرح مومن کو مدینہ بھی پیارا ہے حج وعمرہ کے جتنے بھی ارکان ہیں، سب مکہ میں ہیں، مگر مدینہ کی زیارت ایک مومن کا ایمان ہے، ایک محبت کا حصہ ہے، ایک مومن کی محبت کے جذبات کا حصہ ہے، اس وقت تک مومن کو چین نہیں آتا جب تک مدینہ پاک کی زیارت نہیں کر لیتا، دعائیں میرے محبوب مکی، مدنی کی ہیں، بابا جی صمصام رحمہ اللہ کا آخری جملہ سنا کر بات کو ختم کرتا ہوں فرماتے ہیں:

جدوں کنداں ڈِٹھن مدینے دیاں

ہم نے تو وہ منظر دیکھا ہے، مکہ سے گاڑی چلی ہے، چار پانچ گھنٹوں کے بعد مدینہ پہنچتی ہے، مدینہ سے چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر جب شہر سے باہر گاڑیاں جب مکہ کے راستے پر پہنچیں، تو اس طرح نظر آ رہا ہے، پہلے مسجد قباء کا مینار نظر آیا ہے دوسری طرف نظر کی تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینار نظر آ جاتے ہیں، ادھر سے مومنوں کی نظریں پڑیں تو آنکھیں برس

پڑیں، فرماتے ہیں واہ میرے مولا آج ہماری زندگی میں وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم تیرے پاک نبی ﷺ کا مدینہ دیکھ رہے ہیں، سامنے گنبد خضریٰ نظر آ رہا ہے، مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آ رہے ہیں۔ پیارا والا جملہ یاد آ گیا:

جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

بابا جی صمصام رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟

جدوں کنداں دِسن مدینے دیاں
تہواں ساریاں ٹھردیاں سینے دیاں
دلوں حسد بغض نالے کینے دیاں
واہ واہ خوب منجایاں ہوندیاں نے
ہر پاپی دل دیاں دھو دھو کے
واوا خوب صفائیاں ہوندیاں نے

حضرات میں عرض کر رہا ہوں حج کی تیاریاں کرو، اللہ پاک نے پیسہ دیا ہے، اللہ پاک نے مہلتیں دی ہیں، زندگی کا پتہ کوئی نہیں، معاملے کا پتہ نہیں کہ کل کیا بننے والا ہے؟ کل کیسے کیسے معاملے پیش آنے والے ہیں؟ حج کی تیاریاں کرو، اللہ پاک کے کعبہ کا حج کرو، برے کاموں پر روپے نہ لگایا کرو، فضول کاموں پر روپے برباد نہ کیا کرو، گندے اور برے کاموں میں اپنی دولتیں برباد نہ کیا کرو، اللہ پاک ہمت دے تو کعبہ جاؤ، محبوب علیہ السلام کا مدینہ دیکھو، اللہ پاک ہر کلمہ گو کو یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



زبان کی حفاظت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌo﴾ (ق: ۱۸)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَo﴾ (حم السجده: ۳۳)

((وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ.))

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پر تیرا قرآن رہے

سامعین محترم! واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردہ میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی، روحانی ماؤں بہنوں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کو قبول فرمائے آمین۔ جمعہ ادا کرنا مالک کائنات ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین! حمد وثناء، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات مقدس کے لیے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ جن وبشر کا خالق، حجر وشجر کا مالک اور زیر وزبر کا مالک ہے۔ جس اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور یہ سارا جہان بسایا ہے۔ سب کو کھلانے والا، سب کو پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ بغیر کسی تعاون اور مہارے کے اکیلا پوری کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے۔

بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام صحراؤں، ریگستانوں

کے ذرّات سے زیادہ، آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام سرور کائنات، رحمت للعالمین، سیّد الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔

زبان کی حفاظت کس لیے ضروری ہے؟ یہ زبان بسا اوقات ایسے ایسے جملے اور ایسے ایسے بول بول جاتی ہے، جو زبان کے بول انسان کو دنیا پر بھی ذلیل کر دیتے ہیں اور آخرت کو بھی ذلیل کر دیں گے اور یہ زبان بظاہر ایک چھوٹی سی بوٹی ہے، جسم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے، مگر اس زبان میں بڑی پاور ہے، یہ زبان تیرے دل کی ترجمان ہے، تیرے دل کی باتیں، "برے، دل کے تصورات اگر تمہارے جسم سے باہر نکلیں گے تو زبان کے راستے سے نکلیں گے، زبان صحیح بولے، میٹھی گفتگو کرے تو پھر تمہاری زبان شہد بکھیرے گی، محبتیں پھیلائے گی، اگر تمہاری زبان فتنہ پرور بن جائے تو پھر یہ زبان شہد کے بجائے شعلے برسائے گی، آگ برسائے گی، نفرت پیدا کرے گی، معاشرے میں توڑ پھوڑ پیدا کرے گی۔ حضرات اس زبان نے کتنے لوگوں کو دنیا میں عزت والے اور معزز بنا دیا اور کتنے ہی لوگ جن کو اس زبان کے غلط استعمال نے ذلیل وخوار کر کے رکھ دیا؟ دانا لوگوں نے ایسے ہی نہیں کہا کہ تلواروں کے زخم تو مٹ جاتے ہیں کلہاڑیوں کے زخم بھی مٹ جاتے ہیں، تیروں اور تلواروں کے زخم بھی مٹ جاتے ہیں، مگر زبان ایسا ہتھیار ہے جس کے زخم نہیں مٹتے ہیں، صلح بھی ہو جاتی ہے مگر زبان سے کہے گئے جملے انسان کو نہیں بھولتے ہیں، اس لیے فرمایا پہلے سوچو! پھر تولو اور پھر بولو!

بنا سوچے سمجھے اپنی زبان کو اتنی جلدی حرکت میں نہ لاؤ کہ زبان کوئی ایسی بک بک کر جائے کہ تمہاری عزت خاک میں مل جائے، آگے آیئے زبان کیا ہے؟ زبان کا صحیح استعمال انسان کو تخت پر بٹھا دیتا ہے، زبان کا غلط استعمال انسان کو مٹی میں رلا دیتا ہے، زبان بول کر خاموش ہو جاتی ہے، یہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے کر منہ کے کمرے میں چھپ گئی، ہونٹوں کا دروازہ بن ہو گیا، دانتوں کے حضرات لوہے جیسے جال سامنے لگ گئے، زبان اندر چھپ گئی، دانتوں کی آڑ کے پیچھے، ہونٹوں کی آڑ کے پیچھے زبان چھپ گئی، مگر باہر جملے ایسے استعمال کر

گئی کہ پورا جسم انسان کا چھترول کا شکار بن گیا، مار کٹائی کا شکار بن گیا، آیئے آیئے میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں لوگو صبح کا ٹائم ہوتا ہے، دن کا آغاز ہوتا ہے، دن کی ابتداء ہوتی ہے، میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا لوگو اس جسم کے اعضاء، جسم کے جوڑ اس زبان کی منتیں کرتے ہیں، زبان کی منتیں ہو رہی ہیں، کون منتیں کر رہا ہے؟ اے بندے تیرے جسم کے اعضا منتیں کر رہے ہیں، جسم کے جوڑ منتیں کر رہے ہیں۔ اللہ اللہ!! یہ زبان کو کیا کہہ رہے ہیں؟

((اِتَّقِ اللّٰہَ فِیْنَا .))

حضرات جسم کے اعضاء جسم کے جوڑ زبان کی منتیں کرتے ہیں، اے زبان اللہ کی بندی ذرا سنبھل کر رہنا، ہمارے معاملے میں ذرا بچ کر رہنا کہیں ہمیں ذلیل نہ کر دینا، ہمیں خوار نہ کر دینا۔

((فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ .))

ہماری تمہارے ساتھ ہے، اگر تم صحیح بولو گی تو دنیا ہماری عزت کرے گی .تم غلط بولو گی تو دنیا ہمیں جوتے مارے گی، اس لیے اے زبان صحیح صحیح بولا کرو، غلط نہ بولا کرو، چغلیاں نہ کیا کرو، غیبتیں نہ کیا کرو، گالی گلوچ نہ کیا کرو، گندی گفتگو نہ کیا کرو، توڑ پھوڑ نہ کیا کرو، بہتان بازیاں نہ کیا کرو، جھوٹ نہ بولا کرو۔ اے زبان اگر تم صحیح بولو گی، سچی باتیں کرو گی، محبت والی اور پیار والی باتیں کرو گی، تو تمہاری وجہ سے پورے جسم کی عزت ہو گی، پورے وجود کو دنیا سلام کرے گی، پورے وجود کا وقار بنے گا، پورے وجود کی عزت بن جائے گی۔ اللہ اللہ اللہ!! اے زبان اگر تم گندی باتیں کرو گی، بری گفتگو کرو گی، گالی گلوچ کرو گی، جھوٹ اور چغلیاں کرو گی تو اے زبان تم نے تو جملے بول کر کمرے میں بند ہو جانا ہے، چھپ جانا ہے، جوتے ہمیں پڑیں گے، مار ہمیں پڑے گی۔ اللہ اکبر

((فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ .))

تمہاری وجہ سے ہماری عزت اور تمہاری وجہ سے ہمارا وقار ہے، آؤ مسلمانو ذرا غور فرماؤ! زبان کے بارے میں عرض کر رہا ہوں، یہ اللہ پاک کی نعمتوں میں سے وہ نعمت ہے، جس کا

تذکرہ قرآن کر رہا ہے، مالک کائنات نے فرمایا:

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ○ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ○﴾ (البلد: ۸-۹)

اللہ ذوالجلال نے زبان کا تذکرہ قرآن میں فرمایا اے بندے کیا میں نے تجھے آنکھیں عطا نہیں کیں؟ کیا تمہیں پیارے پیارے ہونٹ عطا نہیں کیے؟ کیا تمہیں زبان عطا نہیں کی؟ اللہ اللہ!! اللہ پاک نے آنکھوں کا تذکرہ فرمایا، اللہ پاک نے زبان کا تذکرہ فرمایا اور ہونٹوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

﴿وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ○﴾ (البلد: ۹)

کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ کیا ہم نے انسان کو زبان نہیں دی؟ کیا ہم نے انسان کو دو ہونٹ نہیں عطا فرمائے؟ اللہ اللہ! اللہ تعالیٰ نے سپیشل زبان کا نام لے کر ذکر کیا ہے، کہ لوگو زبان میری نعمت ہے، زبان بہت بڑی نعمت ہے، ایک دانا آدمی تھا، عقلمند آدمی تھا، اللہ اکبر۔ اس نے ایک غلام رکھا تھا، نوکر رکھا تھا، نوکر بڑا عقلمند تھا، باشعور آدمی تھا اور دانائی کی باتیں کیا کرتا تھا، ایک دن اس کے مالک نے اپنے غلام کو پرکھنے کے لیے بھیجا، اس سے کہا یار گھر مہمان آ رہے ہیں، کھانا تیار کرنا ہے، ایک بکرا ذبح کرو، اس نے بکرا ذبح کیا، وہاں مالک کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ آج اپنے غلام کا امتحان تو لوں کہ یہ کتنا عقلمند ہے؟ یہ کتنا دانا ہے؟ مالک کہتا ہے یار آج اس طرح کرو، جو بکرا ذبح کیا ہے، اس میں سے سب سے اچھی بوٹی لے کر آؤ، میرے تیرے جیسا ہوتا تو کوئی ران کی بوٹی لاتا، کوئی گردن کی بوٹی لا، کہ اس جیسی کوئی بوٹی نہیں، کوئی کہتا جناب لیگ پیس کی کیا بات ہے؟ اللہ اللہ! کوئی پاوے لے آتا، کوئی سیخ اٹھا کر لے آتا، لیکن لوگو غور کرو! یہ کیا لاتا ہے؟ اس نے تھوڑی سی بوٹی دل کی کاٹی اور تھوڑی سی بوٹی زبان کی کاٹ کر لا کر مالک کے سامنے رکھ دی، کہتا ہے جناب یہ سب سے ٹاپ کی بوٹیاں ہیں۔ اللہ اللہ

مالک کہنے لگا اچھا اب اس طرح کرو، یہی پلیٹ واپس لے جاؤ، اس جانور میں سے اب سب سے بری بوٹیاں لے کر آؤ، تیرے میرے جیسا ہوتا تو انتڑیاں لے آتا، اس غلام نے

اسی دل سے ایک بوٹی کاٹی، اسی زبان سے ایک بوٹی کاٹی، لاکر اپنے مالک کے سامنے رکھ دیں، لیجئے جناب بری بوٹیاں آ گئیں، اللہ اکبر! مالک کہتا ہے، یار یہ تو ایک جیسی آ گئی ہیں، یہ بوٹی بھی زبان کی ہے، یہ بوٹی بھی زبان کی ہے، وہ بوٹی بھی دل کی ہے، وہ بوٹی بھی دل کی ہے، وہ کہنے لگا حضرت جی بات یہ ہے، میرا عقیدہ اور ایمان ہے، اگر یہ دو پرزے اچھے ہیں تو ان جیسا اچھا کوئی نہیں، اگر یہ برے ہو جائیں تو ان جیسا برا کوئی نہیں، کیوں جی سمجھ آئی ہے؟ اگر دل اور زبان ٹھیک ہو جائیں تو ان جیسی اچھی چیز ہی کوئی نہیں، زبان میٹھی باتیں کرے اور دل اچھی سوچیں سوچے تو اس کی مثال کوئی نہیں، اس کی ریس کوئی نہیں لیکن اگر یہ زبان گندی باتیں کرے گی، دل گندے خیال سوچے گا، کسی کا نقصان سوچے گا، کسی کا برا سوچے گا تو لوگو ان جیسا برا ہی کوئی نہیں ہے، اچھی بوٹیاں بھی یہی ہیں، بری بوٹیاں بھی یہی ہیں۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ

حضرات غور فرماؤ مولانا محمد محی الدین لکھوی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائے! آمین۔ مولانا ایک جملہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو یہ علماء کا طبقہ، مولویوں کا طبقہ، یہ علماء کا طبقہ جو ہے، کہنے لگے میری ریسرچ، میرا مطالعہ اگر یہ ٹھیک ہو تو ان جیسی دنیا پر مخلوق ہی کوئی نہیں، اس کے ساتھ کی لائق محبت مخلوق کوئی نہیں، اگر یہ بگڑ جائے تو اس سے برا دنیا میں کوئی نہیں اور فرمایا کرتے تھے، اگر مولوی اور پٹواری اچھے ہوں تو پھر دین بھی سلامت رہتا ہے اور زمین بھی سلامت رہتی ہے، اگر مولوی اور پٹواری بگڑ جائیں تو مولوی دین کا بیڑا غرق کرے گا اور پٹواری زمین کا بیڑا غرق کر دے گا، دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے لوگوں میں شامل کرے! آمین۔ ہمارا شمار مولا اچھے لوگوں میں فرمائے! آمین۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ زبان کے بارے میں میں عرض کر رہا ہوں، ذرا سنو! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں زبان کا ذکر کیا ہے۔ کیوں؟ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ٥ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ٥ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ٥﴾

(البلد: ۸-۱۰)

اللہ اکبر کبیرا۔ایک مقام پر اسی زبان کے بارے میں مالک کائنات نے فرمایا: اے دنیا کائنات کے لوگو اپنی زبانوں کا خیال کرو، اپنی زبانیں قابو میں رکھا کرو، اپنی زبانوں کو کنٹرول میں رکھا کرو، اپنی زبانوں کو آوارگی سے بچاؤ، اپنی زبانوں کو فضول بولنے سے بچاؤ، بے معنی اور بے مقصد بولنے سے بچایا کرو۔ کیوں؟ جو اللہ پاک اعلان کر رہا ہے، میرے مالک نے اپنے پیارے قرآن میں ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے محمد ﷺ میری مخلوق کو میرا قرآن سناؤ، میرا پیغام سناؤ مالک کائنات نے فرمایا: چھبیسواں پارہ اور سورہ ق میں اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ٥﴾ (ق : ۱۸)

اے بندو سوچ کر بولا کرو، سمجھ کر بولا کرو اور سنبھل کر بولا کرو، تیری باتوں کی ڈائری تیار ہو رہی ہے، تیری گفتگو کا ریکارڈ تیار ہو رہا ہے، اللہ پاک کے لکھنے والے فرشتے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ اللہ اللہ!! جو باتیں تم کرتے ہو وہ لکھی جاتی ہیں، جو بول تم بولتے ہو وہ بول لکھے جاتے ہیں، اے انسان اپنی ڈائری پیاری لکھایا کرو، اپنا ریکارڈ پیارا بنایا کرو، اپنی ڈائری میں گالیاں، چغلیاں اور بکواس نہ لکھایا کرو، اپنی ڈائری میں جھوٹ نہ لکھایا کرو، اپنی ڈائری میں سچی باتیں لکھوایا کرو۔ کیوں؟ یہ تمہارے سچ قیامت والے دن اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں تیری عزت بنا دیں گے، یہ تیری زبان کی اچھی باتیں، یہی تیری زبان کی سچی باتیں قیامت والے دن تیری عزت بنا دیں گی اور تیری زبان کے گندے بول تمہیں جہنمی بنا دیں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا سوہنیا کیا زبان کی وجہ سے بھی آدمی جہنم میں جائیں گے؟ اے لوگو! میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: کیسی باتیں کر رہے ہو؟ تم جہنم میں دیکھو گے تو زیادہ آدمی اپنی زبان کی وجہ سے ہی دوزخ میں آئے ہوں گے۔ اپنی زبان کی وجہ سے جہنم کا ایندھن بن گئے ہوں گے، دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ اس بوٹی کو سنبھال کر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔ اس نعمت سے اچھے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

جب تم گالیاں نکالتے ہو، تمہاری گالیاں لکھی جاتی ہیں، اللہ ذوالجلال والاکرام نے

فرمایا: اے لوگو! جب کوئی آدمی گفتگو کرتا ہے، جب کوئی آدمی اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے، جب کوئی آدمی بولتا ہے، تو اللہ پاک کے لکھنے والے فرشتے بالکل تیار بیٹھے ہوتے ہیں، فوری وہ اس کی باتیں نوٹ کر لیتے ہیں، اللہ اللہ! حضرات توجہ فرماؤ!

تیرے کندیاں تے بیٹھے دو بندے خدا
جو لکھدے نے تیری ہر ہر ادا
تو سوہنی کر کے اپنی ڈائری لکھا
او ایویں مفت وچ نہ عاشق نبی علیہ السلام دا سدا
پہلے صورت تے سیرت نبی علیہ السلام دی بنا
او ایویں مفت وچ نہ عاشق نبی علیہ السلام دا سدا

اپنے اعمال نامے ٹھیک کرو، آؤ مسلمانو! میں عرض کر رہا ہوں۔ اللہ پاک کے قرآن کا ایک اور مقام یاد آیا، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝﴾ (حم السجدہ: ۳۳)

اللہ پاک فرماتے ہیں باتیں تو ہر کوئی کر لیتا ہے، بولیاں تو ہر کوئی بول لیتا ہے، بولنے کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہوسکتا ہے؟ جو جب بھی بولتا ہے تو اللہ کی ہی باتیں کرتا ہے، جب بھی بولتا ہے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ پھر پیارے عمل کرتا ہے تو کہتا ہے میں اللہ پاک کا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہوں۔ مسلمانو ذرا غور فرماؤ! میرے محبوب علیہ السلام کی حدیث پاک ہے، دل لگا کر سنو! محبت کے ساتھ سنو! اپنے سینے میں اس حدیث کو محفوظ رکھو! اللہ اکبر کبیرا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: رحمت کائنات نے فرمایا:

میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے حبیب نے فرمایا، بی بی آمنہ کے پیارے حبیب نے فرمایا، دکھیوں کے غمخوار نے فرمایا، بی بی آمنہ کے منٹھار

نے فرمایا، اولاد آدم کے سردار نے فرمایا، میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اے لوگو! جو آدمی مجھے دو چیزوں کی گارنٹی دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، کیوں جی نبی پاک ﷺ کے الفاظ یاد ہو گئے ہیں؟ جو مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، میں اس کی جنت کا ضامن بنتا ہوں، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں، میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں کہ اللہ اسے جنت دے گا۔ لیجئے جناب کتنی بڑی گارنٹی ہے؟ کتنی بڑی ذمہ داری ہے؟ کوئی سینے پر ہاتھ مار کر تو آئے، آج لوگوں میں یہ کہنا بڑا مشکل ہے کہ یہ کام تم کر دو، اگر تیرے پیسے میں ادا نہ کروں تو میں اپنے باپ کا ہی نہیں، سینے پر ہاتھ مار کر کہتا ہے، مگر چاہے کل کو ہی مکر جائے، میرے محبوب علیہ السلام نے کتنی بڑی گارنٹی دی ہے؟ فرمایا: میں اسے جنت لکھ کر دیتا ہوں، اور یاد رکھو! سورج اپنی جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ سے طلوع ہو سکتا ہے، آسمان اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے، زمین بدل سکتی ہے مگر میرے نبی ﷺ کے قول، میرے نبی ﷺ کے فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتے، کیونکہ میرا نبی ﷺ اپنی مرضی سے بولتا ہی نہیں، اللہ پاک کے بلانے پر میرا محبوب علیہ السلام بولتا ہے۔ **سبحان اللہ سبحان اللہ**

اس موتی بکھیرنے والی زبان سے میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: سچی اور سُچی باتیں کرنے والی زبان سے میری سرکار علیہ السلام نے فرمایا، میری ملت کے نوجوانو ذرا تم بھی توجہ فرماؤ! میرے بھائیو اور بہنوں ذرا تم بھی توجہ فرماؤ! میں بڑے پیار سے سمجھانا چاہتا ہوں، اچھے انداز سے سمجھانا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ .))

جو آدمی مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی گرنٹیاں دینے کو تیار ہوں، اللہ اللہ۔ پیارے وہ کون سی چیزوں کی ضمانت لینا چاہتے ہو؟ وہ کون سی چیزیں ہیں؟ جن کی ہم ضمانت دیں تو آپ ﷺ جنت کی ضمانت دیں گے۔ اللہ اکبر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جسم کا وہ حصہ جو تیرے دو پاؤں اور ٹانگوں کے درمیان ہے، اے لوگو! میرے شرم والے مرشد نے فرمایا، میرے حیاء والے نبی ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اپنی شرم گاہ کی ضمانت دے،

عزت وآبرو کو بچا کر رکھے، اپنی ناموس کو بچا کر رکھے، اپنے آپ کو بے حیائی سے بچالے اور میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا اور اس بوٹی کی ضمانت دے جو دو جبڑوں کے درمیان ہے، اس بوٹی کی جو آدمی ضمانتیں دے۔ اللہ اللہ! جو آدمی جسم کے ان دو حصوں کی ضمانتیں دے دے تو میں اسے جنت لکھ کر دے دیتا ہوں۔ مسلمانو سمجھو! کائنات کے امام کا فرمان ہے، فرمایا دو چیزوں کی ضمانت دو اور جنت کی ضمانت لو! ہے کوئی ایسا آدمی جو ضمانت دے؟ باتیں کر لینا آسان ہے مگر عمل کرنا مشکل ہے، اگر انسان عمل کر لے تو پھر کام بن جائے گا، لوگو ان دو چیزوں کی ضمانت دینے سے میرے پیارے نبی ﷺ جنت کے ضامن بن گئے ہیں۔ اللہ اللہ! حضرات ان دو چیزوں کا غلط استعمال انسان کو برباد کر دیتا ہے، ان دو چیزوں کا غلط استعمال انسان کو جہنمی بنا دیتا ہے۔ اللہ اکبر! ایک آدمی کے پاس غلام تھا، سیّدنا حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس میں سب سے بڑی خامی یہ تھی کہ وہ چغلیاں بہت کرتا تھا، اس کی باتیں اس کے آگے اور اس کی باتیں اس کے آگے کر دیتا تھا، اس کو اس سے لڑوا دیتا اور اس کو اس سے لڑوا دیتا تھا، بس یہ ایک خامی تھی، اس نے وہ غلام بیچنے کا فیصلہ کر لیا، جس کو اس نے غلام بیچا تھا، وہ آدمی بڑا ایمان دار تھا، مالک جس کو بیچنے لگا تھا اسے کہنے لگا یار بات سنو! یہ آدمی دیکھنے میں بھی بڑا اچھا لگتا ہے، محنتی بھی بہت زیادہ ہے، مگر اس میں ایک خامی ہے جس کی وجہ سے میں اسے بیچنے لگا ہوں، یہ چغل خور ہے، زبان کا بڑا گندا ہے، اس لیے میں اسے بیچنے لگا ہوں، دل کرتا ہے تو خرید لو، اگر دل نہیں کرتا تو نہ خریدو۔ مگر میں تمہارے ساتھ دھوکہ نہیں کرنا چاہتا ہوں، اس نے سوچا اس میں بس ایک خامی ہے، یہ اس سے ہمارا کیا کر لے گا؟ ہم نے تو اس سے کام لینا ہے، سستا مال ہے، سستی چیز ہے، خرید لیتے ہیں، اس نے خرید لیا، گھر کا نظام چلتا رہا، تمہیں پتہ ہے گندی عادتیں جلدی نہیں جایا کرتیں، لوگ کہتے ہیں رسّی جل جاتی ہے مگر اس کے بل نہیں جاتے، انسان کی بری عادتیں بھی جلدی نہیں جایا کرتیں، بہت زیادہ ٹائم لگتا ہے، بری عادتوں کو دفعہ کرنے پر، جس کو جھوٹ کی عادت ہے وہ کسی نہ کسی جگہ پر جھوٹ بول ہی دے گا، جس کو چوری کی عادت ہے، اس نے کہیں نہ کہیں

داؤ لگا ہی لینا ہے، اس کو چغلی کی عادت تھی، اللہ تعالیٰ ہمیں چغلی سے بچائے۔ آمین!

ایک دن اس کو بیٹھے بیٹھے وہ پرانی عادت چغلی والی یاد آئی۔ وہ اپنے مالک کی بیوی سے جا کر کہنے لگا میں نے تو تمہارے گھر آ کر عجیب ہی نظام دیکھا ہے، مرد تو عورتوں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں، مگر تمہارے خاوند کا تو کوئی حال نہیں، وہ تو تمہیں اس طرح سمجھتا ہے جیسے تم پاؤں کا جوتا ہو، میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ اس نے تم سے کوئی اچھی بات کی ہو، میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ اس نے تم سے پیار کیا ہو، اس کا تو کوئی حال نہیں، ہمارا ایک بابا ہے وہ ایسا کچھ کر کے دیتا ہے، ایسا کچھ کر کے دیتا ہے کہ آدمی پاؤں میں گر جاتا ہے، وہ کہنے لگی اچھا پھر مجھے بھی وہ دم کروا کر دو، کہنے لگا اچھا اس طرح کر و اس کی داڑھی کے دو چار بال لاؤ، تاکہ میں دم کروا کر لاؤں، پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے؟ وہ تمہارے پاؤں میں پڑ جائے گا، اس نے کہا ٹھیک ہے، اس کو یہ پڑھا دیا کہ اس کی داڑھی کے دو چار بال لاؤ اور ادھر خاوند کے پاس جا کر آہستہ سے کہتا ہے؟ بادشاہ تم بھی عجیب آدمی ہو، مردوں کی بیویاں تو اتنی خدمتیں کرتی ہیں کہ اپنے خاوندوں پر جان دیتی ہیں، مگر تمہاری بیوی کا تو حال ہی کوئی نہیں، وہ تو تم سے اتنی نفرت کرتی ہے کہ اللہ جانتا ہے تمہیں تو پتہ نہیں میں تو گھر میں رہتا ہوں، مجھے سارا پتہ ہے وہ تمہارے منہ پر کچھ اور ہے، پیچھے سے کچھ اور ہے، اللہ جانتا ہے اس کا اگر بس چلے تو وہ تمہاری گردن کاٹ دے، اس نے کہا اچھا یہ بات ہے، اگر اس کا بس چلے تو میری گردن کاٹ دے گی، مگر اس کا بس نہیں چلتا ہے، خاوند نے کہا اچھا آج میں اس طرح کرتا ہوں، گھر جا کر ویسے ہی لیٹ جاؤں گا، اپنی طرف سے سو جاؤں گا مگر سوؤں گا نہیں، آنکھیں بند کرلوں گا، وہ سمجھے گی میں سو گیا ہوں، پھر دیکھوں گا کہ وہ کیا کرتی ہے؟ حضرات یہ گھر گیا گھر جا کر بستر پر لیٹ گیا، اس کی بیوی نے سوچا کہ اس کی داڑھی کے دو چار بال لاؤں گی، ان کو دم کروا کر اس کو کوئی چیز کھلاؤں گی، پھر یہ زندگی بھر میرا غلام بن جائے گا، یہ میری باتیں مانا کرے گا، میں کہوں گی کہ دن ہے تو یہ کہے گا دن ہے، میں کہوں گی رات ہے تو یہ کہے گا رات ہے، میں کہوں کہ چلو والدین کے پاس جانا ہے تو یہ کہے گا چلو چلتے ہیں، میں کہوں گی

کہ بازار جانا ہے تو یہ کہے گا کہ چلو چلتے ہیں، میں کہوں گی کہ میلے پر جانا ہے تو یہ کہے گا چلو چلتے ہیں، میں کہوں گی کہ سرکس دیکھنی ہے تو یہ موٹر سائیکل تیار کر کے بلائے گا، بس جو جو میں کہتی جاؤں گی، یہ پوری کرتا جائے گا میں کہوں گی اس طرح کا سوٹ لانا ہے یہ اس طرح کا ہی لائے گا۔

اس نے استرا پکڑا اور سمجھا کہ میرا میاں سو گیا ہے، چلو اس کی داڑھی کے دو چار بال لے لوں۔ دم کروا کر اس کو پلا دوں گی، پھر یہ میرا غلام بن جائے گا، اس نے استرا پکڑا ہے، اس طرح ساتھ لگانے ہی والی ہے وہ نیچے سے یک دم اٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا، وہی استرا پکڑا اور اس کی شہ رگ کاٹ کر رکھ دی، ساتھ کہا اے نامراد تم مجھے مارنے لگی تھی، اے بدبخت تم مجھے ذبح کرنے لگی تھی، اس نے اپنی بیوی کی گردن کاٹ دی، گاؤں والے دوڑے دوڑے آئے، انہوں نے ان کے والدین کے گھر اطلاعیں بھیجیں۔ جوان بھائی بھی آ گئے، جب آ کر بہن کی لاش دیکھی، بہن کا سرتن سے جدا دیکھا، انہوں نے پھر کوئی بات چیت نہ کی، نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ، نہ آگے دیکھا، نہ پیچھے دیکھا نہ کوئی بات کی اور نہ کوئی سوال کیے، یہ کلہاڑیاں لے کر آئے تھے، انہوں نے آتے ہی آدمی کا قیمہ کر کے رکھ دیا، تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اے لوگو! چھوٹی سی زبان سے چغلیاں کی ہیں، بری باتیں کی ہیں اور خاندان کا خاندان تباہ کر کے رکھ دیا ہے، یہ زبان کی تباہ کاریاں ہیں، یہ زبان کے غلط نتائج ہیں، لوگو قرآن پاک میں اس لیے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۝﴾ (ق: ۱۸)

اے لوگو! اپنی زبانوں پر کنٹرول کیا کرو، اپنی زبانوں پر قابو رکھا کرو، سوچ سمجھ کر بولا کرو، تمہارے بول لکھے جا رہے ہیں، تمہارے جملے لکھے جا رہے ہیں۔ اللہ اللہ!! حضرات گرامی ذرا غور فرماؤ! میں عرض کر رہا تھا، میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: زبانوں پر کنٹرول کیا کرو، میرے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اپنی زبان کو آوارہ بولنے سے بچایا کرو، اپنی زبان کو غلط بولنے سے بچایا کرو، یہ چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولتا ہے، کوئی دس روپے کے لیے

جھوٹ بول دیتا ہے، کوئی ہزار کے لیے جھوٹ بول دیتا ہے، کوئی لاکھوں کے لیے جھوٹ بول دیتا ہے، جھوٹ بولنے سے پیسہ تو آ گیا ہے، مگر ایسے روپے پر لعنت ڈالو جو تمہارا ایمان ضائع کر دیتا ہے۔ میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پاک کے فرشتے اس سے نفرت کرتے دور چلے جاتے ہیں، سوہنیا رحمت کے فرشتے دور کیوں چلے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو جھوٹے آدمی کے منہ سے بدبو آتی ہے، بدبو کی وجہ سے اللہ پاک کے فرشتے جھوٹے آدمی سے دور چلے جاتے ہیں۔ میرے بھائیو! جھوٹ نہ بولا کرو، کیونکہ فرشتے اس سے نفرت کرتے ہیں، جھوٹ نہ بولا کرو، جھوٹ سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے جھوٹ نہ بولا کرو، برادری کو پتہ چل جائے تو برادری نفرت کرتی ہے، آدمی معاشرے میں بدنام ہو جاتا ہے، جھوٹ اتنا مشہور ہو جاتا ہے کہ فلاں آدمی تو بہت بڑا جھوٹا ہے، سمجھو سو میں سے ایک سچی ہے اور ننانوے جھوٹی ہیں، کئی لوگوں کے بارے میں یہ مشہور ہو چکا ہے کہ اگر یہ بات کریں تو سمجھو ایک بات سچی ہے باقی سارا جھوٹ ہے کیوں ایسی شہرت کرواتے ہو؟ ایسی شہرت کرواؤ کہ معاشرہ تمہارے بارے میں کہے کہ یہ وہ آدمی ہے اگر اس کی گردن بھی کٹ جائے تو پھر بھی یہ بات سچی کرے گا، بات صاف کرے گا، کیا ہم ایسے نہیں بن سکتے؟ بولو کیا ہم کوشش کر کے ایسے نہیں بن سکتے؟ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے بچائے۔ آمین

ہمارے بارے میں دنیا مثال دے کہ اس آدمی کی گردن بھی کٹ جائے تو یہ پھر بھی جھوٹ نہیں بولے گا، دھوکہ نہیں کرے گا، مکر نہیں کرے گا، دو نمبری نہیں کر سکتا، یہ آدمی ایک نمبر ہے، ہاں اپنے آپ کو مثال بناؤ، اپنے آپ کو اچھا بناؤ، معاشرے میں کتنے لوگ صرف زبان کی غلط کاری کی وجہ سے بدنام ہوئے اور کتنی عورتیں ایسی ہیں جن کو طلاق ہوئی، وجہ کیا ہے؟ بس زبان کا غلط استعمال ہے، چھوٹی سی بات پر اپنے خاوند سے ایسی بری باتیں کرتی ہیں کہ آدمی کا دل جلا کر رکھ دیتی ہیں، ایک عورت دم کروانے گئی، کسی اللہ والے سے کہنے لگی میرا خاوند تو مجھے مارتا رہتا ہے، اس اللہ والے نے گفتگو سے نوٹ کیا کہ اس کی زبان اچھی نہیں، اس نے کہا بی بی تیرا علاج تو میں کر دیتا ہوں، لیکن جس طرح میں کہوں گا، تمہیں اس طرح

کرنا ہو گا، اس نے کہا اللہ والے میں ضرور کروں گی، اس نے کہا ٹھیک ہے یہ پانی ہے یہ دم کیا ہوا ہے، اس کو لے جاؤ اور جب تمہارا خاوند گھر میں آئے تو اس کا گھونٹ منہ میں ڈال کر منہ میں ہی رکھنا ہے، نہ باہر پھینکنا ہے اور نہ ہی اندر لے کر جانا ہے، بس منہ میں رکھنا ہے۔ کیوں جی بات سمجھ آئی ہے؟ جب تک تمہارا خاوند گھر میں ہے اس کو اپنے منہ میں ہی رکھنا ہے، اس نے کہا ٹھیک ہے، بس اشاروں سے ہی باتیں کر کے اس کو کھانا پلانا ہے، وہ کپڑے دھونے کو کہے تو کپڑے دھو دینے ہیں مگر آگے سے بولنا نہیں، سارا جھگڑا ہی بولنے کا ہے۔

اچھا جناب خاوند گھر میں آیا، اس نے کہا جوتے پالش کرو، اب اس نے آگے سے یہ نہ کہا کہ میں نے نہیں کرنے ہیں، میں تمہاری نوکرانی نہیں ہوں، میں تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں، بلکہ وہ نہ بولی کیونکہ منہ میں پانی رکھا تھا، خاموشی سے جوتا پالش کر رہی ہے، خاوند نے کہا چلو روٹی لاؤ، اس نے ہاتھ دھوئے اور آگے روٹی رکھ دی، اس نے کہا وہ میرا سوٹ آج دھونا ہے، میں نے کل شادی پر جانا ہے، آدھا گھنٹہ آدمی گھر میں رہا مگر وہ آگے سے نہ بولی، نظام عجیب ہو گیا، ایک دن گزرا، دو دن گزرے، چار دن گزرے، جب زبان پر اتنا کنٹرول ہوا تو خاوند نے بھی سوچا کہ یہ اتنی کرماں والی ہے کہ اب بولتی بھی نہیں، سانس نہیں نکالتی ہے، یہ تو میری بڑی فرماں بردار ہو گئی ہے، اس نے بھی اپنی بیوی کا خیال کرنا شروع کر دیا، اس نے بھی اس کی عزت کرنی شروع کر دی، اس نے بھی اس کی ڈیمانڈ پوری کرنا شروع کر دیں، ساتویں آٹھویں دن جا کر کہنے لگی۔ اللہ والے اللہ نے بہت بڑا کرم کر دیا ہے، اس نے کہا کرم تو ہونا ہی ہونا تھا، یہ تیری زبان کی وجہ سے سارے جھگڑے ہوا کرتے تھے، جب زبان بولنے سے ہی بند ہو گئی، تو سارے جھگڑے بھی ختم ہو گئے، اس زبان پر کنٹرول کر لو تمہارے سارے معاملے ہی ٹھیک ہو جائیں گے، زبان پر قابو کر لو تو سارے معاملے ہی ٹھیک ہو جائیں گے، بس اتنی سی بات ہے، لیجئے سنیے! صحابیٔ رسول ﷺ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے صحابی کا نام آئے تو کیا کہتے ہیں؟ قرآن بھی نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو کہتا ہے: ''رضی اللہ عنہم اجمعین'' تم بھی کہو! رضی اللہ عنہ

ہاں یہ امام کائنات کے پاس آئے، آ کر اللہ کے حبیب کو سوال کیا، سوال کیا ہے؟ سوال سنو اور کائنات کے سب سے عقلمند انسان کا جواب سنو! صحابی رسول ﷺ سوال کر رہا ہے، "مَا النَّجَاةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" اے اللہ کے رسول ﷺ جی نجات کس طرح ہو سکتی ہے؟ انسان دوزخ سے کیسے بچ سکتا ہے؟ کون سے اعمال ہیں؟ جو ہم کریں تو اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے محفوظ رکھ لے گا، عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا، ہماری حشر والی زندگی بن جائے گی، اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کی ذلت سے بچائے۔ اللہ کے محبوب علیہ السلام جی وہ کون سے اعمال ہیں؟ جو عمل آدمی کو نجات دلواتے ہیں، مسلمانو ذرا توجہ فرماؤ! مسلمانو ذرا غور فرماؤ! میرے پاک نبی ﷺ سے سوال کیا گیا ہے: "مَا النَّجَاةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"

کل یا پرسوں کی بات ہے، کسی دوست نے سوال کیا جی میں آپ کی کتاب خطبات خالد پڑھ رہا تھا، اس میں لکھا ہے کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، "مَا النَّجَاةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" اگر صحابی رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ ﷺ کہا تھا تو ہم یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں کہہ سکتے؟ میں نے کہا بھائی صحابی رضی اللہ عنہ نے سامنے جا کر کہا تھا، یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم بھی سامنے جائیں گے تو ہم بھی کہیں گے یا رسول اللہ ﷺ ہمیں پانی پلائیے۔ ہم بھی کہیں گے صدقے یا رسول اللہ ﷺ! حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے یا رسول اللہ ﷺ اس وقت کہا تھا جب کملی والے آقا علیہ السلام سامنے ہوتے تھے، آپ ﷺ کی غیر موجودگی میں نہیں کہا ہے، سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سامنے کھڑے ہیں، کہتے ہیں، "مَا النَّجَاةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" یا معنی اے۔ اے اللہ کے محبوب علیہ السلام جی نجات کس طرح ہو گی؟ جان کس طرح چھوٹے گی؟ میرے پاک نبی ﷺ نے تین فارمولے بیان کیے، مسلمانو! نبی پاک ﷺ سے پیار کرنے والو! اللہ کے قرآن کو اپنی جان سمجھنے والو! رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو اپنی جان سمجھنے والو! میرے پیارے محبوب علیہ السلام نے نجات کے لیے تین راستے بتائے، تین فارمولے آپ ﷺ نے بیان فرمائے۔ اب توجہ سے سنو! ان باتوں کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر کے لے جاؤ، اپنے دل و دماغ میں فیڈ کر کے لے جاؤ، میرے پاک نبی ﷺ سے پوچھا گیا: "مَا النَّجَاةُ یَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ" اللہ کے پیارے محبوب علیہ السلام جی نجات کس طرح ہو گی؟ میرے محبوب علیہ السلام نے اچھا نسخہ بتایا ہے، اب تم دماغ کو حاضر کرو تو تمہیں سمجھ آ جائے گی۔۔

میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات کے لیے کون سا نسخہ بتایا؟ قبر اور قیامت کے عذابوں سے بچنے کے لیے پہلا نسخہ کیا بتایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ" اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں کر لو، اپنی زبان پر کنٹرول کرو، غلط نہ بولا کرو، جھوٹ نہ بولا کرو، چغلیاں نہ کیا کرو، گندی گفتگو نہ کیا کرو، بک بک نہ کیا کرو، آج کے مسلمانوں کا گالیاں نکالنا تو شیوہ ہی بن گیا ہے، معمولی معمولی باتوں پر گالیاں دیے جاتے ہیں، چیزوں کو گالیاں نکالے جاتا ہے، گاڑی کو گالیاں نکالے جاتا ہے، ماؤں اور بہنوں کی ایسے ہی گالیاں نکالے جاتا ہے، مسلمانوں ذرا غور کرو، اللہ اکبر! کئی محکمے گالیوں کی وجہ سے بدنام ہوئے کہ یہ محکمہ گالیاں دیتا ہے، یہ تو اب تم خود ہی سمجھ لینا کہ کون کون سا محکمہ ہے؟ جو گالیاں بہت زیادہ نکالتا ہے۔ میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان پر کنٹرول کرو، کیوں جی سمجھ آئی کہ نہیں؟ اپنی زبان پر کنٹرول کرو، کسی کو دھوکہ نہ دیا کرو، غلط نہ بولا کرو، صحیح بولا کرو، لیکن آج کل کہتے ہیں، ہمارا تو محکمہ ہی اس طرح کا ہے، ہمارا کاروبار ہی اس طرح کا ہے، جھوٹ نہ بولیں تو ہمیں فائدہ ہی کوئی نہیں ہوتا، جھوٹ نہ بولیں تو ہمارا کاروبار ہی نہیں چلتا، پھر میں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہوں گا، یہ تمہارا عذر قبول نہیں ہونا، کاروبار چھوڑ دو، کاروبار بدل لو، جھوٹ والا کاروبار چھوڑ دو، بے ایمانی والا کاروبار چھوڑ دو، وہ کاروبار کرو، جس میں تیرا ایمان محفوظ رہ جائے، تیری عزت محفوظ رہ جائے، تیری قیامت والی زندگی محفوظ رہ جائے، جو تیری آخرت تباہ کر دے، وہ کاروبار چھوڑ دو، ایسے کاروبار کو ٹھوکر مارو، ایسے تلے پراٹھے کھانے سے آدمی خشک روٹی کھا لے تو وہ اچھا ہے، لیکن اللہ کو ناراض تو نہیں کرنا چاہیے۔ آؤ لوگو ذرا توجہ فرماؤ! میں عرض کر رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا نسخہ کیا بیان فرمایا؟

((اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ .))

اپنی زبان پر کنٹرول کرو، تیری زبان اللہ تعالیٰ نے گندی گفتگو کرنے کے لیے تو نہیں

بنائی، یہ زبان اللہ پاک نے کس لیے بنائی ہے؟ یہ زبان اللہ پاک نے قرآن پڑھنے کے لیے بنائی ہے، یہ زبان اللہ تعالیٰ نے سچی گفتگو کرنے کے لیے بنائی ہے، یہ زبان اللہ پاک نے اپنا ذکر کرنے کے لیے بنائی ہے، بولو یارو زبان اللہ پاک نے کس لیے بنائی ہے؟ ہاں پھر کیوں نہ مشورہ دے جاؤں کہ!

ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر
جیے تو اس کا ہو کر جی مرے تو اس کا ہو کر مر
ہر دم اللہ اللہ کر نوز سے اپنا سینہ بھر

اللہ اکبر کبیرا۔ حضرات توجہ فرماؤ:

تیری زباں پر ہو اس کا نام
تیری زباں پر ہو رب کا نام
تیرے دل ہو اس کا ڈر
ہر دم اللہ اللہ کر نور سے اپنا سینہ بھر

اللہ اللہ!! حضرات توجہ فرماؤ! بے ایمانیاں انسان چھوڑتا ہے تو انسان گناہوں سے بچتا ہے ملازم اپنے افسر سے ڈر رہا ہے، قصائی ڈاکٹروں کے چھاپے سے ڈر رہا ہے، ہر محکمے والا اپنے سینئر افسر سے ڈر رہا ہے، کیوں؟ ان سے ڈر کر یہ غلط کاریاں کیوں چھوڑتے ہو؟ اپنے اللہ سے ڈر کر کیوں نہیں چھوڑتے ہو؟ اے انسان ڈاکٹر کے کہنے پر تم نے میٹھا چھوڑ دیا ہے، ڈاکٹر کے کہنے پر گوشت چھوڑ دیا ہے، ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر اس نے مرچیں چھوڑ دیں، ڈاکٹر کے کہنے پر اس نے تیز مصالحے چھوڑ دیئے۔ اللہ اللہ!! اے بے وقوف ڈاکٹر کے کہنے پر اتنا کچھ چھوڑے بیٹھے ہو، مگر اللہ سوہنے کے کہنے پر جھوٹ چھوڑ دو، میرے پیارے نبی ﷺ کے کہنے پر جھوٹ چھوڑ دو، یہ انسان اللہ رسول ﷺ کا کہنا نہیں مانتا اور ڈاکٹر کا کہنا مان لیتا ہے، کوئی سمجھ آئی کہ نہیں آئی؟ اللہ رسول ﷺ کا کہنا نہیں مانتا اور ڈاکٹر کا کہنا مان لیتا ہے،

افسر سے ڈرتے ہوئے یہ بے ایمانی چھوڑ گیا ہے، دودھی کسی سے ڈرتے ہوئے پانی نہیں ملاتا لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے نہیں کرتا، کس سے ڈرنا چاہیے؟ افسر سے ڈرنے کا فائدہ کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا فائدہ ہے، کس سے ڈرنا ہے، جب کوئی آدمی کوئی غلط کام اپنے بڑے سے ڈر کر چھوڑے گا افسر سے ڈر کر چھوڑے گا، پولیس سے ڈر کر چھوڑے گا، وہ چھوڑے گا تو چند گھڑیوں کے لیے چھوڑے گا، چند دنوں کے لیے یا چند ہفتوں کے لیے چھوڑے گا، لیکن جب آدمی رب تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑے گا تو پھر ساری زندگی کے لیے چھوڑ دے گا، کیوں جی سمجھ آئی ہے؟

گھر میں شراب پڑی ہے، ادھر دیکھتا ہے تو ماں بیٹھی ہے، ادھر دیکھا تو باپ بیٹھا ہے بہنیں موجود ہیں، یہ ڈرتا شراب نہیں پیتا بس موقع تلاش کر رہا ہے، کبھی شلوار کے ناف میں چھپا کر اوپر جا کر پی لیتا ہے، کہ یہاں کوئی نہیں دیکھ رہا ہے، اے ظالم تم سارے گھر والوں سے چھپ گئے مگر میرے اللہ پاک سے تم نہیں چھپ سکتے ہو، ہاں گناہ چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑو، انسانوں سے ڈر کر چھوڑا تو کیا چھوڑا؟ ایک ہی ذات ڈرنے کے لائق ہے، وہ میرے اللہ کی ذات ہے، مسلمانو! میں تمہارا دماغ نہیں کھا رہا، میں ایک سمجھ کی بات کرنا چاہتا ہوں، اللہ کرے میرا بھی بھلا ہو جائے، اور تمہارا بھی بھلا ہو جائے، دنیا کے پیسوں کے لیے جھوٹ، دنیا کے پیسوں کے لیے بے ایمانی اور زبان کے بارے میں بالخصوص میں عرض کر رہا ہوں، اس کو کنٹرول میں رکھو زبان کے جملے انسان کو مجرم بنا دیتے ہیں، میری بہنیں توجہ کریں، ایک دن امی جی عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں تشریف فرما ہیں، نبی پاک ﷺ کی دوسری بیوی سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا وہ بھی گھر میں ہیں، نبی پاک ﷺ بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہیں، امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کر رہے ہیں، باتیں کرتے کرتے کوئی گھر کی باتیں ہونے لگیں۔ جس طرح میاں بیوی کے درمیان گھر کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں، اللہ اللہ! امی جی عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے انداز میں باتیں کر رہی ہیں، باتیں کرتے کرتے کہیں کوئی بات بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آ گئی، ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے ایک جملہ نکل گیا ہے، نہ چاہتے ہوئے

بھی نکل گیا ہوگا، آخر ماں ہے، آخر ہماری ماں ہیں ہم نے تو ان کی وکالت ہی کرنی ہے، نہ چاہتے ہوئے بھی نکل گیا ہوگا، میرے پاک نبی ﷺ میاں بیوی والے انداز میں، محبت بھرے انداز میں فرمانے لگے، ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ماں صفیہ رضی اللہ عنہا کا قد کتنا سا ہے؟ جس طرح آج کوئی پنجابی زبان میں کسی کو چھوٹے قد والی کہہ دے۔ حضرات گرامی ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا نے ماں جی صفیہ رضی اللہ عنہا کے قد پر تنقید کی، میرے پاک نبی ﷺ سن کر مسکرائے نہیں، اگر آج کا مسلمان ہوتا تو مسکرا پڑتا، مسکراہٹ کی بات جو ہے مگر نہ نہ میرے نبی ﷺ تڑپ کر بولے، "لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً" عائشہ رضی اللہ عنہا ایسا کلمہ بول دیا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی بات کر دی ہے، اگر میں تمہارا یہ کلمہ دریا میں پھینک دوں تو دریا کا پانی کڑوا ہو جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا جملہ ایسا بول دیا ہے، جو اتنا کڑوا بول ہے، جو تمہارا بول نہ مجھے پسند ہے اور نہ میرے اللہ کو پسند ہے، اگر تمہارا یہ بول ہے دریا میں پھینک دیا جائے تو یہ دریا کا پانی کڑوا کر کے رکھ دے گا۔

اے مسلمانو! اپنی زبانوں پر کنٹرول کیا کرو، میرے پاک نبی ﷺ نے تربیتیں فرمائیں، میرے پاک نبی ﷺ نے تربیتیں کی ہیں، سبحان اللہ سبحان اللہ!!! ایک دوسرے پر تنقیدیں کرنا بڑی آسان ہیں، ایک دوسرے کے گلے کرنے آسان ہیں، ایک دوسرے کے بارے میں چغلیاں کرنا آسان ہے، قیامت والا دن ہوگا، اللہ اس کے بدلے میں تیری نیکیاں اس کو دے دے گا اگر تیرے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے گناہ اللہ تعالیٰ تم پر ڈال دے گا، قیامت والے دن پھر کیا بنے گا؟ اپنی زبان کو غلط نہ استعمال کیا کرو۔ سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما، نواسۂ رسول ﷺ کو کسی نے بتایا کہ فلاں آدمی آپ کی چغلیاں کرتا ہے، آپ کے بہت زیادہ گلے کرتا ہے، آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی بڑی زیادہ غیبتیں کرتا ہے ایسے انسان معاشرے میں ہوا کرتے ہیں، جو منہ پر کچھ اور ہوتے ہیں اور بعد میں کچھ اور ہوتے ہیں، ہماری اپنی بات ہے ہمارے منہ پر بڑے میٹھے ہوتے ہیں، کہ فلاں مجاہد صاحب ہیں، لیکن ہماری غیر موجودگی میں ہمیں معاف تک نہیں کرتے، پھر جو کڑوا بول ہوتا ہے، بول

دیتے ہیں نہیں دیکھتے کہ ابھی تو نماز پڑھی ہے، بس کوئی پرواہ نہیں، ہم سے سلام دعا بھی گہری ہے، حضرات سنو! معاشرے میں ایسے آدمی ہوا کرتے ہیں، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کو کسی نے بتایا کہ فلاں آدمی آپ کی موجودگی میں تو بڑا مسکرا مسکرا کر کہتا ہے، جناب نواسۂ رسول ﷺ ہیں، جناب جگر گوشۂ رسول ﷺ ہیں، مگر آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی غیبتیں کرتا ہے، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے جب سنا تو فرمایا کوئی بات نہیں، خیر ہے اللہ بھلا کرے گا، ایک دن آپ نے کھجوریں لیں، کھجوریں لے کر تھال بھرا اور اوپر کپڑا ڈال کر اس کے گھر چلے گئے، کہنے لگے جناب یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، کس کے گھر گئے؟ ساتھ پتہ ہے کیا فرمایا؟ انداز سنو! فرمایا یار تم اپنی نیکیاں میرے اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہو، تو میرا دل کیا جو نیکی کرے، اس کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے، جو بھلا کرے اس کے ساتھ بھلا کرنا چاہیے، یار تم میرا بھلا کرتے ہو، میری غیبت کر کے اپنی نیکیاں میرے اکاؤنٹ میں جمع کرواتے ہو، کچھ اور تو مجھ سے ہوا نہیں، یہ تمہارے لیے کھجوروں کا تحفہ لے کر آیا ہوں، وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا، واہ نواسۂ رسول ﷺ میں آپ کی اداؤں پر قربان جاؤں، آپ نے کیسا انداز اختیار کیا ہے؟

مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی آ کر کہنے لگا فلاں آدمی آپ کو جمعہ میں گالیاں دے رہا تھا، فلاں آدمی آپ کو درس میں گالیاں دے رہا تھا، مولانا مسکرا کر فرماتے ہیں، دیتا جائے ہم لیتے ہی نہیں، وہ گالیاں دیتا جائے ہم لیتے ہی نہیں، اللہ والوں کے کیسے انداز ہیں؟ کیسی ادائیں اللہ والوں کی ہیں؟ اللہ اکبر کبیرا!!! آؤ سنو ذرا زبان پر کنٹرول کر لو، وگرنہ یہ زبان اللہ تعالیٰ کا مجرم بنا دے گی، زبان کا غلط استعمال انسان کو الٹا کر کے جہنم میں گرا دیتا ہے، میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے میں توقع رکھتا ہوں، تم میری گفتگو کو دماغ میں فیڈ کرو گے، عمل کی بھی کوشش کرو گے، عمل کی کوشش میں بھی کروں گا۔ تم بھی کرنا۔ اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا بھلا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



ناپ تول میں کمی

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ○ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ○ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ○ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ○ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○﴾

(المطففين: ١-٦)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
الٰہی تو رحیم ہے تو کریم ہے
تیری ذات سب سے عظیم ہے
تو کرم اپنا عطا مولا
تیرے کرم پہ ہم کو یقین ہے

سامعین محترم! واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردہ میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات اسلامی، روحانی ماؤں بہنوں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری کو قبول فرمائے آمین۔ جمعہ ادا کرنا مالک کائنات ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

حمد وثناء، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات مقدس کے لیے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ جن وبشر کا خالق، حجر وشجر کا مالک اور زیر وزبر کا مالک ہے۔ جس اللہ تعالیٰ

نے زمین بنائی، آسمان بنایا اور یہ سارا جہان بسایا ہے۔ سب کو کھلانے والا، سب کو پلانے والا اور سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ بغیر کسی تعاون اور سہارے کے اکیلا پوری کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے۔ بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرّات سے زیادہ، آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام سرور کائنات، رحمت للعالمین، سیّد الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔

اللہ پاک کی حمد وثنا اور رسول کائنات ﷺ کی ذات مقدس میں ہدیہ درود وسلام کے بعد میں بڑا اہم مسئلہ عرض کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اللہ ذوالجلال شرح صدر کے ساتھ حق سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ پاک نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیاء اور ورسل علیہم السلام دنیا میں مبعوث فرمائے، جنہوں نے دنیا کو حق کا راستہ دکھایا، مختلف ادوار میں، مختلف اوقات میں قوموں نے مختلف جرائم اختیار کیے مثلاً کسی نے ڈکیتی اور راہ زنی کا جرم اختیار کر لیا، کسی نے کوئی بدخصلت اختیار کی، کسی نے کوئی بدخصلت اختیار کی، یعنی مختلف قوموں میں مختلف جرائم پائے گئے۔

جناب شعیب علیہ السلام کی قوم میں جو سب سے بڑا عیب پایا گیا، وہ یہ تھا وہ کاروبار میں ڈنڈی مارتے تھے، ناپ تول میں کمی کرتے تھے، لینا ہے تو پورا لینا ہے، دینا ہے تو کم دینا ہے، پھر وہ اس کو جرم اور گناہ نہیں سمجھتے تھے، اس کو اپنا فن، اپنی فن کاری، اپنے ہاتھ کی صفائی اور اپنا گر سمجھتے تھے، کہ ہمارے ہاتھ میں بہت بڑا گر ہے، ہم نے لینا ہو تو پورا لیتے ہیں، دینا ہو تو کم دیتے ہیں، اس کو وہ اپنا فن سمجھتے تھے، حضرات جب بھی کوئی قوم جرم کرتی ہے، تو وہ اس کو گناہ سمجھ کر نہیں کرتے، بلکہ اس کو اپنا فن سمجھا جاتا ہے، دور حاضر کا مسلمان گناہ کرتا ہے مگر نام بدل دیتا ہے، رشوت لیتا ہے، رشوت دیتا ہے تو اس کا نام چائے پانی رکھ دیتا ہے، یہ تمہارے بچوں کی مٹھائی ہے، یہ نام رکھ دیتا ہے، سودی کاروبار کرتا ہے تو اس کے مختلف نام رکھے ہیں، جوا کھیلتا ہے تو لکی کمیٹی نام رکھ دیتا ہے، بولی والی کمیٹی نام رکھ دیتا ہے، پرائز بانڈ نام رکھ دیتا

ہے،اس کا نام چینج کر دیتا ہے، نام تبدیل کر دیتا ہے، جرائم وہی ہیں۔شراب پئے گا تو اس کا نام دار ور کھ دیا ہے، کہتا ہے شیشی پی کر آیا ہوں، وسکی پی کر آیا ہوں، گناہ کرتا ہے مگر نام تبدیل کر دیتا ہے۔

حضرات جس جرم کا آج میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، وہ جرم ہے ناپ تول میں کمی، حضرات اس شعبہ تجارت میں ایک بہت بڑا جرم پایا جاتا ہے، ناپ تول میں کمی کرنے والا در حقیقت صحیح معنوں میں چوری کرتا ہے، ہم نے سمجھا ہے، رات کو بارہ ایک بجے کے بعد جب دنیا سو جائے، گھر والے سو جائیں تو مکان کی پچھلی دیوار پھلانگ کر بھینسیں چوری کر کے لے جانا یہ چوری ہے، دیوار توڑ کر سامان نکال لینا یہ چوری ہے۔ ہم نے اس کو چوری سمجھا ہے، حضرات ایک کمپنی کی طرف سے ایک چیز پیک ہو کر آتی ہے، یہ دوکان دار اندر جا کر اس میں تبدیلیاں کرے، اندر سے چیزیں نکال کر اور پیک کرے، ایمان داری سے بتاؤ کیا یہ چوری نہیں ہے؟ دیواریں اگر پھاڑ کر کوئی چیزیں چرائے وہ تو چوری ہو گئی، کارٹون پھاڑ کر اندر سے چیزیں نکالے کیا یہ چوری نہیں ہے؟ سیلیں کھول کر اندر سے اعلیٰ چیز نکالی جائے، کیا یہ چوری نہیں ہے؟ ہاں یہ چوری ہے، یہ فن کاری نہیں، یہ گر نہیں، یہ چوری ہے۔ اللہ اللہ!!

اپنا مال بڑھانے کے لیے، اپنی دولت بڑھانے کے لیے، رات بھر میں کروڑ پتی بننے کے لیے، رات بھر میں جاگیردار بننے کے لیے اس قسم کے جرائم کیے جا رہے ہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، اللہ ذوالجلال کی نظروں میں ایسا آدمی گر جاتا ہے، اللہ پاک کس کو پسند کرتے ہیں؟ اللہ پاک دیانت دار انسان کو پسند کرتے ہیں، اللہ پاک ایمان دار بندوں کو پسند کرتے ہیں، ایسا بد دیانت انسان اللہ پاک کی نظروں میں گر جاتا ہے، اللہ پاک کی نظروں میں ہی نہیں بلکہ یارو اگر ایسے جرائم اور ایسی بدخصلتیں انسان کی دنیا میں ظاہر ہو جائیں تو انسان دنیا کی نظروں میں بھی گر جاتا ہے، کوئی اس پر اعتماد نہیں کرتا، ہر کوئی کہتا ہے یہ دو نمبر انسان ہے۔ کیوں؟ اس نے ہمیشہ کاروبار ہی دو نمبر کیا ہے، اس نے مال کمانے کے لیے راستہ ہمیشہ غلط اختیار کیا ہے، اللہ پاک کی ذات پر اس کا اعتماد ختم ہو گیا۔ اللہ پاک کی ذات پر اس

کا توکل ختم ہو گیا ہے، کہتا ہے بس بے ایمانی تیرا ہی آسرا ہے، اے مسلمانو! نہیں اللہ پاک کے آسرے مانگا کرو، جس مالک کائنات نے اپنے قرآن میں اعلان فرمایا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ٥﴾ (الذاریات: ۲۲)

اللہ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا: اے دنیا کائنات کے لوگو! بے ایمانیاں نہ کیا کرو، دھوکے نہ کیا کرو، دغا بازیاں نہ کیا کرو، مکر وفریب نہ کیا کرو، دنیا کا مال کمانے کے لیے، دولتیں بڑھانے کے لیے دونمبریاں نہ کیا کرو، ہیرا پھیریاں نہ کیا کرو، چکر نہ چلایا کرو، تمہارا رزق ان بے ایمانیوں میں نہیں، تمہارا رزق ان دھوکے اور چکروں میں نہیں، مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ٥﴾ (الذاریات: ۲۲)

تمہارے رزق کے سٹور اللہ پاک کے آسمانوں میں، تمہاری روزیوں کے سٹور اللہ پاک کے آسمانوں میں ہیں، تم سب کی روزیاں اللہ پاک نے آسمانوں میں جمع کی ہیں، اپنے مالک سے روزی کا سوال کیا کرو اور حلال طریقوں سے روزیاں کمایا کرو اور میرے پاک نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

((التَّاجِرُ الصُّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ.))

امام کائنات ﷺ نے فرمایا: رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا: اے دنیا جہان کے لوگو! جو تاجر سچیاں تجارتیں کرتا ہے، اعلیٰ مال لے کر اعلیٰ مال دیتا ہے، ملاوٹیں نہیں کرتا، دونمبریاں نہیں کرتا، ہیرا پھیری نہیں کرتا، جعلی مہریں نہیں لگاتا، جعلی سیلیں نہیں لگاتا، صحیح صحیح تجارتیں کرتا ہے۔ اللہ اکبر!! مسلمانو! آج کلمہ پڑھنے والے مسلمان کو کیا ہو گیا ہے؟ مسلمان کی دوکان سے بھی اگر خالص چیز کی توقع رکھو تو خالص چیز نہیں ملتی، ہر چیز میں دونمبریاں ہو گئیں، ملاوٹیں ہو گئی ہیں، آخر ایسا کیوں ہے؟ ہمیں کلمے کی قدر نہیں، ہمیں آخرت کی فکر نہیں، مرنا یاد نہیں، قبر میں سونا بھول گیا ہے، اس کو بس دنیا کی رنگینیاں یاد ہیں، یہ دنیا کی مستیاں یاد ہیں، یہ دنیا کے پیزے اور برگر یاد ہیں، یہ دنیا کی پیپسیاں اور کوکا کولا یاد ہیں، ہائے اللہ میری

توبہ! اس کو مرنا بھول گیا ہے، اللہ پاک کے عذاب بھول گئے ہیں، اس طرح نہ کیا کرو، دو نمبریاں نہ کیا کرو، خالص مسلمان بن جاؤ، خالص ایمان والا مومن بن جاؤ، صحیح صحیح کاروبار کیا کرو، بددیانت نہ بنو، بے ایمان نہ بنا کرو، امانت دار بن جاؤ اور دیانت دار بن جاؤ، پھر اللہ پاک تمہاری محبت دنیا کے دلوں میں بھی پیدا کر دے گا اور اللہ پاک کی نظروں میں بھی محبوب اور پیارے بن جاؤ گے، پھر دنیا تمہاری مثالیں دے گی، کہے گی یار فلاں آدمی کے پاس چلے جاؤ، آنکھیں بند کر کے اس سے چیز لے لو، وہ پیسے چار زیادہ ضرور لے لے گا، مگر دو نمبری نہیں کرے گا، دھوکہ نہیں کرے گا۔

ایک دودھی نے مجھے بات سنائی کہنے لگا، جی اب ہم کیا کریں؟ ہماری تو مجبوری بن گئی ہے، میں نے کہا کیا مجبوری ہے؟ کہتا ہے میں پانی ملا کر دودھ بیچتا رہا، میں نے سارا سال ہی پانی ملا کر دودھ دیا، ایک دن میں نے خطبہ سنا اور میرا دل ڈر گیا میں نے توبہ کر لی کہ اب میں نے پانی نہیں ملانا، پیسہ کم کما لیا کروں گا، مگر اللہ پاک کو ناراض نہیں کرنا ہے، کہتا ہے میں نے دودھ میں پانی نہ ملایا، ویسے خالص دودھ ہی لے گیا، اگلے دن میں گیا تو مجھے ایک گھر سے گالیاں پڑیں، وہ گالیاں دینے لگ پڑی، کہنے لگی تم بے ایمان ہو گئے ہو، دو نمبریاں کرنے لگ پڑے ہو، پانی ملا کر آج دودھ دیا ہے، ہمارے بچے کو تو پوٹیاں لگ گئی ہیں، کہتا ہے میں نے کہا جی کل سے میں ایمان دار بن کر آ جاؤں گا۔ حضرات قوم کا ضمیر ایسا بن چکا ہے، معیار ایسا بن چکا ہے، گھر والوں سے نہ ڈرو، گاہک سے نہ ڈرو، گورنمنٹ سے نہ ڈرو، افسر سے نہ ڈرو، چھاپہ اور پولیس سے نہ ڈرو، اللہ پاک سے ڈرو! اللہ پاک سے ڈر کر بے ایمانی چھوڑو! اللہ پاک سے ڈر کر دو نمبری سے باز آؤ، اللہ پاک سے ڈرو، چھاپہ پڑنے سے نہ ڈرو! پولیس سے نہ ڈرو! گناہ چھوڑنا ہے تو اللہ پاک سے ڈر کر چھوڑو! آؤ لوگو! توجہ فرماؤ! میں عرض کر رہا تھا، میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ سچا تاجر، سچی تجارتیں کرنے والا ہے، ایمان داری سے تجارتیں کرنے والا ہے۔

((مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ .))

ایسا سچا تاجر قیامت والا دن ہوگا، اس کو اللہ پاک انبیاء علیہم السلام کا ساتھ نصیب کرے گا، اللہ پاک صدیقوں کا ساتھ نصیب کرے گا، اللہ پاک ایسے امانت دار بندے کو، ایسے دیانت دار تاجر کو وہ تاجر چاہے دوکان پر بیٹھ کر تجارت کرنے والا ہو، چاہے منڈیوں میں تجارت کرنے والا ہو، چاہے چل پھر کر تجارت کرنے والا ہو، اللہ پاک اس کو قیامت والے دن اپنے شہیدوں کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔

((مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ .))

کتنا بڑا ساتھ اللہ پاک نے ایسے انسان کے لیے بنایا ہے؟ پھر یہ ناپ تول میں کمی کرنا، بددیانتی کرنا اس کے بارہ میں میرا مولا کہیں سورہ ھود میں تذکرے کر رہا ہے، کہیں میرا مولا سورہ شعراء میں تذکرے کر رہا ہے، کہیں میرا مولا سورہ اعراف میں تذکرے کر رہا ہے، کہیں میرا مولا سورہ مطففین میں تذکرے کر رہا ہے، کہیں اللہ پاک قرآن پاک کی پیاری سی سورہ الرحمٰن میں تذکرہ فرماتے ہیں:

﴿وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیزَانَ o اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیزَانِ o وَاَقِیمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیزَانَ o﴾ (الرحمن: ۷-۹)

کئی بندے ایسے دیکھے ہیں مسجد میں کوئی قاری آ گیا ہے تو اسے کہتے ہیں قاری صاحب ہمیں سورہ الرحمٰن سنائیں، ان کو سورہ الرحمٰن سن کر بڑا سرور آتا ہے، سورہ الرحمٰن سن کر تمہیں سرور تو آتا ہے، مگر عمل کیا تمہارے باپ نے کرنا ہے؟ الرحمٰن سورہ کی آیات پیاری تو لگتی ہیں مگر پوچھا بھی کرو، سورہ الرحمٰن کی پیاری اور میٹھی آیات ہمیں کہتی کیا ہیں؟ الرحمٰن کی آیات ہمیں بتاتی ہیں اب سنو! سورہ الرحمٰن کی آیات کہتی کیا ہیں؟ فرمایا:

﴿وَاَقِیمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیزَانَ o﴾

سورہ الرحمٰن کی آیات کہتی ہیں اے لوگو! مجھ سے پیار کرنے والو! میری آیات کو محبت سے سننے والو! صحیح صحیح میزان کیا کرو، صحیح صحیح ناپ کیا کرو اور صحیح صحیح تولا کرو، ٹھیک ٹھیک پیمائشیں کیا کرو، ٹھیک ٹھیک تولا کرو، ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو، دینے والے کو کم نہ دیا کرو، لینا

ہو تو پورا لینے کی کوششیں کرتے ہو، مگر دیتے وقت تمہارے دل میں شیطان چھپ جاتا ہے، یارو اس طرح نہ کیا کرو، جس طرح لیتے وقت پورا لیتے ہو، اسی طرح دیتے وقت بھی پورا دیا کرو۔ ہاں کس کس شعبے کا تذکرہ کروں؟ کس کس کاروبار کا تذکرہ کروں؟ جس میں دو نمبریاں نہیں ہو رہیں، آؤ مسلمانو سنو! میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک بار مہاجروں کو اکٹھا کرلیا، مہاجر کون ہیں؟ جو مکہ چھوڑ کر مدینہ گئے تھے، نبی پاک ﷺ کے پاس ایک دن مہاجر لوگ بیٹھے تھے، میرے پاک نبی ﷺ نے اپنے مہاجر ساتھیوں کو ارشاد فرمایا: اپنے مہاجرین کو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ رحمت کائنات ﷺ فرماتے ہیں: اے مہاجر ساتھیو! جب پانچ قسم کے گناہ معاشرے میں آجائیں گے، پھر اللہ پاک بھی پانچ قسم کے عذاب نازل فرما دے گا۔ پانچ قسم کی ٹینشنیں نازل کر دے گا۔ جب پانچ قسم کے جرائم لوگوں میں پائے جائیں گے اور میرے پاک نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: تمہارے بارے میں میں اللہ پاک سے پناہ مانگتا ہوں، کہیں ان کاموں میں تم بھی ملوث نہ ہو جانا، کہیں ان کاموں میں تم بھی دل چسپیاں لینے والے نہ بن جانا، وہ پانچ گناہ جب معاشرے میں آجائیں گے، پھر اللہ ذوالجلال قوم پر اتنا ناراض ہو جائیں گے، اللہ پاک اتنے قہر وغضب میں آجائیں گے، اللہ ذوالجلال پھر اپنے بندوں پر پانچ قسم کے عذاب نازل کر دیں گے، آؤ مسلمانو سنو! وہ پانچ قسم کے گناہ کون سے ہیں اور پانچ قسم کے عذاب کون سے ہیں؟

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب فحاشی عام ہو جائے گی، بے حیائی عام ہو جائے گی، اے لوگو! پھر اس وقت اللہ ایسی بیماریاں بھیجے گا، طاعون جیسی اور ایسی بیماریاں بھیجے گا، جو آج موجود نہیں ہیں، کتابیں جتنی بھی ہیں، پڑھو کیا ان میں پہلے شوگر کے متعلق لکھا ہے؟ ہیپاٹائٹس ان جیسی بیماریوں کا پتہ ہی نہیں تھا، ایسی ایسی بیماریاں اب آ گئی ہیں، جو ہم نے سنی تک نہیں تھیں، ہمارے بزرگوں سے پوچھو جنہوں نے کم از کم ستر اسی برس عمر گزاری ہے، وہ کہتے ہیں ان بیماریوں کے بارے میں ہم نے آج تک سنا نہیں تھا، جو کہ آج کل نکل آئی ہیں، ایسی ایسی بیماریاں آ گئیں، ہائے اللہ میری توبہ! حضرات رحمت کائنات ﷺ نے ساڑھے چود

سو سال پہلے ارشاد فرمایا: جب دنیا میں فحاشی عام ہو جائے گی، کیا فحاشی کو جانتے ہو؟ اب تو فحاشی کہیں سے ملتی ہی نہیں ہے، فرمایا فحاشی عام ہو جائے گی، بے پردگی عام ہو جائے گی، مسلمانو! اگر ناراض نہ ہوں، جگر پر ہاتھ رکھ کر مسکین کی باتیں سن لیں، اگر کونین کی گولیاں سمجھ کر ہضم کر لیں تو اللہ پاک اس فحاشی جیسی بیماری سے شفائیں عطا کر دے گا، بیٹیوں کو بازار میں برہنہ منہ لے کر جانا یہ فحاشی نہیں تو اور کیا ہے؟ اپنی بہو بیٹیوں کو بن سنوار کر ان مووی کیمروں کے سامنے کرنا، ان کے چہروں پر فلش مروانا یہ فحاشی نہیں تو بتاؤ کون سی بلا کا نام ہے؟ رسم حنا اور مہندی کی رسم کے نام پر اپنی جوان بیٹیوں کو بناؤ سنگھار کر کے تنگ، چست اور مختصر لباس پہنا کر چکر لگوانا، ان کے جسم کا عروج وزوال آ رہا ہے، ان کے جسم کی سلوٹیں نظر آ رہی ہیں، ان کو گلیوں اور بازاروں میں پھروانا، نوجوان آوارہ لڑکے ان کا جسم دیکھ رہے ہیں، میرے بھائیو! یہ فحاشی نہیں تو کون سی بلا کا نام ہے؟

میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: جب فحاشی عام ہو جائے گی، اللہ پاک پھر طاعون اور اس کے علاوہ ایسی مہلک اور گندی بیماریاں پیدا کر دے گا، جن بیماریوں کا کبھی نام ونشان بھی نہیں تھا، مسلمانو ذرا غور کرو! اللہ پاک کا قرآن بھی سنو! رحمت کائنات کا فرمان بھی سنو! حضرات غیرت شرم وحیا یہ ایک مومن کا زیور ہے، شرم وحیا مومن کا زیور ہے، جس طرح خاتون اپنا زیور اتار دے، اپنے بناؤ سنگھار کی سب چیزیں ختم کر دے، جس طرح اس کے حسن میں فرق آ جاتا ہے، مومن جب تیرا حیا ختم ہو جائے، غیرت ختم ہو جائے پھر آدمی بھی لنڈا سا لگتا ہے، ہاں ہاں سنو! میں عرض کر رہا ہوں، یہ شرم وحیا اور غیرت اللہ پاک نے مومن کا زیور بنایا ہے، ایک صورت ہوتی ہے اور ایک سیرت ہوتی ہے، صورت کی بھی خوب صورتی ہوتی ہے اور سیرت کی بھی خوب صورتی ہوتی ہے، صورت کی خوبصورتی کیا ہے؟ صورت کی خوبصورتی یہ ہے کہ رنگ گورا ہو، ناک پتلا ہو، ہونٹ لال ہوں، بال کالے سیاہ ہوں، رخسار پیارے ہوں، گردن لمبی ہو، یہ صورت کا حسن ہے، اور سیرت کا حسن کیا ہے؟ غیرت، شرم، حیاء، امانت داری، دیانت داری، سچ بولنا، حلال کھانا یہ سیرت کا حسن ہے، اگر صورت کا حسن

پسند کرتے ہو پھر سیرت کا حسن بھی پسند کیا کرو، جس طرح صورت کا خیال رکھتے ہو، اس طرح سیرت کا بھی خیال رکھا کرو، میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں جب شیشہ دیکھتے ہو، اس وقت اپنا چہرہ تمہیں اچھا لگتا ہے، اپنے بال تمہیں اچھے لگتے ہیں ہونٹ تمہیں اچھے لگتے ہیں، اپنے رخسار تمہیں پیارے لگتے ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسے مان میں نہ آ جانا، بلکہ فوری اپنے اللہ پاک سے کالیں ملا لیا کرو، اللہ پاک سے کیا کہا کرو؟

((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.))

کہا کرو میرے مولا جس طرح صورت پیاری بنائی ہے، میرے مولا اسی طرح میری سیرت بھی پیاری بنا دے، اے میرے مولا میں تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں، اسی طرح میری سیرت بھی پیاری بنا دو۔ اللہ اکبر !!! مسلمانوں صورت کے پیارے تو بڑے مل جائیں گے، مگر سیرت کا پیارا کوئی کوئی ملتا ہے ابولہب کی صورت تو بڑی پیاری تھی مگر ظالم سیرت سے مارکھا گیا ہے، دنیا کہتی ہے، بلال رضی اللہ عنہ کی صورت اچھی نہیں تھی لیکن لوگو میرے اللہ پاک سے پوچھو میرے کملی والے مصطفیٰ علیہ السلام سے پوچھو! جن کو میرے بلال رضی اللہ عنہ کی سیرت پسند آئی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میرا بلال رضی اللہ عنہ چلتا تو زمین پر ہے، مگر اس کے قدموں کی آوازیں اللہ پاک جنت میں سنا دیتا ہے، کیوں؟ ان کی سیرت اچھی تھی، سیرت بڑی اعلیٰ تھی، ایسی سیرت میرے بلال رضی اللہ عنہ کی ہے، جسے دیکھ کر دنیا حیران ہوگئی، آؤ مسلمانو! میں عرض کر رہا تھا، یہ دو نمبریاں وہ کرتا ہے ناپ تول میں کمی وہ کرتا ہے جسے مرنا بھول گیا ہو، جسے میدان حشر بھول گیا ہو، رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا: جب پانچ قسم کے گناہ آئیں گے، پھر پانچ قسم کے عذاب بھی آئیں گے، جب فحاشی عام ہو جائے گی، بے پردگی عام ہو جائے گی، عریانی عام ہو جائے گی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: طاعون اور بڑی بڑی عجیب وغریب بیماریوں کا سیلاب آ جائے گا، اے میرے مولا ہمیں فحاشی سے بھی بچا اور عذابوں سے بھی بچا۔ آمین

فحاشی، عریانی، بے دینی افسوس یہ عام ہو چکی ہے، اولاد کی فحاشی ماں باپ کے کنٹرول سے باہر ہوگئی ہے، کیوں؟ آزاد رہنے دیا ہے، دھیان ہی نہیں رکھا، خیال ہی نہیں کیا، ا

بات بس سے باہر ہوگئی، آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا، آیئے آیئے سنئے! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تاجر ناپ تول میں کمیاں کرنے لگ جائیں گے، پیائش کرتے وقت کم دیں گے، لیتے وقت پورا لیں گے، یہ جب لے گا تو پورا لے گا، جب دینا ہو گا تو کم دے گا، کمیاں کرے گا، اپنے ترازو میں ہی ایسی ہیرا پھیریاں اور چالاکیاں کر جائے گا، لینے والا ترازو اور ہے، دینے والا اور ہے، باٹ رکھنے والے برتن میں اور فن رکھا ہے، جس میں سوا ڈال کر تولنا ہے اس میں اس نے اور ہی گر استعمال کیا ہے، یہ شیطان کا شاگرد بن کر ہیرا پھیریاں کر رہا ہے، میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک پھر بارشیں بند کر دے گا، اللہ پاک قحط سالیاں پیدا کر دے گا، اے لوگو! اللہ پاک پھر رزق کی تنگیاں پیدا کر دے گا، اللہ پاک فاقے پیدا کر دے گا، چیز ہونے کے باوجود بھی نہیں مل رہی، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اتنا بڑا ملک پاکستان ہے، اتنی زرخیز زمین والا اس میں اتنا گنا اور اتنی زیادہ گندم ہے، مگر پھر بھی غریبوں کو آٹا لائنوں میں لگ کر لینا پڑتا ہے، چینی کے لیے دھکے کھانے پڑتے ہیں، کیوں؟ وجہ کیا ہے؟ میرے پاک نبی ﷺ کا فرمان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تاجر ناپ تول میں کمیاں کرے گا، تب اللہ پاک فاقے پیدا کر دے گا، اللہ پاک قحط پیدا کر دے گا، اللہ پاک رزق جیسی نعمت سے محروم کر دے گا، ہائے اللہ میری توبہ! سنو سنو! میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دنیا زکوٰۃ سے دل چرائے گی، زکوٰۃ کو چٹی سمجھا جائے گا، تاوان سمجھا جائے گا، ہائے اللہ میری توبہ!

کمائیں ہم کھائیں اور؟

یہ زکوٰۃ پوری نہیں دیتا، یہ سمجھتا ہے کسی نعت خواں پر ہزاروں کی بیلیں کرا دوں گا، ماں کے ختم شریف پر نعت خوانی کی اور اس پر بہت زیادہ روپے پھینک دیے، اس نے سمجھ لیا کہ اب جنت کے ٹوکن مل گئے ہیں، اے ظالم! اپنی زکوٰۃ کا سال بعد حساب کر کے دیکھو! تم چالیس لاکھ کے مالک ہو تو تمہاری زکوٰۃ بنتی ہے؟ چالیس لاکھ روپے انسان کا مال ہو، سال گزر گیا ہے بینک میں پڑا ہے، گھر میں پڑا ہے یا سرکل چل رہا ہے، کاروبار میں چل رہا ہے،

اس چالیس لاکھ روپے کے پیچھے ایک لاکھ زکوٰۃ بنتی ہے، چالیس کروڑ کے پیچھے ایک کروڑ زکوٰۃ بنتی ہے، حضرات سنو میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا: جب دنیا زکوٰۃ سے دل چرائے گی تو اللہ ذوالجلال بارشیں بند کر دے گا، یہ دنیا بارش کے لیے ترس جائے گی، اللہ پاک بارش جیسی نعمت سے محروم کر دے گا، جب بندہ اللہ پاک کے راستہ میں پوری پوری زکوٰۃ دیتا ہے، اللہ پاک پھر رحمتوں کا نزول کر دیتا ہے، اب سنو! بخاری و مسلم کی ایک حدیث ہے، میں وہ بات سنانے لگا ہوں، جو میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو سنائی تھی، یہ اس زبان کے جملے ہیں، اس زبان کے کلمات ہیں، جس زبان سے نکلی ہوئی باتیں کبھی بے نہیں ہوا کرتیں۔ اللہ اللہ!!!

میرے آقا علیہ السلام دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان کی گارنٹیاں آسمان سے آ رہی ہیں:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۳ تا ۴)

میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم زبان کھولیں اور موتی بکھیریں اوپر سے قرآن آ جاتا ہے۔ لوگو میرا محبوب علیہ السلام اپنی مرضی سے نہیں بولا، میں نے بلایا تو تب بولا ہے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بولنا میرا بولنا ہے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرا فرمان ہے، جس نے میرے محبوب علیہ السلام کی مان لی اس نے میری مان لی، واہ میرے مولا تو نے اپنے محبوب علیہ السلام سے کتنا پیار کیا ہے؟ اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستے میں جا رہا ہے، اچانک اس نے کیا سنا؟ اچانک آواز آئی:

((يَا سَمَاءُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ .))

اے بادلو! میرے مومن کے باغ کو پانی لگاؤ، اس فلاں کی جگہ پر کسی نام کی آواز آئی، مثلاً عبداللہ یا کوئی اور نام لے لو، اس نام سے آواز آئی، اس مسافر نے ادھر ادھر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے؟ اس کو کوئی آدمی نظر نہ آیا، چند لمحات گزرے، آسمان پر بادل آ گئے،

بادل گرجنا شروع ہو گیا، ایک چٹیل میدان تھا، سارے بادل وہاں اکٹھے ہو گئے اور بارش برسنا شروع ہو گئی، کیوں جی بات کی سمجھ آ رہی ہے؟ میں بتانا یہ چاہتا ہوں، اللہ پاک اچھے کام کرنے والوں کی بے قدری نہیں کرتا بلکہ اللہ پاک قدر دان ہے، ایمان داروں کا میرا مولا قدردان ہے، دیانت داروں کا میرا مولا قدردان ہے، سنو جب بادل گرجے اور بارش شروع ہو گئی، یہ سارا بارش کا پانی ایک نشیبی علاقہ میں، نیچے علاقہ میں جمع ہو گیا، نالہ چلنا شروع ہو گیا ہے، یہ پانی کے ساتھ ساتھ جا رہا ہے، جس طرف پانی جا رہا ہے، یہ بھی اس طرف جا رہا ہے، یہ جا کیوں رہا ہے؟ یہ دیکھنا چاہتا ہے کس کے باغ کو پانی لگ رہا ہے؟ اتنا قیمتی آدمی کون ہے؟ اللہ پاک کا اتنا محبوب بندہ کون سا ہے؟ اس نے اس آدمی کی تلاش میں جانا شروع کیا ہے، چلتے چلتے اس نے دیکھا ہے، ایک ہرا بھرا باغ ہے، پھلوں کا لدا ہوا باغ ہے، ایک نیک بندہ ہے وہ اللہ اللہ کر رہا ہے اور باغ کو پانی لگا رہا ہے۔

یہ مسافر قریب آیا، آ کر کہتا ہے اے باغ والے بھائی میری بات تو سنو! وہ اللہ والا قریب آ گیا، یہ مسافر کہتا ہے آپ کا اسم مبارک کیا ہے؟ آپ کا نام کیا ہے؟ وہ اللہ والا کہنے لگا یار پہلے تم بتاؤ، تم اتنی دور سے چل کر آئے ہو، تمہیں میرے نام کی ضرورت کیوں پڑ گئی ہے؟ کیوں میرا نام پوچھ رہے ہو؟ کہتا ہے یار پہلے اپنا نام بتاؤ پھر سارا ماجرا بتاؤں گا، اس نے اپنا نام بتایا، مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن یا کوئی اور نام بتایا، کہا یہ میرا نام ہے، اب بتاؤ میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ وہ مسافر کہتا ہے یار میں سفر کر رہا تھا، سفر کرتے کرتے اچانک ایک غیبی آواز آئی، آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا، اچانک تمہارے نام سے آواز آئی ہے اے بادلو! میرے فلاں بندے کے باغ کو پانی لگاؤ، یہ جو تم نے نام بتایا ہے، اسی نام سے آواز آئی ہے، بادل میرے سامنے آئے ہیں، حالانکہ اس سے پہلے بادلوں کا ایک ٹکڑا بھی موجود نہیں تھا، ایک چھوٹی سی بدلی بھی موجود نہیں تھی، جب غیبی آواز آئی، اس کے بعد بادل آ گئے ہیں اور بارش برسنی شروع ہو گئی۔ پھر میرے دل میں خیال آیا، وہ بندہ دیکھوں وہ کون ہے؟ جس کے باغ کو پانی لگ رہا ہے۔ یہ سارا پانی اکٹھا ہو کر بن میں آ گیا، وہ پانی تمہارے باغ

میں آ گیا، یار میں بڑا سفر کر کے آیا ہوں، میں دیکھنا چاہتا تھا وہ کونسا بندہ ہے؟ یار تم سے ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے، اب میں پوچھنا چاہتا ہوں، تم عمل کیا کرتے ہو؟ تم اتنے قیمتی ہو گئے ہو، تمہارے باغ کو پانی لگنے کے لیے بادلوں کی ڈیوٹیاں لگتی ہیں، یار کون سا عمل کرتے ہو؟ کون سا وظیفہ کرتے ہو؟ اگر کوئی ہمارے جیسا ہوتا تو اس نے یہ نہیں کہنا تھا، یار کون سا عمل کرتے ہو؟ بلکہ اس نے کہنا تھا، یار تم کون سی آیت پڑھتے ہو؟ تا کہ میں صرف وہ پڑھوں اور کوئی نہ پڑھوں، قرآن پاک کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں، ہم نے وہ نہیں پڑھنی ہیں، ہم نے تو وہ پڑھنی ہیں، جن سے روپے زیادہ آئیں چاہے قرآن کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں، مگر ہمیں وہ سورت بتائیں جو پڑھیں تو روپے آنے لگ جائیں۔ کیوں جی اسی طرح ہے کہ نہیں؟ باقی سورتوں کو پڑھنا ہی نہیں، یہ وہ سورہ ڈھونڈتا ہے جس کے پڑھنے سے روپے آئیں۔ ہائے اللہ میری توبہ! آؤ مسلمانو ذرا غور فرماؤ!

وہ مسافر کہتا ہے، یار تم کون سا عمل کرتے ہو؟ جس کی وجہ سے اللہ پاک تمہیں اتنا نواز رہا ہے، کہتا ہے یار اگر تم نے پوچھ لیا ہے، تو سن لو! تمہیں میں اپنا عمل بتاؤں؟ یہ اللہ والا کہتا ہے یہ میرا باغ اب پکنے کو تیار ہے، جب یہ فصل تیار ہو جائے گی، میرا زندگی بھر کا معمول بن گیا ہے، میرا عمل بن گیا ہے۔ کیا؟ اس باغ کے پھل کے میں تین حصے کروں گا۔ ایک حصہ میں اپنے باغ کے اوپر صرف کر دوں گا، اس کی نشو ونما کے لیے خرچ کروں گا، دوسرا حصہ میں اپنے بچوں پر خرچ کروں گا اور تیسرا حصہ میں اللہ پاک کے راستے میں خرچ کر دیتا ہوں، میرا معمول بن گیا ہے، اپنی آمدن کا تیسرا حصہ میں اللہ پاک کے راستے میں یتیموں، مسکینوں، غریبوں، بیوہ عورتوں اور اللہ پاک کے دین کی سر بلندی کے لیے خرچ کر دیتا ہوں، جب سے میں نے یہ عمل اختیار کیا ہے، اللہ پاک نے تب سے رزق کی کمی نہیں آنے دی، اللہ پاک نے کبھی مجھے پانی کی کمی نہیں آنے دی، یار تم تو وہ جگہ دیکھ کر آئے ہو جہاں بارش برسی ہے، مجھے تو آج تک یہ بھی پتہ نہیں کہ کہاں بادل گرجتے ہیں؟ کہاں بارشیں ہوتی ہیں؟ یہ پانی کہاں سے آتا ہے؟ بس مجھے اتنا پتہ ہے جب مجھے ضرورت پڑتی ہے، میں اپنے مولا سے کہتا ہوں،

اے اللہ میرے باغ کو پانی کی ضرورت ہے، میرا مولا پتہ نہیں کہاں سے پانی بھیج دیتا ہے؟ پانی اپنے آپ ہی آ جاتا ہے، اللہ پاک کی ذات پر اتنا توکل کر لیا ہے، اتنا یقین کر لیا ہے، مسلمانوں یہ باتیں یاد رکھا کرو! ایمان دار بن کر دیکھو! دیانت دار بن کر دیکھو! دیکھنا اللہ پاک تمہاری کیسے قدریں کرے گا؟ ناپ تول میں کمیاں نہ کیا کرو، ایک اور جملہ کہنا چاہتا ہوں، اے میرے تاجر بھائیو! ناراض نہ ہونا، غصہ نہ کرنا، اے کھانے پینے کی چیزیں سٹور کرنے والو! کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کرنے والو! کھانے پینے والی چیزیں سٹاک کرنے والو! سنو! میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ذخیرہ اندوزیاں کرتا ہے، اللہ پاک اس کی روزی کی برکتیں ختم کر دیتا ہے، **استغفر اللہ!!!**

اس غرض سے اس نے گودام بھر رکھا ہے، اس کو مہینہ دو مہینہ سیل نہیں کرنا، دنیا ترس رہی ہے، دنیا مر رہی ہے، مگر اس نے ان خوابوں میں مال رکھا ہوا ہے، چلو مہنگا ہو جائے گا، یہ بیس روپے کلو والی چیز اس وقت بیچوں گا، جب چالیس روپے ہو جائے گی، جب غریب بے چارہ بلکے گا، چیخے گا، ترسے گا میں اس وقت گودام کا منہ کھولوں گا، میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک اس کو کنگالی کر دیں گے، مفلس کر دیں گے۔ ہاں تجارت کرو، ادھر مال خریدو، فروخت ہونے میں جتنی مرضی دیر ہو جائے مگر اس نیت سے کبھی سٹاک نہ کیا کرو، اس نیت سے کبھی ذخیرہ نہ کیا کرو کہ میں اس وقت بیچوں گا، جب پچاس روپے کلو والی چیز ڈیڑھ سو تک پہنچ جائے گی، اس غرض سے جس نے اپنے گوداموں کو تالے لگا دیے، غریب بے چارہ کشکول لے کر دھکے کھا رہا ہے، دنیا آٹے سے تنگ آ کر مساجد سے جوتے اٹھا رہی ہے، تمہیں ایسا ذخیرہ کرنے سے کیا ملا؟ ایسا سٹاک کرنے سے کیا ملا؟ ہاں ہاں توجہ فرماؤ! میرے پاک نبی ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی جنس کو چالیس دن تک ذخیرہ کر لیتا ہے، وہ بہت بڑا گنہگار اللہ پاک کے ہاں لکھا جاتا ہے۔ کتنے دن؟ لیکن آج کل چار چار ماہ تک ذخیرہ کیے رکھتا ہے کہتا ہے مال پڑا رہے، میں نے نہیں بیچنا۔ پھر سنو! یہ ذخیرہ کرنے والا اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اگر ریٹ اس کی مرضی کے مطابق اپ ہو گیا، پھر تو یہ قہقہے لگائے گا، واہ جی واہ کیا

بات ہے؟ لیکن اگر ریٹ ڈاؤن ہو گیا، پھر یہ رب کے گلے کرتا ہے، رب کے شکوے کرتا ہے، خلق خدا کو تنگ نہ کیا کرو، خلق خدا پر رحم کیا کرو، اللہ پاک کی مخلوق کے بارہ میں اپنے دل میں محبت، شفقت اور پیار کا گوشہ رکھا کرو، پھر دیکھنا کہ میرا مولا تمہیں کیسے روزیاں عطا کرتا ہے۔؟ ذرا توجہ فرماؤ!

نبی پاک ﷺ کے دور میں دو بھائی تھے، ایک بھائی کاروبار کرتا تھا، دوسرا اللہ پاک کے دین کی خدمت کرتا تھا، جو کاروبار کرتا تھا، وہ سارے گھر کا خرچ چلاتا تھا، وہ آ کر اللہ پاک کے محبوب کو عرض کرتا ہے، اے اللہ کے رسول ﷺ میرا بھائی اچھا نہیں کرتا، میں کام کر کر کے تھک جاتا ہوں، میں اتنی محنت کرتا ہوں، یہ دین کے لیے ہی بھاگا رہتا ہے، اس کو کاروبار کی غرض ہی کوئی نہیں، یہ میرا ہاتھ نہیں بٹاتا، آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا تمہیں کیا پتہ ہے؟ ہو سکتا ہے تمہیں بھی روزی اللہ پاک اس کی برکت سے ہی دے رہا ہو، یہ تیرا بھائی اللہ پاک کے دین کی نشر و اشاعت کا کام کرتا ہے، اس کی محنت سے اللہ پاک تیری محنت میں برکت ڈال دیتا ہے۔ نہ دل کو تھوڑا کیا کرو، نہ دل تنگ کیا کرو، کیوں؟ آؤ سنو میرے بھائیو! حضرات میں عرض کر رہا ہوں، مالک کائنات نے تیسویں پارہ کی سورہ المطففین میں فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ٥ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ٥ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ٥ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوثُونَ ٥ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ٥ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ٥﴾

(المطففين: ١-٦)

ہلاکت ان لوگوں کے لیے جو تخفیف کرتے ہیں، ناپ تول میں کمیاں کرتے ہیں، وہ لوگ جب تولتے ہیں لوگوں کے لیے کم تولتے ہیں، اپنے لیے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں، اللہ پاک نے فرمایا: کیا ان کو اس بات کا یقین نہیں کہ ہم نے اللہ پاک کے سامنے پیش ہونا ہے؟ کب پیش ہونا ہے؟ وہ بڑا دن بھول گیا ہے، اس بڑے دن کی حاضری ان لوگوں کو بھول چکی

ہے، جب اللہ پاک نے کوڑی کوڑی کا حساب لینا ہے، پائی پائی کا حساب لینا ہے، ان ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو کیا وہ بڑا دن بھول گیا ہے؟

حضرات گرامی جناب شعیب علیہ السلام کی قوم نے یہ کام اختیار کر لیا تھا، کرتے کیا ہیں؟ ناپ تول میں کمیاں کرتے تھے، اللہ کے نبی علیہ السلام کو پتہ چل گیا، اللہ کے نبی جناب شعیب علیہ السلام آ کر ان کو دعوت دیتے ہیں، کیا کہتے ہیں؟

﴿اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (الشعراء: ۱۸۱-۱۸۳)

پورا پورا تولا کرو اور نقصان پہنچانے والے نہ بنو! سیدھا سیدھا اور پورا پورا تولا کرو، لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔

کوئی کہتا ہے ماشاء اللہ میں ہر رمضان میں پورا قرآن سنتا ہوں، چالیس سال قرآن سنتے ہو گئے ہیں، مگر ناپ تول میں کمی کرنے سے باز ہم پھر بھی نہ آئے، مسلمانوں پھر قرآن سننے کا کیا فائدہ آیا؟ وہ مسلمان بنو جس نے ایک بار قرآن سنا ہے تو عمل کر کے دکھایا ہے، حضرات گرامی جناب شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو وعظ کرتے ہیں:

﴿وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝﴾ (الشعراء: ۱۸۴)

آگے چلتے آؤ، چلتے آؤ بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔ مالک کائنات نے فرمایا:

﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ (الشعراء: ۱۸۹)

میرا نبی علیہ السلام محنتیں کرتا رہا، میرے نبی شعیب علیہ السلام نے وعظ کرنے میں اخیر کر دی ہے، میرے نبی علیہ السلام نے سمجھانے والی حد کر دی ہے، مگر ان ظالموں نے میرے نبی علیہ السلام کو جھٹلایا، انہوں نے میرے نبی علیہ السلام کی ایک بھی نہ مانی، اللہ سوہنیا پھر کیا ہوا؟ فرمایا:

﴿فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾

پھر ان کے اوپر ہم نے عذاب مسلط کیا، سائے والا، سائبان والا عذاب مسلط کیا۔ اللہ اللہ!! ایک دن بہت زیادہ گرمی ہے، سایہ ہو گیا، کہنے لگے واہ بھئی موج ہو گئی، سایہ ہو گیا ہے، چھاؤں ہو گئی ہے، سایہ ہو گیا ہے، مگر پتہ اس وقت چلا، جب پکڑے گئے، پتہ نہ چلا کہ سایہ کیسا ہے؟ وہ سایہ کس کا ہے؟ وہ تو دھوئیں کا سایہ تھا، اس دھوئیں کے پیچھے جلتی ہوئی آگ تھی، اللہ پاک نے فرمایا ان ظالموں کو ہم نے اس طرح جلا جلا کر مارا!

﴿فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾

سائبان آگ کا سائبان تھا، اللہ پاک نے ان ظالموں کو کباب بنا دیا، ان ظالموں کو اللہ پاک نے روسٹ کر کر کے مارا، اللہ میری توبہ! کیوں جی ان کا جرم کیا تھا؟ لینا ہے تو پورا لینا ہے، دینا ہے تو کم دینا ہے، آؤ لوگو! انصاف کرو، عدل کرو، نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ .))

گاہکوں سے بھی انصاف کرو اور اپنے گھر میں بھی انصاف کرو، نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ پاک سے ڈرا کرو، اولاد کے درمیان بھی انصاف کیا کرو، اللہ پاک سے اولاد کے بارہ میں بھی ڈرا کرو، عدل کیا کرو، انصاف کیا کرو، ایک بیٹے سے زیادہ پیار اور محبت ہے، اس کو باپ ہزار روپے دے رہا ہے، مگر دوسرا مانگتا ہے تو اسے سو دے دیتا ہے، اس طرح نہ کیا کرو، اولاد میں بھی انصاف کیا کرو، اگر دو بیٹیاں ہیں تو بیٹیوں میں بھی انصاف کیا کرو۔ بلکہ میں ماں باپ کو عرض کروں گا، تمہارے گھر میں ایک بہو آئی ہے تو وہ بھی تو تمہاری بیٹی بن کر آئی ہے، جو بہو بنا کر لائے ہو، بیٹی بنا کر لائے ہو، اس کے ساتھ بھی انصاف کیا کرو، ایسا نہ ہو، اپنی بیٹیوں کو بیڈ روموں میں بٹھا دو اور بہو کو گھر کی نوکرانی سمجھ کر سب کام کرواؤ، اس طرح نہ کیا کرو، انصاف کیا کرو۔ اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام نے فرمایا:

((وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ .))

انصاف کیا کرو، عدل کیا کرو، یار و میں تو یہ بھی کہوں گا، جانوروں میں بھی عدل کیا کرو، انصاف کیا کرو۔ ایک اونٹ نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا تو گردن جھکا کر اپنا سر نہ

پاک ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا پھر آپ ﷺ کے منہ کے برابر سر اٹھایا، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں، ہم حیران ہو گئے کہ یہ اونٹ کیا کر رہا ہے؟ کہیں یہ آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچائے، اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام تھوڑی دیر بعد اونٹ سے جدا ہو کر فرماتے ہیں، اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ اس کو بلایا گیا، وہ کہنے لگا جی اللہ کے رسول ﷺ! میرا ہے، فرمایا اللہ پاک سے ڈرو اور انصاف کیا کرو، یہ بے زبان جانور ہے، یہ مجھے شکایت کر رہا تھا، اللہ کے محبوب علیہ السلام میں جانور ہوں، میں حیوان ہوں، گرمی میں یہ مجھے مارتا رہتا ہے، کام زیادہ لیتا ہے اور خوراک تھوڑی دیتا ہے، اللہ کے محبوب علیہ السلام نے فرمایا ان جانوروں کے معاملہ میں بھی اللہ پاک سے ڈرا کرو۔ اللہ اللہ!!!!

حضرات ذرا توجہ فرماؤ! میں عرض کر رہا تھا، اولاد میں بھی انصاف کیا کرو، بیٹیوں میں بھی انصاف کیا کرو، بیٹوں میں بھی انصاف کیا کرو، انصاف کیا کرو! آٹھ دن کے بعد خطبہ جمعہ کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ دل اور دماغ پر لگا ہوا یہ زنگ اور گرد و غبار اتر جائے، ہمارے دلوں میں خشیت الٰہی پیدا ہو جائے، اللہ پاک کا ڈر اور خوف پیدا ہو جائے، کیا خیال ہے؟ جمعہ کا مقصد یہی ہے؟ کہ آٹھ دن کے بعد ورکشاپ میں جا کر اپنی صفائی کرواؤ، صاف ہو کر آؤ۔ میں توقع رکھتا ہوں ہر آنے والی میری ماں، ہر آنے والا میرا بزرگ یہ قرآن پاک کے ضابطے، نبی پاک ﷺ کے فرمان کے ضابطے اپنے گھر میں نافذ کرو گے، بہوؤں سے انصاف کرنا ہے، مت بے انصافیاں کرو، اگر کسی گھر میں ایسی بہو آ جائے جس کی ماں بھی مری ہو اور باپ بھی مرا ہو، تو گھر والے کہتے ہیں، اب ہم سے کس نے پوچھنا ہے؟ اب ہم اس سے جانوروں کی طرح کام لیا کریں گے، اس سے کہیں گے چلو جوتا پالش کرو، چلو کپڑے تیسری منزل پر ڈال کر آؤ، ایسی ظالم ماں نہ بنو، ایسی ظالم سس نہ بنو، ایسے ظالم نہ بنو ورنہ سن لو! روز محشر اس مظلوم کا ہاتھ ہو گا، تمہارا گریبان ہو گا، پھر مالک کی بارگاہ میں کیا جواب دو گے؟

﴿وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ (البقرہ: ٢٣٧)

عدل اختیار کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے، حضرات گرامی میں عرض کر رہا ہوں، قرآن اور حدیث کے ضابطے اپناؤ گے تو انشاء اللہ اللہ پاک گھر کا ماحول اسلامی بنا دے گا۔ تمہاری اخروی زندگی بھی اللہ پاک بہتر بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



عبرت کے نشان

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ٥﴾

(الحج: ۱)

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا٥﴾ (الزلزال: ۱)

سامعین محترم! واجب الاحترام میرے بزرگو! بھائیو! دوستو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! اس وقت دو مقامات سے آیات بیّنات کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، ایک سترہواں پارہ اور دوسرا تیسواں پارہ تھا۔ حضرات مولائے کائنات نے ان آیات میں ایک بہت بڑے زلزلے کا تذکرہ فرمایا ہے، یہ بات میں نے کیوں شروع کی ہے؟ آج پاکستان کے حالات وہ بھی سامنے رکھو، اخبارات کی تصاویر وہ بھی سامنے رکھو اور پھر اس خالق ومالک کے قرآن کی آیات کو بھی سامنے رکھو تو انشاء اللہ کسی نتیجے پر پہنچ جاؤ گے۔

آج پوری دنیا کا میڈیا چلاّ رہا ہے، پاکستان میں بہت بڑا زلزلہ آیا، ہاں ہاں ٹرنٹ میڈیا، الیکٹرونک میڈیا ہر جگہ پر واویلا ہو رہا ہے، بہت بڑا زلزلہ آیا کوئی شک نہیں، حضرات ریڈیو اعلان کر رہا ہے، شمالی علاقہ میں بہت بڑا زلزلہ آیا، کوئی شک نہیں، ٹی وی اعلان کر رہا ہے بہت بڑا زلزلہ آیا، ہاں ہاں کوئی شک نہیں، یہ آنے والا زلزلہ جس نے ہزاروں بچے یتیم کر دیئے، یہ آنے والا زلزلہ جس نے ہزاروں ماؤں سے بچے جدا کر دیئے، یہ آنے والا زلزلہ جس نے بہنوں سے بھائی جدا کر دیئے، یہ آنے والا زلزلہ جس نے ہزاروں مکان لاکھوں مکان مسمار کر دیئے۔ حضرات سینکڑوں دیہات زمین بوس ہو گئے، پانچ پانچ منزلہ بلڈنگیں

زمین میں دھنس گئیں، کوئی شک نہیں یہ بہت بڑا زلزلہ ہے، بہت بڑا زلزلہ ہے، اللہ پاک ان آنے والی آفتوں سے اپنے محبوب علیہ السلام کی امت کو بچائے۔ آمین! حضرات یہ وہ زلزلہ ہے جس کو میں نے کہا کہ یہ بہت بڑا زلزلہ ہے، جس کو تم نے کہا کہ یہ بہت بڑا ہے، جس کو اخبار نے کہا کہ یہ بہت بڑا ہے، جس کو ٹیلی ویژن نے کہا کہ یہ بہت بڑا ہے، جس کو دانش وروں نے کہا کہ بہت بڑا ہے، سائنسدانوں نے کہا کہ بہت بڑا ہے۔ مگر جس زلزلہ کا تعارف قرآن کروا رہا ہے، اللہ کی قسم اس کے سامنے تو یہ ایک معمولی سا جھٹکا ہے، اس کے سامنے تو یہ کچھ بھی نہیں، اللہ ذوالجلال کا قرآن سنو! مالک کائنات نے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ٥﴾

(الحج: ۱)

اللہ ذوالجلال کا قرآن ذرا دل لگا کر سنو! دھیان سے سنو! حضرات یہ تو وہ زلزلہ ہے جس کو ہم نے کہا کہ یہ بہت بڑا ہے، لوگو سب سے بڑا زلزلہ تو وہ ہے جس کو سب سے بڑی ذات کہتی ہے کہ وہ بہت بڑا زلزلہ ہے، جس کو اللہ پاک کی ذات کہتی ہے، وہ بہت بڑا زلزلہ ہے، اللہ سوہنیا تم کون سے زلزلہ کو بڑا کہہ رہے ہو؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ٥﴾

(الحج: ۱)

لوگو قیامت کا زلزلہ بہت بڑا زلزلہ ہے۔ یہ دنیا کا زلزلہ آئے تو کہیں ایران میں تباہیاں کر جاتا ہے، دنیا کا زلزلہ آتا ہے تو کہیں افغانستان میں بربادیاں مچا جاتا ہے، دنیا کا زلزلہ آئے تو کہیں امریکہ میں تباہیاں کر جاتا ہے، دنیا کا زلزلہ آئے تو کہیں عراق و ترکی میں تباہیاں ہو جاتی ہیں، یہ دنیا کا زلزلہ آئے تو کہیں روس میں تباہیاں کر جاتا ہے، کہیں پاکستان کے کسی علاقہ میں اور کسی صوبہ میں اس کے جھٹکے پائے جاتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا لوگو جو قیامت کا زلزلہ ہے، یہ کسی ایک ملک میں نہیں آئے گا، کسی ملک کے ایک صوبہ میں نہیں، کسی ملک کے شمالی صوبہ میں نہیں، اللہ پاک نے فرمایا لوگو یہ آنے والا جو سب سے بڑا زلزلہ

اللہ پاک کے پاس تو بہت زلزلے ہیں، اللہ پاک فرماتے ہیں جب بڑا زلزلہ آئے گا وہ ایک کونے میں نہیں، ایک صوبہ میں نہیں، ایک ملک میں نہیں، اللہ سوہنیا پھر کہاں آئے گا؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَاo﴾ (الزلزال: ۱)

پوری روئے زمین پر بھوچال آ جائے گا، پوری روئے زمین پر زلزلہ برپا ہو جائے گا، لوگو ساری زمین حرکت کرے گی۔ اللہ اکبر کبیرا۔

دنیا کا زلزلہ آئے تو مائیں اپنے بچوں کو پکڑنے کے لیے دوڑتی ہیں اور کئی بے چارے اپنے بیٹوں کو بچاتے بچاتے خود بلڈنگوں کے نیچے آ گئے، لوگو دنیا کا زلزلہ آیا تو ماؤں نے بچوں کی فکریں کیں، باپ نے اپنی اولاد کی فکریں کیں، اگر کوئی دوکان پر بیٹھا جھٹکے محسوس کر رہا ہے تو اس نے فوری طور پر گھر میں رابطہ کیا تا کہ پتہ چلے کہ گھر میں کوئی نقصان تو نہیں ہوا۔ اے لوگو جن کے بچے سکولوں میں گئے تھے، وہ دوڑے دوڑے سکولوں میں گئے، سکولوں کی بلڈنگوں کا پتہ کرنے گئے، کہیں ہمارے بچوں کو نقصان تو نہیں پہنچا۔ یہ دنیا کا زلزلہ ہے، لیکن لوگو قیامت کا زلزلہ بہت بڑا زلزلہ ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا﴾ (الحج: ۲)

اللہ پاک نے اس زلزلہ کی ہولناکیوں کا تذکرہ فرمایا، اللہ پاک نے قیامت کے بڑے زلزلہ کی ہولناکیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تم دیکھو گے۔ وہ دودھ پلانے والی ماں اپنے بچے کو بھول جائے گی، اپنے بچے سے دور بھاگے گی، حمل والی حمل گرا دیں گی اور دیکھو گے دنیا اس طرح لگے گی جس طرح مدہوش نشے میں پھرتی ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى﴾

اللہ ذوالجلال نے فرمایا کوئی نشہ نہیں، یہاں نشے کا کیا کام ہے؟ اللہ سوہنیا مدہوشیاں کس بات کی ہیں؟ یہ قوم کو مستیاں کس بات کی ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌo﴾

یہ اللہ پاک کے عذابوں کی سختیاں ہیں، اللہ ذوالجلال کے قہر کی سختیاں ہیں، یہ اللہ پاک کے قہر وغضب کی سختیاں ہیں، بڑے بڑے دل ڈول جائیں گے، بڑے بڑے لوگ اس دن پھسل جائیں گے۔ اللہ میری توبہ، اللہ میری توبہ، مالک کائنات کے قرآن پر غور فرماؤ! حضرات گرامی میں عرض کر رہا تھا، یہ دنیا کا زلزلہ بڑا زلزلہ نہیں، میری نظروں میں تو یہ بڑا ہے تمہاری نظروں میں بڑا زلزلہ ہے، حضرات گرامی ذرا توجہ فرماؤ! یہ دنیا کی نظروں میں بہت بڑا زلزلہ ہے، بڑا کیوں نہ ہو؟ جس زلزلے کی وجہ سے چارسو بچیوں کا بھرا ہوا سکول کمروں سمیت زمین میں دھنس گیا، میڈمیں پڑھانے والی بھی گئیں، پڑھنے والی طالبات بھی گئیں، پھر یہ بڑا زلزلہ کیوں نہ ہو؟ جس نے اتنی بربادیاں مچا دیں۔ گاؤں کے گاؤں تباہ ہو گئے۔ اے لوگو! بالا کوٹ کی گلیوں، بازاروں کے نقشے مٹ گئے، یہ بڑا کیوں نہ ہو؟ لیکن اللہ پاک فرماتے ہیں، لوگو یہ تمہاری نظروں میں بڑا ہے، ہماری نظروں میں نہیں، اللہ پاک کے پاس تو اس سے بھی بڑے بڑے زلزلے ہیں، اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے تو یہ ایک جھٹکا لگایا ہے، بس تمہیں خبردار کیا ہے، بس تنبیہ کی ہے، اے شرابیو! شرابوں سے باز آ جاؤ، جوا کھیلنے والو! جوئے سے باز آ جاؤ، سود کھانے والے ظالمو! سود سے باز آ جاؤ، فلمیں دیکھنے والو! فلموں سے باز آ جاؤ، گندے گانے سننے والو! ان گانوں سے باز آ جاؤ، کاروبار میں ملاوٹیں کرنے والو! ان بدکاریوں سے باز آ جاؤ۔ یہ تو اللہ پاک نے بس ایک جھٹکا لگا کر خبردار کیا ہے، تنبیہ کی ہے، الرٹ ہو جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ، خبردار ہو جاؤ۔ اللہ اللہ! حضرات گرامی میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ پاک ہمیں خبردار کرنا چاہتے ہیں، آ جاؤ آ جاؤ! سنبھل جاؤ!

مسلمانو سنبھل جاؤ سنبھل جانے کا وقت آیا
بہت سو چکے ہو تم اب ہوش میں آنے کا وقت آیا

اللہ پاک نے تیرے سامنے بڑی بڑی بلڈنگیں زمین بوس کر کے بتایا ہے، بڑے بڑے راجاؤں کو زمین میں دبا کر بتایا ہے:

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے

بڑے بڑے ڈیروں والے، بڑی بڑی کوٹھیوں والے، بڑے بڑے بلڈنگوں والے، بڑے بڑے لین کروزروں والے، بڑے بڑے پجاروں کے مالک جن کی حویلیوں میں بڑے بڑے پلاٹ ہیں، اللہ پاک نے وہ سب بلڈنگیں مسمار کر دیں، ملیامیٹ کر دیں، اور اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰیؕ﴾ (النازعات: ۲۶)

اللہ پاک قوموں کی بربادیوں کا تذکرہ کر کے، قوموں کی ہلاکت کا تذکرہ کر کے مالک ارض وسماء نے فرمایا: لوگو!

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰیؕ﴾ (النازعات: ۲۶)

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ﴾ (ق: ۳۷)

لوگو! آج میں تمہیں خبردار کرنا چاہتا ہوں، لوگو! یہ رمضان کی گھڑیاں، رمضان کے مقدس لمحات میں مسلمان کا دل عام دنوں کی بہ نسبت ذرا نرم ہو جاتا ہے، اس کے دل کے گوشے نرم ہو جاتے ہیں، ان دنوں میں انسان کے دل میں اللہ پاک کے ڈر کی کچھ جھلکیاں آ جاتی ہیں، اسی لیے لوگو! میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں، اللہ پاک کی مخلوق کو اللہ پاک کے عذابوں سے ڈرانا چاہتا ہوں، عبرت کے نشان اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ﴾ (الحشر: ۲)

اے اہل نظر، اے اہل فکر، اے عقل والو! شعور والو! بصیرت وبصارت والو! عبرت حاصل کرو۔ اللہ پاک نے عبرت کی کتابیں کھول دی ہیں، ان معصوموں کا کیا قصور ہے؟ جو پنڈی کے ہسپتالوں میں روتے ہیں، جن کی مائیں چل بسیں، جن کے باپ چل بسے ہیں، لوریاں دینے والی بہنیں چل بسی ہیں، سینے لگا لگا کر محبتیں کرنے والے، انگلی سے لگا کر دوکان

ے ٹافیاں لے کر دینے والے وہ بھائی بھی چل بسے ہیں، یہ بیچارے لاوارث بچے ہسپتالوں میں روتے ہیں۔ جب کوئی عورت پردہ پہن کر ہسپتال میں داخل ہوتی ہے تو ہر بچہ ہی پیاسی نظروں سے دیکھتا ہے، میری ممّا آئی ہو گی، میری امی جان آئی ہو گی، جب لوگو! ان کے چہرے پر نظریں پڑتی ہیں، ان معصوموں کی چیخیں ہی نکل جاتی ہیں، ان معصوموں کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، کیونکہ انہوں نے سمجھا تھا، ان کی امی جان ہسپتال سے لینے آئی ہیں۔ حضرات گرامی ان معصوموں کا جرم کیا ہے؟ ان معصوموں کا قصور کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے اللہ پاک ان معصوموں کے آنسوؤں کو عبرت بنانا چاہتا ہے۔ اللہ ذوالجلال ان معصوموں کی سسکیوں کو میرے اور تمہارے لیے عبرت بنانا چاہتا ہے اور مالک اعلان کر رہا ہے:

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِی الْاَبْصَارِ﴾

چھوٹا سا معصوم بچہ گھر سے نکلا ہے، اپنے گھر کے صحن میں یا باہر گلی میں پہنچا ہے، ماں نے کام بھیجا ہو گا کہ جاؤ بیٹے اپنے لیے ٹافی لے آؤ، یہ اپنی ماں سے پیسے لے کر گھر سے نکلا ہے ابھی گھر سے تھوڑی ہی دور گیا ہے ادھر سے اللہ پاک کی طرف سے کن کے اشارے سے یہ زلزلہ آ گیا، جب زلزلہ آیا تو ساری بلڈنگیں زمین بوس ہو گئیں، جس طرح سائیکلوں کی لائنیں لگی ہوں، کوئی بچہ کھیلتا جب سائیکل کو ہاتھ لگاتا ہے تو سارے سائیکل گر جاتے ہیں، سائیکلوں کی ساری کی ساری لائن گر جاتی ہے۔ لوگو اسی طرح آدھا منٹ میں بالاکوٹ کی ساری بلڈنگیں ہی مسمار ہو گئیں، آدھا منٹ لگا اور اللہ پاک نے سارا شہر مسمار کر کے رکھ دیا:

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِی الْاَبْصَارِ﴾

اللہ پاک اپنی طاقت دکھا رہا ہے، اللہ پاک اپنی پاور دکھا رہا ہے، یہ اس کا کھیل ہے وہ جب چاہے دبا دے، جب چاہے مٹا دے۔ اس کا ظلم نہیں، اس کی زیادتی نہیں، وہ مالک ومختار ہے، جو چاہے کر سکتا ہے۔ اے لوگو! وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اس کے فیصلہ کو کوئی غلط کہنے والا نہیں، اس کے فیصلہ کو کوئی چیلنج کرنے والا نہیں، اس کے کسی بھی فیصلہ کو کوئی ظلم وزیادتی کہنے والا نہیں، یہ اس کی مرضیاں ہیں، یہ اس کا جہان ہے، وہ جو چاہے کرے، بنا

چاہے گرائے یہ اس کا اپنا ہے۔ حضرات گرامی ان معصوموں کی سسکیوں کو اللہ پیارا میرے اور تمہارے لیے عبرت بنا رہا ہے، بات دور نہ چلی جائے۔

یہ معصوم بچہ گھر سے نکلا ہے، ادھر سے اس کا گھر زمین بوس ہو گیا، ساری بلڈنگ گر گئی، جیب میں روپے ڈالنے والا باپ بھی نیچے آ گیا، لوریاں دینے والی، سینے سے لگا لگا کر محبتیں کرنے والی ماں بھی نیچے آ گئی، بھائی بہنیں بھی زمین کے نیچے آ گئے یہ اکیلا معصوم چند سالوں کا بچہ باقی رہا ہے، جو ابھی تک اپنا نام بھی نہیں بتا سکتا، جو ابھی تک اپنے شہر کا نام بھی نہیں بتا سکتا، جس کو اپنے محلے کا نام بھی نہیں آتا، اپنی گلی کا نام بھی نہیں آتا، اپنے مکان کا نمبر تک یاد نہیں، اس معصوم بچے کو بھی چوٹیں لگی ہیں، یہ بچہ بھی خون سے لت پت ہے، یہ ماں ماں پکارتا دوڑتا پھر رہا ہے، دائیں جاتا ہے، بائیں جاتا ہے، نہ کوئی مکان باقی رہا، نہ کوئی دروازہ رہا، نہ کوئی گھر رہا، نہ کوئی در رہا، دائیں بائیں یہ حیرانی کے عالم میں دیکھتا ہے، قیامت برپا ہو گئی ہے، جو باقی بچ گئے، وہ رو رہے ہیں کہ یہ کیا بن گیا ہے؟ یہ کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیا بن گیا؟ کہاں مکان گئے؟ کہاں بلڈنگیں گئیں؟ اس بچے کی چیخیں نکلیں تو کسی درد دل والے نے آ کر بچے کو اٹھایا، سینے سے لگایا، جس کے دل میں اللہ پاک کا ڈر اور خوف ہے، یہ اس بچے کو جوس لا کر دیتا ہے، ٹافی لا کر دیتا ہے، کہتا ہے بیٹا خاموش ہو جاؤ، اے لوگو! جب اس بچے کو پنڈی کے ہسپتال میں پہنچایا گیا تو لوگ اس کو سینے سے لگا لگا کر خاموش کرواتے ہیں، لوگ اس کے منہ کے ساتھ جوس لگاتے ہیں، کوئی دودھ لے کر دیتا ہے مگر یہ بچہ روتا اور چیخیں مارتا ہوا ایک ہی جملہ زبان سے ادا کرتا ہے، میں نے امی کے پاس جانا ہے، ابو کے پاس جانا ہے۔ اللہ پاک نے امی ابو کو اپنے پاس بلا لیا ہے، جہاں یہ جانے والے کبھی واپس نہیں آیا کرتے، حضرات ان معصوموں کی سسکیوں کو اللہ پاک نے عبرت بنا دیا ہے، آواز آتی ہے:

﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۝﴾

تم ایک دن کے لیے اپنے گھر سے دور چلے جاؤ، ایک دو دن کے لیے شہر سے باہر چلے جاؤ تو تمہارے گھر سے فون آ جاتا ہے جلدی واپس آؤ، بچے اداس ہو گئے ہیں، جلدی واپس

آ ؤ کبھی فون پر چھوٹے بچے سے باتیں کروائی جاتی ہیں، کبھی بڑے بچے سے باتیں کروائی جاتی ہیں، میرے بھائیو! اپنے بچوں کا بھی پیار سامنے رکھو اور ان بے سہارا بچوں کے درد وغم کو بھی سامنے رکھو! جن سے پیار کرنے والے ایک دن کے لیے جدا نہیں ہوئے، دو دن کے لیے نہیں، ہفتہ دو ہفتہ کے لیے نہیں، مہینہ دو مہینہ کے لیے نہیں، سال دو سال کے لیے نہیں بلکہ اب قیامت کی دیواروں تک امی جی کا چہرہ چھپ گیا، ابو کا چہرہ چھپ گیا۔ اللہ اکبر کبیرا۔ مالک کائنات کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰیؕ﴾ (النازعات: ۲۶)

قیامتیں برپا ہوگئیں، اللہ اللہ! میں آزاد کشمیر کے علاقہ میں تقریر کرنے گیا، میرا ایک دوست وہاں بتا رہا تھا، میرے خاندان کے بارہ افراد لاپتہ ہیں، کہتا ہے میں نے آٹھ منٹ پہلے اپنے باپ سے فون پر بات کی تھی، آٹھ منٹ کے بعد مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ وہ کون سے پی سی او کے نیچے آ گیا؟ کون سی دوکان کے نیچے آ گیا؟ کون سے بازار کے نیچے دب گیا؟ آج تک ہمیں خبر نہیں ہوئی۔ حضرات ان لوگوں سے جا کر پوچھو جو رو رو کر اپنے سے جدا ہونے والوں کی باتیں سناتے ہیں، جنہوں نے وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، جنہوں نے یہ ہلاکتیں اور بربادیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں، اللہ اللہ! ایک آدمی اپنے گھر کی دیوار کو توڑ کر اپنے بچے کو باہر نکالنے کی کوشش کر رہا ہے اور ساتھ اس کی چیخیں بلند ہو رہی ہیں، ساتھ روتا ہے، چیخیں مارتا ہے۔ اپنے بیٹے کو نکالنے کی کوششیں کر رہا ہے، پاس سے ایک آدمی گزرا وہ تیزی تیزی سے جا رہا تھا، یہ کہتا ہے یار جانے والے کوئی اللہ کے لیے میری مدد کرتے جاؤ، یہ میرا بیٹا پھنس گیا ہے، میرے بیٹے کو نکالنے میں میری مدد کرو، اس مسافر کی چیخ نکل گئی، کہتا ہے تم ایک کو روتے ہو، میں تمہارا یہ ایک بیٹا نکالوں یا اپنے پانچ بیٹے جا کر نکالوں، تمہارے ایک بیٹے کی فکر کروں یا اپنے پانچ بیٹوں کی فکر کروں، میرے پانچ بیٹے پھنسے ہوئے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا! حضرات گرامی اللہ ذوالجلال نے عبرت کی کتاب کھول کر پوری دنیا کو سبق دیا ہے:

﴿فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ۝﴾

کون سا ایسا آدمی ہے؟ جس نے ایسے ہولناکیوں والے انجام دیکھ کر، ہولناکیوں والے مناظر دیکھ کر توبہ کر لی ہو، کوئی شرابی شراب سے باز آیا؟ کوئی جواباز جوئے سے باز آیا؟ کوئی سود خور سود سے باز آیا؟ کوئی فلم بین فلموں سے باز آیا؟ کوئی گانے سننے والا گانوں سے باز آیا؟

تماشہ ویسے ہی چل رہا ہے، گانے چل رہے ہیں، فلمیں چل رہی ہیں، لوگو! کسی خاتون نے ایسے دردمند مناظر دیکھ کر اپنی قمیض کے چاک تک ٹھیک نہیں کیے۔ حضرات اللہ ذوالجلال کے قہر سے ڈر جاؤ، آؤ سن لو! اللہ پاک کا قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: میں نے ڈرنے والوں کے لیے عبرت بنا دیا ہے، سبق بنا دیا ہے اور دنیا کے لیے عبرت کی کتاب کھول دی ہے۔ آؤ لوگو! ان معصوموں کی سسکیاں سنتے جاؤ اور اللہ پاک سے ڈرتے جاؤ، توبہ کرتے جاؤ، اس کے سامنے آ کر اپیلیں کرو، اسؑ کے سامنے آ کر فریادیں کرو۔

اللہ چنگے ہاں یا مندے ہاں
اللہ آخر تیرے بندے ہاں

میرا دل کرتا ہے میں ساری رات یہی جملہ کہوں!

اللہ چنگا ہاں یا مندا ہاں
اللہ آخر تیرا بندہ ہاں
میری ہر اک معاف خطا کر دے
رحمت دی خیر عطا کر دے
سانوں در توں خالی موڑیں نہ
ساڈیاں لکیاں آساں توڑیں نہ

حضرات گرامی اللہ پاک کو مناؤ، اللہ پاک سے معافیاں مانگو، اس کے سامنے گڑگڑاؤ، یہ راتیں اللہ پاک سے معافیاں مانگنے والی آ گئی ہیں، اللہ پاک نے توبہ کا موقع عطا کر دیا ہے،

مگر یہ قوم ایسی پتھر دل، سنگ دل اور ڈھیٹ نکلی، کافر آ کر مسلمانوں کے منہ میں پانی ڈال رہے ہیں، مگر یہ کلمہ پڑھ کر مردہ عورتوں کے بازو کاٹ رہا ہے کہ میں اس کی سونے کی چوڑی گھر جا کر اتاروں گا۔ کافر آئے، امریکہ کے عیسائی آئے، اے مسلمانو! یہ تمہارے درد سے چیختے ہوئے مسلمانوں کے منہ میں پانی ڈالنے کے لیے آئے، مگر یہ مسلمان کلمہ پڑھ کر بازو کاٹ کر بھاگ جائے!

وائے ناکامی مسلمانوں میں غیرت نہ رہی

پچھلے دنوں اخبارات میں آیا، مظفر آباد ایک بس جا رہی تھی، میں پہلے بھی یہ بات سنا چکا ہوں، گاڑی میں ایک سانپ نکل آیا، ہر آدمی اس سانپ کو اپنے آپ سے دور کر رہا ہے، آخر سانپ چلتا چلتا ایک سواری کے پاس آیا، جو شیشے کے پاس بیٹھی تھی، وہ سانپ آ کر اس کے گریبان میں اتر آیا، اس نے اس طرح ہاتھ مارا تو وہ سانپ گاڑی سے باہر گر گیا، ساتھ موٹر سائیکل والا جا رہا تھا، سانپ اس کے گریبان میں گر گیا، سانپ نے جاتے ہی اس کو ڈس لیا، ڈرائیور سائیڈ شیشے سے دیکھ رہا ہے کہ موٹر سائیکل والا آ رہا ہے، اس کی موٹر سائیکل گر گئی اور وہ آدمی دھڑام سے نیچے گر گیا، بس والے ڈرائیور نے گاڑی سائیڈ میں لگائی، ساری سواریاں نیچے اتریں، دیکھو یہ مرنے والا کون ہے؟ کہاں سے آ رہا تھا؟ کہاں جا رہا تھا؟ سب آدمی دوڑے دوڑے آئے، ان کے آنے سے پہلے ہی یہ آدمی دنیا سے رخصت ہو چکا ہے، اس کا آخری سانس بھی نکل چکا ہے، اس کی جیب کو دیکھا گیا، تاکہ اس کا کوئی شناختی کارڈ وغیرہ ملے، تاکہ میت کو اس کے گھر پہنچایا جائے، جیب میں دیکھا تو شناختی کارڈ نہیں ہے، ایک کہتا ہے یار یہ موٹر سائیکل کے پیچھے بریک کیس باندھا ہوا ہے، اس کو ہی کھول کر دیکھ لو شاید کوئی معلومات مل جائیں، جب دیکھا گیا تو مردہ عورت کے جسم کے اعضا کاٹے ہوئے ہیں، جن میں سونا ہی سونا ہے، یہ لوگوں کے لیے ایک عبرت ہے، اللہ نے اس کو اس کے انجام تک پہنچا دیا۔ کیا یہ مسلمان ہیں؟ کیا یہ ہماری مسلمانی ہے؟ مالک کائنات کے قرآن پر ذرا غور فرماؤ! اے لوگو! افراتفریاں برپا ہونے والی ہیں، قیامت آنے والی ہے اور شیخ القرآن رحمۃ اللہ

کرتے تھے:

او بہناں نوں بھل جانا سکیاں بھراواں نے
یاد نئیں کرنا اوتھے دوست آشناواں نے
او سٹ دتا روندا بچڑا جیندیاں ماواں نے
پتر نوں خبر کوئی نئیں کدھر گئی مائی آ
اے چھٹی آسمانوں احمد سرور نوں آئی آ

اے لوگو! افراتفریاں برپا ہو جاتی ہیں، کہرام مچ جانا ہے۔

﴿يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۝﴾ (الحج : ۲)

آؤ بے نمازو! نمازی بن جاؤ، آؤ سود کھانے والو! سود سے توبہ کرلو، جوا کھیلنے والو! اب تو اللہ پاک سے معافیاں مانگ لو، آجاؤ گانے سننے والو! فلمیں دیکھنے والو! اس مالک کو منا لو، کاروبار میں ملاوٹیں کرنے والو! ملاوٹیں کر کر کے حرام مال کمانے والو! اس حرام کی خاطر اپنے اللہ پاک کو ناراض نہ کرو، اس دنیا کی دولت کی خاطر اپنے اللہ پاک کو ناراض نہ کرو۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک آدمی نئی گاڑی لے کر آیا، نہ کوئی اس کا بیٹا تھا، نہ کوئی بیٹی تھی، میاں بیوی تھے اور ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ گاڑی لا کر گیٹ کے سامنے کھڑی کی، بڑی خوشی ہوئی کہ گاڑی آئی ہے، بچہ باہر نکلا اس کے پاس کوئی کیل تھا، اس بچے کو کیا پتا تھا؟ گاڑی کتنے کی آئی ہے؟ اس کی کیا افادیت ہے؟ اس کا کیا نفع ونقصان ہے؟ اس بچے نے آکر اس طرح لکیریں مارنا شروع کر دیں۔ بچہ پہلے تو بڑا پیارا تھا، کبھی باپ گود میں بٹھا کر پیار ہی کرتا رہتا تھا، مگر دنیا کا مال انسان کو پاگل کر دیتا ہے، بندے کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے، بندے کو رب سے دور کر دیتا ہے، باپ نے آکر دیکھا کہ بیٹا کیل سے لکیریں مار رہا ہے، گاڑی کا پینٹ خراب کر رہا ہے، اس کو غصہ آیا، بیٹے کو تھپڑ مارا اور بیٹا بھی اکلوتا تھا، اس بچے سے کیل چھین کر بچے کے ہاتھ پر

اس طرح کیا اور کہا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کیسے لکیریں مارتے ہیں؟ جب بچے کو ایک دو بار ایسا کیا تو وہ کیل اندر گھس گیا، وہ کیل زہر کی پان والا تھا، وہ اندر جاتے ہی ری ایکشن کر گیا، جسم کے اندر خون کے اندر کینسر شروع ہو گیا، ڈاکٹروں نے بڑی مرہم پٹیاں کیں، دوائیاں دیں، ڈاکٹر کہنے لگے جناب بڑا مسئلہ گڑبڑ ہو گیا ہے، زخم نہیں بچ رہا، خون سارا خراب ہو رہا ہے، کینسر ہو رہا ہے۔ اللہ میری توبہ، ایک دن علاج کیا، دو دن علاج کیا، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، باپ بڑا پریشان ہوا کہ یہ کیا بن گیا؟ کہنے لگا ڈاکٹر صاحب میرا ایک ہی یہ بیٹا ہے، اس کے بچنے کا حل کیا ہے؟ وہ کہنے لگے اس کا حل یہ ہے اس کا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، کہنے لگا کیا اس کے بغیر کوئی حل نہیں؟ ساتھ روتا ہے اور ساتھ کہتا ہے، چلو بچے کی جان تو بچ جائے گی، چلو بچے کا ہاتھ کاٹ دو، اس بچے کو بے ہوشی کے انجکشن لگائے، بچہ بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہے، اس معصوم کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پٹیاں لگ گئیں، گھر جا کر اپنی بیوی کو اس نے سارا معاملہ بتایا۔ اے لوگو! جس ماں کا ایک ہی لال تھا، جس ماں کی گود میں صرف ایک ہی پھول تھا، اس ماں نے جب سنا کہ آج میرے لال کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا ہے، اس ماں سے اتنا بڑا صدمہ برداشت نہ ہوا۔ ماں زمین پر گر جاتی ہے، دل کا دورہ پڑا اور آخری سانس کے ساتھ مالک حقیقی کے پاس چلی گئی، یہ ماؤں کے حوصلے اور ماؤں کے پیار ہی اللہ پاک نے ایسے بنائے ہیں، اس لیے تو میں گلی گلی کہتا رہتا ہوں لوگو!

ماں جئی جگ تے بہار کوئی نہ
او ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ
جدوں گھر جاؤ ماں سینے نال لاوندی
پتر گھروں ٹرے ماں دعاواں فرماوندی
ودھ ماں نالوں مٹھا من ٹھار کوئی نہ
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ

اگر سچ بات پوچھو!

ماواں نال لوگو ویڑے گھراں دے نے سج دے
ماواں تو بغیر گھر خالی لگ دے
ودھ ماں نالوں لوگو غم خوار کوئی نہ
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ
دکھ دھیاں پتراں دے سینے چہ سمائے ماں
دکھی دھی پتر نوں گلے نال لائے ماں

بیٹی کو سسرال سے تکلیف آئی، وہ آ کر ماں کے سینے سے لگ کر اپنے غم بیان کرتی ہے، بیٹے کو صدمہ پہنچا تو یہ بیٹا بھی جا کر ماں کے پاس بیٹھ کر روتا ہے، اولاد کے لیے اللہ پاک نے ماں کی گود ہی سکون کا مرکز بنائی ہے، اولاد کے لیے اللہ پاک نے غم سنانے کی جگہ ہی ماں کو بنایا ہے۔ اللہ اللہ

دکھ دھیاں پتراں دے سینے چہ سمائے ماں
دکھی دھی پتر نوں گلے نال لائے ماں
ودھ ماں نالوں لوگو غم خوار کوئی نہ
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی نہ

اس ماں نے جب سنا کہ میرے بیٹے کا ہاتھ کٹ گیا ہے، ماں سے اتنا صدمہ برداشت نہ ہوا، کچھ ویسے بھی دل کی مریضہ تھی، ہارٹ اٹیک ہوا، فوراً ہی فوت ہو جاتی ہے، ادھر سے اس کے دفن کفن کی تیاریاں ہیں، ادھر سے خاوند روتا جا رہا ہے کہ میں اپنے بچے کا تو پتہ کر کے آؤں، بچے کو کوئی دوائی وغیرہ دے کر آؤں، جب گھر گیا تو بچہ رو رہا ہے، ساتھ روتا ہے ساتھ اپنے ہاتھ کو دیکھ کر روتا ہے، ہاتھ کیوں نہیں ہے؟ جب اس بچے نے اپنے ابو کو آتے دیکھا تو بچہ چیخیں مار مار کر روتا ہے، کہتا ہے ابو جی میرا ہاتھ کہاں گیا؟ ابو جی میرا ہاتھ دے دیں۔ میں گاڑی کو کچھ نہیں کروں گا۔ اے لوگو! جب بچے نے رو کر اتنا جملہ بولا کہ ابو جی میرا ہاتھ تو دے دیں۔ میں گاڑی کو کچھ نہیں کروں گا، اس باپ سے اتنا جملہ ہی برداشت نہ ہوسکا،

دل پر ایسی چوٹ لگی، اس کو بھی دل کا دورہ پڑا اور فوت ہو گیا۔ اللہ اکبر کبیرا! اے مسلمانو! یہ دنیا کا مال ہے، جس کے لیے تم بے ایمانیاں کرتے ہو، جس کی خاطر جھوٹ بولتے ہو، جس کی خاطر ملاوٹیں کرتے ہو، مالک کائنات نے فرمایا:

﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ٥﴾

اللہ پاک نے عبرت کی نشانیاں بنا دیں، عبرت کے نشان اللہ پاک نے پوری دنیا کے لیے واضح کر دیئے ہیں، آ جاؤ لوگو! عبرت کی نشانیاں دیکھ لو، آؤ اپنے اللہ پاک کو منا لو، آؤ اللہ پاک سے ڈر جاؤ۔

﴿اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ٥﴾ (الحج: ۱)

زلزلہ آیا تو دنیا باہر نکل پڑی، کیا ہو گیا؟ کیا بن گیا؟ کسی کا جوتا کمرے میں رہ گیا، کسی کی پگڑی رہ گئی، کسی کی ٹوپی رہ گئی، کوئی چیز اٹھانی یاد نہ رہی، سب لوگ اپنی جان بچانے کے لیے باہر کو دوڑے۔ لوگو! جب قیامت کا بھونچال آنا ہے، جب دنیا نے دوڑ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں جانا ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم اس حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آؤ گے:

ایسی افراتفری ہو گی، ایسی ہیبت ہو گی، ایسی دہشت ہو گی، ایسا دبدبہ ہو گا، ایسا رعب طاری ہو گا۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا ہر آدمی ہی اللہ پاک کی بارگاہ میں آئے گا، اس حال میں آئے گا بالکل برہنہ حالت میں انسان حاضر ہو گا، جس طرح ماں کے پیٹ سے انسان پیدا ہوتا ہے، اس وقت نہ پاؤں میں جوتا ہوتا ہے، نہ جسم پر کپڑا ہوتا ہے، غیر مختوم حالت میں ہر آدمی اسی طرح مالک کائنات کی بارگاہ میں آئے گا۔ ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں، آقا برہنہ حالت میں ہم اکٹھے ہوں گے؟ فرمایا ہاں برہنہ حالت میں اکٹھے ہوں گے، آقا علیہ السلام جی تو کیا اس وقت ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر شرم نہیں آئے گی؟ حیاء نہیں آئے گا؟ غیرت نہیں آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں تو معاملات ہی بڑے سخت ہونے ہیں، کسی کے جسم کی طرف دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملے گا، کسی کے جسم کی طرف نظریں جمانے کا موقع ہی نہیں ملے گا، ہر آدمی کو اپنی اپنی جان کی فکر پڑی ہو گی، وہاں ایسی افراتفری

ہوئی ہے۔

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ○ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○﴾

(عبس : ٣٤-٣٦)

کسی کو کسی کی فکر نہیں، کوئی کسی کی طرف دیکھنے کا سوچ بھی نہیں سکے گا، ایسی افراتفری ہو گی۔ اللہ اکبر کبیرا

او محشر دے دن جدوں دھپ نے ستونا
کوئی تیرا پیارا اوتھے نظریں نئیں اونا
تے دربان جنت نے بوا نئیں لونا
جب تک محمدی اشارہ نئیں ہونا

وہاں سب کو اپنی اپنی جان کی ہی پڑی ہو گی، ایک ذات میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی ذات ہے جو اپنی امت کی فکر کرے گی، باقی سب کو اپنی اپنی پڑی ہو گی۔ اللہ اللہ! حضرات میں عرض کر رہا تھا ان معصوموں کا جرم کوئی نہیں، جو بچے آج لاوارث ہسپتالوں میں رو رہے ہیں، چیخیں مار رہے ہیں، مجھے یاد آیا، پنڈی کے ہسپتال میں ایک بڑی عجیب داستان سامنے آئی، چھوٹا سا معصوم بچہ علی اس کا نام تھا، اس کے سر میں کوئی پتھر لگا تو سر کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا، کچھ آنکھوں پر زخم آئے، بہت زیادہ زخمی ہوا، ماں بھی چلی گئی، باپ بھی چلا گیا، ساری فیملی ہی ختم ہو گئی، ایک زخمی بہن بچ گئی جس کا نام کلثوم ہے، ایک ہسپتال میں دونوں ساتھ ساتھ بیڈ پر لیٹے ہوئے ہیں، ادھر علی کو پٹیاں لگی ہوئی ہیں، آنکھوں پر پٹیاں ہیں، سر پر پٹیاں ہیں، ساتھ اس کی بہن کلثوم کا بیڈ ہے، یہ بہن چوتھی یا پانچویں میں پڑھتی تھی، اس کو کچھ ہوش تھی، اس نے دیکھا کہ ہر آدھا پونا گھنٹہ کے بعد کوئی بچہ دم توڑتا ہے، اس پر کفنیاں ڈالی جاتی ہیں، اس کو ہسپتال سے باہر لے جایا جاتا ہے، ہر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد کوئی زخمی بچہ دم توڑ جاتا ہے، یہ جانے والا سلسلہ جاری ہے۔ اے لوگو! جب بچوں کی میتیں اٹھتیں تو اس کو اپنا بھائی یاد آ جاتا، اس کی نظریں اپنے بھائی کی طرف جاتی ہیں۔

ان ڈاکٹروں نے اس کے بھائی کو پین کلر دوائیاں دے کر سلایا ہوا ہے، اس کو اپنے بھائی کی فکریں لگی ہوئی ہیں، آخر بہن تھی، رہا نہ گیا، اپنے بھائی کے پاس آ کر کہتی ہے علی بھیا کب تک سوئے رہو گے؟ اٹھو میرے ساتھ کوئی بات کرو، میرا اکیلی کا دل نہیں لگتا، مما بھی چھوڑ گئی، ابو بھی چھوڑ گئے، اب علی بھیا تم بھی بات نہیں کرتے ہو، میں اب کس سے بات کروں گی؟ اے لوگو! ہسپتال کے عملہ کو اس معصوم کی باتوں نے رلا دیا، پورے ہسپتال کے عملہ میں اس نے کہرام برپا کر دیا ہے، یہ بار بار اپنے بھائی کو جگانے کی کوششیں کرتی ہے، اتنی دیر کو دوا کا اثر ختم ہوا، یہ بچہ بیدار ہوا، یہ بچہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، روتا، چیختا امی امی پکارتا ہے، یہ معصوم بہن تسلیاں دیتی ہے، علی بھیا مما ہمیں ہسپتال میں داخل کروا کر روٹی لینے گئی ہے، مما آپ کے لیے جوس لائے گی، دودھ بھی لے کر آئے گی، آپ کے لیے بسکٹ لینے گئی ہے، یہ بہن اپنے بھائی کو تسلیاں دے رہی ہے، اس کو بھی پتہ ہے، امی چلی گئی، ابو چلا گیا، یہ دونوں بھائی بہن زخموں کے مارے رہ گئے۔

اے دل والو! اے اہل نظر، اے اہل بصر، اے قلب وجگر رکھنے والو! اپنی اولاد سے پیار کرنے والو! آؤ سنو اور سوچو! یہ بچہ اپنی پٹیوں کی طرف دیکھ کر کہتا ہے، بہن یہ کیا ہوا ہے؟ مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا یہ کیا ہو گیا ہے؟ بہن کہنے لگی جب ہم سکول جا رہے تھے تو راستے میں طوفان آ گیا تھا، آنکھوں میں مٹی پڑ گئی، آپ کی آنکھیں اس لیے خراب ہو گئی ہیں، پاپا ہمیں ادھر داخل کروا کر گئے ہیں، وہ آنے والے ہیں، پھر پٹی کھلے گی، یہ اپنے بھائی کو تسلیاں دیتی ہے، اچانک درد شروع ہو گئی، یہ بچہ روتا ہے، چیخیں مارتا ہے امی امی پکارتا ہے۔ اے لوگو! اس بچے کی چیخوں نے بڑے بڑے پتھر دلوں کو رلا دیا، اس معصوم کی چیخوں نے بڑے بڑے پتھر دلوں کو رونے پر مجبور کر دیا، ادھر سے ڈاکٹروں نے آ کر چیک کیا، آ کر اس کا بلڈ چیک کرتے ہیں، ٹمپریچر چیک کرتے ہیں، اس بچے کو دوا دینے لگے تو نرس کہنے لگی، یہ دوا تو ہم نے پہلے بھی دو بار دی ہے، مگر اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ دوسرا ڈاکٹر آ گیا، یہ ڈاکٹر آپس میں میٹنگ کر رہے ہیں، ایک کہنے لگا یار یہ بچہ ہے، مزید اس کو پریشان نہ کرو، بچنا تو

اس نے ہے نہیں، اب مزید انجکشن لگا لگا کر اس معصوم کو تکلیف کیوں دیتے ہو؟ اسے تکلیف نہ دو، چند گھڑیوں کا مہمان ہے، اسے آرام سے لیٹا رہنے دو، اگر کوئی دوا دینی ہے تو پین کلر دے دو، اچھا ہے اگر یہ بچ جائے، مگر بچنے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

اس معصوم کی بہن کلثوم اپنے بیڈ پر یہ سب باتیں سن رہی ہے، جب ایک جملہ اس کے کان سے ٹکرایا کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں، اس کلثوم نے اپنا بیڈ چھوڑا اور اپنے بھائی کے پاس آجاتی ہے، اپنے بھائی کے اوپر آ کر گر پڑتی ہے، اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر بوسے دیتی ہے، اس کے ہونٹوں کو چومتی ہے، روتی ہے ساتھ کہتی ہے، علی بھیّا مجھ سے باتیں تو کرلو، اب تو تم جا رہے ہو، علی بھیّا تم بھی مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو، اب میں سکول کس کے ساتھ جایا کروں گی؟ اب میرے ساتھ کون کھیلا کرے گا؟ میں کس کو اپنا سمجھوں گی؟ اب میرا دنیا میں کون ہے؟ جو میرے ساتھ شفقت کرے گا، دنیا میں میرا کون ہے؟ جو میرے ساتھ کھیلا کرے گا؟ اے علی مجھ سے بات تو کرو، یہ علی رو رہا ہے، چیخیں مارتا اور سسکیاں بھر بھر کر روتا ہے۔ اے لوگو! آخر سانس بھی رک رک کر آنا شروع ہو گیا، اس کو سانس نہیں آ رہا اس کی بہن معصوم روتی ہے، اس کو اپنی تکلیفیں بھول گئیں، اپنے زخم بھول گئے، اپنے بھائی سے پیار کی باتیں کر رہی ہے، اس کے ہاتھوں کو چومتے چومتے بچے کے جسم نے حرکت کی اور اس کا آخری سانس بھی نکل گیا، ڈاکٹر دوڑے ہوئے آئے، اس پر کپڑا ڈال دیا، کہنے لگے اس کو بھی لے جاؤ، یہ بھی فوت ہو گیا ہے، اس روتی بہن سے انہوں نے بڑی بے دردی سے اس معصوم کو اٹھایا، یہ معصوم روتی ہے، کہتی ہے اے علی بھیّا تم بھی چھوڑ چلے ہو، علی بھیّا ممّا بھی چلی گئی، ابو بھی چلے گئے اب تم بھی چھوڑ چلے ہو۔ اللہ پاک کا قرآن بولا!

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝﴾

لوگو نہ کوئی معصوم علی کا قصور ہے، نہ معصوم کلثوم کا کوئی قصور ہے، ان معصوموں کا جرم کوئی نہیں، اللہ پاک تو انسانوں کے لیے ان معصوموں کی سسکیوں اور آنسوؤں کو سبق بنانا چاہتے ہیں، عبرت بنانا چاہتے ہیں، تاکہ کوئی ایسا بھی ہو جو ان معصوموں کی طرف دیکھ کر اپنے اللہ

ذوالجلال سے معافیاں مانگ لے۔ وہ رب چاہتا تو تمہارے گھر کی بھی یہ حالت کر سکتا تھا، یہ وقت تمہارے بچوں پر بھی آ سکتا تھا، اللہ ذوالجلال کے لیے یہ تمہارے گھر کے لینٹر کوئی زیادہ مضبوط تو نہیں، تمہارے مکانوں کی چھتیں زیادہ مضبوط تو نہیں، یہ تمہارے در و دیوار زیادہ مضبوط نہیں، اس مالک کے پاس اتنی طاقتیں ہیں، وہ مالک سورہ یٰسین میں اعلان فرما رہا ہے:

﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (یٰس : ۸۲)

مالک کائنات نے فرمایا لوگو میرے پاس اتنی طاقتیں ہیں، اتنی پاوریں ہیں، تمہارا مولا ایسا شاہ زور ہے، وہ مولا ہر کمزوری سے پاک ہے، ایسا شاہ زور ہے، وہ کن کا اشارہ کرتا ہے تو بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں، اللہ پاک فرماتے ہیں، کوئی کام کرنا ہو، کسی کام کا ارادہ فرما لوں تو ہم کن کہہ دیتے ہیں، کن ہو جا تو کام خود بخود ہی ہو جاتا ہے۔ نہ انجینئر بلانے پڑتے ہیں، نہ لیبر بلانے پڑتے ہیں، نہ مستری بلانا پڑتا ہے۔

﴿إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾

اللہ پاک نے فرمایا میں کن کا اشارہ کر دیتا ہوں۔ اے لوگو زمین پر زلزلہ طاری کرنا ہو تو اللہ پاک کو کوئی سپیشل ٹیمیں نہیں منگوانا پڑتیں، اللہ تعالیٰ کن کہتے ہیں تو زمین حرکت کرنے لگ جاتی ہے۔ اللہ پاک کن کہہ دیں تو پہاڑوں سے لاوا اٹھ پڑتا ہے، اللہ پاک کن کہہ دیتا ہے تو پہاڑ حرکت کرنے لگ جاتے ہیں، اللہ پاک کن کہہ دے تو سورج کی روشنیاں ختم کر دیتا ہے، اللہ پاک کن کہہ دے تو چمکنے والے چاند کی چمک ختم ہو جائے، اللہ پاک چاہے تو کن کہہ کر دنیا کا نظام درہم برہم کر دے۔

﴿إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾

ایک بستی کی بربادی کا ذکر کر کے اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ﴾ (ق : ۳٦)

ہم نے ایسی ایسی بستیاں ہلاک کر دیں۔ جو بڑے طاقت ور تھے، جو گرفت کے اعتبار سے

بڑے مضبوط تھے، لیکن مالک کائنات نے فرمایا جب میری پکڑ آئی، جب میں نے ان کو ہلاک کیا تو ان کو کسی طرف دوڑنے کے راستے نہ ملے، کوئی بچاؤ کا راستہ نہ نکلا، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾ (الشعراء: ٨٩)

یہ صرف افسانے نہیں، سٹوریاں نہیں، اللہ پاک نے فرمایا اس میں میں نے قلب سلیم رکھنے والوں کے لیے نصیحتیں رکھی ہیں، بڑے بڑے سبق رکھے ہیں، مگر سبق کون حاصل کرتا ہے؟ جو دل و دماغ کو حاضر رکھ کر میرا پیغام سنتا ہے، میرا کلام سنتا ہے، غافل دل والوں کو کبھی سبق نہیں ملا کرتا، مردہ دلوں کو کبھی سبق نہیں ملتا، مردہ دلوں والے ان چیزوں سے سبق حاصل نہیں کرتے، جن کے دلوں میں ایمان کا نور، ایمان کی روشنی ہے، اللہ پاک نے تو ان کی باتیں کی ہیں، فرعون کی بربادی کا تذکرہ کر کے فرمایا:

﴿فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾

(البقرہ: ٦٦)

ہلاکتیں، زلزلے، بربادیاں سنو اور سوچو! اس سے ہم نے کیا عبرت حاصل کی ہے؟ کیا سبق حاصل کیا ہے؟ کوئی میرا پولیس والا بھائی ناراض نہ ہو، اخبار میں آیا، رمضان شریف تھا، افطاری کا ٹائم تھا اور کھجوروں کی ریڑھی پر رش بہت زیادہ تھا، ساتھ تھانہ تھا، وہاں سے ایک آدمی یونیفارم میں آیا، اس نے آ کر بیس روپے والا کھجوروں کا پیکٹ پکڑا اور چل پڑا، وہ جو گاہک کھڑے تھے، ان میں ایک بڑا پڑھا لکھا آدمی تھا، وہ کہنے لگا اے اللہ کے بندے یہ مزدور آدمی ہے، اس کو پیسے تو دے کر جاؤ، وہ کہنے لگا چلو اپنا کام کرو، تم ماما لگتے ہو؟ اس نے کہا اے ظالم کیا روزہ تم نے حرام سے کھولنا ہے؟ اللہ پاک سے ڈر جاؤ، وہ بڑے غصے سے بیس روپے نکال کر ریڑھی پر رکھ کر کہنے لگا، یہ بیس روپے اٹھاؤ، اس نے کہا یار ریڑھی میری نہیں ہے، ریڑھی تو اس غریب کی ہے، میں نے تو بس تمہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر دلایا ہے، وہ ریڑھی والا کہنے لگا باؤ جی آپ نے ایسے ہی غلطی کر دی ہے، دیکھو وہ کتنے غصے سے بیس روپے رکھ کر گیا ہے؟ کل آ کر انہوں نے مجھ سے سو روپے نکلوا لینا ہے، لوگو پھر کہتے ہو مولا

ہمارا حال دیکھو، عرش سے آواز آتی ہے پہلے اپنے اعمال دیکھو۔

ایک پاکستانی نے کسی عربی سے آلوؤں کا سودا کیا، پاکستانی نے پہلا جہاز آلوؤں کا بڑا ٹاپ کا بھیجا، وہ عربی بڑا خوش ہوا کہ کیا بات ہے؟ پاکستان کے مسلمان تو ایک نمبر کے مسلمان ہیں، لیکن اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ تو جال لگایا ہوا ہے، پھنسانا تو اگلی بار ہے، اس عربی نے اگلے جہاز کے لیے ایڈوانس روپے بھیج دیئے، اب پاکستانی اپنی آئی پہ آ گیا، اس نے پھر شاہین آباد کی پہاڑیوں کے پتھر منگوائے، نیچے بھی آلو رکھے، اوپر بھی آلو رکھے، درمیان میں وہ پتھر رکھ دیئے، پاکستان زندہ باد، وہ بحری جہاز میں آلو لوڈ کرنے لگے تو پلّے دار نے ہاتھ کھڑے کر دیئے، ٹھیکدار کو کہنے لگے ہم سے یہ آلو نہیں اٹھائے جاتے، ہم نے تیس، پینتیس سال پلّہ داری کی ہے، مگر اتنا بھاری آلو کبھی بھی نہیں دیکھا، وہ عربی بھی بڑا حیران ہوا کہ یہ کیا ہوا ہے؟ خیر تو ہے؟ وہ عربی کہنے لگا یار منہ تو کھولو کیا یہ اتنا ہی وزنی آلو آ گیا ہے، انہوں نے دیکھا تو نیچے بھی آلو، اوپر بھی آلو اور درمیان میں پتھر ہی پتھر ہے، کوئی سمجھ آئی؟

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

پھر کہتے ہو زلزلے کیوں آئے؟ پھر کہتے ہو معصوم بچے کیوں ترس رہے ہیں؟ ان بڑی بڑی لاشوں نے جرم کیے ہیں، مگر سزائیں چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی آ پڑی ہیں، مالک کائنات نے فرمایا:

﴿وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾ (شوریٰ: ۳۰)

مالک ارض وسماء نے فرمایا لوگو جو تمہیں مصیبتیں پہنچتی ہیں، جو تمہیں آزمائشیں پہنچتی ہیں، اللہ پاک نے فرمایا یہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے، تمہاری کرتوتوں کی وجہ سے!

﴿فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾

یہ سونامیوں کا آنا، یہ طوفانوں کا آنا، یہ زلزلوں کا آنا:

﴿فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾

یہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ مظفر آباد کے نیلم ہوٹل سے، بالا کوٹ کے ایک ہوٹل میں سے لوگوں کی برہنہ لاشیں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی نکلی ہیں، ایک ٹیم کمرے میں پہچاننے گئی، وہ لڑکے لاہور سے عیاشیاں کرنے کے لیے آئے تھے، جن کی لاشیں پہچانی گئیں، لاہور سے بدمعاشیاں، عیاشیاں کرنے آئے تھے، میرے مولا کو غیرت آ گئی، میرے رب کا غصہ جلال میں آ گیا، اللہ ذوالجلال نے اس زمین کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۝﴾ (شوری: ۳۰)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بہت سی تمہاری خطائیں تو میں ویسے ہی معاف کیے جاتا ہوں، اگر میں ہر غلطی پر نوٹس لوں، ہر جرم پر نوٹس لوں تو تم میں سے کوئی زندہ نہ رہ سکے، میں چاہوں تو دنیا کا نظام معطل کر کے رکھ دوں۔

﴿فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۝﴾

لاہور میں ایک عیاش نے بیٹے کی شادی کی تو کہنے لگا ہم کوئی غریب لوگ نہیں ہیں، ہمارے پاس سرمایہ ہے میرے بیٹے کی شادی پر ڈانس بھی ہوگا تو رقصائیں انڈیا سے آئیں گی، گلوکار انڈیا سے آئیں گے، پاکستان کی تو اس ظالم کو ورائٹی ہی پسند نہیں آئی، پاکستان کے اس کو کنجر بھی پسند نہیں آئے، ہائے اللہ میری توبہ۔ پھر کہتے ہو ہمارے رب ہمارے ملک کا حال دیکھو، رب کہتا ہے پہلے اپنے ملک کے اعمال دیکھو! پہلے اپنے اعمال دیکھو! کون سا ایسا جرم ہے؟ جو اس قوم نے جرأت سے نہیں کیا، کون سا ایسا گناہ ہے؟ جو اس قوم نے جرأت سے نہیں کیا، بے پردگی عام ہے، عیاشی عام ہے، شرابیں فائیوسٹار ہوٹلوں میں عام ہیں، عیاشیاں، بدمعاشیاں عام ہیں، رشوت عام ہے، سود عام ہے، جوا عام ہے، پھر عذاب ہی تو آنے ہیں۔ اللہ پاک کا قرآن بھی تو کہتا ہے:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا۝﴾

(طٰه: ۱۲۴-۱۲۵)

اللہ پاک نے فرمایا جنہوں نے ہمارے ذکر سے منہ موڑا، جنہوں نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا۔ اے مٹی کے انسان کس بات پر فخر کرتے ہو؟ نہ تم نے اس دنیا پر ہمیشہ کے لیے رہنا ہے، نہ تمہیں موت نے رہنے دینا ہے، کسی اللہ والے نے کیا خوب کہا ہے؟

وڈے وڈے راجیاں نوں موت نے نہ چھوڑیا
جندے اتے دل آیا اوہو پھل توڑیا
ہرے بھرے باغ وی کئی ہو گئے ویران اوئے
بندیا جہان اتے کریں نہ گمان اوئے
سدا نہیں او رہنا ایتھے کسے انسان اوئے
بندیا جہان اتے کریں نہ گمان اوئے
اجڑیاں حویلیاں تے بجیاں نے گلیاں
مالکاں نے کدے دیاں قبراں نے ملیاں
توں وی اوتھے ہونا کسی دن مہمان اوئے
بندیا جہان اتے کریں نہ گمان اوئے

کئی علاقے ایسے تھے، جہاں آرمی بھی بے بس ہو گئی، انہوں نے سارے گاؤں کے آس پاس تار لگا دی، انہوں نے کہا ان کا یہی قبرستان ہے، ان کو نکال نکال کر ہم آخر کتنی قبریں بنائیں گے؟ انہوں نے پورے گاؤں کے گرد تار لگا کر اس کا نام ہی قبرستان رکھ دیا، ان کے گھر ہی ان کے لیے قبرستان بن گئے۔ حضرات اللہ پاک نے عبرت کی کتاب کھولی ہے، آؤ اس اللہ ذوالجلال سے ڈر جاؤ، اس کی پکڑ سے، اس کے قہر وغضب سے ڈر جاؤ، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے قہر وغضب سے بچائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



موت کے سائے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍo وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِo فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِo﴾ (الرحمن: ٢٦-٢٨)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَo﴾ (الجمعه: ٨)

((وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ))

منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
اور دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے

سامعین محترم! واجب الاحترام بزرگو، بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! معززات، مکرمات میری پردہ نشین اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! پتوکی شہر اور دوسرے مختلف علاقوں سے محبت وعقیدت لے کر آنے والو! دلی دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اور آپ سب کی جمعۃ المبارک کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! فریضۂ جمعۃ المبارک ادا کرنا مالک کائنات ہماری بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین! حمد وثناء، کبریائی، بڑائی، یکتائی، تنہائی اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات مقدس کے لیے ہے جس نے ہمیں زندگی میں پاک مہینہ رمضان المبارک نصیب فرمایا ہے۔

بے شمار درود وسلام ان گنت، لاتعداد، بے حد وحساب صلوٰۃ وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرّات سے زیادہ، آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام سرور کائنات، رحمت للعالمین، سیّد الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔ آج 2001ء کے رمضان المبارک کا تیسرا جمعۃ المبارک عرض کر رہا ہوں، اللہ ان گھڑیوں کو ہمارے لیے باعث سعادت بنا دے آمین! اے مولا کریم جب ہم جمعہ پڑھ کر یہاں سے فارغ ہو کر جائیں، تو اے اللہ ہمارے جانے سے پہلے پہلے ہمارے گناہوں کے نامۂ اعمال کو صاف کر کے ہمارے لیے معافی کا اعلان کر دے، اللہ جب تیری بارگاہ سے جمعہ پڑھ کر جائیں تو تیری رحمت سے معافی کا تحفہ اور انعام لے کر جائیں، اشتہارات کے مطابق آج میں نے گفتگو کرنی ہے، ایک ایسے مسئلہ پر کہ جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

آج اس پیام کا میں نے تذکرہ کرنا ہے کہ وہ پیام اور پیغام جس گھر میں آ جائے تو خوشیاں مٹ جاتی ہیں، وہ مسئلہ موت ہر ذی روح کی زندگی کا خاتمہ اور اینڈ ہوتا ہے، دوستو! موت اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی چیز بنائی ہے، جو ہر جان کے لیے ہے، ہر امیر کے لیے ہے، ہر غریب کے لیے ہے، اگر دولت اور پیسے سے زندگی خریدی جا سکتی، موت کو چند لمحات کے لیے مؤخر کیا جا سکتا تو پیسے والے کبھی نہ مرتے، یہ مسئلہ موت ایک ایسا مسئلہ ہے، یہ فنا کا مسئلہ وہ مسئلہ ہے، ایک وقت آئے گا، یہ بڑے بڑے پہاڑ بھی نظر نہیں آئیں گے، سمندر کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی ہوا میں اڑتا ہوا نظر آئے گا، ہوائیں ایک وقت آئے گا کہ یہ چلتی چلتی رک جائیں گی، آسمان کا نظام ختم اور ستارے جھڑ جائیں گے، ہر چیز کی اخیر اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے، آخر دنیا میں کیا رہے گا؟ اللہ پاک نے فرمایا تیرے رب کا عظمت والا، جلال والا چہرہ رہے گا، باقی سب کے لیے موت ہے، ایک اللہ کے لیے موت نہیں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا

جب یہ بات مسلم ہے کہ دنیا مسافر خانہ ہے اور ہم اس کے مسافر ہیں، کوئی مسافر پانچ منٹ کے لیے مسافر خانے میں بیٹھ گیا، کوئی دس منٹ کے لیے اپنی گاڑی کے انتظار میں بیٹھتا

ہے، کسی کو آدھا گھنٹہ اور کسی کو ایک گھنٹہ بھی اپنی گاڑی کا انتظار کرنا پڑتا ہے، ہم سب دنیا کے مسافر خانے میں مسافر ہیں، بس موت کی گاڑی آنے والی ہے، اس کا انتظار ہو رہا ہے، کسی کی آج ہے تو کسی کی کل ہے، کوئی دو دن کے بعد چلا جائے گا اور کوئی اور دو دن کے بعد چلا جائے گا، آخر اس مسافر خانے میں کسی نے بھی بیٹھے نہیں رہنا، اگر ہمیشہ رہنے کے لیے آتا تو میرا پیارا محبوب علیہ السلام آتا، آپ کو یاد نہیں جام موت سرکار علیہ السلام نے نوش فرمایا ہے، پیارے علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں، آنسوؤں کے بادل برس رہے ہیں، اور پیارے علی رضی اللہ عنہ رو کر عرض کر رہے تھے:

((لَوْلَا اَمَرْتَنَا بِاالصَّبْرِ .))

اے اللہ کے پیارے محبوب اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا، جزع فزع سے روکا نہ ہوتا، بے صبری سے روکا نہ ہوتا تو پیارے آج آپ کی جدائی کے غم میں علی رضی اللہ عنہ رو رو کر ندیاں بہا دیتا، مگر لوگو کسی کا رونا جانے والے کو واپس نہیں لٹا سکتا، آیئے اللہ تعالیٰ کا قرآن سنیے! رب ذوالجلال نے فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾

اللہ پاک نے فرمایا لوگو ہر ذی روح کے لیے ہم نے موت کا اٹل فیصلہ کر دیا ہے، اس دنیا کے مسافر خانے میں کسی نے ہمیشہ کے لیے نہیں بیٹھے رہنا، کسی کا نمبر آج اور کسی کا کل آنے والا ہے، اے دنیا کے مسافر خانے کے مسافرو یہ فوت کی گاڑی آنے والی ہے، اپنی اپنی باری پر سب نے اس پر سوار ہو کر دنیا سے چلے جانا ہے۔ اللہ اللہ! خالق کائنات نے فرمایا: ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہی چکھنا ہے، چاہے کوئی امیر ہو، چاہے کوئی غریب ہو، چاہے کوئی گورے رنگ والا ہے، چاہے کوئی کالے رنگ والا ہے، کوئی دنیا پر ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا، کوئی دنیا پر ہمیشہ کے لیے ڈیرے لگانے نہیں آیا، جو بھی دنیا میں آیا ہے، وہ جانے کے لیے ہی آیا ہے، اللہ پاک نے دنیا بنائی یہ چلو چلی کا سماں ہے۔ اللہ اللہ! کسی صاحب دل نے کہا تھا:

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے اس دنیا کے میخانے میں
ساقی کی نوازش جاری ہے یہ مہمان بدلتے رہتے ہیں

اللہ اللہ! کوئی آ رہا ہے، کوئی جا رہا ہے، کوئی پیدا ہو رہا ہے، کوئی جوانی کی منزلوں پر قدم رکھ رہا ہے، کوئی بڑھاپے میں پہنچ گیا ہے اور کوئی قبرستان کا سفر کر رہا ہے، اللہ ذوالجلال کا نظام ہے، اس میں میرے بھائیو میرا اور تمہارا کوئی دخل نہیں ہے، جس وقت موت کی گھڑیاں آ جاتی ہیں، موت کے لمحات آ جاتے ہیں، اللہ پاک کی قسم ہے دولتوں والوں کی دولتیں موت کے سیلاب کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتیں، جب موت کا سیلاب آ جاتا ہے، جس وقت موت کا پیغام آ جاتا ہے، تو کوئی دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس موت کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتی، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، بڑے بڑے ڈاکٹر آئے جن کے ہاتھوں سے اللہ نے کئی مریضوں کو شفائیں دیں، جن کی گولیاں، جن کے انجکشن، جن کی ڈرپیں اور جن کے علاج معالجے سے اور جن ڈاکٹروں اور حکیموں کے نسخوں سے اللہ پاک نے بڑے بڑے پرانے مریضوں کو شفائیں عطا کی ہیں، ان ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں مائیں دم توڑ گئیں، ان کے ہاتھوں میں باپ جدائیاں دے گئے، ان ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں ان کے اپنے بیٹے جدائیاں دے گئے، اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہیں: اے دنیا کے حکیمو! طبیبو! ڈاکٹرو! تمہارے ہاتھوں سے میں اپنے بندوں کا علاج تو کروا لیتا ہوں، لیکن موت والا فیصلہ تو میرا حقیقی فیصلہ ہے، اس کے سامنے کسی کا نسخہ کامیاب نہیں، کسی حکیم وطبیب کی دوائیں نہیں چلتیں، خالق کائنات نے فرمایا:

﴿فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾

(الاعراف: ۳٤)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا جب موت کا وقت آ گیا، موت کی گھڑیاں آ گئیں، اللہ پاک فرماتے ہیں، اس میں پھر دیر کوئی نہیں، اس میں آگے پیچھے والا کوئی معاملہ نہیں، موت نہ لمحہ پہلے آئے گی، نہ لمحہ بعد میں آئے گی، یہ ٹائم مقرر کیا تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، کئی بار اس طرح

ہوتا ہے، اسّی نوّے سال کا بزرگ یہ ابھی چارپائی پر لیٹا موت کا انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ بس آج عزرائیل علیہ السلام آ جائے گا یا کل آ جائے گا، مگر اس بزرگ کے انتظار کرتے کرتے عزرائیل علیہ السلام کی راہ تکتے تکتے اس کا تیس سالہ نوجوان رب کو پیارا ہو جاتا ہے، یہ بابا چارپائی پر تڑپتا اور چیخیں مارتا رہ جاتا ہے، کہتا ہے میرے پیارے بیٹے نمبر تو میرا تھا، چلے تم گئے ہو، میرے پیارے باری تو میری تھی، چلے تم گئے ہو، آسمانوں سے آواز آتی ہے، اے بندے باری تو نے نہیں لگائی، باری تو بلانے والے نے لگائی ہے، وہ بلانے پر آ جائے تو جوانی میں بلا لیتا ہے، اللہ تعالیٰ بلانے پر آ جائے تو بڑھاپے میں بلا لیتا ہے، اللہ تعالیٰ بلانے پر آ جائے تو بچپن میں بلا لیتا ہے۔ اللہ اللہ

آؤ بھائیو توجہ فرماؤ! اللہ پاک نے موت ایک ایسی چیز بنائی ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ﴾

اے لوگو! جس موت سے بھاگے پھرتے ہو، جس موت سے ڈرتے پھرتے ہو، جس موت سے دوڑتے پھرتے ہو، خالق کائنات نے فرمایا: یہ موت تمہیں مل کر رہے گی، یہ موت تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گی، کہاں بھاگ کر جاؤ گے؟ کون سے محلات میں جا کر چھپ جاؤ گے؟ کونسی بند کوٹھیوں میں پناہ لو گے؟ تم جہاں بھی ہو گے، موت تمہارے پیچھے وہاں تک پہنچ جائے گی، یہ موت کا فیصلہ جو خالق کائنات کا اپنا فیصلہ ہے اللہ اللہ! اسی لیے ایک اللہ والا کہتا ہے، اے لوگو غور فرماؤ!

آدم علیہ السلام تھیں لا اج تک تائیں اے جنی خلقت ہوئی
سب گھاٹی جان کندن دی لنگے پاسے گیا نہ کوئی

اور موت کیا چیز ہے؟ ذرا توجہ فرماؤ! اللہ اللہ! یہ موت کہہ رہی ہے:

میرا کہندی ہے نام موت
میں جس گھر قدم ٹکاواں
دکھ درداں دی بارش پاواں

تے سب خوشیاں خاک ملاواں
تے پل وچ مان تروڑاں سب دے

میرے بھائیو! یہ موت کہہ رہی ہے، یہ تم پر بھی آنے والی ہے، یہ مجھ پر بھی آنے والی ہے، نمبر رب نے لگا دیئے ہیں، یہ ٹائم اور گھڑیاں اللہ پاک نے سیٹ کی ہیں، جس کا جب وقت ہو جائے، جس حال میں بھی ہو جائے، وہ بندہ جہاں بھی ہو گا، یہ موت والا پیغام وہاں تک ہی پہنچ جائے گا۔ اللہ اللہ! موت کہتی ہے:

پل وچ مان تروڑاں سب دے
تے میں ترس ذرا نہ کھاواں
تے طاقت کس دی ہے موڑے مینوں
میں تے عمر وچھوڑے پاواں

جس کو ایک بار میں لے جاتی ہوں تو دوبارہ اس سے ملاقات کے چانس ہی ختم ہو جاتے ہیں، خواب میں اللہ تعالیٰ ملاقات کروا دے تو یہ تو اس کی مرضی ہے، مگر موت کہتی ہے، جس کو ایک بار میں گھر سے نکال کر لے جاؤں، تو اس کے ساتھ دوبارہ ملاقات کے چانس ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اللہ اللہ! موت کہتی ہے:

طاقت کس دی ہے موڑے مینوں میں تے عمر وچھوڑے پاواں
تے ترلے کر کر ہے دنیا تھکی پر پائی کسے نہ رہائی

بیٹا دم توڑ رہا ہے، ماں واسطے دے رہی ہے، ماں کہتی ہے، میرا زیور بھی بک جائے، وہ خرچ میرے بیٹے کے علاج معالجہ پر لگ جائے، کہتی ہے اے اللہ میرا لال بچ جائے۔ میرا بیٹا بچ جائے، باپ اپنے گھر کا سارا سامان بیچ دیتا ہے کہ میرے بیٹے کی جان بچ جائے، ماں اپنے گھر کا سارا زیور بیچ دیتی ہے کہ میرا بیٹا بچ جائے، بہنیں اپنا سب کچھ بیچنے تک جاتی ہیں کہ بھائی بچ جائے، اے لوگو! ساری دنیا واسطے دے دے کر تھک جاتی ہے، لیکن کوئی طاقت موت کے سامنے رکاوٹ نہ بن سکی۔

ترلے کر کر ہے دنیا تھکی پر پائی کسے نہ رہائی
تے بیٹھے کول حکیم وی رہندے پر اثر نہ کردی دوائی
او لوگو خوف خیال کسے نہ میرا

یہ موت کہتی ہے، یہ کسی اللہ والے نے موت کا تصور پیش کیا ہے، یہ تخیل پیش کیا ہے، اللہ والا کہتا ہے:

خوف خیال کسے نہ میرا میں تے اچن چھیتی آواں

ماں نے صبح کو بیٹے کو نہلایا، ماں نے بیٹے کا بستہ تیار کیا، بہنوں نے بھائی کے شوز تیار کیے، بہنوں نے بھائی کا ناشتہ تیار کیا۔ اے لوگو! گھر سے تو سج دھج کر اور تیاریاں کر کے گیا ہے، یہ بچہ پڑھنے کے لیے جا رہا ہے، یہ بچہ دوکان کھولنے کے لیے جا رہا ہے، اچانک ایسا ہوتا ہے راستے میں کوئی معاملہ بن جاتا ہے، راستے میں ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، پانچ دس پندرہ منٹ کے اندر اندر وہ بیٹا جس کو ماں نے نہلا دھلا کر بھیجا ہے، اس بیٹے کی لاش ماں کے سامنے آ جاتی ہے، اس لیے اللہ والا کہتا ہے:

خوف خیال کسے نہ میرا

پھر ماں پتہ ہے کیا کہتی ہے؟ ماں کہتی ہے صدقے جاؤں، بیٹا اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی باہر نہ بھیجتی، بہنیں کہتی ہیں اگر ہمیں پتہ چل جاتا تو ہم اپنے بھائی کو کبھی باہر نہ جانے دیتیں، مگر کون روکنے والا ہے؟

خوف خیال کسے نہ میرا میں تے اچھن چھتی آواں
تے ریشم وچ ہائے لپیٹیاں شکلاں تے مٹی ہیٹ چھپاواں

میرے بھائیو! یہ موت کا اثر ہے، یہ موت کے سائے جن گھروں پر چھائے تو ان گھروں میں لوگو خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں، ان کے گھروں کی رونقیں اور بہاریں ختم ہو گئیں، اللہ اللہ! ذرا توجہ فرماؤ! میرے بھائیو! موت کو یاد رکھا کرو، یہ آنے والی ہے، آج آ جائے، کل آ جائے، اس نے ہر صورت میں آ کر رہنا ہے، جب اس نے آنا ہے تو پھر خالی نہیں جانا ہے، اس نے

خالی نہیں جانا۔ میرے بھائیو! اس کو بھیجنے والا عرش والا رب جو ہے، اس کو بھیجنے والا عرش والا رحیم وکریم مولا ہے، اس نے کبھی بھی اللہ پاک کے حکموں کی نافرمانیاں نہیں کیں۔ آؤ ذرا توجہ فرماؤ! آؤ ذرا غور فرماؤ! اللہ پاک نے یہ موت چیز کیسی بنائی ہے؟ یہ ماؤں سے بچے چھین کر لے جاتی ہے، بچیوں سے مائیں چھین کر لے جاتی ہے، بیٹے بیٹیاں روتے اور چیخیں مارتے رہ جاتے ہیں، یہ موت ماں باپ کو چھین کر لے جاتی ہے، ماں بیچاری سسکیاں بھرتی رہ جاتی ہے، کیا تمہیں یاد نہیں؟ ایک دن میرے اور تیرے آقا جناب محمد ﷺ نے اپنے آخری بیٹے ابراہیم کو گود میں ڈالا ہوا ہے، میرے آقا علیہ السلام پیار کر رہے ہیں، محبتیں کر رہے ہیں، کبھی ابراہیم کے ہونٹوں کو چومتے ہیں، کبھی ابراہیم کے رخساروں کو بوسہ دے رہے ہیں، کبھی بیٹے ابراہیم کی پیشانی چوم رہے ہیں، صدقے جاؤں، قربان جاؤں، یہ اللہ پاک نے ماں باپ کے دل میں اولاد کے لیے محبتیں رکھی ہیں، اللہ پاک نے ماں باپ کے دل میں اولاد کے لیے پیار رکھا ہے، ماں باپ اپنے سکون کے لیے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنا بچوں کے لیے ماں باپ سکون تلاش کرتے ہیں، ماں باپ کو اپنی بھوک کی فکر نہیں رہتی مگر اپنے بیٹا بیٹی کی بھوک اور پیاس کو برداشت نہیں کر سکتے، اللہ اللہ!

لوگو اپنی تکلیف کی فکر نہیں کرتے لیکن بیٹے بیٹی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے، اللہ پاک نے ماں باپ کا دل اتنا نرم بنایا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام نے گود میں ابراہیم کو ڈالا ہوا ہے، آقا پیار کرتے جا رہے ہیں، چہرہ چومتے جا رہے ہیں، محبت کرتے جا رہے ہیں، ادھر سے دیکھتے دیکھتے بیٹے کی روح پرواز ہوگئی، میرے آقا علیہ السلام کی گود میں آخری بیٹا ابراہیم بھی دم توڑ گیا ہے، میرے آقا علیہ السلام دیکھتے ہی رہ گئے۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ آقا علیہ السلام نے دیکھا کہ بیٹا تو جدا ہو گیا ہے، آقا علیہ السلام نے دیکھا بیٹے کی روح تو پرواز ہو گئی ہے، میرے آقا علیہ السلام رونا شروع کر دیتے ہیں، آنکھیں برسنا شروع ہو جاتی ہیں، آنکھوں میں سے موتیوں سے بھی زیادہ قیمتی آنسو گرنا شروع ہو جاتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی نظریں پڑ گئیں، کسی نے آ کر عرض کیا پیارے آپ ﷺ کیوں رو رہے ہو؟ آقا آپ تو ہمیں چپ کروایا

کرتے ہیں، آقا آپ تو رونے والوں کو تسلیاں دینے والے ہیں، آقا علیہ السلام آپ رونے والوں کے آنسو صاف کرتے ہیں، آقا علیہ السلام آپ تو رونے والوں کو سینے سے لگا کر چپ کرواتے ہیں۔ سوہنیا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو رہے ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین یہ تو رحمت کے آنسو ہیں، یہ تو کسی آدمی کے بس کی ہی بات نہیں رہتی ہے، یہ جدائیاں اللہ نے چیز ہی ایسی بنائی ہے، یہ آنسو تو رحمت کے آنسو ہیں، اللہ پاک نے تو زبان سے رونے سے منع کیا ہے، آنکھوں سے رونے سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا۔ اللہ اللہ! اور آقا علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

((اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزُنُ .))

میرے آقا علیہ السلام روئے جا رہے ہیں، آنسو بہا رہے ہیں، آقا علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو ہیں اور سرکار علیہ السلام فرماتے ہیں، دل بڑا غمگین ہے، صدمہ تو بہت بڑا بیٹے کی جدائی کا پہنچا ہے، مگر میں اپنی زبان سے کوئی ایسی بات کرنے کے لیے تیار نہیں جو بات میرے اللہ کو ناراض کر دے، میں تو وہی بات کہوں گا جو بات میرے اللہ کو راضی کر دے، وہ کون سی بات ہے؟ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ اے لوگو! جب کسی باپ کے سامنے بیٹے کی روح پرواز ہوتی ہے، کسی ماں کے سامنے جب اس کا لال فوت ہو جاتا ہے اور وہ کہتے ہیں: ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ یہ ماں اپنے بیٹے کی لاش دیکھ کر صبر کرتی ہے، باپ اپنے بیٹے کی میّت پر صبر کے آنسو بہا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کا گلہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کا شکوہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ملک الموت ذرا یہاں آؤ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب تو نے میرے بندے کے دل کا پھول توڑا تو اس نے کیا کہا تھا؟ کہیں میرے بندے نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ اے اللہ ایک تو تیری نمازیں پڑھتے ہیں، ساتھ اللہ تیرے روزے بھی رکھتے ہیں، رات کو قرآن بھی سنتے ہیں، اے اللہ پھر بھی ہمارے گھر کی خوشیاں تباہ کر دی ہیں، پھر بھی اللہ ہمارے گھروں میں دکھ اور درد کی بارشیں برسا دی ہیں، عزرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں: نہیں نہیں! اللہ اس نے تیرا گلہ نہیں کیا، تیرا شکوہ نہیں کیا، اس نے تو ایک ہی بات کہی ہے:

﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ o﴾

ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مال ہے، ایک وقت آنے والا ہے ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہی چلے جانا ہے، میرے بھائیو ذرا غور تو کرو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک پیارا سا محل تیار کر دو۔ جس آدمی نے میرا گلہ نہیں کیا، جس آدمی نے میرا شکوہ نہیں کیا، میرے موت والے فیصلے پر صبر کیا ہے، میرے موت والے فیصلے پر صبر کر گئی ہے، جاؤ ان کے لیے جنت میں اعلیٰ بنگلہ تیار کر دو، صدقے جاؤں، قربان جاؤں۔ آؤ ذرا توجہ فرماؤ! میرے بھائیو! موت اللہ پاک نے کیسی چیز بنائی ہے؟ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَ مَا جَعَلۡنَا لِبَشَرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ الۡخُلۡدَ﴾ (الانبیاء: ٣٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوہنیا میں نے جتنی بھی مخلوق آپ سے پہلے پیدا فرمائی میں نے کسی کے لیے دنیا کو ہمیشہ کا گھر نہیں بنایا۔ جب مکہ کے کافروں نے یہ بات کہی کہ جب محمد ﷺ پر موت آئے تو ہماری جان چھوٹ جائے گی، یہ ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا: سوہنیا اگر آپ نے موت کا پیالہ پینا ہے تو ان ظالموں نے بھی کون سا ہمیشہ کے لیے بیٹھے رہنا ہے؟ آخر موت نے ان کی طرف بھی تو آنا ہے لوگو جس طرح مومن اور غیر مومن، نیک اور بد کی زندگی ایک جیسی نہیں، اسی طرح مومن اور غیر مومن، نیک اور بد کی موت بھی ایک جیسی نہیں، جو آدمی بے دین ہے، جو آدمی فاسق، فاجر اور رب کا باغی ہے، جو آدمی اللہ کا نمک حرام ہے، اس کے لیے موت ورنٹ گرفتاری اور جو اللہ والا مومن آدمی ہے، نمازیں پڑھنے والا، روزے رکھنے والا، خلق خدا کو فائدہ پہنچانے والا، اللہ پاک کے قرآن سے پیار کرنے والا، اپنے مال میں سے زکوۃ دینے والا، جو آدمی حلال کی روزی کما کر کھانے والا سچ بولنے والا اور جس نے رب سے پیار ڈالا ہوا ہے، اس کے لیے موت ورنٹ گرفتاری نہیں، اس کے لیے موت اللہ پاک کی طرف سے ایک تحفہ ہے، معلوم ہوا کہ موت اللہ کے انبیاء علیہم السلام کے لیے تحفہ، اولیاء کے لیے تحفہ، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے لیے موت تحفہ ہے۔ اے لوگو! فوت ہونا،

موت کا آنا یہ انسان کی توہین نہیں، کسی اللہ والے کی گستاخی اور توہین نہیں کہ لیجئے جناب فلاں مر گیا ہے، یارو! میرا تیرا مرنا کوئی ایک جیسا ہے؟ انبیاء، اولیاء، اللہ کے پیاروں کا اس دنیا سے جانا کوئی ایک جیسا ہے؟ نہ نہ دوستو! ذرا غور کرو! جب بے دین آدمی مرتا ہے وہ تو جاتے ہی قبر کے شکنجے میں پھنس گیا، جب اللہ کا پیارا دنیا سے جاتا ہے، اس کو تو فرشتے سلام کرتے ہیں، اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

اے لوگو! اس کے لیے اللہ پاک کا دیدار آسان ہو جاتا ہے، کسی اللہ والے نے کہا تھا کہ بندے جب تم دنیا پر آئے تھے، تو اس وقت حالت یہ تھی کہ تم ماں کی گود میں رو رہے تھے اور تمہارے گھر میں خوشیاں تھیں، کیوں جی بات اس طرح ہے کہ نہیں؟ اس وقت حالت یہ تھی کہ تم ماں کی گود میں رو رہے تھے اور تمہارے گھر میں خوشیاں تھیں، بچہ رو رہا ہوتا ہے، ہمسایوں کو پتہ چل جاتا ہے، کہ ماشاء اللہ ہمارے ہمسائے کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے، تم رو رہے تھے اور گھر والے خوشیاں منا رہے تھے، تم رو رہے تھے اور گھر میں خوشی کا سماں تھا، لوگ آ کر تمہاری ماں کو مبارکیں دے رہے ہوتے ہیں، تمہارے باپ کے دوست یار مبارکیں دے رہے ہوتے ہیں، تمہاری بہنوں کو مبارکیں مل رہی ہوتی ہیں، کہ اللہ پاک نے تمہیں بھائی عطا کیا ہے، اللہ اس کو لمبی زندگی دے، اللہ اس کو نیک کرے، اللہ نے یہ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اے بندے جب تم دنیا پر آئے تھے تو تم رو رہے تھے اور تمہارے گھر والے خوشیاں منا رہے تھے، اللہ والا کہتا ہے جب تم دنیا سے جاؤ تو ایسی زندگی گزار کر جانا، ایسی پیاری زندگی بسر کر کے جاؤ کہ جب تم دنیا سے جاؤ، تمہارا جنازہ اٹھے تو تم مسکرا رہے ہو تم خوش ہو رہے ہو، تمہارے گھر والے تمہاری جدائی میں رو رہے ہوں۔ اللہ اللہ! یہ دیکھ لو میرے بھائیو! جب کوئی پیارا جاتا ہے تو پھر کتنے ہی لوگ جدائی کے مارے ہوئے کہتے ہیں:

وہ بچھڑا اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

کئی آدمی ہوتے ہی اتنے پیارے ہیں، وہ جب گھر سے چلے جائیں تو گھر کی رونقیں

ہی ختم ہو جاتی ہیں، شہر کی رونقیں ہی ختم ہو جاتی ہیں، مساجد کی رونق میں فرق پڑ جاتا ہے، کچھ لوگ ہوتے ہی اتنے پیارے ہیں، جن کے جانے کے بعد آنکھیں روتی ہیں، اے لوگو سن لو! جب نیک آدمی فوت ہوتا ہے، جب اللہ والا فوت ہوتا ہے، تو میرا ایمان کہتا ہے تب زمین بھی روتی ہے آسمان بھی روتا ہے، ایک قوم دنیا پر ایسی آئی جن کو اللہ تعالیٰ نے عذاب میں برباد کیا، اللہ پھر کیا ہوا؟ غور کرو! اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ﴾ (الدخان : ۲۹)

اللہ پاک نے فرمایا وہ لوگ ایسی گندی موت مرے، ایسا دنیا سے ذلیل ہو کر گئے کہ ان کے جانے پر نہ میری زمین کو رونا آیا اور نہ میرے آسمان کو رونا آیا۔ اللہ اللہ! نہ زمین کو رونا آیا، نہ آسمان کو رونا آیا، لیکن میرے بھائیو! میں نے ایسی ہستیاں بھی دنیا سے جاتے ہوئے دیکھیں ہیں جن کی موت دنیا کے ایک کنارے پر ہو رہی ہے، اللہ والے مشرق میں، مغرب میں، شمال میں، جنوب میں ہزاروں میلوں پر آدمی آنسو بہا بہا کر رو رہے ہیں۔ اللہ اکبر کبیرا

ایک اللہ کا ولی دنیا پر آیا تھا، جس کا نام حبیب الرحمٰن یزدانی رحمۃ اللہ علیہ تھا، ایک اللہ کا پیارا دنیا پر آیا تھا، اس کا نام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ تھا، یہ سالوں، صدیوں کی بات نہیں بلکہ کل کی بات ہے۔ اے لوگو! میں نے بڑی دور تک دنیا کو تڑپتے ہوئے دیکھا، بڑی دور تک دنیا سسکیاں بھرتی ہوئی دیکھی، بڑی دور تک دنیا کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑیاں برستی دیکھیں۔ آدمی دنیا پر کوئی کردار پیش کر کے جائے، اللہ کی قسم ہے پھر ہزاروں آنکھیں روتی ہیں۔ اللہ اللہ! اور کئی ایسے ظالم دنیا سے جاتے ہیں کہ جن کے جانے سے محلے کے لوگ مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں اور شکرانے کے نفل پڑھتے ہیں۔ کیوں؟ نہ اس سے ہمسایہ خوشی میں تھا، نہ اس سے رشتہ دار خوش تھے، ہر آدمی اس کی زبان سے تنگ تھا، ہر آدمی اس کے ہاتھ سے تنگ تھا، نہ نہ یہ اللہ والا کہتا ہے، جب تم دنیا سے جاؤ تو تم خوش ہو رہے ہو اور گھر والے تمہاری جدائی میں رو رہے ہوں، تمہیں کس بات کی خوشیاں ہیں؟ کہ آج میری میرے اللہ سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں، آج میری میرے رب سے ملاقاتیں ہونی ہیں اور آسمانوں سے

اعلان ہو جائے:

﴿يَاۤ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُo ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةًo فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْo وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْo﴾ (الفجر: ۲۷-۳۰)

اللہ والے اعلان ہو جائے کہ اے میرے نیک بندے تو نے دنیا پر میری مخلوق سے پیار کیا، میری دکھی مخلوق کو سینے سے لگایا، میرے روتے ہوئے بندوں کے آنسو صاف کرتے رہے ہو، میرے بندے تم آدھی آدھی رات کو اٹھ کر میرے سامنے سجدے کرتے رہے ہو، گریہ زاریاں کرتے رہے ہو۔ میرے بندے تم تو دنیا پر میرے مہمان رمضان کی قدر کرتے رہے ہو، تم میرے قرآن سے پیار کرتے رہے ہو، دنیا پر تم نے ہماری نہ موڑیں، آج ہم نے تمہاری نہیں موڑنی ہیں، جس طرح دنیا پر تم ہماری مانتے رہے، آج ہم نے تمہاری ماننی ہیں، پہلے تم نے ہمیں راضی کیا، آج ہم نے تمہیں راضی کر دینا ہے، آواز آتی ہے:

﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْo وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْo﴾

اللہ پاک کی طرف سے اعلان ہو جائے کہ میرے نیک بندوں کا ساتھی بن جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ، لوگو! ایسی زندگی دنیا سے گزار کر جاؤ کہ تمہارے دنیا سے جانے سے لوگ تڑپ جائیں، تمہارے جانے پر آنکھیں اشک بار ہو جائیں، تمہارا کردار یاد کر کر کے دنیا روئے، تمہاری باتیں یاد کر کر کے دنیا تمہارے تذکرے کیا کرے، ایسی موت نہ مرو کہ تمہارے جانے کے بعد شکرانے کے نفل ادا کیے جائیں، توجہ فرماؤ! میں عرض کر رہا تھا: یہ موت ہر گھر کا مہمان بننے والی ہے، کیوں جی اس نے بننا ہے کہ نہیں؟ کوئی ایسا آدمی ہے جو کہے اس نے آج تک ہمارے گھر میں داخل ہو کر نہیں دیکھا۔ کوئی ایسا آدمی ہے جو کہے کہ مجھے موت نے رلایا نہیں، تڑپایا نہیں، کوئی ایسا آدمی ہے جو کہے کہ اس نے میرے جگر کو ہاتھ نہیں ڈالا، کوئی ایسا آدمی ہے جو کہہ سکے کہ موت نے میرے جگر کے ٹکڑے نہیں کیے، تمہیں پتہ نہیں جب بچوں کے سامنے ابو کا جنازہ اٹھتا ہے تو پھر کیا حال ہوتا ہے؟ تمہیں پتہ نہیں جب بیٹوں کے سامنے ماں کا جنازہ اٹھتا ہے تو بچوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ بیٹیوں کا کیا حال

ہوتا ہے؟اللہ اکبر کبیرا

یہ بیٹے بیٹیاں اپنی ماں کی میت کی چارپائی کے پاؤ کو پکڑ لیتے ہیں، بیٹیاں کہتی ہیں بھائیو ٹھہر جاؤ! ابھی تو جی بھر کر ماں کی زیارتیں بھی نہیں کیں، ابھی تک تو ابو جان کا دیدار بھی نہیں کر سکے، میرے بھائیو! جب جوان بھائی کا جنازہ اٹھتا ہے تو یہ بہنیں روتی ہیں، چیخیں مارتی ہیں، اپنے بھائی کی چارپائی کو سر مارتی ہیں، ان کی کیفیتیں بڑی عجیب بن جاتی ہیں، اے بھائیو! موت نے تو بڑے بڑے گھروں میں آ کر تہلکے مچا دیئے ہیں، اس موت نے آ کر تو بڑے بڑوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، اس لیے موت کی تیاری میں رہا کرو، یہ دیکھو نہ! جب جنازہ اٹھنے کا وقت آیا تو یہ ساری بیٹیاں باپ کی چارپائی کو چمٹی ہوئی ہیں، یہ بیٹے باپ کی چارپائی کو چمٹے ہوئے ہیں، بہنیں بھائی کی چارپائی کو چمٹی ہوئی ہیں، یہ کہتے ہیں لوگو ٹھہر جاؤ! ٹھہر جاؤ! دو چار باتیں تو بھائی سے کر لینے دو، جاتے ہوئے ابو کا دیدار تو کر لینے دو، جاتے ہوئے امی جان کا دیدار تو کر لینے دو۔ میرے بھائیو! دیکھ لو رونے والوں کا رونا موت سے ان کو نہ چھڑا سکا، سسکیاں بھرنے والوں کی سسکیاں جانے والے کو موت سے نہ چھڑا سکیں۔ اللہ اللہ! ماں کے بس میں ہو تو ماں اپنا گھر بیچ کر بیٹے پر لگا دے، لوگو اولاد کا بس چلتا ہو تو اللہ کی قسم ہے، اولادیں اپنے گھر کی ہر چیز بیچ کر لگا دیں، مگر اپنی امی کو جانے نہ دیں، اپنے ابو کو جانے نہ دیں، مگر موت اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز بنائی ہے، جس کے سامنے نہ دولتیں آڑے آ سکتی ہیں، جس کے سامنے نہ رونا دھونا کام آ سکتا ہے، جس موت کے سامنے لوگو کسی کی سسکیاں بھی رکاوٹ نہیں بن سکتیں یہ موت چیز ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے۔ تمہیں یاد نہیں؟ میرے اور تمہارے نبی محمد ﷺ مقام ابوئی پر اپنی ماں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں، ماں کو آج بخار نے بڑا ہی بے قرار کیا ہوا ہے، بڑا شدید بخار ہے، ماں جی آمنہ کو بڑا ہی شدید بخار ہے، آج ماں نے دیکھا کہ آج میرا لال ماں کی شفقتوں سے محروم ہو جائے گا، ماں نے دیکھا کہ زندگی وفا کرتی نظر نہیں آ رہی، ماں نے دیکھا کہ آج میری گود میں کھیلنے والا، میرے سینے لگ لگ کر لوریاں لینے والا، میری گود میں شفقتیں لینے والا، آج میرا لال محمد ﷺ ماں کے پیار سے

محروم ہو جائے، اللہ اللہ! ماں نے سینے سے لگایا ہے اور پیار کر رہی ہیں، اپنے لال کا چہرہ چوم رہی ہیں، اپنے لال کے ہونٹوں پر بوسے دے رہی ہیں، اللہ اکبر کبیرا! کسی صاحب دل نے تخیل پیش کیا ہے، ذرا غور فرماؤ! ماں آمنہ فرماتی ہیں:

شالا عمر تیری وچ برکت ہووے بہت دعا فرمائی
پہلاں ٹر گیا بابل تیرا تے اج ٹر چلی مائی
تے ویکھنا اسانوں نصیب نہ ہویا تیرا بخت بلند ستارا
تے ویکھ نہ سکیا تیری شکل پیاری تیرا باپ سہارا
تے مکہ دور تے مدینہ پچھے خویشان خبر نہ کائی
لاڈ لڈاون والی تائیں اج نیند اجل دی آئی

بھائیو! یہ اللہ پاک کا فیصلہ ہے لال پیدا ہوتا ہے تو ماں امیدیں وابستہ کر لیتی ہے کہ یہ ہمارا لال ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنے گا، بیٹا پیدا ہو تو بہنیں آس لگا لیتی ہیں، کہ یہ بھائی جوان ہو گا تو بہنوں کے لیے عیدیں لے کر آئے گا، لوگو ماں کی گود میں لال آئے تو ماں کہتی ہے، یہ بڑھاپے کا سہارا بنے گا، مگر لوگو! فیصلہ رب کا ہے، یہ تو اللہ کو پتہ ہے کہ یہ بیچارہ کتنے سال دنیا پر لے کر آیا ہے؟ یہ تو اللہ کو پتہ ہے کہ اس نے کتنے دن دنیا پر زندہ رہنا ہے؟ اس نے کتنے ماہ ہمارے پاس رہنا ہے؟ اس نے کتنے سال ہمیں محبتوں کے کھیل کھیلانے ہیں؟ آخر اس نے جدائیاں دے کر چلے جانا ہے، اے میرے بھائیو! ذرا غور کرو! یہ موت اللہ نے چیز ہی ایسی بنائی ہے، اس نے بیٹوں کو باپ کی محبت سے محروم کر دیا، اس موت نے بیٹیوں کو ماں کی شفقت سے محروم کر دیا، ماں باپ کو بیٹوں کی شفقت سے محروم کر دیا، لوگو اس نے بیٹیوں کو جدا کر دیا، بیویوں سے خاوند جدا کر دیئے، اس نے ایک دن تمہارے پاس بھی آنا ہے، اس نے میرے پاس بھی آنا ہے، دیکھو پچھلے رمضان میں، اس سے پچھلے رمضان میں عید والے دن تمہارا باپ تمہارے سر پر پیار دیتا تھا، تمہاری ماں تمہارا چہرہ چومتی تھی، آج وہ نظر نہیں آتے، ایک وقت آنا ہے پتہ نہیں تم نے بھی ہونا ہے کہ نہیں۔ اللہ اللہ!!!!

ذرا غور فرماؤ! اس موت نے گھروں میں آ کر کس طرح بربادی کی ہے؟ ہائے میرے اللہ اس موت کو یاد رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ آمین! موت آتی ہے، ہم نے موت کو کھیل تماشہ سمجھ لیا ہے، دو چار گھڑیاں انا للّٰہ کہہ لیا، جب میّت کی چارپائی اٹھ گئی تو ہم نے موت کو بھلا دیا، موت کو نہ بھلایا کرو، یہ موت تمہیں نہیں بھولتی ہے، کیوں جی موت انسان کو بھلاتی ہے؟ جب موت ہمیں نہیں بھلاتی تو ہم موت کو کیوں بھلائیں؟ کیوں؟ یہ موت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو ہے۔

کوئی اج ٹریا کوئی کل جاوے اے تے دنیا آنی جانی اے
اج ٹردیاں ویکھیں لوکاں نوں کل واری تیری آنی اے

میرے پتوکی والے بھائیو اور دوسرے شہروں میں سے آنے والو بھائیو! اللہ تعالیٰ تمہاری تشریف آوری قبول فرمائے۔ آمین

ایتھے بیٹھ سدا نہ رہنا ای ایتھوں اک دن چلنا پینا ای
او تیری زندگی اک دن مک جانی ایندی جھوٹی کور کہانی اے
کوئی اج ٹریا کوئی کل جاوے اے تے دنیا آنی جانی اے

اللہ اکبر کبیرا! ایک دن صبح صبح کا ٹائم تھا اور رمضان کا مہینہ تھا، ایک آدمی میرے پاس آیا اور آ کر روئے جاتا ہے، اس کی سسکیاں اور آہیں بند نہیں ہوتیں، میں نے پوچھا اللہ کے بندے معاملہ کیا بن گیا ہے؟ کہتا ہے جناب کیا بتاؤں؟ کیا بن گیا ہے؟ بس ہمارے گھر رات کو موت کا ایسا چکر لگا ہے، ہمارے گھر میں تو ویرانیاں ہی چھا گئی ہیں، میں نے پوچھا کیا بنا ہے؟ کہتا ہے میرے چھوٹے چھوٹے بچے اور ایک میرا معصوم سا دودھ پیتا بچہ ہے، ماں نے رات کو سارے بچوں کو کھانا کھلایا، سارے بچوں کو دودھ پلایا اور سلا دیا ہے، آخری جو میرا چھوٹا سا معصوم بچہ ہے، اس کو اس کی ماں نے دودھ پلایا اور رات کو آرام کی میٹھی نیند سلا دیا۔ کہتی ہے صبح ہوئی تو یہ سارے بچے اپنے اپنے ٹائم پر بیدار ہوتے جا رہے ہیں، ہر بچہ ہی آ کر آواز دیتا ہے امی جی کھانا پکاؤ، امی جی سکول جانا ہے روٹی تیار کرو، لیکن کسی کو یہ تو پتہ نہیں

تھا کہ ماں تو لمبی نیندیں سو گئی ہے، وہ آخری بچہ سب سے چھوٹا بیٹا جو ماں کے سینے سے چمٹا ہوا تھا، وہ اس طرح کر کے ماں کہ ہلاتا ہے، لوگو جس طرح چھوٹے چھوٹے بچے ماں کو محسوس کرواتے ہیں، آج بیٹے کو بھوک نے بڑا ستایا ہے، بیٹا دودھ پینا چاہتا ہے، مائیں بھی سمجھ جایا کرتی ہیں کہ میرے لال کو بھوک لگی ہوئی ہے، یہ چھوٹا سا معصوم بچہ، چند ماہ کا بچہ اپنی ماں کے جسم کو ہاتھ لگا لگا کر ہلاتا ہے، لیکن امی کا جسم تو روح سے خالی ہو چکا ہے، اس کی روح تو آسمانوں پر جا چکی ہے۔ اللہ اللہ! سب کو میٹھی اور پیاری نیند سلانے والی آج خود سو گئی ہے، سب جاگ گئے مگر سلانے والی نہ جاگ سکی، سب بیدار ہو گئے، مگر ان کے بستر بچھانے والی نہ جاگ سکی، سارے بیدار ہو گئے مگر یہ کھانے پکانے والی ماں نہ جاگ سکی۔ میرے بھائیو! رب کا قرآن جو کہہ رہا ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝﴾

اس موت نے تو بڑے بڑے پتھر دلوں کو بھی رلا دیا، اس موت نے تو بڑے بڑے پتھر دلوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے، میرے بھائیو! آج دیکھ لو میں تمہیں کسی اور کی کیا سناؤں؟ آؤ میں تمہیں اپنے پیاروں کے دروازوں پر لے چلوں، آؤ میں تمہیں اپنے محبوب علیہ السلام کے دروازے پر لے چلوں۔ میرے آقا جناب محمد ﷺ کی زندگی کے آخری دن ہیں، بخار بڑا تیز ہے، ماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ ابو جان کو بڑا تیز بخار ہے، ماں جی آئیں، آ کر ابا جان کے پاس بیٹھ جاتی ہیں، آ کر جب اس طرح ابو جان کے رخسار پر ہاتھ رکھا تو بخار بڑا ہی تیز ہے، ہاتھ گرم ہو گیا ہے، ماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں سے آنسو نکل آئے، ماں جی رو کر فرماتی ہیں:

((وَاكَرْبَاهُ))

ہائے میرے ابو کو کتنا بخار ہے؟ ہائے میرے ابو کو کتنی تکلیف ہے؟ ہائے میرے ابو جان کو کتنی پریشانی ہے؟ میرے پاک نبی ﷺ نے جب بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے دیکھا تو آقا علیہ السلام بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر سینے پر رکھ لیتے ہیں، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَيْسَ عَلٰی اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ))

اے میری پیاری بیٹی آج کے بعد تمہارے ابو پر اس طرح کی تکلیفیں نہیں آئیں گی۔ اے بیٹی آج تمہارے ابو کی آخری تکلیفیں ہیں، آج کے بعد تمہارے ابو پر اس طرح کی تکلیفیں نہیں آئیں گی۔ میرے بھائیو یہ کس کے سائے ہیں؟ جو جن گھروں پر چھائے ہیں، ان گھروں میں سے خوشیاں نکال کر لے گئے ہیں۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۝﴾ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾

تھوڑی دیر ہوئی تو اس طرح لگتا ہے، جیسے کسی نے آ کر دروازے پر دستک دی ہے، تھوڑی دیر گزری پھر دستک ہوتی ہے، جا کر پتہ کرتے ہیں تو کوئی آدمی نظر نہیں آتا، کوئی فرد وبشر نظر نہیں آتا، آ کر فرماتی ہیں ابو جی اس طرح لگتا ہے جیسے کوئی بیمار پرسی کرنے آیا ہے، کوئی آپ ﷺ کا حال پوچھنے کے لیے آیا ہے، لیکن ابو جی جب دروازے پر جا کر پتہ کرتے ہیں تو کوئی بھی نظر نہیں آتا ہے، کوئی فرد و بشر نظر نہیں آتا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: بیٹی یہ کون آیا؟ آؤ میں بتاؤں کون بیمار پرسیاں کرنے آیا ہے؟ یہ بیمار پرسیاں کرنے نہیں آیا۔ اے میری بیٹی یہ تو تمہیں یتیم کرنے کے لیے آیا ہے، یہ دروازے پر آنے والا آج تک کسی گھر میں اجازت لے کر نہیں گیا، کسی سے پوچھ کر نہیں گیا، یہ واحد تمہارے ابو محمد ﷺ کا دروازہ ہے، جہاں ملک الموت بھی آیا ہے تو اجازت لے کر آیا ہے۔ اللہ اللہ!!!

بیٹی پیاری دل دا ٹکڑا اے اعرابی ناہیں
اے یتیم جو کردا بالاں اج کرن تساں نوں آیا
تے ماں پیو کولوں اے بال ایانے لے جاندا اے زور لگا کے
اج بیٹی پیاری تینوں مینوں اے وکھ بٹھاون آیا
اے حسن وحسین رضی اللہ عنہما ایانیاں میتھوں اج جدا کراون آیا

اللہ اللہ! میرے بھائیو! یہ موت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، ایسا اٹل فیصلہ کہ کسی کا رونا دھونا بھی اس کے سامنے رکاوٹ نہیں بنا ہے، کسی کی دولت بھی اس کے سامنے رکاوٹ نہیں بنی

ہے، دولت سے اگر موت رک جاتی تو کبھی بھی امیر نہ مرتے، رونے دھونے سے اگر موت رکتی تو بیٹیاں کبھی ماں کو مرنے نہ دیتیں، بیٹے باپ کو نہ مرنے دیتے۔ لیکن میرے بھائیو! یہ تو ساری طاقتیں اس کے سامنے بے بس ہیں، جہاں ساری طاقتیں بے بس ہیں تو پھر کیوں نہ ہم تیاری کر لیں؟ وقت تیرا بھی آنے والا ہے، وقت میرا بھی آنے والا ہے، اگر دنیا میں اچھا کردار پیش کر کے جائیں گے تو اللہ دونوں جہانوں کی کامیابیاں نصیب کر دے گا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِo﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

جس کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے بچا لیا اور جنت نصیب کر دی تو یہ آدمی کامیاب ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں سب کو یہ آخرت کی کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



قبر کی تیاری

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُo حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَo﴾ (التكاثر: ۱-۲)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰىo﴾ (طٰه: ۵۵)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًاo﴾

(الاحزاب: ۲۱)

((وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ آمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ ﷺ .))

سامعین محترم! واجب الاحترام! بزرگو! بھائیو! عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! پردے میں بیٹھ کر خطبہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات میری اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! جمعہ ادا کرنے کے لیے ہمارا حاضر ہونا اللہ پاک قبول کر کے ہماری نجات اور بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین کل قیامت والے دن اللہ پاک اپنے محبوب کے حوض کوثر پر اکٹھا فرمائے اور نبی پاک ﷺ کے خوشبو دار ہاتھوں سے اللہ پاک جام کوثر نصیب فرمائے۔ آمین

حمد وثناء، کبریائی، تنہائی، یکتائی اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی ذات اقدس کے لیے ہے۔ جس اللہ پاک نے یہ سارا جہان بسایا ہے اور جس خالق ومالک نے ہمیں انسان

بنایا اور اپنے آخری نبی ﷺ کی امت میں پیدا کر کے مسلمان بنایا ہے۔ بے شمار درود وسلام سرور کائنات، فخر دو عالم، محسن انسانیت، سردار اولاد آدم علیہ السلام، فخر الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اطہر کے لیے ہوں۔ جس نبی ﷺ کی دن رات محنت کا نتیجہ یہ ہے کہ آج قرآن اور دین اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا ہے۔ اللہ پاک اس محبوب علیہ السلام کے روضۂ پاک پہ کروڑوں رحمتیں برسائے۔ آمین

حضرات وہ نبی علیہ السلام جن کو اللہ پاک نے ہمارے لیے رہبر بنا کر بھیجا، راہنما بنا کر بھیجا ہے، جو پوری انسانیت کے لیے مقتدا بن کر آئے، پیشوا بن کر آئے، معلم کائنات بن کر آئے، اس نبی ﷺ نے انسان کو زندگی گزارنے کے طریقے اور سلیقے بتائے، ہر معاملے میں رسول اکرم ﷺ نے ہماری راہنمائی کی ہے، حضرات آج رسول اکرم ﷺ کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں قبر کے با ہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، آج کل اس قدر نئی نئی رسومات جاری کر دی گئی ہیں، نئے نئے طریقے، نئے نئے مسائل جن کا نہ اللہ پاک کے قرآن میں ذکر ہے اور نہ رسول اکرم ﷺ کے فرمان میں ذکر ہے۔ بھائیو! ہماری فلاح، ہماری کامیابی صرف اللہ پاک کے قرآن میں ہے یا نبی پاک ﷺ کے فرمان میں ہے، کیونکہ دین اور شریعت اللہ پاک کے قرآن کا نام ہے، آقا علیہ السلام کے فرمان کا نام ہے، دیکھا دیکھی چلائی جانے والی رسموں کا نام دین نہیں ہے، دیکھا دیکھی کی جانے والی رسومات، خرافات، بدعات کا نام دین نہیں ہے، دین اس بات کا نام ہے، جس کو اللہ پاک نے بھیجا، جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے، نبی پاک ﷺ کے سینے پر جس کو اتارا گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا پرچار کیا، حضرات جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو فوت ہونے کے بعد، اس کو غسل دینے کے بعد، کفن دینے کے بعد جس گھر کے اندر اس کو ٹھہرایا جاتا ہے، قیامت تک کے لیے اس گھر کو قبر کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال کی بنیاد پر، عقیدے کی بنیاد پر قبر کی دو حالتیں ہیں، وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْقَبَرَ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حَضْرٌ مِنْ حُضْرٌ النَّارِ .))

قبر کی دو حالتیں ہیں، اگر اعمال اچھے ہیں، عقیدہ توحید والا ہے تو پھر فرمایا یہ قبر جنت کے باغوں میں سے باغ ہے، یہ قبر جنت کا غنچہ ہے، جنت کا باغیچہ ہے، جنت کا باغ ہے، اگر اعمال اچھے نہیں، عقیدہ ٹھیک نہیں، عقیدے میں شرک ہے، عمل میں بدعات ہیں۔ اللہ رسول ﷺ کی مرضی کے علاوہ اپنی من مانیاں کرتا رہا نہ حرام اور حلال کی تمیز کی، نہ سچ اور جھوٹ کا فرق کیا، شتر بے مہار کی طرح اپنی مرضی کی زندگی گزاری، جو جی میں آیا جائز کر دیا، جو جی میں آیا ناجائز کر دیا۔ حضرات ایسے لوگوں کے لیے فرمایا یہ قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے، تندوروں میں سے ایک تندور ہے، اللہ پاک ہر کلمہ گو کو جہنم کی تپش سے محفوظ فرمائے، عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

حضرات میں عرض کر رہا تھا کہ جب میّت کو لحد میں اتارا جاتا ہے، قبر دو قسم کی ہوتی ہے، ایک تو قبر مشرق کی جانب ایک سائیڈ پر چھوٹا سا گھر بنایا جاتا ہے، جسے لحد کہتے ہیں، رسول پاک ﷺ کو جب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے دفن کیا تو آپ ﷺ کی قبر لحد بنائی گئی، ایک شق ہوتی ہے، قبر کے درمیان میں جو چھوٹی سی بنائی جاتی ہے، اسے شق کہتے ہیں، جائز وہ بھی ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے لیے جو پسند کی گئی وہ لحد ہے، سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت آیا، اس جہان فانی سے سفر کرنے لگے، اس دنیا سے کوچ فرمانے کا وقت قریب آیا، سیّدنا سعد بن ابیٔ وقاص رضی اللہ عنہ نبی کائنات ﷺ کے صحابی ہیں، تو اپنے گھر والوں کو، اپنے عزیز واقارب کو، اپنے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کو ایک وصیت کرتے ہیں، وہ وصیت کیا تھی؟ فرمانے لگے:

((اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْدًا))

کہ جب میں دنیا سے چلا جاؤں تو میری لحد تیار کرنا، یعنی قبر کی ایک سائیڈ پر لحد تیار کرنا اور ساتھ فرمایا:

((وَنْسِبُوْ عَلَی اَیَلْبَنِ .))

پھر جب میری قبر کا، میری لحد کا دروازہ بناؤ تو اس پر کچی اینٹیں لگانا، پکی اینٹیں نہ لگانا،

کوئی پکی چیز نہ لگانا۔ کیوں؟ میں چاہتا ہوں کہ میری قبر بھی اسی طرح بنے جس طرح رسول کائنات ﷺ کی ہے، میرا آخری گھر بھی ایسا بنایا جائے جیسا نبی کریم ﷺ کے لیے بنایا گیا اور جب میّت کو لحد میں اتارو تو سب سے پہلے اس کے پاؤں کی طرف سے اس کو داخل کیا جائے اور ساتھ پڑھا جائے، "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" جب میّت کو لحد میں اتار دیا جائے، لحد میں اتارنے والوں کو، قبر میں اتارنے والوں کو چاہیے کہ جب وہ میّت کو لحد میں اتاریں تو ساتھ یہ جملہ پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" جب میّت کو دفن کر لیا جائے، جب میّت پر مٹی ڈالنے لگو تو رسول پاک ﷺ کی سنت یہ ہے آپ ﷺ کا طریقہ یہ ہے کہ سر کی طرف سے لوگو تین تین مٹھی مٹی کی قبر پر ڈالی جائیں اور جو مٹی ڈالنے والا میّت پر مٹی ڈالے، قبر پر مٹی ڈالے تو ساتھ اللہ پاک کے قرآن کی یہ آیت بھی پڑھے:

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۝﴾

(طٰه: ٥٥)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ، اے بندے ہم نے تجھے اسی مٹی سے پیدا کیا ہے، وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ، اسی مٹی میں دوبارہ لے جاؤں گا، جس طرح آج اس کو لے جایا گیا، دفن کیا گیا، وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۝ اور قیامت والے دن دوبارہ جب زندہ کیے جاؤ گے، اللہ ذوالجلال نے فرمایا: حساب وکتاب کے لیے، قیامت والے دن کے لیے اے لوگو! پھر تمہیں اسی مٹی سے اٹھایا جائے گا، اسی مٹی سے کھڑا کیا جائے گا، اے بندے تیرا آنا بھی مٹی سے، تیرا جانا بھی مٹی میں اور قیامت کی گھڑی آئے گی پھر دوبارہ تمہیں مٹی سے کھڑا کیا جائے گا۔ آؤ لوگو! میں عرض کرنا چاہتا ہوں، آدمی امیر ہے، اللہ پاک نے مٹی سے بنایا، آدمی غریب ہے، اللہ پاک نے مٹی سے بنایا، گورے رنگ والا ہے، مٹی سے پیدا کیا گیا، کالے رنگ والا ہے اللہ پاک نے مٹی سے پیدا کیا ہے، انسان تیرا اوڑھنا بچھونا اللہ پاک نے مٹی سے بنایا ہے، انسان کو خوراک کی ضرورت پڑی، پانی پینے کی ضرورت پڑی، پانی اللہ پاک نے مٹی سے پیدا کیا

ہے، خوراک کی ضرورت پڑی، خوراک اللہ پاک نے مٹی سے پیدا فرمائی، لباس کی ضرورت پڑی، لباس اللہ پاک نے مٹی سے بنایا، اے انسان تم تو آئے مٹی سے ہو اور جانا بھی مٹی میں ہے، پھر نخرے کس بات کے ہیں؟ تکبر کس بات پر کرتے ہو؟ غرور کس بات کا کرتے ہو؟ نبی کائنات ﷺ نے فرمایا:

((لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ .))

جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر کبر پایا جائے گا، تکبر پایا جائے گا، غرور پایا جائے گا، یہ تکبر والا، یہ غرور والا کبھی اللہ پاک کی جنت میں نہیں جائے گا، مٹی کے پتلے تم کس بات پر فخر کرتے ہو؟ کس بات پر غرور کرتے ہو؟ غرور، تکبر اگر شایان شان ہے تو وہ صرف اللہ پاک کے شایان شان ہے۔ جس اللہ پاک نے فرمایا:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۝﴾

(الحشر : ٢٣)

یہ تکبر اگر شایان شان ہے تو صرف اللہ پاک کے ہے۔ کیوں؟ وہ پوری کائنات کا خالق و مالک ہے، ساری کائنات کو پیدا فرمانے والا ہے، ساری کائنات کا مالک ومختار ہے، وہ تو تکبر کر سکتا ہے، زمین اس کی، آسمان اس کا، یہ باغ وبہار اس کے، جنت اس کی ہے، وہ ساری دنیا کا بادشاہ ہے، وہ تو تکبر کرے مگر جو مٹی کا پتلا ہے وہ تکبر کس بات پر کرتا ہے؟ آیا مٹی سے ہے، جانا مٹی میں ہے، مٹی میں جا کر مٹی بن گیا، آیئے سنیئے! میں عرض کر رہا تھا، جب اپنی میّت پر مٹی ڈالو تو پھر اپنی حقیقت کو یاد کرو، تیری حقیقت کیا ہے؟ تیرا آنا جانا مٹی میں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا! فرمایا جب میّت پر مٹی ڈالو تو کیا پڑھو؟

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۝﴾

(طٰه : ٥٥)

اکثر قبرستان میں دیکھا گیا، وہ پرلے درجے کے جاہل جن کو نہ نماز پڑھنی آتی ہے، نہ

قرآن پڑھنا آتا ہے، وہ بھی مفتی بنے ہوتے ہیں، کوئی کہے گا سلیپ پر کلمہ لکھ لینا، یہ تمہارے باپ نے سلیپ پر کلمہ لکھنے والا فتوی دیا ہے کیا؟ پھر دوسرا مفتی بول پڑا کہ نیچے مصلیٰ بچھا لینا، کوئی جائے نماز نیچے بچھا لینا، کوئی کہنے لگا آلا بنا دینا راہ دانی کے پارے رکھنے ہیں، کیسے کیسے مفتی قبرستان میں پیدا ہوتے ہیں؟ کیسے کیسے جاہل مفتی پیدا ہوتے ہیں؟ یہ ساری من گھڑت باتیں ہیں، یہ سلیپوں پر کلمہ لکھنا، یہ آلا بنا کر راہ دانی کے پارے رکھنا یہ سب جاہلیت کی پیداوار ہے۔ آمنہ کے لال، نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ تعلیمات نہیں ہیں، آپ ﷺ کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ اے لوگو! میں عرض کر رہا تھا، شریعت اللہ پاک کے قرآن کا نام ہے، کملی والے آقا علیہ السلام کے فرمان کا نام ہے، کوئی بولے گا جناب قبر پر اذان بھی دے دو، کیا بات ہے؟ پتہ نہیں یہ کون سی کتابیں پڑھ کر آیا ہے؟ پتہ نہیں کون سے فتوے پڑھ کر آیا ہے؟ پتہ نہیں کس نے اس کو بتایا ہے؟ قبرستان میں بھی اذانیں ہوتی ہیں۔ اے ظالمو! جہاں اذان ہوتی ہے وہاں تو نماز پڑھنے نہیں آتے ہو، قبروں میں تمہیں اذان کس نے یاد کروا دی ہے؟ اذان مسجد میں ہوتی ہے، اذان نماز کا بلاوا ہے، اذان سنو تو دوکان چھوڑو! کاروبار چھوڑو! کاؤنٹر چھوڑو! آؤ اللہ تعالیٰ کے گھر میں نماز کے لیے مگر جب اذان ہوتی ہے، اس وقت نماز کے لیے تو آتا نہیں اور قبروں میں اذانیں کہہ رہا ہے، میرے بھائیو! یہ سب جہالت کے مسائل ہیں، آیئے سنیئے میں عرض کر رہا تھا۔

ہاں جب قبر کی تیاری کرو تو قبر کو زیادہ اونچا نہ کرو، قبر کو زیادہ بلند نہ کرو، یہ زیادہ بلند قبریں نبی کریم ﷺ کے فرمان کے خلاف ہیں، آپ ﷺ نے قبر کو اونچا کرنے سے منع فرمایا ہے، آیئے سنیئے! سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ساتھی ابو الہیاج کو بلایا، فرمایا جاؤ قبرستان میں چلے جاؤ، جو بھی قبر ایک بالشت سے اونچی نظر آئے اس قبر کو نیچا کر دیا کرو اور ساتھ میرے پیارے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے ولی نے فرمایا: شیر جلی نے فرمایا: داماد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: شوہر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حسنین رضی اللہ عنہ کے بابا جان نے فرمایا: اے ابو الہیاج میں تجھے اس کام کے لیے بھیجنے لگا ہوں، جس کام کے لیے مجھے اللہ کے محبوب نے

بھیجا تھا، جس کام کی طرف کملی والے آقا علیہ السلام نے مجھے بھیجا تھا، اس کام کی طرف میں تمہیں بھیجنے لگا ہوں، پیارے علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو قبر تمہیں ایک ہاتھ سے اونچی نظر آئے اس قبر کو نیچا کر دینا ہے، ان قبروں کی بلندیاں ختم کر دینی ہیں۔ اللہ اللہ!! اے لوگو! میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا ہے، فرمایا جاؤ! پیارے علی رضی اللہ عنہ جو قبریں تمہیں اونچی نظر آئیں، ایک ہاتھ (گٹھ) سے اونچی نظر آئیں، ان قبروں کو نیچا کر دینا۔ آؤ مسلمانو! جس نبی علیہ السلام کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے، جس کملی والے کو اپنا رہبر و راہنما مانا ہے، اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا کرو، اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع داری کیا کرو۔ کیوں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب: ۲۱)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا: اے دنیا کائنات کے لوگو! میرے پیارے محبوب جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے نمونہ ہے، میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے بہترین اسوہ حسنہ ہے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی طرف دیکھ کر اپنی زندگیاں گزارو، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی طرف دیکھ کر اپنے طریقے بناؤ، اپنی مرضیاں نہ کیا کرو، اپنی من مانیاں نہ کیا کرو، اپنے رہبر کے پیچھے چلا کرو، اپنے پیارے راہنما کے پیچھے چلا کرو، اپنے مقتداء کے پیچھے چلا کرو، اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا کرو، میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ اے لوگو! جب میّت کو اٹھا کر قبرستان میں لے جایا جاتا ہے، اور پھر کندھا تبدیل کرتے وقت کلمہ شہادت کے نعرے لگائے جاتے ہیں، یہ کس نبی کی تعلیم ہے؟ کس صحابی رضی اللہ عنہ کی تعلیم ہے؟ مولویوں سے جا کر تو پوچھو! علماء سے تو جا کر پوچھو کہ یہ جو ہم نعرے لگاتے ہیں، پڑھتے پڑھاتے کچھ بھی نہیں، بس اکیلا کلمہ شہادت کہہ دیتے ہیں، یہ کس نبی علیہ السلام کی تعلیم ہے؟ کس پیغمبر علیہ السلام کی تعلیم ہے؟ کیوں لکیر کے فقیر بن گئے ہو؟ آمنہ کے لال محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع دار بنو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں بردار بنو، دیکھا دیکھی دین نہ چلاؤ، کوئی کلمہ طیب نہیں

کہتا، کوئی درود شریف نہیں کہتا، کوئی آیۃ الکرسی نہیں کہتا، کوئی سورہ ملک نہیں کہتا بس کلمہ شہادت کہتے ہیں، یہ لفظ کس نے گھڑا ہے؟ کہاں سے ایجاد ہوا؟ حضرات سنو! اپنی مرضیاں نہ کرو، پھر نبی پاک ﷺ کا دنیا پر تشریف لانے کا مقصد کیا ہے؟ جب ہم نے اپنی ہی مرضی کرنی ہے، آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا کرو، نبی پاک ﷺ کو اللہ پاک نے رہبر بنا کر بھیجا ہے، راہنما بنا کر بھیجا ہے، اسی لیے بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ تڑپ جایا کرتے تھے:

جندا پاک نبی ﷺ دے سنگ پیار ہو گیا
او بھانویں لکھ گنہگار بیڑا پار ہو گیا
ہتھ نبی ﷺ دے پھڑائی جنے نتھ اپنی
چھڈی ستھ اپنی گل کتھ اپنی
بس پچھے پچھے چلنا وہار ہو گیا
بھانویں لکھ گنہگار بیڑا پار ہو گیا

جو نبی پاک ﷺ کے پیچھے چلے گا اللہ پاک اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا، جو نبی پاک ﷺ کے پیچھے چلے گا اللہ پاک اس کے ساتھ پیار کرے گا۔ آؤ لوگو! اپنی مرضیاں نہ کیا کرو، اپنی من مانیاں نہ کیا کرو، پیارے آقا علیہ السلام نے جتنی دعائیں پڑھی ہیں، وہ جنازے کے بعد نہیں پڑھیں، آپ ﷺ نے جنازے کے اندر ہی دعائیں پڑھی ہیں، کہیں اللہ کے محبوب علیہ السلام پڑھتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ))

کہیں میرے پاک نبی ﷺ نے یہ دعائیں پڑھی ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَمُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.))

میرے پاک نبی ﷺ نے یہ دعائیں پڑھیں، میرے پاک نبی ﷺ نے دعائیں بتائیں، کہیں پر میرے پاک نبی ﷺ میّت کا نام لے کر دعائیں کر رہے ہیں۔ اے لوگو! جنازے میں میرے پاک نبی ﷺ نے صرف ایک ہی دعا نہیں پڑھی بلکہ اور بھی نبی پاک ﷺ سے بہت سی دعائیں ثابت ہیں۔ اے مسلمانو! تم بھی جنازے میں دعائیں پڑھا کرو، یہ دعائیں یاد کیا کرو، میت کو اٹھاتے وقت میرے پاک نبی ﷺ نے نعرے نہیں لگوائے، اے لوگو ذرا توجہ فرماؤ! جب لحد میں اتار دیا گیا، مٹی ڈال دی گئی، پھر پاک نبی ﷺ نے فرمایا: جب میت کو دفن کرلیا جائے، مٹی ڈال دی جائے، قبر تیار کرلی جائے تو قبر کو اونچا نہیں کرنا۔ اے لوگو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

((فَاسْعَلُوْ لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْعَانَ يُسْعَلْ))

آؤ اس میت کے لیے ثابت قدمی کی دعائیں کرو، آؤ فوت ہونے والے کے لیے ثابت قدمی کی دعائیں کرو، اللہ حساب وکتاب میں اس کو دائم وقائم رکھے، حساب وکتاب میں اللہ پاک ثابت قدم رکھے۔ کیوں؟ تم نے چلے جانا ہے مگر اللہ پاک کی ٹیمیں آ جانی ہیں، اللہ پاک کی حساب وکتاب والی ٹیموں نے آ جانا ہے، اللہ پاک کی آڈر والی ٹیموں نے آ جانا ہے، انہوں نے آ کر سوال کرنے ہیں، حساب وکتاب کرنا ہے، میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ" اب اس سے سوال کیے جائیں گے، اب اس کی ثابت قدمی کے لیے دعائیں کر، دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا نبی پاک ﷺ سے ثابت ہے، بلکہ آپ ﷺ کا حکم ہے، فرمایا ثابت قدمی کی دعا کرو کہ مولا جس کو ہم دفن کر چلے ہیں، یہ ہمارا بھائی، ہمارا عزیز، ہمارا بزرگ اللہ اس کو حساب وکتاب میں ثابت قدمی عطا فرمانا، یہ حساب وکتاب میں ناکام نہ ہو جائے۔ سنو! سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کی لوگو عادت کیا بن گئی تھی؟ حالت کیا بنی تھی؟ جب قبرستان کے پاس سے گزرا کرتے تھے، یہ کون عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں؟ میرے پاک نبی ﷺ کے دوہرے داماد ہیں، پہلی بیٹی نبی پاک ﷺ کی سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں آئیں ہیں، اور جس دن لوگو معرکہ بدر ہوا

ہے، اس دن سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہو گئیں، میرے عثمان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے غم میں رو رہے ہیں، میرے پاک نبی ﷺ نے جب روتے دیکھا تو فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ غم نہ کرو، میری دوسری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا موجود ہے، میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے تمہارا نکاح کر دوں گا۔

لوگو! عثمان رضی اللہ عنہ کو کس بات کا غم ہے؟ پہلے عثمان رضی اللہ عنہ کو لوگ داماد رسول ﷺ کہتے تھے، عثمان رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کا داماد ہے، آج رقیہ رضی اللہ عنہا دنیا سے چلی گئیں تو وہ داماد والا رشتہ ختم ہو گیا ہے، اب دنیا عثمان رضی اللہ عنہ کو تو یاد کرے گی، ابن عفان رضی اللہ عنہا کو تو یاد کرے گی، کون عثمان رضی اللہ عنہ ہے؟ عفان کا بیٹا عثمان رضی اللہ عنہ ہے؟ کون عثمان رضی اللہ عنہ ہے؟ بنو امیہ کا فرزند عثمان رضی اللہ عنہ ہے مگر جب نبی پاک ﷺ سے یہ رشتہ داماد والا جڑ گیا تو دنیا یاد کرتی ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کون عثمان ہے؟ کملی والے کا داماد عثمان رضی اللہ عنہ ہے، آج رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہو گئی ہیں، اب وہ داماد والا رشتہ ختم ہو گیا ہے، رحمت کائنات نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ غم نہ کرو، میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے تمہارا نکاح کر دوں گا، میرے پاک نبی ﷺ نے دوسری بیٹی کا نکاح بھی عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا ہے، یہ دو بار دلہا بن کر نبی پاک ﷺ کی دہلیز پر آنے والے خوش نصیب کا نام عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کتنی شان والا ہے؟ جامع القرآن عثمان رضی اللہ عنہ ہے، کامل الحیاء والایمان عثمان رضی اللہ عنہ ہے، دوہرا داماد نبی عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔

یہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نیک کتنے تھے؟ متقی کتنے تھے؟ ذرا سنو! جب قبرستان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی تھیں، سسکیاں بھر بھر کر رونا شروع کر دیتے تھے، کسی نے سوال کیا حضرت جی جنت دوزخ کی بھی تو باتیں ہوتی ہیں، مگر اس قدر آپ رضی اللہ عنہ کو روتے نہیں دیکھا، جہنم کی بھی باتیں ہوتی ہیں، اس قدر آپ کو روتے کبھی نہیں دیکھا، مگر جب قبروں کو دیکھتے ہو یا قبر کی باتیں کرتے ہو، اس وقت رونا شروع کر دیتے ہو، یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ کیا مسئلہ ہے؟ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو!

((اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ .))

یہ قبریں آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے، جو آدمی اس پہلی گھاٹی میں کامیاب

ہو گیا، اللہ پاک اس کی اگلی گھاٹیاں آسان کر دے گا، جو آدمی اس پہلی گھاٹی میں ہی پھنس گیا اس کے لیے اگلی منزلیں مشکل ہو جائیں گی، میں عثمان رضی اللہ عنہ قبروں کو دیکھ کر اس لیے روتا ہوں، تاکہ اللہ پاک کو میرے رونے پر ترس آ جائے، اللہ پاک کو میری سسکیوں پر رحم آ جائے، اور اللہ میری قبر روشن کر دے، اللہ یہ قبر والا معاملہ آسان کر دے، اگر قبر کا معاملہ آسان ہو گیا تو اللہ ذوالجلال اگلے معاملات بھی آسان کر دے گا، میں اس لیے روتا ہوں کہ اللہ پاک کو میرے آنسوؤں پر رحم آئے، اللہ پاک کو میرے آنسوؤں پر ترس آ جائے تو اللہ ذوالجلال میری قبر روشن کر دے، قبر کی زندگی بہتر کر دے، قبر کا ماحول اچھا بنا دے۔ میں دعا گو ہوں میرے مولا آخر موت کا پیالہ پی کر جہان فانی کو چھوڑ کر قبر میں جانا ہی جانا ہے، اللہ ہمیں نور والی قبریں نصیب فرمانا۔ آمین

حضرات سنو! ہر معاملہ میں نبی پاک ﷺ کی سنت تلاش کرو، آپ ﷺ کا طریقہ تلاش کرو، لوگوں کی باتوں پر کان مت دھرو کہ کون کیا کہہ رہا ہے؟ کوئی کہتا ہے سلیپوں پر کلمہ لکھو، کوئی کہہ رہا ہے مصلیٰ بچھاؤ، کوئی کہتا ہے اس کے سر پر ٹوپی دو، کوئی کہہ رہا ہے آلہ بناؤ، راہ دانیاں رکھو، عہد نامے رکھو، کوئی کہہ رہا ہے میٹھی چیز تقسیم کرو، کوئی کہہ رہا ہے قبروں پر اذانیں دو، کوئی کہتا ہے چالیس قدم پر جا کر دعا کرو، یہ ساری سنی سنائی باتیں ہیں۔ یہ اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام کا طریقہ ہی نہیں ہے۔ اللہ اکبر کبیرا! ہاں قبر پر نشانی رکھنا جائز ہے، مثلاً کوئی پتھر رکھ دیا ہے، نشانی کے طور پر کوئی چیز رکھ دو، اس کی دلیل کیا ہے؟ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا چہیتا صحابی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ میرے پاک نبی ﷺ کا لاڈلا صحابی عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ ان کو جب نبی پاک ﷺ نے دفن کیا ہے تو ایک پتھر لا کر، ایک اینٹ لا کر نبی پاک ﷺ نے ان کے سرہانے کی طرف رکھ دی ہے، تاکہ نشانی رہے کہ یہ میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں لوگو نبی پاک ﷺ کا صحابی رضی اللہ عنہ زیادہ شان والا ہے کہ پاکستان کا صوفی صاحب، حاجی صاحب، مولوی صاحب، پیر صاحب زیادہ شان والا ہے؟ کون زیادہ شان والا ہے؟ آپ ﷺ نے نشانی کے لیے کیا

رکھا ہے؟ کیا نبی پاک ﷺ روضہ نہیں بنا سکتے تھے؟ کیا نبی پاک ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے چندہ اکٹھا کر کے مزار نہیں بنا سکتے تھے؟ اے لوگو! عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جیسا جلیل القدر صحابی، عظیم المرتبت صحابی، نبی پاک ﷺ کی روزانہ زیارتیں کرنے والا، روزانہ محبتیں کرنے والا اس کو نبی پاک ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے دفن کیا ہے، آپ ﷺ نے اس کا نہ روضہ بنایا، نہ مزار بنایا، نہ کوئی قبہ بنایا، صرف نشانی کے طور پر میرے کملی والے آقا علیہ السلام نے ایک پتھر رکھا ہے۔

یہاں اللہ معاف کرے جس کا کاروبار نہیں چلتا، جس کی زمین میں سے کپاس نہیں اگتی، جس کی زمین میں سے گندم نہیں ہوتی وہ صبح کو جھنڈا لگا کر بیٹھ جاتا ہے کہ رات کو مجھے خواب آئی تھی، یہاں اللہ کا ولی سویا ہوا ہے، اوئے جہان کے پلید کیا یہ خواب تمہیں ہی آنا تھا؟ امام کعبہ کو ایسے خواب نہیں آتے، مدینہ پاک کے امام کو ایسے خواب نہیں آتے۔ اے لوگو! بغداد کی مسجدوں کے اماموں اور خطیبوں کو ایسے خواب نہیں آتے، یہ خواب جب بھی آتا ہے، سگریٹ پینے والوں کو ہی آتا ہے، کسی چرس پینے والے کو خواب آتا ہے، کسی بھنگ پینے والے کو خواب آتا ہے، اس زمین پر کماد تو نہیں ہوا، یہاں بابا جی اگ پڑے ہیں، کیا اللہ پاک کے دین کو مذاق بنا لیا ہے؟ اے لوگو! جس طرح دوکان بنانے والے نے کپڑے کی دوکان بنانی ہو، کریانہ کی دوکان بنانی ہو، تو وہ موقعہ محل دیکھتا ہے کہ یہاں سے عورتوں کی گزر گاہ زیادہ ہے، اس لیے یہاں کپڑے کی دوکان زیادہ چلے گی، یہاں مردوں کی گزر گاہ زیادہ ہے، اس لیے یہاں کریانہ کا سامان زیادہ چلے گا، جنہوں نے قبروں کو تجارت گاہ بنا لیا، وہ بھی موقع دیکھتا ہے کہ یہاں سے پندرہ میل تک کوئی مزار نہیں، اس لیے یہاں کام صحیح چلے گا، مزاروں کے لیے نقشے بنائے جاتے ہیں، پلاننگ کی جاتی ہے کہ یہاں دنیا کی آمدن زیادہ ہے، یہاں سے گاڑیاں زیادہ گزرتی ہیں، اس لیے یہاں سے گلہ جلدی بھر جایا کرے گا، کاروبار بن چکا ہے، آؤ اللہ کے محبوب علیہ السلام کے فرمان سنو! رحمت کائنات کے فرمان سنو! آپ ﷺ کی تعلیمات سے ہٹ جاؤ گے تو ذلیل وخوار ہو جاؤ گے، آپ ﷺ کی

تعلیمات پر عمل کرو گے تو اللہ پاک دنیا میں بھی عزت وایمان بخشے گا، اللہ پاک میدان محشر میں بھی عزت وایمان بخشے گا۔ اللہ اکبر کبیرا!

اب سنو قبر کیسی بنانی ہے؟ پہلے میں نے عرض کیا ہے، قبر کو اونچا نہیں کرنا، صرف ایک بالشت قبر کی اونچائی کی اجازت ہے، اس سے زیادہ اونچا نہیں کرنا ہے۔ میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

امام کائنات ﷺ نے منع فرمایا: کس بات سے منع فرمایا آقا علیہ السلام نے منع فرمایا ہے، قبروں کو پکا بنانے سے منع فرمایا ہے، کیسی قبر بننے سے منع کیا ہے؟ لیکن اگر مرنے والے کا بیٹا کروڑ پتی ہو تو پھر کیا پکی بنانی چاہیے؟ نہیں یہاں لوگ کہتے ہیں، اتنا بڑا مالدار آدمی فوت ہوا ہے اور قبر سادہ سی ہے، اس نے تو باپ کی قبر پر ذرا بھی روپے نہیں لگایا، کیسا ماحول آ گیا ہے؟ کیسا دور آ گیا ہے؟ یہاں پیسے کی بنیاد پر قبر بنائی جاتی ہے، دولت مند کا اگر باپ فوت ہو جائے تو وہاں ٹائلیں لگ جاتی ہیں، تختی لگ جاتی ہے، وہاں قبر کو پختہ بنا دیا جاتا ہے، کوئی غریب مر جائے تو اس کی قبر سادہ ہوتی ہے، اے کائنات کے لوگو سن لو! ان قبروں کی لش پش سے کچھ بھی نہیں بننا ہے، قبر پر لاکھ روپے لگا کر خوب صورتی کرو گے، اگر فرشتوں نے نیچے کان پکڑوائے ہوئے ہوں تو پھر کیا بنے گا؟ اوپر لش پش ہے مگر نیچے فرشتوں نے کان پکڑوائے ہیں، مار کٹائی ہو رہی ہے، دوسری طرف اوپر سے قبر سادہ ہے، اوپر سے قبر کچی ہے، مگر نیچے اللہ پاک نے جنت کا نور عطا کیا ہوا ہے، نیچے اللہ پاک نے جنت کے دروازے کھولے ہوئے ہیں، سادہ ہی قبر ہے مگر اللہ پاک نے جنت کے باغ وبہار سے کنکشن ملا دیا ہے، اللہ پاک کی قسم یہ تو آدمی ہی بڑے نصیبوں والا ہے۔

آج میرے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر جنت البقیع میں سادہ قبر ہے، میں صدقے جاؤں، میرے پاک نبی ﷺ کی پیاری لاڈلی بیٹیاں جو ہیں، ان کی قبریں بھی بالکل کچی اور سادہ ہیں، نبی پاک ﷺ کی بیویوں کی قبریں بالکل کچی اور سادہ ہیں، نبی پاک ﷺ کے بیٹوں کی قبریں بالکل کچی اور سادہ ہیں، نبی پاک ﷺ کی پہلی وفادار بیوی جس نے مال اور

دولتیں نبی پاک ﷺ کے قدموں میں لا کر ڈھیر کر دیں، وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جس کے ساتھ نبی پاک ﷺ کا پہلا نکاح ہوا تھا، وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مالدار تھیں، میرے پاک نبی ﷺ اتنے مالدار نہیں تھے، خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پہلی رات نبی پاک ﷺ کو عرض کر دیا تھا، سوہنیا یہ مال آج کے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال نہیں، یہ مال محمد ﷺ کا مال ہے، سوہنیا جہاں آپ ﷺ کا دل چاہے میرے مال کو خرچ کریں۔ آپ ﷺ کو پورا اختیار ہے، مال ودولت والی خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی پاک کے زخموں پر پٹیاں لگانے والی خدیجہ رضی اللہ عنہا، مشکل ترین حالات میں نبی کائنات ﷺ سے وفاداریاں کرنے والی خدیجہ رضی اللہ عنہا جس کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا: خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فوت ہونے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت کے کنارے پر بانسوں کے بنے ہوئے بڑے خوب صورت محل میں دیکھا ہے، فرمایا اللہ پاک نے میری خدیجہ کو ایک محل عطا فرمایا ہے جس میں شور شرابا نہیں، جس میں سکون ہی سکون ہے۔ اللہ پاک نے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا کو محل عطا فرمایا ہے، یہ اتنی بڑی شان والی خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے، جس کو جنت کی بشارتیں میرے کملی والے نے دی ہیں، اے لوگو! میری اس ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر بھی بالکل کچی اور سادہ ہے، یہاں ایک آدمی مر جائے تو لاکھ روپے اس کے دربار پر لگ جاتا ہے، کیسا کلچر بن گیا؟ کیسا ماحول بن گیا؟ اے لوگو سنو! میرے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے پکی قبریں بنانے سے منع فرمایا، آپ ﷺ نے اوپر بلڈنگیں کھڑی کرنے سے منع فرمایا، آپ ﷺ نے مجاور بن کر اوپر بیٹھنے سے منع فرمایا:

((وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَى))

اور نبی کائنات ﷺ نے قبر پر لکھنے سے منع فرمایا ہے یہ وہ چیزیں میں عرض کر رہا ہوں جن چیزوں سے میرے محبوب علیہ السلام نے منع کیا ہے، قبروں پر چراغ (دیوے) جلانے والوں پر میرے محبوب آقا علیہ السلام نے لعنت فرمائی ہے۔ اللہ اکبر کبیرا! وگرنہ اے لوگو کسی کے پاس پاکپتن والے بزرگوں کی قبر، کسی کے پاس لاہور والے بزرگوں کی قبر، کسی کے پاس اجمیر والے بزرگوں کی قبر ہے، ہاں ہاں ہر کسی کو اپنے اپنے بڑے کی قبر مبارک ہو، کسی کے پاس

پتوکی کے بزرگوں کی قبر ہے، کسی کے پاس قصور والے بزرگوں کی قبر ہے، مگر لوگو میرا اس جماعت سے تعلق ہے، جس جماعت کے پاس کملی والے آقا علیہ السلام کی قبر مبارک ہے، کملی والے آقا علیہ السلام کی قبر مبارک کے دروازے کی چابیاں اور وہاں کا پہرہ اللہ پاک نے توحید پرستوں کے ذمہ لگایا ہے، وہ گالیاں سن لیتے ہیں مگر قبر کو چومنے نہیں دیتے، گالیاں سن لیتے ہیں، مگر آگے بڑھنے نہیں دیتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، دعا مکہ کی طرف منہ کر کے کرو، بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کرو، کملی والے آقا علیہ السلام پر درود پڑھو، کوئی دنیا کی طاقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے نہیں روکتی۔

لوگو! جو باتیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، ان سے کون منع کرتا ہے؟ جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے، ہم ان سے منع کرتے ہیں، اب سنو! امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبریں پکی کرنے سے منع کیا ہے، پختہ کرنے سے منع کیا ہے اور میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر عمارتیں کھڑی کرنے سے، بلڈنگیں بنانے سے منع کیا ہے، اوپر لکھنے سے منع کیا ہے، اوپر بیٹھنے سے مجاور بننے سے منع فرمایا ہے۔ اے لوگو ذرا توجہ فرماؤ! آج نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا اثر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محنتوں کا اثر ہے کتنے شانوں والے مدینہ پاک میں سوئے ہیں؟ کتنی عظمتوں والے مکہ مکرمہ میں آرام کر رہے ہیں؟ لیکن لوگو وہ سب سادہ قبریں ہیں۔ کیوں؟ اللہ پاک نے ان کے اندر کا ماحول نور ونور کر دیا ہے، اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں کی قبروں کو جنت کے باغات بنا دیا ہے، روضة من ریاض الجنه بنا دیا ہے۔ وہ قبریں اوپر سے تو سادہ ہیں، مگر اندر سے جنت کی بہاریں بنی ہوئی ہیں، اے مسلمان بھائیو! آؤ اپنی مرضیاں نہ کیا کرو، اپنی من مانیاں نہ کیا کرو، رحمت کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا کرو۔ اے لوگو! جس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پاک میں دفن کیا گیا ہے، یہ کون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے؟ اے لوگو! جن کا حجرہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ تھی، جن کا حجرہ میرے کملی والے کا گھر تھا، جن کی طرف میرے کملی والے نے اشارہ کر کے فرمایا:

((مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ))

میرے محبوب آقا علیہ السلام نے اپنے منبر پاک پر چڑھ کر فرمایا، اپنے گھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کون سا گھر؟ جس گھر میں ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رہتی تھیں۔ وہ حجرہ جس حجرہ میں میری اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں، وہ حجرہ جس حجرہ میں امی جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاتی تھیں، وہ حجرہ جس میں قرآن نازل ہوتا تھا، اس حجرہ کی طرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر کے فرمایا:

((مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ))

اے دنیا کائنات کے لوگو! میرے گھر سے لے کر میرے منبر تک، میرے منبر سے لے کر میرے گھر تک اللہ پاک نے یہ ٹکڑا جنت کے باغوں میں سے باغ بنا دیا ہے، ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ کل بھی جنت تھا، آج بھی جنت ہے، کل بھی وہاں جنتی رہتے تھے، آج بھی وہاں جنتی سوئے ہیں، آؤ لوگو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جہان فانی سے رخصت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم موت کا پیالہ پی گئے، اللہ پاک کا فیصلہ مان گئے، کیونکہ اللہ پاک کا قانون ہے:

﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ﴾ یہ اللہ پاک کا فیصلہ ہے۔ ﴿کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍo﴾ یہ اللہ پاک کا قانون ہے۔ ﴿مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَ فِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَ مِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰیo﴾ (طٰہٰ: ۵۵)

یہ میرے مالک کا اعلان ہے، اللہ پاک کا فیصلہ ہے۔

کسے رہنا نئیں اس دنیا تے
اے تاں دنیا یار پرائی اے
بھانویں زندگی نو سو سال ہووے
اک روز جدائی جدائی اے
ماں باپ توں بچھڑے کھو لیندی

اولاد نوں موت یتیم کرے
یاراںؒ توں یار نکھیڑ دی اے
بھیناں توں کھو لیندی بھائی اے
بھانویں زندگی نو سو سال ہووے
اک روز جدائی جدائی اے

ایک وقت آیا میرے پاک نبی ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے چھوڑ گئے، ایک وقت آیا میرے پاک نبی ﷺ اپنے نواسوں کو، اپنے مہکتے پھولوں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو چھوڑ کر چلے گئے۔ لوگو میرے صدیق رضی اللہ عنہ روتے رہ گئے، میرے فاروق رضی اللہ عنہ روتے رہ گئے، بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے رو رو کر برا حال کر لیا ہے، لیکن لوگو میرے پاک نبی ﷺ اللہ پاک کا فیصلہ مان کر موت کی وادیوں میں تشریف لے گئے، جس وقت نبی پاک ﷺ کی تدفین کا وقت آیا، دفن کا وقت آیا تو کوئی کہہ رہا ہے جنت البقیع میں دفن کیا جائے، کوئی کہہ رہا ہے نبی پاک ﷺ کے منبر کے پاس دفن کیا جائے، سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب کی باتیں سنیں، سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو اپنی اپنی باتیں نہ کرو، آؤ میں نبی پاک ﷺ کا فرمان سناؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے کائنات کے لوگو میں نے اللہ پاک کے محبوب علیہ السلام سے سنا ہے، میں نے کملی والے آقا علیہ السلام سے سنا ہے، جہاں کوئی نبی فوت ہوتا ہے، وہاں ہی اس کی قبر بنتی ہے، آپ ﷺ فوت کہاں ہوئے تھے؟ ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آقا علیہ السلام فوت ہوئے تھے، میرے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا لوگو نبی پاک ﷺ کی حدیث کی روشنی میں آپ ﷺ کو حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ہی دفن کیا جائے، آپ ﷺ کے گھر میں ہی دفن کیا جائے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ جناب اگر قبروں پر روضے، دربار، مزار نہیں بن سکتے، تو نبی پاک ﷺ کی قبر پر وہ عمارت کیوں بنائی گئی؟ یہ نبی پاک ﷺ کی قبر پر عمارت نہیں بنائی گئی، بلکہ عمارت کے اندر قبر بنائی گئی ہے، بات سمجھ میں آئی ہے کہ نہیں؟ وہ قبر پر عمارت نہیں بنائی گئی

بلکہ ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی عمارت میں قبر بنائی گئی، کیوں جی کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ سنو پھر اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پاک میں نبی دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک بنائی گئی اور سنو! اماں جی اپنی زبانی بیان کرتی ہیں، اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا، خطرہ نہ ہوتا کہ دنیا میرے سر کے تاج کملی والے آقا علیہ السلام کی محبت کے جوش میں آ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیں تو شاید میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھلی جگہ پر بنا دیتی، مگر خطرہ ہے کہ دنیا پوجا پاٹ کی جگہ نہ بنالے، دنیا آ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدے کرنے شروع نہ کر دے، کیونکہ سجدہ میرے اللہ پاک کا حق ہے، سجدہ کس کا حق ہے؟ سجدہ انبیاء علیہم السلام کا حق نہیں، اولیاء کا حق نہیں، سجدہ صرف اللہ پاک کی ذات کا حق ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی بات سن لو! میں بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔

سیّدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ حیرہ کے علاقہ میں گئے، جب واپس آئے تو آ کر عرض کرتے ہیں، میں دور دراز علاقے میں دیکھ کر آیا ہوں، دنیا اپنے بادشاہ کو سجدے کر رہی ہے، دنیا اپنے بادشاہوں کو سجدہ کرتی ہے، لیکن میرا ایمان اور میری محبت کیا کہتی ہے؟ "لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ہاں ہاں میرا ایمان اور میری محبت کیا کہتی ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے زیادہ حق دار ہیں، "اَحَقُّ اَنْ تُسْجَدَ لَهٗ" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ حق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جائے، یہ دنیا کے معمولی بادشاہ اپنے آپ کو سجدہ کرواتے ہیں، میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری کائنات کا بادشاہ ہے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیاء علیہم السلام کا امام ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ حق بنتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جائے، پہلے تو یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں کی ہے، پھر محبت کے جوش میں آ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرضیں کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا دل کرتا ہے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ نہ یہ سجدہ میرے اللہ پاک کا حق ہے، یہ سجدہ خالق کا حق ہے، مخلوق کا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سجدہ مخلوق کو جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا، وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کرتیں۔ اللہ اکبر! اسی لیے کسی عقلمند آدمی نے کہا تھا:

ہو جس میں عبادت کا دھوکہ بندے کی وہ تعظیم نہ کر
ہو جس میں عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص اللہ کا حصہ ہے بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

تعظیم کیا کرو، ادب کیا کرو، احترام رج رج کر کیا کرو، مگر ایسا ادب نہ کرو، جس میں عبادت کا شبہ ہو، سجدہ نہ کرو، سجدہ صرف اللہ پاک کو کرنا ہے۔ کئی جاہلوں نے مسئلہ نکال لیا ہے کہ جناب یہ تو تعظیم کا سجدہ ہے، پیر صاحب کے گھٹنوں میں سر دے دیا تو یہ کون سا سجدہ ہے؟ پیر صاحب کے قدموں میں سر دے دیا تو یہ کون سا سجدہ ہے؟ یہاں کون سی تسبیحات پڑھی ہیں؟ اے لوگو سنو! ایک اونٹ نے آ کر نبی پاک ﷺ کے قدموں میں سر رکھا تھا، میں پوچھنا چاہتا ہوں، اس نے کون سی تسبیحات پڑھی تھیں؟ جب جناب یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو لے کر ملاقات کے لیے مصر پہنچے، جناب یوسف علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے تھے، انہوں نے تعظیمی سجدہ کیا تھا کہ نہیں؟ تو انہوں نے کتنی تسبیحات پڑھی تھیں؟ تسبیح ضروری نہیں، حضرات سنو! یہ سجدہ تعظیمی ہو، عبادت کا ہو تو صرف حق میرے اللہ پاک کا ہے، یہ کس کا حق ہے؟ درخت سجدہ کریں تو اللہ کو، چاند سورج سجدہ کریں تو اللہ کو، آسمان کے ستارے سجدہ کریں تو اللہ کو، حجر و شجر سجدہ کریں تو اللہ کو، اے بندے تم تو اشرف المخلوقات ہو، تم تو اپنی پیشانی مخلوق کے آگے نہ جھکایا کرو، تمہاری جبیں جھکے تو صرف اللہ پاک کے سامنے جھکے۔ اللہ اکبر! ہاں امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَءُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .))

شیطان ان گھروں سے بھاگ جاتا ہے، جن گھروں میں قرآن پاک کی سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے، میں نے حدیث سنائی ہے، دماغ سے کام لو، سمجھو فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں قرآن پاک پڑھا جاتا ہے، سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے، شیطان وہ گھر چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اے لوگو! میرے آقا علیہ السلام بتانا چاہتے ہیں۔ اس قرآن پاک کی تلاوتیں گھروں میں کی جاتی ہیں، قبروں میں نہیں کی جاتیں، قرآن پاک

قبرستان میں نہیں پڑھا جاتا، گھروں میں پڑھا جاتا ہے۔

((لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ .))

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیا معنی ہے؟ قبرستانوں میں قرآن پاک نہیں پڑھا جاتا، قبرستانوں میں تلاوتیں نہیں کی جاتیں، یہ قرآن پڑھنا اور تلاوتیں کرنا گھروں کا کام ہے، یہ گھروں میں پڑھا کرو، جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہ گھر چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے، تلاوت کہاں کرنی ہے؟ اپنے گھروں میں کرنی ہے، قبرستان نہ نماز کی جگہ ہے، نہ تلاوت کی جگہ ہے، نمازوں اور تلاوتوں کی جگہ اللہ پاک نے مسجدیں اور گھر بنائے ہیں۔ اللہ اکبر! یہ قبر پر چادر بچھانا اللہ پاک کی قسم میرے کملی والے آقا علیہ السلام نے کسی نبی کی قبر پر بھی جا کر چادر نہیں ڈالی، میرے کملی والے آقا علیہ السلام نے پوری زندگی کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی قبر پر بھی چادر نہیں ڈالی، میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی اپنے کسی بیٹے، اپنی کسی بیٹی، کسی بیوی، کسی پھوپھی، کسی چچا کی قبر پر بھی چادر نہیں ڈالی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان احد میں جاتے، وہاں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے، امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے چچا ہیں، چہیتے چچا ہیں، حضرات امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے چچا ہیں، جن کی شہادت پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتنے غم کے ساتھ روئے کہ شاید اللہ پاک کی زمین پر کبھی اپنی ماں کی یاد میں نہ روئے ہوں، جتنا کہ اپنے چچا کے غم میں روئے ہیں، مگر ان کی قبر پر بھی جا کر چادر نہیں بچھائی، میلہ نہیں لگوایا، موم بتیاں نہیں جلائیں، ڈھول نہیں بجائے، سرکس نہیں لگوائی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کی قبر پر، کسی بیٹی کی قبر پر، کسی بیٹے کی قبر پر، کسی عزیز کی قبر پر رب ذوالجلال والاکرام کی قسم ہے، اگر کسی ماں کے لال میں اتنی جرأت ہے تو قسم اٹھا کر کہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کی قبر پر عرس لگوایا، نہ کسی نبی علیہ السلام کی قبر پر عرس کروایا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی بیٹے کی قبر پر، نہ کسی بیٹی کی قبر پر چادر ڈالی ہے۔

یہ ساری دیکھا دیکھی رسوم ہیں، ہندوستان اور پاکستان کی پیداوار ہے، مکہ مدینہ کا یہ کلچر ہی نہیں، یہ ماحول ہی نہیں، یہاں رٹ تو مدینہ مدینہ کی لگائی جاتی ہے، مگر مدینے سے ماحول

ہی نہیں ملتا۔ الحمد للہ میرا ماحول ملتا ہے تو مدینہ پاک سے ملتا ہے میرے قبرستان کا ماحول ملتا ہے تو مدینہ پاک سے ملتا ہے اذانیں مدینے والی ہیں، نمازیں مدینے والی ہیں۔ انشاء اللہ اللہ پاک کے فضل وکرم سے ایصال ثواب کے طریقے بھی مدینے والے ہیں۔ یہاں بس یہی کہتے رہتے ہیں:

المدینہ چل مدینہ المدینہ چل مدینہ

مگر نہ مدینے کا مؤذن پسند ہے نہ مدینے کا خطیب پسند ہے، نہ مدینے کا امام پسند ہے، نہ مدینے کا ماحول پسند ہے، نہ مدینے والی قبریں پسند ہیں، پھر مدینے کی چیز کیا پسند ہے؟ الحمد للہ مدینہ سے تعلق میرا ہے، اس لیے تو اللہ پاک نے مدینے کی چابیاں ان لوگوں کی دی ہیں، جو قبروں کو چومتے نہیں، جو قبروں پر چراغ نہیں جلاتے، نبی پاک ﷺ کی قبر پاک کی چابی ان لوگوں کے پاس ہے جو قبر پر عرس نہیں کرواتے، نبی پاک ﷺ کی قبر مبارک کی چابی ان لوگوں کے پاس ہے، جو قبروں پر میلے نہیں لگواتے، نبی پاک ﷺ کی قبر مبارک کی چابی اللہ پاک نے ان لوگوں کو دی ہے، جو قبروں پر ڈھول نہیں بجاتے، بھنگڑے نہیں ڈالتے، دھمالیں نہیں ڈالتے، کنجر نہیں نچواتے، سرکس نہیں لگواتے، موت کا کنواں نہیں لگواتے، چراغ نہیں جلاتے، بھنڈ نہیں نچواتے، جہاں ورائٹی شو نہیں کرواتے، جہاں کنجروں کا ناچ نہیں ہوتا، اللہ پاک نے اس قوم کو کملی والے آقا علیہ السلام کی قبر مبارک کی چابی دے دی ہے۔

اگر کسی اور کو چابی مل جاتی تو وہاں کتوں کی لڑائیاں ہوتیں، وہاں سرکسیں لگتیں، وہاں ورائٹی شو ہوتا، وہاں نصیبو لعل کا شو ہوتا، اللہ میں تیری قدرت پر قربان جاؤں، تم نے میرے کملی والے آقا علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول کرلیا ہے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

((اَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ.))

اللہ میری قبر کو کہیں سجدہ گاہ نہ بنا دینا، مولا میری قبر کو عبادت گاہ نہ بنا دینا، میں نے پوری زندگی پتھر کھا کھا کر، میں نے پوری زندگی اپنی جان خطرے میں ڈال کر محنتیں کی ہیں کہ عبادت میرے اللہ کی ہو، سجدہ میرے اللہ کو ہو، رکوع میرے اللہ کو ہو، اللہ اگر میری قبر پر ہی

محبت میں آ کر دنیا جھک گئی تو پھر میری محنت کا کیا فائدہ ہے؟ میری تبلیغ کا کیا فائدہ ہے؟ رحمت کائنات ﷺ نے دعا فرمائی کہ اللہ میری قبر کو عبادت گاہ نہ بنانا، سجدہ گاہ نہ بنانا، دنیا روئے تو تیرے سامنے، دنیا جھکے تو تیرے سامنے، دنیا مانگے تو تجھ سے مانگے، دنیا نذر و نیاز دے تو وہ بھی میرے مولا تیرے نام کی دیں۔

اللہ پاک اس محبوب علیہ السلام کی سیرت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اس کملی والے پیارے آقا علیہ السلام کے فرامین کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! آپ ﷺ کی تعلیمات پر اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! میرا مولا اپنے محبوب علیہ السلام کی نافرمانی سے بچائے۔ آمین! اپنے پیارے کملی والے آقا علیہ السلام کی مخالفت سے اللہ پاک بچائے۔ آمین! اللہ پاک ہم سب کو آپ ﷺ کی سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



میدانِ محشر

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا﴾

(الكهف : ٤٩)

یا الٰہی جب تک میرے بدن میں جان رہے
میری یہ تمنا ہے کہ میرے لب پہ تیرا قرآن رہے
اور تمنا ہے اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
الٰہی اگر توفیق مل جائے تو خدمت اسلام کر جاؤں

سامعین محترم، واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو، عزیز قابل قدر نوجوان ساتھیو! شمع رسالت کے پروانو، توحید وسنت کے شاہینو، پردہ میں بیٹھ کر خطبہ جمعہ سماعت فرمانے والی معززات، مکرمات میری اسلامی، روحانی ماؤں اور بہنو! دعا ہے اللہ جل جلالہ میری اور تم سب خواتین وحضرات کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! فریضہ جمعۃ المبارک ادا کرنے کی غرض سے جمع ہونا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری بخشش اور نجات کا سبب اور ذریعہ بنائے۔ آمین۔ جس طرح اللہ کے گھر میں محبت وعقیدت لے کر جمع ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ پاک قیامت والے دن اپنے محبوب علیہ السلام کے حوض کوثر پر جمع فرمائے۔ آمین

اللہ ذوالجلال کی جس قدر بھی حمد وثنا بیان کی جائے کم ہے۔ وہ اللہ جو ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اس خالق ومالک کی تعریف کے کلمات کبھی ختم ہونے والے نہیں، بے شمار

درود وسلام، ان گنت، لاتعداد، بے حدوحساب درود وسلام صحراؤں، ریگستانوں کے ذرّات سے بھی زیادہ درود وسلام، آسمان سے برسنے والی بارش اور شبنم کے قطرات سے بھی زیادہ درود وسلام، روئے زمین کے درختوں کے پتّوں اور پھولوں کی پتیوں سے بھی زیادہ درود وسلام آقائے دو جہاں، نبی آخرالزماں، صاحب قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں۔

یہ بات بالکل حقیقت ہے جس طرح انسان کا پیدا ہونا برحق ہے، اسی طرح انسان کا مرنا بھی برحق ہے، جو ماں کی گود میں آیا ہے، اس نے قبر کی گود میں ایک دن سونا ہے، یہ الگ بات ہے اللہ پاک نے موت کا فیصلہ سب کے لیے مقرر کیا ہے، مگر وقت کسی کو نہیں بتایا، نہ وقت بتایا، نہ تاریخ بتائی، نہ مہینہ بتایا اور نہ سال بتائے ہیں۔ فیصلہ اٹل ہے، مگر اس کی تفصیل اس نے اپنے رجسٹر میں اپنے پاس رکھی ہے، وہ دنیا کو نہیں بتائی، نہ کسی نبی کو جانے کا وقت بتایا، نہ کسی ولی، بزرگ کو بتایا، نہ کسی تہجد گزار کو بتایا، نہ کسی نمازی کو بتایا، بس یہ فرمادیا کہ:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

اس موت کے بعد ایک اور جہان ہے، جسے عالم برزخ کہتے ہیں، دنیا میں انسان جو کچھ کرتا ہے، وہ اچھے اعمال کرے، چاہے برے اعمال کرے، اس کی جزاء وسزا کا سلسلہ مرنے کے بعد فوراً شروع ہو جاتا ہے، اعمال اچھے ہیں تو سلوک اچھا ہوتا ہے، پھر اللہ پاک اپنے بندوں کی قدردانی کرتا ہے، اعمال برے ہیں تو اللہ پاک معاف کرے، پھر سلوک بھی بہت برا ہوتا ہے، عقلمند لوگ کہتے ہیں:

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

آج کے خطبہ میں آپ کے سامنے وہ فکر رکھنا چاہتا ہوں، جس فکر کے بارہ میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، کسی نے پوچھا تھا، آقا علیہ السلام جی آپ کی عمر اتنی زیادہ نہیں ہوئی لیکن آپ ﷺ کے بال سفید ہوتے جا رہے ہیں، آمنہ کے لال، سرتاج انبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اتنی زیادہ میری عمر نہیں ہوئی،

مگر سورہ کوّرت جس میں قیامت کے زلزلے اور جھٹکے بیان کیے گئے ہیں، سورہ برأت، سورہ ھود ان سورتوں میں اللہ پاک نے جو قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ فرمایا ہے، آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے، ان قرآن کی سورتوں نے آمنہ کے لال علیہ السلام کو بوڑھا کر دیا ہے، بس یہ ایک فکر ہے، ہمارا ایک پنجابی کا معقولہ ہے:

''بندہ بڈھا نئیں ہوندا پر فکراں بڈھیاں کر دیندیاں نے''

فکریں انسان کو کمزور کر دیتی ہیں، سوچیں انسان کو بڑھاپے کی منزل پر لے جاتی ہیں، دعا کرو اللہ جس قدر تو زندگی عطا فرمائے تو سکھ اور سکون والی عطا فرما۔ آمین! دکھوں اور پریشانیوں والی زندگی سے محفوظ فرما۔ آمین! امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ذوالجلال نے اعلان فرمایا کہ لوگو اللہ ذوالجلال سے ڈر جاؤ، قیامت والا دن، میدانِ محشر، حساب وکتاب والا دن، جزا وسزا والی گھڑیاں جو ہیں، ان گھڑیوں کی تیاریاں کرلو، میدان محشر کی تیاریاں کرلو۔ خالق کائنات کا قرآن اعلان کر رہا ہے، آواز آتی ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (الحشر: ۱۸)

رب ذوالجلال نے فرمایا: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور ہر جان کو چاہیے کہ وہ سوچے، غور وفکر کرے کہ میں نے کل قیامت کے لیے کیا تیاریاں کی ہیں؟ رب ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، اس خالق کائنات کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے کیا تیاریاں کی ہیں؟ کون سا نیکیوں کا ذخیرہ بنایا؟ کون سا ساز وسامان بنایا؟ کون سا اس لمبے سفر کے لیے زادِ راہ بنایا؟ یہ قیامت والا دن اللہ والے ایسا آنے والا ہے جس میں ہر فرد وبشر نے اللہ پاک کی بارگاہ میں جمع ہونا ہے، نیک وبد بھی آئیں گے، رسول اور ان کی امتیں بھی آئیں گی، چھوٹے، بڑے سب اللہ پاک کی بارگاہ میں آنے والے ہیں اور اس دن اللہ پاک نے یہ دنیا پر کیے گئے اعمال کا فیصلہ کرنا ہے، ہر انسان کے سامنے اس کی زندگی کا ریکارڈ پیش ہونے والا ہے، خالق کائنات نے فرمایا:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○﴾ (الزلزال : ٧-٨)

دنیا کے اندر اگر انسان نے ایک رائی کے دانے کے برابر، مکھی کے سر کے برابر بھی اگر کسی نے نیکی کی ہو گی، کوئی نیک عمل کیا ہو گا تو اللہ پاک فرماتے ہیں، تو وہ اپنی آنکھوں سے اپنی نیکیاں دیکھ لے گا اور اگر کسی نے رائی کے دانے کے برابر کوئی جرم کیا ہو گا، کوئی گناہ کیا ہو گا، اللہ پاک نے فرمایا: تو وہ اپنے کیے ہوئے گناہوں کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ اللہ اللہ! سوچتے ہو گے کہ وہ قیامت والا دن جو سینکڑوں، ہزاروں سالوں بعد آنا ہے، وہاں کیسے پتہ چلے گا؟ یہ سارا ریکارڈ کیسے محفوظ ہو گیا؟ آؤ یہ فیصلہ بھی قرآن سے پوچھتے ہیں، اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا: بندے تم جس زمین پر رہتے ہو، جس علاقے میں زندہ رہ رہے ہو، دنیا کے کسی کونے پر، دنیا کے کسی بھی مقام پر جو بھی انسان زندہ ہے:

﴿وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ○﴾ (الانفطار : ١٠)

یہ اللہ پاک کا قرآن ہے، آؤ ذرا قرآن کی باتیں سنو! اللہ پاک کے قرآن پر غور کرتے جاؤ اور میدان محشر کا نقشہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھتے جاؤ۔ تصورات کی دنیا میں، خیالات کی دنیا میں آؤ ذرا دل و دماغ کی آنکھوں کے ساتھ میدان محشر کا نقشہ نوٹ کرو، میدان محشر کا نقشہ عرض کرنا چاہتا ہوں، خالق کائنات نے فرمایا:

﴿وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ○ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ○﴾ (الانفطار : ١٠-١١)

ہر انسان پر اللہ پاک نے اپنے نگران چھوڑے ہیں، ہر انسان پر اللہ پاک نے محافظوں کی ڈیوٹیاں لگائی ہیں، ہر انسان کے ساتھ چاہے وہ زمیندار ہو، چاہے دوکان دار ہو، چاہے وہ کسی محکمے کا افسر ہو، چاہے وہ تجارتیں کرنے والا ہو، چاہے وہ نیکوکار ہو، چاہے وہ بدکردار ہو:

﴿وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ○ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ○﴾

اللہ پاک نے فرمایا: وہ میری نظروں کے سامنے ہے، میری حفاظت میں ہے، کوئی بھی مجھ سے غیب نہیں، کوئی مجھ سے چھپا ہوا نہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: ہم نے تم سب پر اپنے

نگران چھوڑے ہوئے ہیں، حفاظتیں کرنے والے، نگرانیاں کرنے والے، اللہ جی وہ کون سے نگران ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿كِرَامًا كَاتِبِيْنَo يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَo﴾ (الانفطار: ۱۱تا۱۲)

انسان جو جو بھی عمل کرتا ہے، تو اس کا عمل لکھنے والے فوری طور پر لکھ لیتے ہیں، انسان زبان سے کوئی جملہ بولتا ہے، گالی گلوچ نکالتا ہے، چغلیاں اور غیبتیں کرتا ہے یا کوئی رب تعالیٰ کے قرآن کی تلاوتیں کرتا ہے، اللہ پاک کے دروازے پر شور وپکار کر کے کہ یا اللہ، یا رب! کہتا ہے یا غیر کے نام کی آوازیں دیتا ہے۔ خالق کائنات نے فرمایا: ہر زبان سے نکلا ہوا جملہ میرے فرشتے لکھ لیتے ہیں، اے عمل کرنے والے تم چاہو اچھا عمل کرو، چاہے برا کرو، تیرا عمل فوراً فرشتے لکھ لیتے ہیں، تیری ساری زندگی کا ریکارڈ بنایا جا رہا ہے اور جب قیامت والا دن ہوگا خالق کائنات نے فرمایا:

﴿وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا﴾

(الکهف: ۴۹)

یہ سورۃ کہف اور پندرھواں پارہ ہے، آؤ ذرا قرآن پر غور کرو، خالق کائنات نے فرمایا: ﴿وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ﴾ جس وقت دفتر کھولا جائے گا، کتابیں سامنے رکھی جائیں گی، ساری زندگی کا ریکارڈ جب انسان کے سامنے کیا جائے گا، اس کی زندگی کی کرتوتیں، اس کی نیکیوں اور بدیوں کا خلاصہ اس کے سامنے کھولا جائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: جنہوں نے جرم زیادہ کیے، جنہوں نے بدیاں زیادہ کیں، جنہوں نے جرائم زیادہ کیے، جنہوں نے گناہ زیادہ کیے ہیں۔ آؤ بھائیو! غور کرو:

﴿فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ﴾

اللہ پاک نے فرمایا: مجرم اپنی کتابوں کو دیکھ لیں گے، اپنے اعمال ناموں کو دیکھ لیں گے۔ اے میرے اللہ پھر حال کیا ہوگا؟ فرمایا دیکھیں گے تو کانپتے ہوں گے، ڈرتے ہوں

گے۔ کیوں؟ اس کتاب نے تو دنیا کی کوئی بھی کرتوت نہیں چھوڑی، اس نے تو دنیا کا کوئی بھی بولا ہوا حملہ اور قول نہیں چھوڑا، اس نے تو ساری ہی باتیں اللہ پاک کے سامنے پیش کر دی ہیں، اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے، بے نماز کانپ رہا ہے، بے نماز ڈر رہا ہے، زکوٰۃ نہ دینے والا آج میدان محشر میں ڈر رہا ہے، دنیا پر گالیاں دینے والا، بات بات پر گالیاں دینے والا، اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبتیں اور چغلیاں کرنے والا آج تھر تھر کانپ رہا ہے، سودی کاروبار کرنے والا، جوا کھیلنے والا آج تھر تھر کانپ رہا ہے:

﴿فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ﴾

دنیا کا کوئی صدر بات کرے تو وہ جھوٹ ہوسکتا ہے، دنیا کا کوئی وزیر بات کرے تو وہ جھوٹ ہوسکتا ہے، دنیا کا گورنر بات کرے تو جھوٹ ہوسکتا ہے، میرے بھائیو! کوئی ایس پی، ڈی ایس پی بات کرے تو وہ جھوٹی ہوسکتی ہے، اللہ کی قسم یہ رب تعالیٰ کا قرآن سچا ہے، اس کو نازل کرنے والا سچا، لے کر آنے والا سچا، جس کملی والے کے سینے پر قرآن آیا تو وہ کملی والا محبوب بھی سچا ہے، میرے بھائیو دنیا کی باتیں غلط ہوسکتیں ہیں، رب کے قرآن کی بات جھوٹی نہیں ہوسکتی اور آمنہ کے لال ﷺ کے فرمان کی بات جھوٹی نہیں سکتی:

﴿فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ﴾

ڈر رہے ہیں، کانپ رہے ہیں کہ یہ کیا بن گیا؟ آج ہماری زندگی کی کرتوتوں کا خلاصہ کھلنے والا ہے، آج ہمارے راز کھل جانے ہیں، جو دنیا پر بکواس کی تو آج وہ سارا ہی سامنے آ جائے گا۔ اللہ اللہ!! ایک مقام یہ ہے، اب دوسرا مقام سنو! وہاں اللہ ذوالجلال فرما رہے ہیں:

﴿وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا﴾

(الانبياء: ٤٧)

اللہ پاک نے فرمایا: میں عدل اور انصاف کا ترازو لگا دوں گا، عدل اور انصاف کا ترازو سامنے کھڑا کر دیا جائے گا، ساری دنیا آدم علیہ السلام سے لے کر صبح قیامت تک پیدا ہونے والا ہر بچہ، بچی سب جمع ہیں، ہر فرد و بشر جمع ہے، ہر نیک و بد جمع ہے، ان کے سامنے عدل اور

انصاف کا ترازو لگایا گیا، جنہوں نے ظلم کیا، ان کا ظلم تولا جا رہا ہے، جنہوں نے کسی کے حق کھائے ہیں تو ان کا حق تولا جا رہا ہے، ہر کسی کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جا رہا ہے۔ اللہ اللہ! اسی لیے آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا:

((حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا))

اے دنیا والو! اس سے پہلے کہ رب تمہارا حساب وکتاب کرے، اس لیے اپنی زندگی میں ہی اپنا حساب کرلیا کرو، اپنی اداؤں پر خود ہی نوٹ کیا کرو، اپنے اعمال پر خود ہی غور کرلیا کرو، رب کا حساب آنے سے پہلے ہر آدمی اپنا اپنا محاسبہ کرے، اپنے اپنے کردار پر نوٹ کرے کہ قیامت والے دن میں نے اللہ پاک کے سامنے کیا پیش کرنا ہے؟ قیامت والے دن میں نے اللہ پاک کے سامنے کیا جواب دینا ہے؟ ہر آدمی غور وفکر کرے۔ اللہ اللہ! قیامت والا دن ہے، حساب وکتاب شروع ہے، جزاء وسزا کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے، آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کی ہولنا کیوں کا تذکرہ فرمایا، قیامت کے دن کی خوفنا کیوں کا تذکرہ فرمایا، اللہ ذوالجلال کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میدان محشر کا نقشہ اپنی زبان اطہر سے بیان فرمایا: تو بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیاری عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں، آقا علیہ السلام جی یہ تو بتایئے کہ قیامت والے دن جہاں ساری خلقت جمع ہوگی، وہاں ہر جان کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، ہر انسان ہی نفسی نفسی پکار رہا ہوگا، بابا جی شیخو پوری رحمہ اللہ نے کہا تھا:

میدان وہ حشر کا آواز رب نفسی
یہ خلقت ہے سہمی سہمی
نیکی بد شمارا
اب کس طرف کو جائیں
ہائے کس کو سنائیں دکھڑا
ارے مشفق کوئی بتا دو
جو شافع بنے ہمارا

ساری دنیا نفسی نفسی پکار رہی ہے کہ اے اللہ میری جان بچ جائے، ساری دنیا بھی جہنم میں چلی جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے اللہ پیارے بس میری جان بچ جائے اور اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے:

﴿يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ۝﴾

(المعارج: ۱۱)

یہ مجرم انسان جو اللہ پاک کا باغی ہے، یہ قیامت والے دن سوچے گا، یہ پسند کرے گا کہ جو عذاب آج مجھ پر آنے والا ہے، یہ عذاب آج مجھ سے ٹل جائے، بے شک میرے باپ کو جہنم میں پھینک دیا جائے، میرے بھائیوں کو دوزخ میں پھینک دیا جائے، میری بیوی کو جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے اور مجھے اس جہنم سے بچا لیا جائے، اس کو کوئی ماں کی فکر نہیں، کسی کو باپ کی پرواہ نہیں، کسی کو بیوی بچوں کی پرواہ نہیں، ہر جان کو بس اپنی اپنی پڑی ہے، مجرم کہہ رہا ہے:

﴿يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ۝﴾ (المعارج: ۱۱تا۱۲)

مجرم کہتا ہے بے شک میرے بھائی جہنم میں چلے جائیں، میرا باپ جہنم میں چلا جائے، میرے سارے ساتھی جہنم کا ایندھن بن جائیں، مگر اے اللہ پاک میری جان بچ جائے، ہائے میری جان بچ جائے، یہ میدان محشر ہے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام نے جس وقت تذکرہ فرمایا تو میری اور تمہاری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بڑی ہی فکر مند ہو جاتی ہیں، فکر مندی کے عالم میں سرتاج انبیاء علیہ السلام کے سامنے یہ اپیلیں کرتی ہیں، آقا علیہ السلام جی یہ بتائیں کہ قیامت والے دن جس وقت ساری خلقت جمع ہوگی تو سب کو اپنی اپنی جان کی پڑی ہوگی، آقا علیہ السلام جی یہ تو بتائیں، اس قیامت والے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یاد کرو گے کہ نہیں؟ آقا علیہ السلام جی اس دنیا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتیں کتنی ہیں؟ آقا علیہ السلام جی اس دنیا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سے پیار کتنا ہے؟ دیکھو نا میرے بھائیو! آمنہ کے لال علیہ السلام جس وقت اپنی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے

ساتھ اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں بوٹی کھا لیتی اور ہڈی چوس کر رکھ دیتی تھی، آقا علیہ السلام مجھ سے اتنی محبت کا اظہار کرتے، اتنا پیار کا مظاہرہ فرمایا کرتے کہ آقا علیہ السلام میری رکھی ہوئی ہڈی کو بھی چوس لیتے تھے، حالانکہ مجھے بھی پتہ تھا کہ اس کے ساتھ بوٹی نہیں لگی، اس کے ساتھ گوشت نہیں ہے۔ مگر آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم صرف محبت جتانے کے لیے، ایک پیار کا مظاہرہ کرنے کے لیے، آقا علیہ السلام میری رکھی ہوئی ہڈی کو چوسنا شروع کر دیتے، ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے میرے اور تمہارے آقا علیہ السلام کو اتنا پیار ہے، آقا علیہ السلام بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اتنی محبتیں فرما رہے ہیں، آج ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرضیں کرتی ہیں، آقا علیہ السلام یہ دنیا کی تپش، یہ سورج کی گرمی ہم سے گوارا نہیں ہوتی، آقا علیہ السلام جی قیامت کا دن اتنا سخت ہو گا کہ جب سورج بھی سر پر ہو گا، یہ ساری زمین تابنے کی طرح گرم ہو گی، ہر آدمی قیامت والے دن پسینے میں شرابور ہے، اپنے اپنے گناہوں کے مطابق پسینہ آیا ہوا ہے، کسی کو گھٹنوں تک پسینہ ہے، کسی کو پنڈلیوں تک پسینہ ہے، کسی کو کمر تک پسینہ ہے، کوئی اپنے پسینے میں غوطے کھا رہا ہے۔ اللہ اللہ اللہ!!!!

ماں جی عرض کرتی ہیں، سوہنیا اتنے سخت دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جیسے غریبوں کو بھی یاد کرو گے کہ نہیں؟ بھلا ہمارا بھی کوئی خیال کرو گے کہ نہیں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا میں یاد تو ضرور کروں گا، مگر تین مقام ایسے ہیں، تین مرحلے ایسے ہیں، تین منزلیں ایسی ہیں، جن تین منزلوں پر کوئی کسی کو یاد ہی نہیں کرے گا۔ اللہ اللہ! وہ تو وادیاں ہی بڑی خطرناک ہیں، وہ تو منزلیں ہی بڑی مشکل ہیں، وہ تو گھاٹیاں ہی بڑی مشکل ہیں، ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا رو پڑتی ہیں، ماں جی فکرمند ہو جاتی ہیں، عرض کرتی ہیں آقا علیہ السلام وہ تین مقام کون کون سے ہیں؟ جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، آقا علیہ السلام نے فرمایا: "عِنْدَ الْمِیْزَان" سرکار مدینہ علیہ السلام نے فرمایا "عِنْدَ الْمِیْزَان" اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جس وقت آدمیوں کے اعمال کو تولا جانا ہے، جس وقت انسانوں کی نیکیوں اور بدیوں کا وزن کیا جانا ہے، جس وقت اللہ پاک نے عدل اور انصاف کا ترازو قائم کر کے انسانوں کی نیکیوں کو تولنا ہے۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس وقت کوئی

کسی کا خیال نہیں کرے گا، اس وقت ہر آدمی کو اپنی اپنی نیکیوں کی فکر پڑی ہوگی، ہر آدمی کو اپنے اپنے اعمال کی فکر پڑی ہوگی کہ آج اللہ جانے میری نیکیوں کا وزن زیادہ ہونا ہے یا کہ میرے گناہوں نے بیڑا غرق کر دینا ہے، ہر انسان کو اپنی اپنی فکریں ہوں گی۔ ماں کو اپنی فکر ہے، باپ کو اپنی فکر ہے، اولاد کو اپنی فکر ہے، کوئی کسی کی فکر کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

اس وقت بات بنی ہے تو نیکیوں سے بنی ہے، آج دیکھو نا میرے بھائیو! ہم نے نیکیوں کو مسخرہ اور مذاق سمجھا ہے ہم نے نیکیوں کو معمولی بات سمجھا ہے، حالانکہ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آدمی دل لگا کر رب کے قرآن کو پڑھتا ہے، رب کے قرآن کی تلاوتیں کرتا ہے، جو آدمی قرآن کی تلاوت شروع کر دیتا ہے، یہ قرآن پڑھتا جا رہا ہے تو ادھر رب ذوالجلال کے فرشتے قلم سے اس کی نیکیاں درج کر رہے ہیں، عرش سے آرڈر آ رہا ہے، اے میرے فرشتو! یہ میرا قرآن پڑھنے والا بندہ قرآن پڑھتا جا رہا ہے تو جیسے جیسے یہ پڑھتا جائے تو اس کے ایک ایک حرف کے بدلے میں دس دس نیکیاں لکھتے جاؤ، اتنی سستی نیکیاں ہیں، مگر قدر کا وہاں جا کر پتہ چلے گا، جب گناہوں اور نیکیوں کا فرق سامنے ہوگا۔ آؤ ذرا غور کرو! اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن کا ایک حرف پڑھے تو اللہ پاک اس کو دس نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں، جو آدمی تین حرف پڑھتا ہے، الم یہ تین حرف ہیں۔

﴿الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

یہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھ رہا ہے تو عرش والا ذوالجلال نیکیاں لکھوا رہا ہے، ایک ایک حرف کے بدلے اللہ پاک دس دس نیکیاں عطا کر دیتے ہیں۔ اللہ اللہ!! اس لیے ایک اللہ کا ولی کہہ گیا ہے، بڑی پیاری بات کی ہے، اللہ پاک اس کی قبر کو جنت کا باغ بنائے۔ آمین! وہ فرماتے ہیں:

او سن لو کن کھول کے بھائیو تے بھیناں نی

یہ کلام میاں صمصام رحمہ اللہ کا نہیں ہے، یہ کلام مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ کا ہے، اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین! انہوں نے نقشہ کھینچا ہے،

بڑی پیاری بات کرتے ہیں: فرماتے ہیں:

او سن لو کن کھول کے بھائیو تے بھیناں نی
ایس جہان اتّے بیٹھ نہ رہنا نی
پڑھ لو قرآن جے کر مرتبہ لینا نی
قرآن والی بولی کالجے ٹھار دی
جھوک وسیندی ڈٹھی احمد مختار دی

ذرا توجہ فرماؤ! آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، جس وقت اللہ نے عدل وانصاف کا ترازو قائم کر کے انسانوں کی نیکیوں اور بدیوں کو تولنا ہے، اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس وقت کوئی کسی کا خیال نہیں رکھے گا، آگے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب پل صراط سے گزرنے کی باری آئے گی تب بھی کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، تیسرا موقع وہ ہے آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا: تیسرا موقع جب کوئی کسی کی بات نہیں سنے گا، جس وقت خالق کائنات کے دربار میں ہر انسان کا نامۂ اعمال تقسیم ہو رہا ہوگا، آؤ ذرا غور کرو اور دو قسم کے لوگ قیامت والے دن آئیں گے، ایک وہ طبقہ جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا، دوسرا وہ بدنصیبوں کا طبقہ ہے جن کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا، دعا کرو اللہ پاک دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال نصیب فرمائے۔ آمین! اللہ ذوالجلال نے قرآن میں فرمایا،

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ۝ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ۝﴾ (الحاقہ: ۱۹-۲۰)

وہ نیکوکار بندہ، رب تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ، آمنہ کے لال علیہ السلام کا جب دار بندہ جو قیامت والے دن اللہ پاک کے دربار میں آیا تو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملا ہے، اس کی نمازوں کا صلہ، اس کے روزوں کا صلہ، اس کی زکوٰتوں کا صلہ، اس کے حج وعمرہ کا صلہ، اس کے سچ بولنے کا صلہ، اس کا حلال کھانے کا صلہ، اس کا نیکیاں کرنے والا صلہ، مخلوق خدا کی خدمت والا صلہ جب اللہ پاک اس کو دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال عطا کرے گا تو یہ میدان

محشر میں دوڑتا پھرے گا:

﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾ (الحاقه : ١٩)

اے لوگو! آؤ میرا نامۂ اعمال دیکھ لو! میری کتاب دیکھ لو! کہے گا یہ دیکھو مجھے اللہ پاک نے جنت کا ویزہ ہی عطا کر دیا ہے۔

﴿اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ﴾ (الحاقه : ٢٠)

جو امیر لوگ ہیں ان کے بچوں کا صبح کو کارٹن کا سوٹ اور ہوتا ہے، شام کو لٹھے والا سوٹ اور ہوتا ہے، صبح کو سوٹ اور ہے شام کو سوٹ اور ہے، سکول جاتے وقت یونیفارم اور ہے، سکول سے واپسی پر اور ہے، رات کو سونے کے لیے سوٹ اور ہے، رشتہ داروں کو ملنے کے لیے جانا ہے، تو سوٹ اور ہے، دوسری طرف وہ بیچارے غریب لوگ ہیں، جنہوں نے مزدوریاں کر کر کے سال بعد ایک آدھا سوٹ بنانا ہوتا ہے، اس غریب کے بچے کو جب نیا سوٹ ملتا ہے، تو یہ وہ سوٹ پہن کر دوڑے ہی پھرتا ہے، اپنے دوستوں کو اپنے کپڑے دکھا رہا ہے، کہتا ہے یہ میرے ابو لے کر آئے ہیں، یہ میری امی لے کر آئی ہے، دیکھو نہ میرے بھائیو! اس غریب کے بچے کو سوٹ بڑی دیر بعد ملا ہے تو اس کو خوشیاں ہی خوشیاں ہیں، اپنے دوستوں یاروں کو اپنے کپڑے دکھا رہا ہے، یا عید والا دن آیا، جس غریب کو آٹھ آٹھ، دس دس دن تک کبھی ایک روپے بھی خرچہ نہیں ملا تھا، عید پر اس کے ابو جان نے اسے پانچ روپے خرچہ دیا تو یہ اپنے دوستوں کو دکھانے کے لیے نوٹ ہاتھ میں پکڑے رہتا ہے۔ کیوں؟ اس بے چارے کو روپے کی قدر ہے، مگر جو سرمایہ دار کا بیٹا ہے، اس نے صبح بھی دس، بیس روپے لے لینے ہیں، دوپہر کو پھر لے لینے ہیں، شام کو پھر لے لینے ہیں، اس کے نزدیک پیسے کی قدر ہی نہیں، اس کا باپ مالدار ہے، یہ سرمایہ دار کا بیٹا ہے، یہ نوٹوں میں کھیلنے والا بچہ ہے، میرے بھائیو! پیسے کی قدر غریب کے بچے سے پوچھو! کسی مزدور کے بیٹے سے پوچھو! جس کو سال بعد کہیں جا کر پانچ، دس روپے نصیب ہوتے ہیں۔

جب اللہ پاک نیکو کار کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دے گا تو اس کو بھی خوشیاں ہی

خوشیاں ہوں گی، یہ بھی بھاگا پھر رہا ہے، کبھی وہاں جاتا ہے، کبھی ادھر جاتا ہے، کہتا ہے:

﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ۝﴾ (الحاقه: ١٩)

اے لوگو! آؤ میری کتاب دیکھو! آؤ میرا نامۂ اعمال دیکھ لو! آؤ میرا جنت کا ویزہ دیکھ لو! آؤ میری جنت کی ٹکیٹس دیکھ لو!

﴿اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ۝﴾ (الحاقه: ٢٠)

آج کے حساب وکتاب پر مجھے بہت زیادہ یقین تھا، مجھے پتہ تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے، اللہ پاک سے ملاقاتیں ہونی ہیں، حساب وکتاب ہونے والا ہے، اللہ اللہ! خالق کائنات نے فرمایا: جنتی عیش وعشرت کی زندگیاں گزارے گا، موج میلے کی زندگیاں گزارے گا۔

﴿فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ۝﴾ (الحاقه: ٢٢-٢٤)

اللہ ذوالجلال نے فرمایا: جنت کے عالی شان بنگلے اور چوبارے اپنے اس بندے کو عطا کر دوں گا، گوشوں والے، پھلوں والے جنت میں اس کو پھل اور درخت عطا کر دوں گا، اور اعلان ہو جائے گا۔ اے میرے بندے تیرے لیے کھلا رزق عطا کیا گیا ہے، پیٹ بھر کر کھاتے رہو، موج مستیاں کرتے رہو، دنیا میں تو نے ہمیں راضی کر دیا، آج ہم نے تمہیں راضی کر دینا ہے، دنیا میں تو نے ہمیں خوش کر دیا، آج ہم نے تمہیں خوش کر دینا ہے، ساری زندگی تم نے شرک نہیں کیا، بس میرے دروازے کے سوالی بن کر رہے ہو، اولاد مل گئی تو تم نے میرا شکر کیا ہے، اولاد نہیں ملی تو بے صبری کا مظاہرہ کر کے قبروں اور شجروں سے بیٹے نہیں مانگے، جا کر مٹی کی ڈھیریوں سے بیٹے نہیں مانگے، بھنگیوں اور چرسیوں کے گھٹنے نہیں پکڑے، بس میرے دروازے پر توکل اور یقین کر کے بیٹھ گئے تھے اور تیرا عقیدہ بن گیا تھا:

بس دیوے تے دیندا اللہ نی
بی بی رب اتے رکھ تسلا نی

اس پر بھروسہ رکھو، اس پر یقین رکھا کرو، ایسے ہی بے دین اور بے نمازیوں کے پاس جا

کرنہ بیٹھا کرو، ایسے ہی بے نمازوں کو جا کر ہاتھ نہ دکھایا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ بابا جی ہاتھ دیکھو، میں پاؤں آگے کو اٹھاتا ہوں مگر جاتا پیچھے کو ہے، بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہوں مگر شادی ہوتی نہیں، ان لفنگے بے نمازیوں، بھنگیوں اور چرسیوں کو ہاتھ نہ دکھایا کرو، تمہیں اللہ کا واسطہ ہے، ان کے گندے ہاتھوں کی دی ہوئی چیزوں کو تبرک نہ سمجھا کرو، جنہوں نے راتوں کو شرابیں پئی ہیں، بدکاریاں کرنی ہیں، جن ظالموں نے کبھی نماز پڑھ کر نہیں دیکھی، رب تعالیٰ کا قرآن پڑھ کر نہیں دیکھا، ان سے نہ مانگا کرو اور یہ نہ کہا کرو کہ جناب ان کے پاس تو دنیا بہت زیادہ آ رہی ہے، آخر بابا جی میں کچھ ہے تو دنیا آتی ہے۔ اے ظالم لوگ تو زنا خانے میں بھی بہت جاتے ہیں، لوگ تو فلمیں دیکھنے بھی بہت زیادہ جاتے ہیں، وہاں بھی کچھ ہے تو جاتے ہیں، تمہیں اللہ کا واسطہ ہے، اگر کلمہ پڑھا ہے تو پھر کچھ کلمے کی لاج بھی رکھا کرو۔ آؤ میں تمہیں قرآن کے وظائف بتاؤں، آؤ میں تمہیں قرآن کی آیات بتاؤں، آؤ میں تمہیں قرآن کا ورد بتاؤں، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے ذرا قرآن کے قریب تو آؤ، تم یقین تو کرو اللہ پاک تمہاری خالی جھولی کو بھر دے گا۔

پھر پتہ ہے کیا ہے؟ یہ لوگ لفنگے بے نمازیوں کے پاس پتہ ہے کیوں جاتے ہیں؟ صرف اس لیے کہ وہ اس طرح کرتا ہے، ایک پرچی لکھ کر دے دیتا ہے، کہتا ہے اس طرح کرو اس طرح ہو جائے گا، اس بے ایمان نے نہ تو نماز خود پڑھنی ہوتی ہے، اور نہ ان کو نماز پڑھنے کا کہتا ہے۔ میں نے مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ کے پاس آٹھ دس سال رہ کر دیکھا ہے، جس عورت کو انہوں نے دم کیا ہے یا کوئی اللہ اللہ کر کے دی ہے، اس کو ساتھ یہ ضرور کہا ہے کہ اے بی بی نماز پڑھو گی تو اثر ہوگا، ورنہ اسے یہاں ہی رکھ جاؤ، فائدہ نہیں ہوگا، یہ گنہگار شاہد وضو کی حالت میں کھڑا ہے، کہتے ہیں بی بی اگر نماز پڑھو گی تو اللہ ذوالجلال شفائیں دے گا، اگر نماز نہیں پڑھنی تو اسے یہاں رکھ جاؤ، کیونکہ پھر اس کا فائدہ نہیں ہونا ہے۔ ہم الحمد للہ کہتے ہیں، یہ دم کا اثر تب ہوگا، اس اللہ اللہ کرنے کا اثر تب ہوگا، جب نماز پڑھو گے، آؤ تمہیں فلق والناس کا وظیفہ بتاؤں، آؤ تمہیں سورہ فاتحہ کا ورد بتاؤں۔ تم ذرا یہ عمل کر کے تو

دیکھو تو اللہ ذوالجلال تمہاری خالی جھولی بھر دے گا، مگر لوگ پھر بھی کہتے ہیں ہمیں تو جناب صرف خالی تعویز ہی چاہیے، ایک عورت کسی ملنگ کے پاس گئی، ملنگ نے ایک پرچی دی، کہا اس کو انار کی شاخ سے باندھ دینا تو تمہارا کام ہو جائے گا، عورت نے جا کر باندھ دیا، اس کا خاوند اللہ کی طرف سے ہی مر گیا، واویلا شروع ہو گیا، کسی نے کہا وہ تعویز کھول کر لاؤ، جب تعویز کھولا گیا تو اوپر لکھا تھا۔

تیرا کھسم مرے نہ مرے
ساڈے پچا کھرے دے کھرے

عقیدہ بناؤ، پیارا عقیدہ قرآن والا بناؤ، حدیث والا عقیدہ بناؤ۔ اللہ اللہ!! امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے آخرت کی پریشانیوں اور دکھوں سے بچنے کا ایک وظیفہ بتایا ہے، آؤ ذرا وہ بھی سن جاؤ، امام کائنات ﷺ نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز کے بعد کسی سے کوئی بات نہیں کرتا، کوئی دنیا کی گپ شپ نہیں مارتا، وہاں بیٹھ کر سات مرتبہ دل سے کہہ دیتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ .))

اے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچالینا، اے اللہ دوزخ کی نار سے، فرشتوں کی مار سے بچالینا، جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر گفتگو کرنے سے پہلے یہ دعا سات مرتبہ پڑھ لیتا ہے، اگر اس کو شام سے پہلے پہلے موت آ گئی تو اللہ پاک اس کو جہنم کی نار سے بچالے گا، یہ نہیں کہ ظہر کی بھی نہ پڑھی، عصر کی بھی نہ پڑھی، مغرب کی بھی نہ پڑھی۔

((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ .)) پڑھ لیا ہے اب جہنم سے تو چھٹی ہے، نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ نہ نہ میرے بھائیو! ویسے تو ہر آدمی ہی گنہگار ہے، چاہے نمازی ہے، چاہے بے نماز ہے، کوئی بھی آدمی پارسائی کا دعویٰ نہیں کر سکتا، منبر رسول ﷺ پر کھڑا ہونے والا بندہ بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ میں کوئی گناہ نہیں، اللہ پاک کی قسم ہر انسان ہی گنہگار ہے، ہر انسان سے گناہ اور غلطیاں ہوتی ہیں، لیکن میرے بھائیو آمنہ کے لال علیہ السلام کا فرمان ہے، جو مو

صبح اس دعا کو پڑھتا ہے تو اللہ پاک اس کو جہنم کی نار سے بچا لیتا ہے، جو مغرب کی نماز کے بعد پڑھ لیتا ہے، اللہ پاک اس کو جہنم کی آگ سے بچا لیتے ہیں، آؤ ذرا غور سے بات سنو! یہ میدان محشر کا نقشہ تمہارے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے:

﴿اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَاo وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَاo وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَاo﴾ (الزلزال: ۱-۳)

قیامت والا دن آنا ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں لوگو پھر اس ساری زمین پر زلزلہ آ جائے گا، اس ساری زمین کو ہلا کر رکھ دیا جائے گا، وہ ایسا شدید اور ایسا بڑا زلزلہ ہو گا، جو کسی ایک ملک میں نہیں، کسی دو چار ممالک میں نہیں، اللہ جی فرماتے ہیں ساری روئے زمین پر زلزلہ ہو گا، یہ ساری زمین ہی حرکت کرے گی، یہ ساری زمین ہی تھر تھر کانپے گی۔

﴿وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَاo﴾

اور جو چیزیں زمین میں چھپی ہیں، جو میتیں تم نے زمین میں دفن کی ہیں، یا جو سونا چاندی زمین میں ہے، جو کانیں زمین میں ہیں، خالق کائنات کا قرآن بتا رہا ہے، اس زمین میں جو کچھ بھی ہو گا، یہ زمین وہ سب کچھ نکال کر باہر پھینک دے گی۔

﴿وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَاo﴾

یہ بندہ حیران و پریشان ہو کر کہے گا اسے کیا بن گیا ہے؟ یہ کیا معاملہ بن گیا ہے؟ کیوں؟

﴿يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَاo﴾

اے میرے بھائیو! جو زمین کبھی بولی نہیں، جو زمین بچھی ہوئی ہے، اس کو بلڈوزر بھی پھاڑتے ہیں، ہل چلانے والے ہل چلا چلا کر زمین کا سینہ پھاڑ دیتے ہیں، کئی زمین میں سے نہریں نکالتے ہیں، اے میرے بھائیو! پھر بھی زمین کبھی بولی نہیں، لیکن جب قیامت والا دن آنا ہے تو اس زمین نے بولنا شروع کر دینا ہے، جن ظالموں نے ظلم کیے ہوں گے، یہ زمین ان پاپیوں کے خلاف گواہیاں دے گی، جنہوں نے سجدے کیے ہیں، یہ زمین اللہ پاک کی بارگاہ میں گواہیاں دے گی کہ اے اللہ یہ بندہ تو سجدے کرنے والا ہے، اے اللہ یہ اپنی پیشانی

کو تیرے سامنے جھکانے والا ہے، یہ زمین انسانوں کے بارے میں پکار پکار کر گواہیاں دے رہی ہے، خبریں دے رہی ہے، آؤ ذرا قرآن کا ایک اور مقام سنو! خالق کائنات نے فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝﴾ (یٰسین: ٦٥)

قیامت والے دن مجرموں کی زبانیں بند کی جائیں گی، ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی، کوئی مجرم بول نہیں سکے گا، اللہ جی پھر کس طرح سوال وجواب ہوں گے؟ خالق کائنات نے فرمایا:

﴿وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ﴾

ان کے ہاتھ مجھ سے باتیں کریں گے، یہ زبان بول نہیں سکتی، یہ بس دنیا پر ٹر ٹر کرنا جانتی تھی، یہ دنیا پر تو ماؤں بہنوں کی بڑی بڑی گالیاں نکالا کرتی تھی، یہ دنیا پر چغلیاں اور گلے تو بڑے کرلیا کرتی تھی، مگر آج میں اللہ کے سامنے یہ بول نہیں سکے گی۔ میں اللہ آج مہریں لگا دوں گا۔ آج ہاتھ مجھ سے باتیں کریں گے، پاؤں وغیرہ یہ سارے جسم کے اعضاء مجھ سے باتیں کریں گے اور ایک اور مقام پر خالق کائنات نے فرمایا، جس وقت میں مجرموں کو جمع کروں گا، دنیا کو جمع کروں گا۔

﴿حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾ (حم سجدہ: ٢٠)

رب ذوالجلال نے فرمایا قیامت والے دن مجرموں کے خلاف میں گواہیاں طلب کروں گا، اللہ جی کس سے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگو ہمسایوں سے نہیں، ان کے دوستوں اور یاروں سے نہیں، اللہ پھر مجرم کے خلاف گواہی کون دے گا؟ خالق کائنات نے فرمایا:

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾ (نور: ٢٤)

گواہی بھی مجرم کے خلاف اور مجرم کا اپنا ہی کان دے گا، مجرم کا کان خود ہی گواہیاں

دے رہا ہے کہ اے اللہ اس نے تیرا قرآن کبھی بھی شوق سے نہیں سنا تھا، اللہ یہ کنجریوں کے گانے سنتا رہا، گندے گیت سنتا رہا، ہائے میرے اللہ ان گانے والوں نے بھی پھر تیرا بیڑا غرق کیا، انہوں نے تیرا مذہب بھی تباہ کیا اور تیرا عقیدہ بھی برباد کیا، آؤ ذرا غور کرو! رب تعالیٰ کا قرآن گواہیاں دیتا رہا، کیا؟ پتہ ہے کون سی گواہی دیتا رہا؟ کہ آنکھیں نیچی رکھو، اے عورتو! بازاروں میں بھیڑوں، بکریوں کی طرح نہ پھرا کرو، پردہ کیا کرو، ایسا پردہ کرو کہ فرشتے بھی تمہارا حیا کریں، فرشتے تمہاری غیرت پر رشک کریں، ایسے انداز میں جایا کرو، کہیں یہ نہ ہو کہ کبھی ادھر، کبھی ادھر کے چکر کاٹتی رہو، جب دوکان داروں سے بات کرنی ہو تو مسکرا کر اور ہونٹوں پر زبانیں پھیر کر کرتی رہو، نہ نہ عذاب الٰہی کو دعوت نہ دو، قرآن کہتا رہا:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ (نور: ۳۱)

رب کا قرآن تو اعلان ہی کرتا رہا ہے کہ نظریں نیچی رکھو، مگر ان مجرموں نے گانوں سے پیار کیا، کہتے ہیں۔

ان گانے والیوں سے پردہ کیا
پیار کیا تو ڈرنا کیا

یہ دعوت تمہیں گانے والوں نے دی، رب تعالیٰ کا قرآن یہ دعوتیں نہیں دیتا، رب تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، جو اللہ اپنے بندوں کے دلوں کے راز جانتا ہے، جو اللہ اپنے بندوں کے دلوں کی گہرائیوں کو جانتا ہے، ہر انسان کی سوچوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، کوئی انسان کے دل کا ایسا راز نہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا، لیکن ان گانا گانے والوں نے پتہ ہے کیا کہا؟ انہوں نے کہا:

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں؟

کہتا ہے یہ رب بھی نہیں جانتا کہ ان کو کتنے بہانے آتے ہیں؟ رب کے علم کی نفی، عقائد ونظریات کا بیڑا غرق، تیرے عقیدے کا جنازہ ہی نکال دیا، مگر یہ پھر بھی شوق سے سن رہا ہے،

تم شوق سے گانا سن رہے ہو، تمہیں کیا پتہ کہ یہ ہندو کا منصوبہ ہے، یہ ہندو کا پروپیگنڈہ ہے، وہ تیرے عقیدے کا بیڑا غرق کرنا چاہتا ہے، ان کانوں نے قیامت والے دن گواہیاں دینی ہیں، میں اپنے پاس سے نہیں کہتا ہوں، اللہ پاک کا قرآن ہے، اٹھارھواں پارہ ہے، یہ چوبیسواں پارہ ہے، آگے ذرا اور سنو! اللہ پاک نے فرمایا:

﴿لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا﴾ (حم السجدہ: ۲۱)

آنکھیں گواہیاں دیں گی، اور سارے جسم کا انگ انگ گواہیاں دے گا، جو جو گناہ کیے ہیں، وہ جسم کے اعضاء گواہی دیں گے، بندہ بڑا حیران وپریشان ہو گا، کہے گا، ﴿لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا﴾ یہ میرے ہاتھ، میرے پاؤں، میرے کان اور میری آنکھیں تم دنیا پر تو بولے نہیں، لیکن آج گواہیاں دے رہے ہو، آج میرا کچھ خیال کرو، اے میری آنکھو! میں نے تمہیں سرمے سے سجایا، اے میرے ہاتھو! میں نے تمہاری کتنی کتنی بڑی زیبائشیں کی ہیں؟ اپنے کانوں سے باتیں کرے گا، اپنے وجود سے باتیں کرے گا کہ میں نے تمہارا دنیا پر کتنا خیال کیا؟ تمہاری خاطر میں نے کاٹن پہنی، تمہاری خاطر میں نے کرنڈی پہنی، مگر آج تم ہی میرے خلاف ہو گئے، آج تمہیں کیا بن گیا ہے؟ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے، پھر جسم کے اعضاء بولیں گے، کہیں گے۔ اے ظالم! ہم خود نہیں بول رہے، ہمیں تو عرش والا بلا رہا ہے۔ جن ہاتھوں سے ملاوٹیں کی ہیں، جن ہاتھوں سے دھوکہ کیا ہے، جس زبان سے جھوٹ بولا ہے، گاہک کی آنکھوں میں دھول ڈال کر دنیا کے نوٹ کمائے ہیں، آج یہ سارے اعضاء اللہ پاک کو بول بول کر گواہیاں دیں گے، میرے بھائیو پھر پچھتاؤ گے کہ یہ کیا بن گیا ہے؟ آؤ ذرا رب تعالیٰ کا قرآن سنو! خالق کائنات کا قرآن کہہ رہا ہے، ادھر سے چودھریوں کی پارٹیاں آئیں گی، نوٹوں والوں کی پارٹیاں آئیں گی، متکبر غریبوں پر رعب ڈالنے والے آئیں گے، اللہ پاک نے فرمایا میں اعلان کردوں گا، ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ میرے غریبوں کو پریشان کرنے والو! میرے دکھی بندوں پر رعب ڈالنے والو! آؤ آج بتاؤ کہ آج بادشاہیاں کس کی ہیں؟ حکومتیں کس کی ہیں؟ اللہ اللہ! آج میں تمہیں بھی عرض کر جاؤں:

او تیرا قاصد اک دن آوے گا
او کر یاد کفن دیاں بنداں نوں
چھڈ جانا ای زن فرزنداں نوں
کہو لا الہ الا اللہ

اے میرے بھائیو! دنیا کا مال ومتاع چاہے بے ایمانی سے کمایا، چاہے جھوٹ بول کر کمایا، چاہے سودی کاروبار سے کمایا، چاہے جوا کھیل کر کمایا، یہ سب یہاں رہ جانا ہے، وہاں قبر میں جانی ہیں تو تمہاری نیکیاں ہی جانی ہیں، قبر میں جانا ہے تو تیرے اعمال نے جانا ہے۔ کیوں؟

او تیرا قاصد اک دن آوے گا
تینوں چھٹی آن پھڑاوے گا
او پھر ڈور عمر دی ٹٹ جانی
نہ پھر ٹر وقت گنوا بندیا
نہ رب رسول بھلا بندیا
او نئیں رہنا تو صدا بندیا
او ماں باپ وی کم نہ آون گے
سب بہن بھرا چھڈ جاون گے
او اج چھڈ دے بھیڑیاں عادتاں نوں
نہ اینویں ظلم کما بندیا
نئیں رہنا تو صدا ایتھے بندیا
او جدوں روز قیامت آوے گا
پھر سب کچھ پچھیا جاوے گا

اگر وہاں نجات حسب نسب سے ہوتی تو میرے آقا علیہ السلام بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ

فرماتے کہ اے بیٹی نیکیاں کیا کرو، پیارے اعمال کیا کرو، وہاں اعمال سے بیڑا پار ہونا ہے، اگر اعمال کے بغیر بات بنی ہوتی تو میرے آقا علیہ السلام فرما دیتے، بیٹی تمہیں اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جنت پر قبضہ تو تمہارے ابو کا ہے، میں خود تمہیں جنت میں ساتھ لے جاؤں گا، نہ نہ میرے بھائیو! میرے کملی والے نے فرمایا: "اِعْمَلِیْ" اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا! عمل کیا کرو، وہاں خلاصیاں اعمال سے ہونی ہیں، وہاں بات اعمال سے بنی ہے، ایک اللہ والے نے کہا ہے، بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جس وقت دفن کرنے لگے، یہ روایت نہیں ہے، میں تو ایک سنی سنائی بات کر رہا ہوں، جب بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دفن کرنے لگے تو ایک اللہ والا کہتا ہے، محبت اور پیار سے کہتا ہے، اے قبر تم کتنے نصیبوں والی ہو؟ کیونکہ آج تیری ملاقاتیں نبی کی بیٹی سے ہونی ہیں:

اے قبر تو جاندی نئیں اج میت کس دی آئی
اے بیٹی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی تے حسن حسین رضی اللہ عنہما دی مائی
تے قبر دے پاسوں آیاں آوازاں
او سن توں میتھوں بھائی
حسب نسب دی ایتھے لوڑ نئیں کوئی
نئیں عملاں باجھ رہائی

یہاں تو بات اعمال سے بنی ہے، رشتہ داریوں اور حسب نسب سے بات نہیں بنی ہے، یہاں کیا ہے؟ ہم کہیں کہ تمہارا بابا جی نماز نہیں پڑھتے تو آگے سے کہتے ہیں جناب آپ کو پتہ ہے سیّد کی س کو سلام ہے، ان کی تو پڑھی پڑھائی ہیں، میرے بھائیو! اگر نوح علیہ السلام کا بیٹا عبادت نہ کرے تو رب اس کو معاف نہیں کرتا، مگر یہاں شاہ کہلوانے والا، سائیں کہلوانے والا، سرکار کہلوانے والا، ملنگ کہلوانے والا یہ کہاں سے جنت کا ٹھیکیدار ہے؟ اس کو نماز کیسے معاف ہے؟ نماز تو نبی کی اولاد کو بھی معاف نہیں ہوسکتی، اس لیے عرض کیا ہے:

او جدوں روز قیامت آوے گا

پھر سب کچھ پچھیا جاوے گا
او پھر کی جواب توں دیویں گا
جدوں پچھیا پاک خدا بندیا
نہ رب رسول بھلا بندیا
نئیں رہنا تو صدا بندیا
او تھے کوئی جواب نہ اونا ای
رب دوزخ اندر پونا ای
او قید بری گنہگاراں دی
او تھے ملدی او سخت سزا بندیا
نہ رب رسول بھلا بندیا
نئیں رہنا تو صدا بندیا

اگلی بات پر غور کرو:

تینوں فکر نئیں اگے جاون دا
تو بیٹھا ایں دل نوں لا بندیا
خالد تو رب نوں یاد کریں
نہ عقبہ نوں برباد کریں
او نہ بیٹھ سدا ایتھے رہنا ای
او کوئی نیک عمل توں کما بندیا

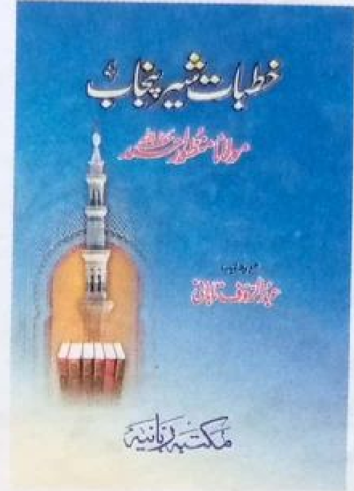
نماز پڑھا کرو، قرآن کی تلاوتیں کیا کرو، ((اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ .)) کہہ کر رب تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگا کرو، کسی بھائی، بہن کا حق نہ کھایا کرو، دنیا پر دو چار ہزار کا نقصان برداشت کرلو، مگر قبر کو اندھیری کوٹھری نہ بناؤ، تمہارا کوئی کھا جائے کوئی پرواہ نہ کرو مگر تم کسی کا نہ کھاؤ، ورنہ آخرت برباد ہو جائے گی، میرے بھائیو یہ باتیں آخرت کو یاد

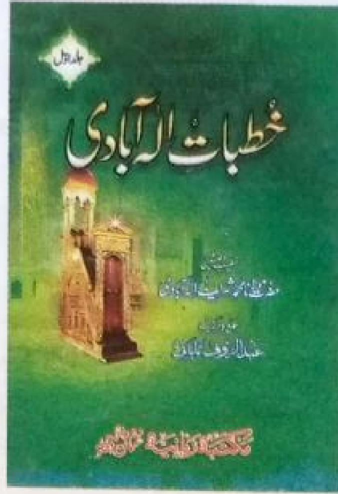
دلانے کے لیے کی ہیں، یہ نقشہ میدان محشر کا عرض کیا ہے، یہ ساری باتیں قرآن پاک نے بتائی ہیں، ہر ہر آیت قرآن پاک کی ہے، دعا ہے اللہ پاک قرآن سمجھنے کی اور قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔ اللہ ذوالجلال اپنی آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

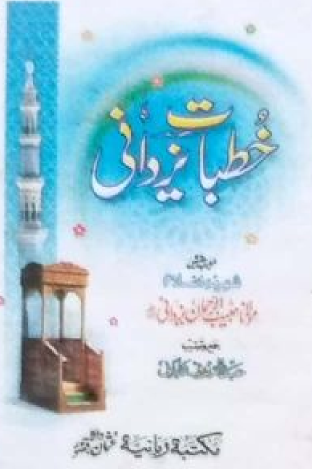
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

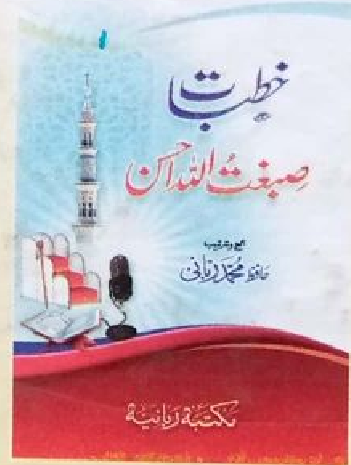


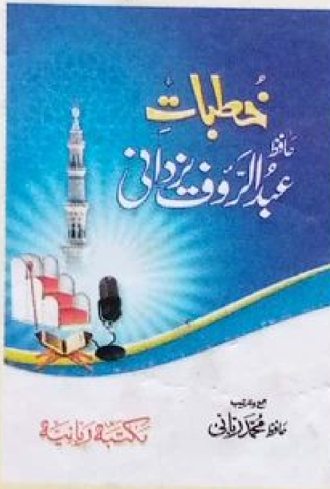
قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز

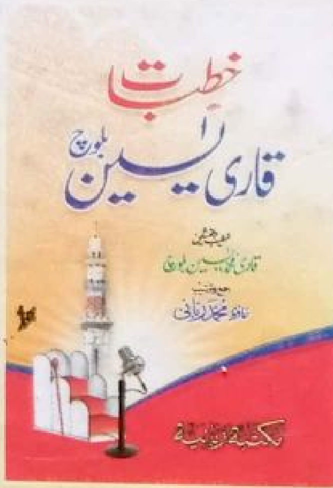


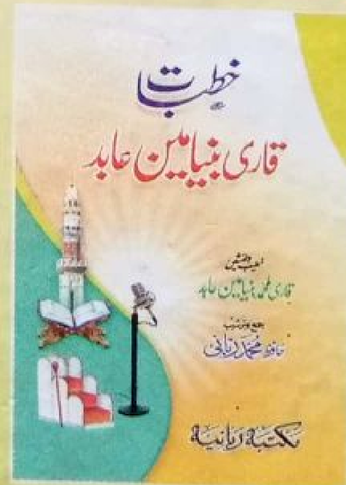


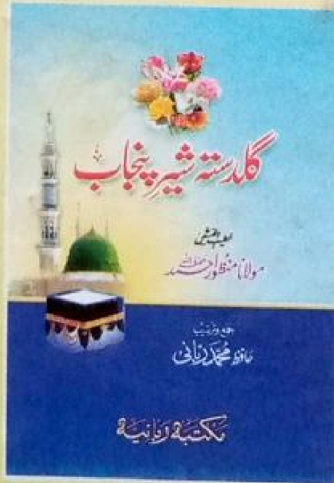


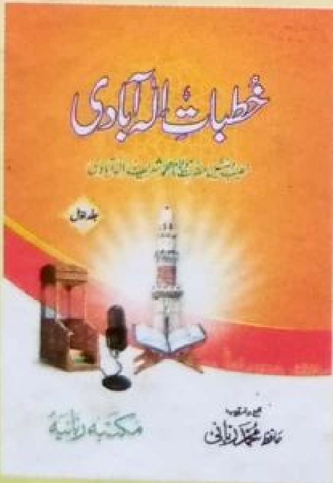












ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ
منڈی عثمان والا قصور پاکستان
Cell: 0300-6595304